

فرسٹ کلاس - اول درجہ -

فورٹھیہ کلاس - چارم درجہ -

ففتھیہ کلاس - پانچواں درجہ -

فرسٹ سنڈیل - جمعہ از قسم دوم -

کب و گہ فارسی

کا پا - ٹو کری -

کا بچی - ہریہ - شولا -

کلاس - درجہ -

کوڈ - مجموعہ -

کمپونڈرز - دو اساز ملازم ہسپتال -

گریڈ - عمدہ - درجہ -

گول بال - گریڈ -

ل

وکل رکارڈ - دفتر مختص المقام - ٹاپو

کے انتظام کا دفتر -

اب ابابیل - ابابیل پرند کی سستی جو

وہ سست ہو کر لگتا ہے وہ

قوت باہ کے واسطے مہترہا ہی

سنگتور کے ہے -

مارو - آسمان

مچان - کسی اونچی جگہ پر پتیاں گاڑ کر

کی جگہ اس کے اوپر پتیاں توہین -

ماربل اوڈ - پھولدار کالی لکڑی -

میرین - ہمازی کارخانہ -

ماپنجی - افسر پوسٹ - سکاٹنی پوسٹ -

ن

نارورن - شمالی -

نارورن ڈسٹرکٹ - ضلع شمالی -

نیپٹو - ویسی - ہند کے ہندوستانی - کابل -

نیو کلیئرنگ - جہان نیا جنگل جانتا ہوا - ایک

ٹاپو کا نام ہے

نپی - سڑی ہوئی بچلی سے بنائی جاتی ہے -

ہاے ہوز

ہالس - ڈانڈ -

ہسپتال - شفا خانہ -

ہیڈ کلارک - سرد دفتر - بڑا کرائی -

ہولیل - بڑا بنیاد -

<p>ڈویژن گنگشیں - ایک ڈویژن کا جمعا</p>	<p>ٹکٹ لیو - ایک قسم کی رہائی ہے</p>
<p>سوشلزم - سوشلزم</p>	<p>ٹیفن - ایک کھانے کا نام ہے جو دو پہر بعد</p>
<p>سکسٹ - نئی آبادی - بندوبست</p>	<p>بطور نفل کے کھاتے ہیں -</p>
<p>سدرن - جنوبی -</p>	<p>تھار ڈکلاس - درجہ سوم -</p>
<p>سدرن ڈسٹرکٹ - ضلع جنوبی -</p>	<p>ٹولپدار - چیر ہی ایک ٹولی کا افسر -</p>
<p>سبذیدھی - جو بلا دیکھے صرف آواز سنکر</p>	<p>ج عربی و راج فارسی</p>
<p>نشانہ مارے -</p>	<p>جٹی - گھاٹ پائل جہاں بوٹ یا جہاز اگر</p>
<p>سرکٹ ہنگلہ - مسافر خانہ -</p>	<p>ٹھہرتے ہیں -</p>
<p>سکشن - دفعہ قیعیان -</p>	<p>جہاز کی کمپنی اہل جہاز کی جماعت -</p>
<p>سٹیٹ یزن - نائب جمعدار -</p>	<p>چارچ - اختیار - سپردگی -</p>
<p>سکن یا سکند ٹنڈیل - نائب جمعدار -</p>	<p>چین گینگ - بیڑی والوں کی جماعت -</p>
<p>سکند کلاس - درجہ دوم -</p>	<p>و عربی اور ہندی</p>
<p>سیکسٹھ کلاس - درجہ ششم -</p>	<p>دھنی لیو کریک - دھنی پنچ کی کھاڑی</p>
<p>شرطیہ رہائی - قلعی رہائی مگر نہ دوپور ٹولیم</p>	<p>(دھنی ایک برہا پتی کا نام جس سے</p>
<p>سے باہر نجاوے -</p>	<p>گھرون کو چھاتے ہیں)</p>
<p>شوکی - سوکھی مچھلی -</p>	<p>ڈونگی - چھوٹی کشتی -</p>
<p>فٹ</p>	<p>ڈسٹرکٹ - ضلع -</p>
<p>فری - آزاد جو قیدی نہیں -</p>	<p>ڈویژن - قسمت -</p>
<p>فارسٹ - جنگل -</p>	<p>ڈپارٹمنٹ - محکمہ -</p>

# فرہنگ الفاظ تاج عجیب

الف

ب عربی و پ فارسی

باوٹا - نشان - جھنڈا -

بہو - بانس

بہو فلاٹا - بانس کی کھاڑی -

بھنڈا رہ - پختہ کھانا - بادرچی خانہ -

بوٹ - کشتی -

پورٹ - بندر - جیسے کراچی بندر - مچلی بند

پلو گا - خدا -

پیٹی افسر - بطور چراسی کے ایک پرستے والا

قیدی افسر -

سپاک ورک - محکمہ تعمیرات -

پراوٹ سکرٹری - سکرٹری نگران امور ذاتی -

پتھر ورجو قیدی ایک قسم کی رانی پکر بطور خودیہ کر کے

اپنی گذران کرتے ہیں

پیون - نویدار چراسی جو دفتر قیدیوں پر افسر ہے

پیچی - عمدہ دق

ت عربی و ہندی

تھر بامیٹر - پارہ کا آلہ حسین مارج سردی

گرمی کے معلوم ہوتے ہیں -

اسکرومی - ایک جہاز بیماری سے مسوڑ

پچول جاتی اور پندلیان سخت ہوجاتی ہیں

انولید گینگ - بڑھے کمزوروں کی جہت

آلہ تھر بامیٹر - ایک نل میں پارہ ڈال کر اس سے

مارج سردی گرمی کے دریافت کرتے ہیں

اسٹرن ڈویرن - سمت شرقی -

انڈمن ہوم - جنگلیوں کے حساب کتاب

کا کارخانہ -

ڈر - حکم -

نیشن - پورٹ بلیر کے علاوہ غلجہ

ٹاپوڈن کی تقسیم - (ٹاپو)

ورکسٹر - محافظ گدام -

ورکسٹر - گدام - ذخیرہ -

جزیرہ -

سٹ - سنگا پورہ پناگ کی

آبادی مراد ہے -

افسر - مصاحب -

تاریخ تصنیف از مولوی ایوب خان صاحب  
تتملص کیفی

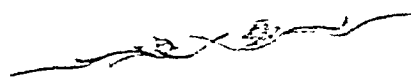
انڈمان کا جو کھاگل احوال  
نام و تاریخ کی خواہش جو کی  
منشی جعفر نے بعنوان خیریب  
کہا کیفی نے ہر تاریخ عجیب  
۱۲۹۶ھ

تاریخ بناء مسجد از نوابی و علیخان صاحب

زنور بیت خدا انڈمان مقرر بود  
بہ صوبہ دار بہادر ملقب و در نام  
بفکر سال چورقم ز غیب تا و گرفت  
شنو کہ راست بگویم کہ ام موہد شد  
مستمی سبط غلیل خداے واحد شد  
ہزار شکر کہ اینچہ بناے مسجد شد  
۱۲۹۶ھ





[illegible]



ردیف	نام خانوادگی	تاریخ تولد	تاریخ وفات	محل تولد	محل وفات	سابقه خدمت	توضیحات
۱	فروری	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۲	۲۳	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۳	ساجد	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۴	۲۲	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۵	۱۳	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۶	۱۲	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۷	۱۱	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۸	۱۰	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۹	۹	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۱۰	۸	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۱۱	۷	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۱۲	۶	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۱۳	۵	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۱۴	۴	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۱۵	۳	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۱۶	۲	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۱۷	۱	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۱۸	۱۳	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۱۹	۱۲	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۲۰	۱۱	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۲۱	۱۰	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۲۲	۹	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۲۳	۸	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۲۴	۷	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۲۵	۶	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۲۶	۵	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۲۷	۴	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۲۸	۳	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۲۹	۲	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳
۳۰	۱	۱۳۰۳	۱۳۲۳	اشکوشیا	مکته	۱۳۰۳	۱۳۲۳



تاریخ	نام و نام خانوادگی	محل تولد	تاریخ تولد	تاریخ وفات	سبب فوت	تاریخ تدفین	محل تدفین	تاریخ انتقال	محل انتقال
۲۵ نوامبر ۱۹۵۴	ارکان	ارکان	۹ جنوری ۱۹۲۶	۱۱۳۱۳	۱۱۳۴۴	بیماری			
۹ دسامبر ۱۹۵۴	اکبر نیکو	موملین	۱۱- //	۱۱۳۴۴	۱۱۵۹۶	جنت			
۲۱ جنوری ۱۹۵۵	موملین کن	موملین	۱۲- //	۱۱۳۴۴	۱۱۵۹۶	بیماری			
۱۹- //	ارکان	ارکان	۱۶- //	۱۱۴۴۰	۱۱۶۴۹	دلوزی			
۲۵- //	شاپان	بیماری	۶ فروری ۱۹۵۰	۱۱۶۵۰	۱۱۷۵۰	بیماری			
۱۶ اپریل ۱۹۵۵	ارکان	ارکان	۴- //	۱۱۷۵۰	۱۱۸۵۴	دلوزی			
۱۳ مئی ۱۹۵۵	پرس آرمی کوکون	پرس آرمی کوکون	۱۲- //	۱۱۸۵۵	۱۲۱۰۹	ارکان			
۱۳ جون ۱۹۵۵	ترتین	بیماری	۱۱- //	۱۲۱۱۰	۱۲۱۱۰	ارکان			
۱۴- //	گای	گای	۱۱- //	۱۲۱۱۱	۱۲۱۶۴	دلوزی			
۱۸- //	پرس آرمی کوکون	پرس آرمی کوکون	۱۱- //	۱۲۱۶۵	۱۲۱۶۵	ارکان			
۲۲ جولائی ۱۹۵۵	ارکان	ارکان	۹- //	۱۲۱۶۹	۱۲۳۴۹	پرس آرمی کوکون			
۲۴ ستمبر ۱۹۵۵	یوک	یوک	۱۲- //	۱۲۳۵۰	۱۲۵۹۲	ارکان			
۹ اکتوبر ۱۹۵۵	دلوزی	دلوزی	۲۱- //	۱۲۵۹۲	۱۲۷۵۴	بیماری			
۱۴ نوامبر ۱۹۵۵	گولڈن فیلد	گولڈن فیلد	۲۶- //	۱۲۷۵۵	۱۲۸۶۳	دلوزی			
۸ دسامبر ۱۹۵۵	دلوزی	دلوزی	۵- //	۱۲۸۶۴	۱۲۹۳۴	سردوز			
۱۱- //	گولڈن فیلد	گولڈن فیلد	۲۰- //	۱۲۹۳۵	۱۳۱۴۵	سردوز			
۸ جنوری ۱۹۵۶	موملین کن	موملین کن	۱۹- //	۱۳۱۴۶	۱۳۲۹۵	ارکان			

تاریخ	تاریخ غیر خالص	تاریخ غیر خالص	تاریخ غیر خالص	تاریخ غیر خالص	تاریخ غیر خالص	تاریخ غیر خالص	تاریخ غیر خالص
۱۳- ستمبر سنه ۱۰۹۸	۵۹۹۸	۶۰۱۸	شاه عالم	بیبی	۳۰- اپریل سنه ۱۰۹۸	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۱۶- اکتوبر سنه ۱۰۹۸	۶۰۱۹	۶۰۳۸	مولین	مولین	۳۰- مئی سنه ۱۰۹۸	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۲۶- //	۶۰۲۵	۶۱۳۸	گاید	علی پور	۱۶- //	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۱- نومبر سنه ۱۰۹۸	۶۱۳۹	۶۱۴۸	اراکان	//	۲۹- جون سنه ۱۰۹۸	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۱۵- //	۶۱۴۹	۶۱۸۳	ہنگلی	سنگاپور	۵- جولائی سنه ۱۰۹۸	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۱۶- دسمبر سنه ۱۰۹۸	۶۱۸۳	۶۲۳۴	ایرین	درس	۱۹- اگست سنه ۱۰۹۸	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۳۰- ستمبر سنه ۱۰۹۸	۶۲۳۵	۶۲۴۹	سٹون	علی پور	۲۶- //	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۱۶- جنوری سنه ۱۰۹۸	۶۲۸۰	۶۲۱۹	فلکسادک	بیبی	۳۱- //	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۱۳- //	۶۲۲۰	۶۲۲۰	مولین	مولین	۲۲- ستمبر سنه ۱۰۹۸	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۲- فروری سنه ۱۰۹۸	۶۲۲۱	۶۲۶۰	کرنل ریستہ	درس	۸- دسمبر سنه ۱۰۹۸	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۱۴- //	۶۲۶۱	۶۲۸۰	مولین	مولین	۳۰- //	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۱۳- مارچ سنه ۱۰۹۸	۶۲۸۱	۶۵۸۰	نڈی گنگ	//	۱۵- فروری سنه ۱۰۹۸	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۲۰- //	۶۵۸۱	۶۶۲۶	اسین	کلکتہ	۲۵- مارچ سنه ۱۰۹۸	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۲۸- //	۶۶۲۸	۶۹۳۶	خمیس	مولین	۲۶- اپریل سنه ۱۰۹۸	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۱۳- اپریل سنه ۱۰۹۸	۶۹۳۸	۶۰۸۲	نڈی گنگ	//	۱۵- جون سنه ۱۰۹۸	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۱۹- //	۶۰۸۳	۶۲۶۲	خمیس	//	۱۶- //	۶۰۳۸	۶۰۳۸
۲۱- //	۶۲۶۳	۶۲۶۳	شاه عالم	بیبی	۲۲- اکتوبر سنه ۱۰۹۸	۶۰۳۸	۶۰۳۸

تاریخ آمد	تاریخ خروج	نام بیمار	نام پزشک	تاریخ آمد	تاریخ خروج	نام بیمار	نام پزشک
۲۲ جنوری ۱۸۸۵	۳۸۰۵	۳۸۱۱	گیو کیلاش بمبئی	۱۸ جنوری ۱۸۸۵	۳۸۱۲	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ جون ۱۸۸۵
۱۲ فروری ۱۸۸۵	۳۸۱۲	۳۹۳۲	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ جولائی ۱۸۸۵	۵۱۹۴	۵۱۹۴	۲۹ جون ۱۸۸۵
۱۲ مارچ ۱۸۸۵	۳۹۳۳	۳۹۴۱	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ اکتوبر ۱۸۸۵	۵۲۱۵	۵۲۱۵	۱۲ اکتوبر ۱۸۸۵
۱۵ اپریل ۱۸۸۵	۳۹۴۲	۴۰۵۱	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۰ اکتوبر ۱۸۸۵	۵۲۱۶	۵۲۱۶	۱۰ اکتوبر ۱۸۸۵
۲۲ مئی ۱۸۸۵	۴۰۵۲	۴۱۴۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اکتوبر ۱۸۸۵	۵۲۱۷	۵۲۱۷	۱۵ اکتوبر ۱۸۸۵
۲۶ مئی ۱۸۸۵	۴۱۴۶	۴۱۴۶	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۸ نومبر ۱۸۸۵	۵۲۱۸	۵۲۱۸	۱۸ نومبر ۱۸۸۵
۵ اگست ۱۸۸۵	۴۱۴۷	۴۲۵۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۶ جنوری ۱۸۸۶	۵۲۱۹	۵۲۱۹	۲۶ جنوری ۱۸۸۶
۲۰ اکتوبر ۱۸۸۵	۴۲۵۶	۴۳۶۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲ فروری ۱۸۸۶	۵۲۲۰	۵۲۲۰	۲ فروری ۱۸۸۶
۸ مارچ ۱۸۸۶	۴۳۶۶	۴۴۷۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ اپریل ۱۸۸۶	۵۲۲۱	۵۲۲۱	۱۲ اپریل ۱۸۸۶
۳۰ مئی ۱۸۸۶	۴۴۷۶	۴۵۸۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اکتوبر ۱۸۸۶	۵۲۲۲	۵۲۲۲	۱۵ اکتوبر ۱۸۸۶
۱۰ نومبر ۱۸۸۶	۴۵۸۶	۴۶۹۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۸ جنوری ۱۸۸۷	۵۲۲۳	۵۲۲۳	۱۸ جنوری ۱۸۸۷
۲۲ جنوری ۱۸۸۷	۴۶۹۶	۴۸۰۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۸۷	۵۲۲۴	۵۲۲۴	۱۲ فروری ۱۸۸۷
۱۸ فروری ۱۸۸۷	۴۸۰۶	۴۹۱۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۸۷	۵۲۲۵	۵۲۲۵	۲۹ مارچ ۱۸۸۷
۲۹ مارچ ۱۸۸۷	۴۹۱۶	۵۰۲۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۸۷	۵۲۲۶	۵۲۲۶	۱۹ اپریل ۱۸۸۷
۱۹ اپریل ۱۸۸۷	۵۰۲۶	۵۱۳۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۸۷	۵۲۲۷	۵۲۲۷	۱۵ اگست ۱۸۸۷
۱۵ اگست ۱۸۸۷	۵۱۳۶	۵۲۴۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۸۷	۵۲۲۸	۵۲۲۸	۲۰ اکتوبر ۱۸۸۷
۲۰ اکتوبر ۱۸۸۷	۵۲۴۶	۵۳۵۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۸۸۸	۵۲۲۹	۵۲۲۹	۲۲ جنوری ۱۸۸۸
۲۲ جنوری ۱۸۸۸	۵۳۵۶	۵۴۶۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۸۸	۵۲۳۰	۵۲۳۰	۱۲ فروری ۱۸۸۸
۱۲ فروری ۱۸۸۸	۵۴۶۶	۵۵۷۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۸۸	۵۲۳۱	۵۲۳۱	۲۹ مارچ ۱۸۸۸
۲۹ مارچ ۱۸۸۸	۵۵۷۶	۵۶۸۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۸۸	۵۲۳۲	۵۲۳۲	۱۹ اپریل ۱۸۸۸
۱۹ اپریل ۱۸۸۸	۵۶۸۶	۵۷۹۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۸۸	۵۲۳۳	۵۲۳۳	۱۵ اگست ۱۸۸۸
۱۵ اگست ۱۸۸۸	۵۷۹۶	۵۹۰۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۸۸	۵۲۳۴	۵۲۳۴	۲۰ اکتوبر ۱۸۸۸
۲۰ اکتوبر ۱۸۸۸	۵۹۰۶	۶۰۱۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۸۸۹	۵۲۳۵	۵۲۳۵	۲۲ جنوری ۱۸۸۹
۲۲ جنوری ۱۸۸۹	۶۰۱۶	۶۱۲۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۸۹	۵۲۳۶	۵۲۳۶	۱۲ فروری ۱۸۸۹
۱۲ فروری ۱۸۸۹	۶۱۲۶	۶۲۳۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۸۹	۵۲۳۷	۵۲۳۷	۲۹ مارچ ۱۸۸۹
۲۹ مارچ ۱۸۸۹	۶۲۳۶	۶۳۴۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۸۹	۵۲۳۸	۵۲۳۸	۱۹ اپریل ۱۸۸۹
۱۹ اپریل ۱۸۸۹	۶۳۴۶	۶۴۵۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۸۹	۵۲۳۹	۵۲۳۹	۱۵ اگست ۱۸۸۹
۱۵ اگست ۱۸۸۹	۶۴۵۶	۶۵۶۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۸۹	۵۲۴۰	۵۲۴۰	۲۰ اکتوبر ۱۸۸۹
۲۰ اکتوبر ۱۸۸۹	۶۵۶۶	۶۶۷۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۸۹۰	۵۲۴۱	۵۲۴۱	۲۲ جنوری ۱۸۹۰
۲۲ جنوری ۱۸۹۰	۶۶۷۶	۶۷۸۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۹۰	۵۲۴۲	۵۲۴۲	۱۲ فروری ۱۸۹۰
۱۲ فروری ۱۸۹۰	۶۷۸۶	۶۸۹۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۹۰	۵۲۴۳	۵۲۴۳	۲۹ مارچ ۱۸۹۰
۲۹ مارچ ۱۸۹۰	۶۸۹۶	۷۰۰۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۹۰	۵۲۴۴	۵۲۴۴	۱۹ اپریل ۱۸۹۰
۱۹ اپریل ۱۸۹۰	۷۰۰۶	۷۱۱۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۹۰	۵۲۴۵	۵۲۴۵	۱۵ اگست ۱۸۹۰
۱۵ اگست ۱۸۹۰	۷۱۱۶	۷۲۲۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۰	۵۲۴۶	۵۲۴۶	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۰
۲۰ اکتوبر ۱۸۹۰	۷۲۲۶	۷۳۳۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۸۹۱	۵۲۴۷	۵۲۴۷	۲۲ جنوری ۱۸۹۱
۲۲ جنوری ۱۸۹۱	۷۳۳۶	۷۴۴۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۹۱	۵۲۴۸	۵۲۴۸	۱۲ فروری ۱۸۹۱
۱۲ فروری ۱۸۹۱	۷۴۴۶	۷۵۵۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۹۱	۵۲۴۹	۵۲۴۹	۲۹ مارچ ۱۸۹۱
۲۹ مارچ ۱۸۹۱	۷۵۵۶	۷۶۶۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۹۱	۵۲۵۰	۵۲۵۰	۱۹ اپریل ۱۸۹۱
۱۹ اپریل ۱۸۹۱	۷۶۶۶	۷۷۷۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۹۱	۵۲۵۱	۵۲۵۱	۱۵ اگست ۱۸۹۱
۱۵ اگست ۱۸۹۱	۷۷۷۶	۷۸۸۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۱	۵۲۵۲	۵۲۵۲	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۱
۲۰ اکتوبر ۱۸۹۱	۷۸۸۶	۷۹۹۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۸۹۲	۵۲۵۳	۵۲۵۳	۲۲ جنوری ۱۸۹۲
۲۲ جنوری ۱۸۹۲	۷۹۹۶	۸۱۰۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۹۲	۵۲۵۴	۵۲۵۴	۱۲ فروری ۱۸۹۲
۱۲ فروری ۱۸۹۲	۸۱۰۶	۸۲۱۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۹۲	۵۲۵۵	۵۲۵۵	۲۹ مارچ ۱۸۹۲
۲۹ مارچ ۱۸۹۲	۸۲۱۶	۸۳۲۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۹۲	۵۲۵۶	۵۲۵۶	۱۹ اپریل ۱۸۹۲
۱۹ اپریل ۱۸۹۲	۸۳۲۶	۸۴۳۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۹۲	۵۲۵۷	۵۲۵۷	۱۵ اگست ۱۸۹۲
۱۵ اگست ۱۸۹۲	۸۴۳۶	۸۵۴۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۲	۵۲۵۸	۵۲۵۸	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۲
۲۰ اکتوبر ۱۸۹۲	۸۵۴۶	۸۶۵۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۸۹۳	۵۲۵۹	۵۲۵۹	۲۲ جنوری ۱۸۹۳
۲۲ جنوری ۱۸۹۳	۸۶۵۶	۸۷۶۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۹۳	۵۲۶۰	۵۲۶۰	۱۲ فروری ۱۸۹۳
۱۲ فروری ۱۸۹۳	۸۷۶۶	۸۸۷۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۹۳	۵۲۶۱	۵۲۶۱	۲۹ مارچ ۱۸۹۳
۲۹ مارچ ۱۸۹۳	۸۸۷۶	۸۹۸۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۹۳	۵۲۶۲	۵۲۶۲	۱۹ اپریل ۱۸۹۳
۱۹ اپریل ۱۸۹۳	۸۹۸۶	۹۰۹۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۹۳	۵۲۶۳	۵۲۶۳	۱۵ اگست ۱۸۹۳
۱۵ اگست ۱۸۹۳	۹۰۹۶	۹۲۰۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۳	۵۲۶۴	۵۲۶۴	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۳
۲۰ اکتوبر ۱۸۹۳	۹۲۰۶	۹۳۱۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۸۹۴	۵۲۶۵	۵۲۶۵	۲۲ جنوری ۱۸۹۴
۲۲ جنوری ۱۸۹۴	۹۳۱۶	۹۴۲۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۹۴	۵۲۶۶	۵۲۶۶	۱۲ فروری ۱۸۹۴
۱۲ فروری ۱۸۹۴	۹۴۲۶	۹۵۳۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۹۴	۵۲۶۷	۵۲۶۷	۲۹ مارچ ۱۸۹۴
۲۹ مارچ ۱۸۹۴	۹۵۳۶	۹۶۴۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۹۴	۵۲۶۸	۵۲۶۸	۱۹ اپریل ۱۸۹۴
۱۹ اپریل ۱۸۹۴	۹۶۴۶	۹۷۵۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۹۴	۵۲۶۹	۵۲۶۹	۱۵ اگست ۱۸۹۴
۱۵ اگست ۱۸۹۴	۹۷۵۶	۹۸۶۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۴	۵۲۷۰	۵۲۷۰	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۴
۲۰ اکتوبر ۱۸۹۴	۹۸۶۶	۹۹۷۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۸۹۵	۵۲۷۱	۵۲۷۱	۲۲ جنوری ۱۸۹۵
۲۲ جنوری ۱۸۹۵	۹۹۷۶	۱۰۰۸۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۹۵	۵۲۷۲	۵۲۷۲	۱۲ فروری ۱۸۹۵
۱۲ فروری ۱۸۹۵	۱۰۰۸۶	۱۰۱۹۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۹۵	۵۲۷۳	۵۲۷۳	۲۹ مارچ ۱۸۹۵
۲۹ مارچ ۱۸۹۵	۱۰۱۹۶	۱۰۲۰۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۹۵	۵۲۷۴	۵۲۷۴	۱۹ اپریل ۱۸۹۵
۱۹ اپریل ۱۸۹۵	۱۰۲۰۶	۱۰۳۱۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۹۵	۵۲۷۵	۵۲۷۵	۱۵ اگست ۱۸۹۵
۱۵ اگست ۱۸۹۵	۱۰۳۱۶	۱۰۴۲۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۵	۵۲۷۶	۵۲۷۶	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۵
۲۰ اکتوبر ۱۸۹۵	۱۰۴۲۶	۱۰۵۳۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۸۹۶	۵۲۷۷	۵۲۷۷	۲۲ جنوری ۱۸۹۶
۲۲ جنوری ۱۸۹۶	۱۰۵۳۶	۱۰۶۴۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۹۶	۵۲۷۸	۵۲۷۸	۱۲ فروری ۱۸۹۶
۱۲ فروری ۱۸۹۶	۱۰۶۴۶	۱۰۷۵۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۹۶	۵۲۷۹	۵۲۷۹	۲۹ مارچ ۱۸۹۶
۲۹ مارچ ۱۸۹۶	۱۰۷۵۶	۱۰۸۶۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۹۶	۵۲۸۰	۵۲۸۰	۱۹ اپریل ۱۸۹۶
۱۹ اپریل ۱۸۹۶	۱۰۸۶۶	۱۰۹۷۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۹۶	۵۲۸۱	۵۲۸۱	۱۵ اگست ۱۸۹۶
۱۵ اگست ۱۸۹۶	۱۰۹۷۶	۱۱۰۸۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۶	۵۲۸۲	۵۲۸۲	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۶
۲۰ اکتوبر ۱۸۹۶	۱۱۰۸۶	۱۱۱۹۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۸۹۷	۵۲۸۳	۵۲۸۳	۲۲ جنوری ۱۸۹۷
۲۲ جنوری ۱۸۹۷	۱۱۱۹۶	۱۱۲۰۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۹۷	۵۲۸۴	۵۲۸۴	۱۲ فروری ۱۸۹۷
۱۲ فروری ۱۸۹۷	۱۱۲۰۶	۱۱۳۱۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۹۷	۵۲۸۵	۵۲۸۵	۲۹ مارچ ۱۸۹۷
۲۹ مارچ ۱۸۹۷	۱۱۳۱۶	۱۱۴۲۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۹۷	۵۲۸۶	۵۲۸۶	۱۹ اپریل ۱۸۹۷
۱۹ اپریل ۱۸۹۷	۱۱۴۲۶	۱۱۵۳۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۹۷	۵۲۸۷	۵۲۸۷	۱۵ اگست ۱۸۹۷
۱۵ اگست ۱۸۹۷	۱۱۵۳۶	۱۱۶۴۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۷	۵۲۸۸	۵۲۸۸	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۷
۲۰ اکتوبر ۱۸۹۷	۱۱۶۴۶	۱۱۷۵۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۸۹۸	۵۲۸۹	۵۲۸۹	۲۲ جنوری ۱۸۹۸
۲۲ جنوری ۱۸۹۸	۱۱۷۵۶	۱۱۸۶۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۹۸	۵۲۹۰	۵۲۹۰	۱۲ فروری ۱۸۹۸
۱۲ فروری ۱۸۹۸	۱۱۸۶۶	۱۱۹۷۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۹۸	۵۲۹۱	۵۲۹۱	۲۹ مارچ ۱۸۹۸
۲۹ مارچ ۱۸۹۸	۱۱۹۷۶	۱۲۰۸۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۹۸	۵۲۹۲	۵۲۹۲	۱۹ اپریل ۱۸۹۸
۱۹ اپریل ۱۸۹۸	۱۲۰۸۶	۱۲۱۹۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۹۸	۵۲۹۳	۵۲۹۳	۱۵ اگست ۱۸۹۸
۱۵ اگست ۱۸۹۸	۱۲۱۹۶	۱۲۲۰۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۸	۵۲۹۴	۵۲۹۴	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۸
۲۰ اکتوبر ۱۸۹۸	۱۲۲۰۶	۱۲۳۱۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۸۹۹	۵۲۹۵	۵۲۹۵	۲۲ جنوری ۱۸۹۹
۲۲ جنوری ۱۸۹۹	۱۲۳۱۶	۱۲۴۲۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۸۹۹	۵۲۹۶	۵۲۹۶	۱۲ فروری ۱۸۹۹
۱۲ فروری ۱۸۹۹	۱۲۴۲۶	۱۲۵۳۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۹ مارچ ۱۸۹۹	۵۲۹۷	۵۲۹۷	۲۹ مارچ ۱۸۹۹
۲۹ مارچ ۱۸۹۹	۱۲۵۳۶	۱۲۶۴۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۹ اپریل ۱۸۹۹	۵۲۹۸	۵۲۹۸	۱۹ اپریل ۱۸۹۹
۱۹ اپریل ۱۸۹۹	۱۲۶۴۶	۱۲۷۵۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۵ اگست ۱۸۹۹	۵۲۹۹	۵۲۹۹	۱۵ اگست ۱۸۹۹
۱۵ اگست ۱۸۹۹	۱۲۷۵۶	۱۲۸۶۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹	۵۳۰۰	۵۳۰۰	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹
۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹	۱۲۸۶۶	۱۲۹۷۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۲۲ جنوری ۱۹۰۰	۵۳۰۱	۵۳۰۱	۲۲ جنوری ۱۹۰۰
۲۲ جنوری ۱۹۰۰	۱۲۹۷۶	۱۳۰۸۵	فرکوئین علی پورکٹہ	۱۲ فروری ۱۹۰۰	۵۳۰۲	۵۳۰۲	۱۲ فروری ۱

Abstract of the arrival of all  
convicts from 10 March 1858 up to  
1st April 1859  
گوشوارہ آمد جدید قیدیان از ابتدا ۱۰ مارچ ۱۸۵۸ء عیسوی

تاریخ آمد	سرکار برطانوی	اسم عازم	مقام از کجای	تاریخ آمد	سرکار برطانوی	اسم عازم	مقام از کجای
۱۰ مارچ ۱۸۵۸ء	۲۰۰	اسکرس	ملی پور	۱۰ جنوری ۱۸۵۸ء	۱۹۵۰	۲۱۵۹	سدنی
۱۱ اپریل سنڈیہ	۲۰۱	۶۱	روٹن ایڈز کراچی	۱۵ فروری ۱۸۵۸ء	۲۱۶۰	۲۲۸۸	فرکوئین
۱۳	۳۶۲	۵۰۱	برکسٹرز	۱۹ مارچ سنڈیہ	۲۲۸۹	۲۶۳۳	کونسن یل کراچی
۱۵	۵۰۲	۹۳۳	ایلیگزینڈریا	۱۹	۲۶۴۵	۲۶۴۵	بارک منل ملی
۱۲ جون سنڈیہ	۶۳۲	۷۰۰	ایلیگزینڈریا	۲۴	۲۶۶۱	۲۶۶۵	فرکوئین
یکم جولائی سنڈیہ	۷۷۴	۱۵۲	سکا وائیٹ	۲۵ دسمبر سنڈیہ	۲۶۶۶	۲۹۲۵	فرکوئین
۲۰	۸۵۲	۱۰۰۰	ایلیگزینڈریا	۲۳ جون ۱۸۵۸ء	۲۸۲۶	۳۰۲۵	ٹوبل کین
۱۲ اگست سنڈیہ	۱۰۰۱	۱۰۳۰	فرکوئین	۱۴ جولائی سنڈیہ	۳۰۳۰	۳۱۵۵	شہر جی کپہ کراچی
یکم ستمبر سنڈیہ	۱۰۳۸	۱۳۲۹	اسکرین	۲۹	۳۱۰۰	۳۲۵۳	فرکوئین
۱۱ اکتوبر سنڈیہ	۱۳۳۰	۱۳۶۰	کونسن ہنڈرکسن	۲۹ اگست ۱۸۵۸ء	۳۲۵۳	۳۳۱۱	فرکوئین
۱۶	۱۳۶۸	۱۶۸۳	اسکرین	۲ ستمبر سنڈیہ	۳۳۱۲	۳۶۰۰	ٹوبل کین
۲۰	۱۶۸۳	۱۸۰۶	روٹن ہنڈرکسن	۸ اکتوبر سنڈیہ	۳۶۰۱	۳۶۹۵	فرکوئین
۳ نومبر سنڈیہ	۱۸۰۸	۱۸۶۲	ٹوبل کین	۱۰ نومبر سنڈیہ	۳۶۹۵	۳۰۶۲	فرکوئین
۸ دسمبر سنڈیہ	۱۸۶۳	۱۹۴۹	فرکوئین	۱۰ جنوری ۱۸۵۹ء	۳۶۹۵	۳۸۰۳	دلمبروس



نمبر جسر قیدی	نام قیدی	نمبر جسر قیدی	نام قیدی
۱۰۲۲۴	ہوا کچھاری	۷۴۰۲	ارلاما لنگرو
۱۰۲۹۹	مسماة پوچی	۹۲۶	جھوٹھی
۱۰۳۷۲	سوکا نشہ	۱۶۴۲۰	مسماة گوندنی
۱۱۲۳۵	لیچڑی	۱۴۶۱۸	مسماة ہوائی
۱۱۶۲۳	ونگسا چلم	۱۷۴۱۷	مسماة بیانی
۱۲۳۱۵	کھیتیہ جنگو	۱۸۴۵۰	مسماة روشنائی
۱۲۳۵۳	پٹاری پانی	۱۲۳۸۶	چھینچو گاڑو
۱۲۴۲۷	پندر گارو	۲۰۱۳۳	مستی خلیفہ
۲۲۶۱۲	نبی صاحب	۱۶۸۳۳	کاکھی گولتاھا او گا پر ایل چرن
۱۲۴۹۶	رسول صاحب	۲۳۲۳۷	چیموی
۱۲۵۲۹	پالا پٹری گاڑو	۲۴۲۹۷	شیخ گوپال
۱۲۶۲۱	مسماة گنبی	۱۷۲۱۲	ٹھاکر خان
۱۶۰۳۳	مسماة کھٹی	۱۸۱۹۶	مہر چند خان
۱۸۴۵۵	مسماة ٹھکنی	۲۸۰۰۵	گیدڑی ایوہامی
۱۷۵	مسماة چٹھی	۲۱۵۱۱	شیشی گاڑو
۱۳۱	مسماة لال بی بی	۱۹۵۱۹	شرکت اللہ
۱۳۲	پانچ کوڑی شیخ	۲۱۱۱۱	شیخ مدینہ
۱۳۳	چٹا کھو		کہ

نام قیدی	نمبر قیدی	نام قیدی	نمبر قیدی
ٹوٹی راس	۹۲۶۳	شوئی زرا برہا	۰۲۱۱۷۵
چکوٹی ونگٹن	۹۲۶۵	بوانا چنا پرو	۷۸۱۹
اپاناسی	۹۲۹۲	نیشا ونگٹن ریڈی	۷۸۶۱
چنا ایری کلاناڈو	۹۳۰۶	بالو ہاتھی	۸۷۶۶
ٹاناکوٹی رامرو	۹۳۴۷	کیفرو برہا	۹۰۰۹
سماتہ پاپا	۹۳۵۵	وفات اللہ	۷۳۶۱
ٹالوگلی برہا	۹۳۹۶	کمودی شیخ	۶۹۹۳
پان شکنا برہا	۹۴۲۲	جھاڑو	۹۹۹۶
کوس	۹۴۹۳	کوٹا پنچم پاوراجی	۶۷۶۶
ٹیٹرو ونگا دم	۹۹۷۱	شیخ بادشاہ	۱۷۲۲۵
کوپلی انڈی	۹۹۸۷	بڑا صاحب	۱۵۵۴۰
ہارو خان	۱۰۱۴۹	گدھی بنی اور خیر	۲۹۳۵
جناب عالی	۱۸۱۰۶	رنت آوی	۹۲۹۵
کام دیو	۲۳۲۶۴	لوہاڈوم	۹۰۸۶
سماتہ دیوبی بی	۴۲۲۲	نیادی بالی گورو	۹۱۹۹
ٹوٹی دہر خٹک	۵۵۰۹	ٹن ادلیہ پینا	۹۲۳۳
گھوگھوٹنگا	۱۱۹۱۹	چراکاپتی چودن مایہ	۵۲۱۸
کھتر جبرا	۶۷۵۳	گب پینا	

مخاومی خانہ شروع نمبر چالان کے نمبر ۱۳۲۹۱ و اخیر نمبر ۱۳۵۰ کے جنہیں ۱۳۳۵ء بھی شامل ہو چکا تھا تو تاریخ آمد ۲۰۔ دسمبر ۱۹۱۸ء و نام جہاز فریولس آف لیدی و نام مقام علی پور و سرج پایا اسپتال پر جبکہ کسی قیدی کا نمبر لمبا ہو تو اس کی تاریخ آمد و نام مقام جہاز آیا و نام جہاز سپر سوار ہو کر آیا فوراً معلوم ہو چکا ہوگا۔ یہ نقشہ واسطے کارروائی اہلکاران شملٹ ہذا کے بہت ہی مفید ہو گا مگر یہ تھوڑے سے نام جو اس نقشہ کے اول میں تحریر کر دیئے ہمارے نمک کے لوگوں کو جنہوں نے ایسے نام کبھی نہیں سنے بہت حیرانی میں ڈالینگے لیکن یہاں تاہم دنیا کی مخلوق جمع ہونے سے ہزاروں نام اس قسم کے بلکہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہیں ان تھوڑے ناموں کو مشتمل نمونہ از خزانہ سے تصویق کریں۔ اور ناظرین مندرجہ مزاج سے امید ہو کہ بعض بیچائی کے ناموں کو پڑھ کر اس عاجز کی بے ادبی کو معاف فرما دیں کیونکہ اول تو وہ قصور نگاہ ان باپ کا ہو جو ایسا نام رکھا و دوسرا کہ ان کے لوگوں میں وہ الفاظ گالی میں شاید داخل نہیں ہیں فقط

List of our own records of our own

فہرست نام و نمبر قیدیان پورٹ بلیر جو واسطے ملاحظہ  
ناظرین کے ہزاروں نام سے منتخب کیے گئے

نمبر جہاز قیدی	نام قیدی	نمبر جہاز قیدی	نام قیدی
۱۳۱۹۸	پٹھو دی شاہ	۷۸۵۵	مسماۃ منگی
۱۳۳۰۵	شیخ فلان (نون ٹوٹ)	۲۳۳۲۵	ابلیس شاہ
۲۱۵۱۱	جھانٹو منڈل	۱۹۵۸	ٹوٹا کر پلی
۹۰۳۰	مسماۃ نونی	۳۷۴۱	ناشوئی تھا بہرہا
۸۱۸۲	مسماۃ مستی	۲۱۵۷۰	پاچک لون بہرہا

## CHAPTER VII.

Some curious names of convicts, an abstract of the arrivals of all convicts from 10th March 1858 up to 1st April 1879, method of ascertaining the date of arrival of any convict, the name of the vessel by which he arrived and the place of his embarkation merely by referring his register no to the abstract      subjoined.

فصل ششم

فہرست چند عجیب نام قیدیان مع گوشوارہ آمد قیدیان  
ابتداء ۱۰ مارچ ۱۸۵۸ء لغایت یکم اپریل ۱۸۵۹ء

اس فصل کے آخر میں لکھ گوشوارہ آمد چالان حملہ قیدیوں کا ابتدا ۱۰ مارچ ۱۸۵۷ء  
تاریخ آبادی جزائر ہذا سے تاراج امر وزہ شامل کیا گیا ہے۔ اگر کسی قیدی کا نمبر دیکھ کر اٹلی  
تاریخ آمد و ملک و نام جہاز سپر وہ آیا دریافت کرنا ہو تو اس گوشوارہ سے ایک دم معلوم ہو سکتا ہے  
غرض پچیس ہزار قیدیوں کا انتخاب جسٹس آٹھ صفحوں میں لکھ کر دریا کو کوزے میں بھریا ہے  
اور اسی واسطے تھوڑے عجیب اور نادرام و نمبر جسٹس قیدیان ٹلنٹ ہذا سے چھانٹ کر اس  
گوشوارہ کے اول بطور نمونہ کے تحریر کر دیے ہیں تاکہ بسہولیت اس سے دریافت ہو سکے  
۱۰۔ دوسرے نام شیخ فلاں نمبر ۵۰۳۳۰ کا حال آمد دریافت کرنا منظور ہے تو ہنہ

## ہندی

## جنگلی

فجر کو جاؤ شام کو آؤ

یہ کس کا گھر ہے

سمندر میں غوطہ مارو

اس پوٹ پر بیٹھو

تم کیا مانگتے ہو (چاہتے ہو)

وہ بچہ روتا ہے

تم کیا پڑھتے ہو

تم کچھ سکتے ہو

یہ کپڑا کس کا ہے

وہ شراب عورت ہے

اُس کا ہاتھ پامن ہانڈ ہو

میں بھگوار ہوں

یہ لوہا جگمگو

تم خون کبھی نہ کرو

تم نہ کبھی نہ کرو

تم چوری کبھی نہیں کرو

تم کسی سے مقابلہ میں کبھی جھوٹ مت دے

احمق مت ہو

تیرا بیگانہ ایک کاٹک تارو دیا ایک

کامی جیتا بوڑا

جو رو لیک ٹیک پڑی

بیجا لینا کا دوا

نوجھانا کا

اب لی گا یا ڈاٹیک کے

نوجھالیک تاپ کے

ان نواری

کامی جیا پوڑا

پانی لاب جا بڈا

امی گوڈا آچاگ بیدیک رونی

وویو پاگورالول

وین تابلٹ آ

نول او باویک اب پارمی کا بکے ڈاکے

نول او باویک لاجکے (گو جیکے) ڈاکے

نول او باویک ارٹاپ کے ڈاکے

نول او باویک اسٹارٹ کے ڈاکے

مؤگوگ پچا کا ڈاکے

ہندی	جنگلی
پیر سور کا گوشت کھاؤ	کارو گودامالے (میکرے)
تم تھوڑی مچھلی اور شہد لاؤ	دیت یاٹ - آجا پیک ایک
میں پیسا ہوں تھوڑا پانی دو	ڈوڈا کا ایر کے دین ابنا
پکھو اٹھاؤ گے	یاؤ میکے
تم گب آؤ گے	کمی ن آراسے آٹک نو کے
تم کل جنگل کو جاؤ	نودا ینگان ایک اونکے ارم لات
بچنا آسمان میں ہر	مارولین تامبول (پلوگا)
ہم کو کمان اور تیرو	دین کارا رائا بیدیک مان
میں نہیں دوں گا	ڈونگے یا بائی کے
مجھ کو جنگل کو لیچلو	ایرم لاٹ داب ایک
مجھ کو مت مارو	نودا داب بیت نایا بڈا
تم ویسے کب جاؤ گے	نومچا آرا لیک نوچا لات کے
پانی برستا ہر	پولہ پاکے
میرے واسطے پان اور کوڑی لاؤ	ڈاٹ پان نیلم بیدیک ٹوئو
تم کون سے جنگل میں رہتے ہو	چما ایر مالین نو بوڈو کے
تم چاول اور وال کھاؤ گے	انگورائی تو - وال بیدیک کے
تم چرٹ پیٹے ہو	انگو ہانگان اولو
تم شراب پیو گے	انگور وگ ایک ناکن پی

بشگل

اُون بے رت نو کا دے

اُون بے رت نو کا دے

اُون بے رت نو کا دے

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

اُون بے کو ہر بیٹی نواد

ٹھہارا نام کیا ہو

ٹھہارا خلیق کون ہو

ٹھہار کس تصویر میں قید ہو

ٹھہار کہاں رہتے ہو

ٹھہار کہاں جاتے ہو

ٹھہار کہاں سے آئے

ٹھہار کیا کہتے ہو

اوسکو کیا بیماری ہو

ٹھہار کسے مارا

ٹھہار شادی ہوئی

وہ کون آدمی ہو

ٹھہار اوسکو جانتے ہو

ٹھہار گائے اور بیل کا کیا مول ہو

ٹھہار دو تین چار پانچ چھ سات

ٹھہار نو دس روپیہ

ٹھہار تین بہت مہنگا ہو

ٹھہار کو جا کر آکا چاول

ٹھہار لاؤ

ہندی

ہندی

مین پیسا ہون تھوڑا ٹھنڈا پانی لاؤ۔

تم نوکری کرو گے

کیا طلب لو گے

تم کیا بولے

کل یا پسون تک آؤ گا

یہاں کوئی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

بازار سے چاول آٹا ترکاری لاؤ

میرا قصور معاف کرو

یہ راہ کہاں جاتی ہے

مین نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں

تمنے دہلی دیکھی ہے

تمنے یہ گھر کب بنایا

تم انگریزی بول سکتے ہو

تمہاری زبان مین اسکا کیا نام ہے

CIN GALESE LAAGUAGE

سنکلی یا لنکا کی زبان

سنکلی

ہندی

بودونگ نمشکار کرپانگ

خدا کی بندگی کرو



## MALAYALUM LANGUAGE

## ملیالم زبان

## ملیالمی

## ہندی

خندے پیریند

ٹھہرا کیا نام ہے

نی ابرے ایری گنو

ٹھہرا کہاں رہتے ہو

نی ابرے پونو

وہ کہاں جاتا ہے

ای بن آری

وہ کون ہے

نی آپا بن

ٹھہرا آئے

ای بے فی اندا وینو

اُسکو کیا بیماری ہے

نیک آرا اڑی چد

ٹھہرا کس نے مارا

اندے ایما اندے باپا نیک اڑی چد

ٹھہرا بے باپ اور بھائی نے ٹھہرا مارا ہے

ایدی اندا بیلے

اسکا کیا مول ہے

ایدی آگا الا پرت پرسو

یہ ستا نہیں بلکہ بہت مھنگا ہے

ایدے وا

اسطرف آؤ

ابرے ایری

یہاں بیٹھو

ابرے اینی

وہاں سے اٹھو

ابرے فی پو بیگا

یہاں سے چلے جاؤ

آدی گانو پاسی ایری کٹو کورے چوراند اتری

میں بھوکا ہوں تھوڑا کھانا دو

نی اندا بیلے چہ ٹیو

ٹھہرا کیا کام کرتے ہو

## ہندی

## کٹھمی

مین پست پیسا ہون تھوڑا

تھنڈا پانی لاؤ

کیا طلبہ لوگ

صاحب کب آویگا

کل یا پرسون تک آؤنگا

یہاں کسی مسافر کے ہننے کی جگہ ہے

بازار سے دو دھہ چاول آنا

ترکاری لاؤ

اس دفعہ میرا تصور معاف کرو

یہ راہ کہاں جاتی ہے

مین آج دن بھر کام کیا تھاگیا ہوں

تم گوشت مچھلی کھاتے ہو

میری عورت کو تنھے دیکھا ہے

یہ کالی اور وہ بہت خوبصورت ہے

تینے یہ گھر کب بنایا

وہ روتا ہے یا ہنستا ہے

تم اردو زبان جانتے ہو

نہیں صاحب مجھ کو نہیں معلوم

نانا گو باہل فی رٹکی آگے دستے تھن

نیرو کوٹھری

ایو سلا تو گونڈی

دھواری یا واگے بناناو

نانا نیلے اتھوانا رڈوریے بندے تو

ایسے وہرگین جنر واری کے اتھل او

بازار وندا مالوا کی

ہتھو پیتا

ای ویلے نن پتھو کشما مارٹری

ای مادی ایلے گے ہوگند

نانوگ لٹا کلسا مارٹری نیاتے

نیو (نیٹو) کھنڈا اینا تن تیری

نن ہنڈتی نانیو نوٹری رری

ای نگو گوٹھو ایدالے اکی بھل سندری

نیو اینی یا واگے اندکٹ سندری

انوالا نے اتھوانگتا

نیو اورو ماٹو بلری

ایلری ننگے کوتیلا

# CANARE SELANGU GE

کٹری یا کرنا کی زبان

کٹری	ہندی
تین (رغم) پیسرو اینو	تھارا نام کا ہے
پیٹو ایٹے ار تیری	تم کمان رشتے ہو
اور واپسے ہو گتار	وہ کمان جاتا ہے
اور واپا وگے بندرو	وہ کب آیا
پنو یا وگے واپا دیری	تم کب جاؤ گے
اور می گے این پیانی	اُسکو کیا پیاری ہے
نگی یار و بڈا درو	تم کو کسے مارا
ایدا قیمت اینو	اُسکا کیا مول ہے
ایڈاگت الاتوٹی او	یہ سستا نہیں بلکہ بہت مٹھکا ہے
اٹی وا (جمع بڑی بجاسے واحد کے)	اس طرف آؤ
اٹی کوڑ (جمع کوڑا)	یہاں بیٹھو
اٹا ایل (جمع ایلری)	وہاں سے اٹھو
اٹا ہوگ (جمع ہوگری)	یہاں سے چلے جاؤ
نانا گے ہاسی وی آگے دے	میں بھوکا ہوں تھوڑا
سولپ اولی کے کوڑو	کھانا دو
پیٹو (نینو) چاکری مارتی دی	تم نوکری کرو گے

ہندی

گجراتی

کل پاپریسون آؤنکا  
 یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے  
 یہاں کوئی جگہ نہیں ہے  
 دھرم سالاکو جاؤ  
 ہمارے واسطے بازار سے ترکازی  
 اور پیاز لاؤ  
 میرا قصور معاف کرو  
 میں بھوکھا ہوں کچھ روٹی ہو  
 جلدی کرو مجھکو دور جانا ہے  
 یہ راہ کہاں جاتی ہے  
 میں نے دن بھر کا کام کیا تھا کایا ہوں  
 میری عورت کو تنہے دیکھا ہے  
 وہ آدمی روتا ہے یا ہنستا ہے  
 اشتیاب کو میرا سلام بولو  
 میں نے اسکو آٹھ فوروز سے  
 تھکے ہیں  
 بڑے ہیں  
 سب سے عجیب

کالے نمین تو پر م وارے آدس  
 وہیں کوئی دیسا دہنے رہوانی جگیا سو  
 وہیں کوئی جگیا نہ تھے  
 دھرم سالامون جاؤ  
 محار واسطے ہاٹ تھکی ساگ تھھا  
 کاندالاؤ جو  
 مہاروا پرا وہ اکشاکرو  
 اون بھوکھوسون تھوڑو ٹلو آپو  
 ویلو آپو سنے لائو جاناؤن سو  
 آستو چان جائس  
 مون واڑا بھر کام کرے نے تھا کی گیوسون  
 مہارا ہونے تنہے جوئی سو  
 وہ نیکھ رو آسو کے ہنسائی  
 تھمارا باپ نے مہارا وقی سلام کہہ جو  
 مون اسے یہاں آٹھ نو داڑا سے  
 نہ تھی جیا  
 اوچان گیو  
 صاحب سے کوئے خبر نہ تھی

<p>۴۰۵</p> <p>GUJARATI LANGUAGE</p> <p>گجراتی زبان</p>	<p>ہندی</p>
<p>گجراتی</p>	<p>تمھارا نام کیا ہے</p>
<p>تمھارا نام سونس سو</p>	<p>تم کہاں رہتے ہو</p>
<p>تھیں چان رہو سو</p>	<p>تم کہاں جاتے ہو</p>
<p>تھیں چان جاؤ سو</p>	<p>تم کو کیا بیماری ہے</p>
<p>تم شے سون روک سو</p>	<p>کس نے مارا</p>
<p>تم نے کیسے مارا</p>	<p>رے بھائی نے مارا ہے</p>
<p>تمھارا بھائی مارا سو</p>	<p>لیا مول ہے</p>
<p>ایون سو دام سو</p>	<p>ہم سو سستانہیں</p>
<p>اکرو سے مندو نہ تھی</p>	<p>آؤ</p>
<p>آنی پاہا آؤ</p>	<p>چلے جاؤ</p>
<p>وہین بیسو</p>	<p>ٹھو</p>
<p>وہین تھکی ہنیدے جاؤ</p>	
<p>وہین تھکی اوٹھو</p>	
<p>موسے جموا آپو</p>	
<p>سیٹے تان لاکھی پانی آپو</p>	
<p>بھائی تم ہے نوکری کر سو</p>	
<p>تھیں چارا آؤ سو</p>	

ہندی

ہندی

تم کب آؤ گے

فی وے پوڑو وستاؤ

وہ کپڑے کھانے کا چور ہے

بھلوانم دوونگا

میں نے اُسکو آٹھ نوروز سے نہیں دیکھا

جسے نووینی اندی نوندی دناں پنچھی

وہ ایک مینے مین دس ہاتھ اشرفی

وہک ماس بوپدی پانڈو اشرفی

کھاتا ہے

راہو سپا دستانو

اتوار کو پیدا ہوا اور سنچر کو

آوارم ایدی پٹ اندی سنوارم پی

مر گیا

پوانڈی

تم روتے ہو یا سنتے ہو

نے اوایرو ستا داسے کا نا آوتاوا

میر لڑکا بھوکا پیاسا ہے

ناکور کو (پڑو) آنکھلی داسم توادناڑو

تم جانتے ہو وہ بد معاش ہے

فی کوتل سنو وارو بد معاش

نہیں صاحب وہ نیک معاش ہے

لے وودھورا پنچی وارو

اُسکو تھوڑی دوا دیکر کام پچھو

دین کی گوچم مندو آپھی پم پنسو

اسکا ہاتھ باندھو

دینی چھد لو کٹو

میرے سر میں درد و غم ہے

ناسرس لو تو پی جو رم

اُسکا پاؤں ٹوٹ گیا

دانی کا لوارگی پوانڈی

ایک روپیہ کا گز کپڑا دو گے

وک روپیہ کی اینی گز الو

وہ روپیہ تین آنہ کا ایک سیراٹا

رند روپیہ نمونڈ آنال کی وک سیراٹا

اور چاول بکتا ہے

اندھی منگا و موتا ڈی

## TELOOGOO LANGUAGE

تنگلی زبان

تنگلی

ہندی

ویشنو اڈا کٹے پڑا

ہندی ایم پیرو

نی ضلہ ایدی

نی کویم روگتا

ہندی ایم فریاؤو

نیکو ایور کوٹ نارو

دین کی ایم خرید

ایدی بھو پیرم

لے دو بھو چھو کا

اٹلارا

اکڑا کو چھو اور آشنا نم چٹے

اکڑا پنھی ویلی پو

اکڑا پنھی لے گو

سنا دہرا کی ناسلام چھو

نی او نوکری چستاوا

نال گواید وفتلو نو پیاو

خدا سب سے بڑا ہے

ٹھہارا نام کیا ہے

تھہار ضلع کون ہے

تھکو کیا بیماری ہے

ٹھہاری کیا نالیش ہے

تھکو کس نے مارا

اسکا کیا مول ہے

یہ بہت مھنگا ہے

تین صاحب بیستا ہے

سیرف آؤ

دھر بیٹھو اور غسل کرو

ان سے چلے جاؤ

ان سے اٹھو

بنے صاحب کو میرا سلام پو لو

کری کرو گے

پانچ آدمیوں کو بلاؤ

ہندی

تم نوکر نہی کرینگے

کیا بلب لوگے

نجم کب آوے گے

کل یا پیر شون تک آؤنگا

سیان کو بی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

انار سے دودھ چاول

{ پمچلی ترکاری لاو

اس دفعہ میزراقتور معاف کرو

یہ راہ کہاں جاتی ہے

مین نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں

میری عورت کو تنے دیکھا ہے

تنے یہ گھر کب بنایا

وہ آدمی روتا ہے یا ہنستا ہے

تم انگریزی بول سکتے ہو

اپنے ما باپ کو میرا سلام کہو

مین نے اسکو ایک ہفتہ سے نہیں دیکھا

ہ کہاں گیا

ماحب مجکو کچھ معلوم نہیں

اُڑیا

تو نے نوکری کرنے جیو کی

کیا در با تم لے ہو

تو نے کون دن آسبو

بکھہ دن آبا پر دن آسبو

یہ گرام سے پر باسی رہیا کو جگہ بلو کی

{ بازار رو دودھ چاولو

پمچو پر نیا آنو

یہ مور و دوسو کیا کرو

یہ راہ کون ٹھا کو جیو

موتی دن بھر و کام کری بڈی آیا سوہلی

مورو بھار جیا کو تمہیں دیکھلو

تو نے یہ گھر کیسے تیار کلاو

یہ فشو کا ندانا ہنستا

تو نے انگریزی کتھا جانچو کی

تو مرو ماتا باپ کو مور و نشکار بولو

موتی اٹھ دن ہلایا ہو دیکھہ نہیں

یہ کو ٹھا کو گلا

صاحب موتے جو نانا ہین



بار و بار ہی

ہندی

بڑا پٹو ہیکاری ہے

وہ آدمی بہت غریب ہے

URIA LANGUAGE

آوڑیا زبان

آوڑیا

ہندی

تھارا نام کیس

تھارا نام کیا ہے

تم کون تھار رہی

تم کہاں رہتے ہو

یہ سنس کون تھاکو جا ہے

وہ کہاں جاتا ہے

پانگو کس روگ

ہسکو کیا بیماری ہے

تھگو کے مارا

تھگو کس نے مارا

تارنونا اور باب موٹے مارے

تھارا بڑا بھائی اور باب مارا ہے

یار کس خرید

اسکا کیا مول ہے

یار ستا نہیں بڑی موہرگو

ہستتا نہیں بہت محنگا ہے

تو نے انکی آئیو

سطرف آؤ

ایس تھل مین بسو

مان بیٹھو

تو نے ایٹھار آؤ ٹھو

ہان سے آؤ ٹھو

تو نے ایٹھار جاؤ

مان سے چلے جاؤ

موٹے بھوکے لگتا بھو جن دیو

ن بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو

موٹے بڑی پراس لگتا کاکر پانی دیو

ن بہت پیاسا ہوں ٹھنڈا پانی لاؤ

# مار وارمی

# ہندی

تھارا بھار جی اور بھائی جی مار پو تھے  
انھیں چیرا و ام کتنا تھے  
اٹھی نے آؤ

تھے کدبان آپھو

ہتے روہنے اٹیس

اٹھان سے جاؤ (جا)

بھوکھ لاگی تھے کھانے کو دے

بڑی تر کھا لاگی چھے ٹھنڈ و جل پیدا ہے

تھے کوئی کی چاکری کر شیو کہ نا

کوئی راہ والا کی جاگہ اٹھے تھے

اؤہ رستو کٹھی نے جاو پلو

مین دن بھر کام کر پو تھے اب تھا کر ہو

ثم فرنگی کی بات جانے تھے

مار و ایک اٹھوار شون اٹکو ویکھو نہیں ہو

تھے کاٹن کرو چھو جی

مین تو مایا مین بیٹھو چھون

تھے کٹے شون آیا چھو

مئے بازار سے کانگشیو لا دو

ممار سے باپ اور بیائی نے مارا ہو

اسکا کیا بول ہو

اسطرت آؤ

تم کب آؤ گے

مین جلدی آؤ لنگا

یمان سے چلے جاؤ

مین بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو

مین پیاسا ہوں تھوڑا ٹھنڈا پانی دو

تم کسی کی ٹوکری کرو گے

یمان کسی مسافر کے رہنے کی جاگہ ہو

یہ راہ کمان جاتی ہو

مین نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں

تم انگریزی بول سکتے ہو

مین نے ایک ہفتہ سے اُسکو نہیں دیکھا

آپ کیا کرتے ہو

مین تو محل میں بیٹھا ہوں

تم کمان سے آئے

میرے واسطے بازار سے لنگھی لا دو

ہندی	بہندی
ایک بندوق میرے واسطے لاؤ	ایک توپک میرے واسطے لاؤ
وہ گھوڑا کسکا ہے	اُوہ گھوڑو کون کون ہے
وہاں سے ایک گائے میرے واسطے لاؤ	نہاں سے ایک گائیا مو کو لے آنا
اُسے لڑائی کی	اُوہ نیاؤ کیا
اب وہ اُس سے ملیا	اب وہ منار ہو گیا
جو تون کے مارے تمہارا منہ توڑ ڈالو گا	یہ میں کے مارے تمہارو منہ توڑ ڈالینو
یہ عورت بہت خوبصورت ہے	اِہ بتر بہت نونی ہے
وہ عورت بڑی چھٹال ہے	اُوہ بتر ان نیاں ہے
تمہارے ٹک مین گیون جو پیدا ہوتا ہے	تھرے ٹک مین پیسی جو کرہوت ہے
بازار سے آنا لاؤ	بازار سے کک لے آؤ

## MARWARI LANGUAGE

### مارواری زبان

ہندی	مارواری
تمہارا نام کیا ہے	تمہا لگو نام کا میں چھے
تم کہاں رہتے ہو	تھے کٹھے رہو چھو
وہ کہاں جاتا ہے	بوہ آدمی کٹھے جاوے تھے
اُسکو کیا بیماری ہے	بوہ ماپڑا نے کا میں کھید چھے
تکو کسے مارا	تھانے (ستھے) کون آدمی مارا یو چھے

چینی

ہندی

کھوئے گا ہم مت چا۔

چینا زبان میں اسکو کیا کہتے ہیں

# BUNDELKHUNDI LANGUAGE

بندیل کھنڈی زبان

بندیل کھنڈی

ہندی

تمارو ناؤ کا ہر

تمھارا تام کیا ہر

تم کمان رہت ہو

تم کمان رہتے ہو

تم کمان جات ہو

تم کمان جات ہو

اوہ کمان گینو

وہ کمان گیا

تو موکاروگ ہر

تنگو کیا بیماری ہر

تو موکون نے مارو

تنگو کس نے مارا

ایکو کامول

اسکا کیا مول ہر

جا بہت منگی ہر

یہ بہت مھنگا ہر

ای بازو آؤ

اسطرف آؤ

ایتے بیٹھو

ادھر بیٹھو

اوتے سے چلے جاؤ

وہاں سے چلے جاؤ

ٹاٹھی - گڑئی - بیل - جل سوبا - بیل - لے آؤ

تھالی لوٹا کٹورا گلاس تسلا لاؤ

اپنے بھیتا کو میرا سیتا رام کہو

اپنے بھائی کو میرا سلام بولو

تمارے داؤ جی کمان ہیں

تمھارے بڑے بھائی کمان ہیں

ہندی

چینی

نور کی کر دے

فی تا کو مہا

م رنگوں سے کب آئے

فی کی شی آ آن کھو گک سے لوسے

م بازار کو جاؤ اور تھوڑے چاول رو آؤ لاؤ

فی بھو کا سٹے شی کھائے تھے تان لوسے چلے

مکو کس نے گالی دی

مست شوئے تانی را

تھارے پاس بندوق اور بارود ہر

فی جے پو پھاؤ فوسے ما

تم انیوں کھاتے ہو

فی بیات آفن بین ما

ایک بوتل شراب کا کیا مول ہر

وین پے اوینٹ گوم کی ٹو ٹوئے

تم ایک روز کی مزدوری کیا لوگے

یت نت فی ہو کی ٹو کو انگ چین

اسطرف آؤ

لوئے کوئے شات

یہاں بیٹھو

اکھوئے بے چھو

وہاں سے اٹھو

اینگ چھوئے (ہی شین لا)

یہاں سے چلے جاؤ

ہوئی لے

مین نیسا ہون تھوڑا پانی یا چادرو

نوئے لینک ہوت چے پنت شوئے ہا چھا بیلا

تم انگریزی سمجھتے ہو

فی شیک ہو یون ماو امان

خدا کی بندگی کرو

پانی پھوسیت لے

یہ کسکا گھر ہو

کھوئے کن اوش شوئے گا جا

یہ راہ کسطرف جاتی ہر

کھوئے ہیو کا ئی ہونگ آنائی چھوئے

مین نے اُسکو ووزوز سے نہیں دیکھا

نوئے ماہائے گین کھوئے لینگ نت لا

برہما	ہندی
تو تالین لائے تو اسے	وہ پیر کے روز جاوے گا
کھینا اگور اگور پیا ملا	آپ ابھی گھر کو جائیگے
کھوٹو سبوتے وی پامین	کبھی میز بیان بچناؤ
کڑی - میز	

## CHINESE LANGUAGE |

### چینی زبان

چینی	ہندی
فی سٹ بینگ	سٹھارا نام کیا ہو
فی آنائی چھوٹے چئی	تم کہاں رہتے ہو
کھوٹے ہوٹے نائے چھوٹے	وہ کہاں جاتا رہی
فی آوائی چھوٹے لواسے	تم کہاں سے آئے
فی کانگ سٹ آ	تم کیا کہتے ہو
کھوٹے یوٹ ایک کھونگ	اسکو کیا بیماری ہو
مت شوٹے تائی یا	شوگر کیس نے مارا
نین گالا مشوٹے جا	دو کون آدمی ہو
فی شیک کھوٹے ما	تم اسکو جانتے ہو
کھوٹے گٹو بینگ مت تے کا نا	اس حشر و ق کا دام کیا ہو
نوتے ٹو نا جے پے نٹ نان نوٹے ہیالے	میں تجھے کیا بیون تھوڑا کھانا دو
اکائی شئی کھائی نے ناو گوک نوٹے چھوٹے نوٹے	تھوڑا کھانا کھیتے چھٹی دھڑکاں بازیت لاؤ

ہندی

تھیں کچھ لڑائی کی خبر سنی  
آپ اتنے روز تک کہاں تھے  
وہ کب آویگا

میرے واسطے رنگون سے تھوڑا کپڑا  
ایک لنگی ایک رومال لانا

میرا صندوق چوری ہو گیا  
اسین کچھ روپیہ پیسا  
نرور یور تھا

آپ کیا مانگتے ہیں  
میری کچھ عرض ہو صاحب  
چراغ جلاؤ  
پتی بچھاؤ  
آپ کی بی بی کیسی ہو  
تھو لومت

میرے واسطے چادر تیار کرو  
میری دوکان کہاں ہو

ہندوستانی زبان جانتے ہیں

کل بدھ جمعرات جمعہ سنیچر اتوار

برہما

ماؤن پین جے تدین مینا گو کیا دلا  
کھیا پیمانیدی دو دلاؤ کیا گیا  
توبید ولائے گون

چوندو پور اوو تاسنی لنگی تھے  
پاوا تھے نیکون گایولاوا

چوندو تیشا نکھو پاتوا بی  
ہو آ تھے ماناؤے میان پیسا میان اوو  
آسا میان شدلا

کھیا بالودے

چوندو چکا پوز یا شیدی کھیا  
می نکھون

می مٹولائی

کھیا مینا مینے سیدے  
مامی نے

چوندو بوٹے پیما با  
توزے سائین بے ماوون

کھیا کلا جکا تاتلا

سالمین لا نکا - نوو دھو کیا آباد - تاو کھا - سنے تالین نوے  
بہدھ

ہندی

برہما

یہاں سے چلے جاؤ

دین یاگا تو

میں بہت پیاسا ہوں تھوڑا پانی دو

چوند و ایم تھان یے ساڈے بے تسلی پہا

تم اب جاؤ کل یا پرسون آؤ

ماؤن مین دیکھتے تھے فین سے کچھ لا

میں کل وہ پرکھ کر گیا تھا

چوند و مینے نیلگا لا دے

یہ کسکا گھر ہوندا

دی این بدو ہا لے

یہاں مندر میں مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

دی زیا آگا نڈ و میو پنے یاشدلا

تھارے گاؤں اور ضلع کا کیا نام ہے

ماؤن مین یو آسینو نا بے باوون

میں نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں

چوند و تانیلون الاؤ لاؤ کو آگے مووے

یہ عورت کالی مگر اُسکی بہن

دی مٹی ماہا آٹو سووے لگاؤ تو نیما

نحو بصورت ہے

امتان لاوے

تمہارا باپ اور ماں بھائی مر گئے

ماؤن مین آجھے لگاؤ کو تیکو نیلا

یا زندہ ہیں

مہو پے شی دیدلا

وہ روتا ہے اہنتا ہے

تو نو نیدلا ماہو پنے اسی نیدلا

میں نے اُسکو ایک مہینے سے نہیں دیکھا

چوند و تو کو تماشنی بی ماٹوے کو

تپ اپنے بیٹے اور بیٹی کو میرا سلام دعا دو

کھیا تاتمی گو چھو ماؤن لائی پا

سب حسب آمدن دین

کھے بکو تو ادے

چوند و تیبو

تھو تھو تھو

ہو مین کو یا تو میلا

تھو تھو تھو



ہندی

تم لوگ گئی اور دودھ کھاتے ہو  
یا تیل

وہ بہت بد معاش ہے

پھلی گوشت گاسے اندھ مرغی لاؤ  
تم ناریل اور سوکھی پھلی اور ٹھانی کھاؤ

ایک دو تین چار پانچ چھ  
سات آٹھ نو دس

اُس بوٹ میں کون سوار ہے

تم راجہ کی نوکری کرو گے

یہا طلب لو گے

م فجر اور شام بلکہ دن اور رات  
یہا حاضر رہو

یہا کوئی شراب کی دوکان ہے  
تم چرٹ پیتے ہو

تم کیا کام جانتے ہو  
اسطرح آؤ

یہا بیٹھو

ہاں سے اٹھو

پرسہما

ہوئے نہیں تو تھوڑا لگا آؤں تو چاؤں لاؤں

تلا دمی پین بھی

تو امتیان چھوڑے

نا۔ نیا آتا۔ آؤ۔ بکے۔ فیو گے لا

ماؤن مین۔ ہونڈی۔ ناچھاؤ۔ ماؤں چامیلا

کھو۔ کھو۔ توں کو۔ لیکو۔ نا کو۔ کھیا کھو

کھون۔ کھو۔ شیخو کو گو تے

ہوتا نیا باؤ تو تھائی نیدے

ماؤن مین شہی پین الو لو میلا

بیلولا گایوے

ماؤن مین نپکو۔ لگا یو۔ نیانی

دیین نے۔ نیانی مین

ویا آئے۔ سامین۔ شیدلا

ماؤن مین سیلئی تاؤ تلا

ماؤن مین باللاؤ میان تاتے

ویسے گولا

ویا تھائین

ہو نیا گاتھا

## BURMESE LANGUAGE

ہندی زبان

ہندی	برما
تمہارا نام کیا ہے	ماؤن مین نامے کیا ہے
تم خد کی عبادت کرتے ہو	ماؤن مین فیتا گو پوزو والا
تم کہاں رہتے ہو	ماؤن مین پیا نیدے
تمہیں مول مین دیکھا ہے	ماؤن مین مولین گو مین بوولا
وہ کہاں جاتا ہے	توبے گو تو ایلے
تم کہاں سے آئے	ماؤن مین بیگلا دلے
تمہارے ملک میں گیون چاول ال ہوتا ہے	ماؤن مین لومیو گیون چچان پے
تم کیا کہتے ہو	ماؤن مین باپو دیلے
تکلی کیا بیماری ہے	ماؤن مین بابا آنا سیدے
تکو کسے مارا	ماؤن مین گو ہاڈو یائی تلے
یہ بات کوئی تمہارا دوست ہے	ماؤن مین تنگے جین دیا سیدلا
میت آدمی جو تم کو جانتے ہو	ہو لومدو لے ماؤن مین ٹیڈا
تیس سب میت میں جاتا	میتو کھیا چندو میتو
میت کسے	چوندو آمان میتو دے
میت کسے	دی ڈو آپو ملا ڈے
میت کسے	چوندو چھاڈو کیرو پو لوسے
میت کسے	تھین تاچی پے

ہندی

ملانی

آپ کیا مانگتے ہیں

میری کچھ عرض ہو

میں کیا کروں میرا اختیار نہیں

چراغ جلاؤ

بتی بجھاؤ

نماز کو جاؤ

تمنے حج کیا ہو

آپ کی بی بی کیسی ہو

بھو لوست

میرے واسطے چائے تیار کرو

ہم کل یا پرسون جائینگے

سکی دوکان اور گھر کمان ہو

بس بوٹ کا کیا کرایہ ہو

پہنڈو ستانی بول سکتے ہیں

شہر اور اس گانوں کا کیا نام ہو

ن۔ ستار۔ سمندر۔ پہاڑ۔ جھاڑ۔ جگل کا نام

شگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ

ر۔ اتوار۔ کانام

آپا لونون

سایا بون آؤو

سایا آپا بولے بوٹ بوکن سایا پو بیان اختیار

پاسنگ پلینا

پاڑم پلینا

پگی سمپانیک

سوڈاپنی حاجی

چٹم مانا استری ٹیروما

جانگن لوپا

سیپ آیر چاؤ

سایا ایسا تو لوسا ہڈا پرگی

مانا کڈ ڈوٹنگن روم

آپا اوپا اینی پراؤ

لو بولے چاکب ہندوستانی

اینی نگری پوتھیت آپا ناما

لائیت۔ بن تانگ۔ کوت۔ بوکیت۔ پوکو۔ اوتن۔ نلما

شنانین۔ شلاٹھ۔ رالجو۔ خمیس۔ جمعیت

سہتو۔ احد۔ ناما

ہندی

ملانی

تم اب جاؤ کل یا پرسواؤ

سکارگاہ ہوئے پکی ماری ایسواؤ توڑوسا

یہ کسکا گھر ہو

ایسی روماسا پا

یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہو

وہی سیٹی آڈا کا پیست اور ان تگل

میں نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں

ایسی ماری ترلاؤ کر جاسا باسوڈا پیست

یہ عورت کالی مگر سبکی بہن گوری ہو

ایسی پروم پون بیتم دیا پوٹیاں آڈے پوتے

تمھارے بھائی یا باپ مر گئے یا زندہ ہیں

لو پوٹیاں آہاں باپا آڈا کا آو تو ماتی

وہ روتا ہو یا ہنستا ہو

ایتو منا گیس اتوا گلا

اپنی ما اور بیٹے کو میرا سلام بولو

کاسی سلام لو پوٹیاں ماڈن انا

میں نے اسکو انچ چھ روز سے نہیں دیکھا

سایا ترا تیاؤ ایتنگو لیا اتم ماری

صاحب کہاں گیا

توان مانا پگی

مجکو معلوم نہیں

سایا تیاؤ

اُس گھوڑے کو پیچو گے

موجوا کا ایتو کوڈا

تمہنے کچھ سنا ہو

آڈا کا آپا آپا ڈنگار

آپ اتنے روز تک کہاں تھے

گیمینی لاما مانا تگل

وہ کب آویکا

پلا سو باری

میرے کپڑے اسی وقت لاؤ

سایا پوٹیاں کاٹن ماری

کہاں ہیں

لانا آڈا

صندوق پر آپ کے سر کے نزدیک

اڈا آتس پتی اوٹو کپالا

ہندی

ڈلائی

مین سچ کتا ہون

سایا بی لنگ پتھل

اسکا کیا مول ہو

آپا ہرگا

مین بھوکا ہون تھوڑا کھانا دو

سایا لاپر باگی سیکسی ناپسی

وہ بہت بد معاش ہو

ایو اور ان تر لالو جاہر

مچھلی گوشت اندہ مرغی لاؤ

زخین۔ ڈاگن۔ تاور۔ ایم۔ پاماری

تم چاول اور دودھ کھاؤ گے

لو میرا کن ناسی عماما شیشو

بھی ایک دو کبھی تین چار بوٹ وہاں آئیں

تاڈا کتی کاسٹو دوہا پیگیا امیت پروبارنی

تم نوکری کرو گے

لو مو ماکن عاجی

کیا طلب لو گے

برا پامو غاجی

تم فجر اور شام دونوں وقت میرے پاس آ کر

سوماری پاگی ڈان پنگ چپا

وہاں کوئی شراب کی دکان ہو

ڈی سینی آڈا کا کڈی آرا

تم تنبا کو پیتے ہو

آڈا ماکن تماکو

دن میں مجھ کو فرصت نہیں رات کو میرے پاس آؤ

سینگسا یا تیا ڈسنگ نام بولے ماری چپا سایا

اسطرف آؤ

ماری سینی

یہاں بیٹھو

ڈو دو سینی

وہاں سے آؤ ٹھو

بانکے ڈیری سانا

یہاں سے چلے جاؤ

پگی ڈیری سینی

بن بہت پیاسا ہون تھوڑا ٹھنڈا پانی دو

سایا تر تالو یا ناس باگی سیکے آیر منم

ہندی	اسامی
لیکھنؤ اور ایک مینہ پن میرا مرڈا وچکا	بیسٹا ہما چاک پھالی تو
ریکب - دونہ تین - چار - پانچ	گنشا - گنٹی - گنٹام - بری - پا
پتھہ - سالت - آٹھ - نو - دس	خوک - سینی - آٹھ - نو - دس
MALAY LANGUAGE	
ملائی زبان	

ہندی	ملائی
نشار نام کیا ہو	آپا
مک کمان رہتے ہو	ماتینگل
تھے سنگا پور دیکھا ہو	آڈا تینگلو کا سنگا پورا
وہ کمان جاتا ہو	ماتاسوپی
مک کمان سے آئے	ڈی ماتاماری
تھارے مک میں گیون چاول پیدا ہو ہو	نگری اوڈا گندم براس
خو ریا کہتے ہو	آپا لوبی لنگ
مک کیا باری ہو	آپا سکیٹ
کیس سنے مارا	سپا پونٹل
نی تھار او دوست ہو	سینی آڈا کا سوڈارا
یہ بولن تو مارتا	سپا ریتو
	تو تو کا ویا

بند ہی

ہنگامی ہواں ہو

یہ ہستہ ہستہ ہو

میں صاحب

ہاں صاحب

ہاں صاحب

یہاں بیٹہ

یہاں سے چلے جاؤ

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

بند ہی

ہنگامی ہواں ہو

یہ ہستہ ہستہ ہو

میں صاحب

ہاں صاحب

ہاں صاحب

یہاں بیٹہ

یہاں سے چلے جاؤ

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

یہاں سے اونکو

ہندی	سنتھالی
وہ روتا ہوا پانہنشاہو	راہ تپاچہ لانداتنا
میرے باپ اور ما کو میرا سلام ہو	آیان اپانگ اینک جواتیا کی مین
وہ کہاں گیا	اینی اوپاتے سینا اینا
جگہ معلوم نہیں	کین ایتوانا
میں نے اسکو بہت روز سے نہیں دیکھا	اڑسی دنت کین لے لکا جا
ایک مہینہ ہوا یا ایک برس	میچا ڈون چہ میت سرما ہو بانیا
ایک دو تین چار پانچ	پیان - ماریا - اپیا - اوپونا - موپان
چھ سات آٹھ نو دس	تروپا - آپا - اریا - اریا - گلیا -

## ASAMESE AND BHOTIA LANGUAGE

### آسامی و بھوٹیا زبان

ہندی	آسامی
تمہارا نام کیا ہے	تاما کاؤسبہ
تم کہاں رہتے ہو	نگ برانگ لائی
تم کہاں جاتے ہو	نگ برے تھا نگ لائی
وہ کہاں گیا	او برے تھا نیان
جگہ معلوم نہیں	انک سانانی مائیان
انکو کس نے مارا	ننے سرے بولا ئی
تنے اسکو کس واسطے مارا	نگ تنے فی بولا ئی



سنوٹالی

ہندی

اُپدم تیبالی کنا  
 اُپدم سینوتن  
 چینا کو ہسٹو میان  
 چینا میناروئی تٹا  
 چم نم گونون کڈا  
 اڑھی گم دام کڈا  
 ایلو جوئے

نن تارو وئے

نن تانے سینوئے

ان تانے پینگن ے

نگی ان تنا چاولی ام نچے

اتارم ٹینا

چولائی لام او جوا

گپا مینگ او جواٹین

اپیا ہاٹورے او اپینا

لیجا۔ لکرو چلو۔ لگو کو گواگو کو سے  
 پڑا ترکاری گوشت پھلی  
 دو تائین ے

او پاتم سینوتن

تم کمان رہتے ہو

تم کمان جاتے ہو

تکو کیا بیماری ہو

تھے اُسکو کسواسطے مارا

اسکا کیا مول ہو

یہ بہت عسکا ہو

وسط آؤ

او صر پٹھو

مان سے چلے جاؤ

مان سے اُٹھو

ن بھوکا ہوں تھوڑا کھانا دو

دکری کرو گے

ب آؤ گے

یا پرسون اوٹنگا

مسافر کے رہنے کی جگہ ہو

واسطے کپڑا ترکاری گوشت پھلی لاؤ

مور معاف کرو

بس طرف جاتی ہو

ہندی	شمیری
درمازہ بند کرو	دروازہ دیو
یہ چیز ادھر لاؤ	یہ چیز ان پور
اسکو وہاں لیجاؤ	یہ نہ تھور
اس سبست نوکر کو مارو	ہمس سبست نوکر س لایو
اسکو میرا سلام بولو	ہمس دیو بین سلام
یہ بوجھا اوٹھاؤ	یہ پورٹھیو
کشمیر میں لڑائی ہوئی	کاشمیر میں لڑائی سپہن
کشمیر میں کتنی فوج ہے	کاشمیر میں کوشر لشکر ہے
اگر تم ایسا کام پھر کرو گے تو سزا ہوگی	اگر جھوٹا شہادہ کام کر یو سزا پائیو
یہ لداخ کی بکری ہے	یہ چھہ لداخ کچھہ شامج
یہ اون بہت نرم ہے	یہ پیر سٹھانرم چھو
سیج بولو	پوزہ ون
جھوٹا مت بولو	آپڑن ماون
تم مسلمان ہو پاؤ ہندو	تو بہ چھو مسلمان کہ نہ ہند

COLE AND SON'S HINDI LANGUAGES

کول و سنٹھالی زبان

ہندی	سنٹھالی
تمہارا نام کیا ہے	امان تو پینا

# کشمیری

# ہندی

اُہ پیاڑ سٹھا تھید چھو

یہیں گاؤ بہ گورسن بنول کیا چھو

کاشتر منڑو د گھیکو کسہ مول کیا چھو

تو بہ ہمس کرن بابت لاؤ لو

تو بہ منہ نیت پنجاب یو

تو ہنراج ہند ناؤ کیا چھو

تو بہ جمال کاشتر سن زانان چھو

کاشتر منڑ کیا کیا میوہ آسان چھو

تو ہنر ذات کیا چھو

تو بہ کیا تنخواہ پیو

تو بہ چھو مہاراج سند نوکر چھو

یتھہ چھو کینسی مسافر سن کشہ جائے

سو چھو سٹھا دغا باز

تو بہ چھو مین دوست

سو چھو تھند دشمن

مہ سیت لے یو

ہمس زنان و دہ ناؤ

دروازہ مشر یو

یہ ہمارے ہستنا او پنجاہی

اسن گاسے اور گھوڑے کا دام کیا ہے

کشمیر میں وودھ اور گھی کا کیا بھاد ہے

ٹھننے اسکو کسو واسطے مارا

تم میرے ساتھ پنجاب چلو گے

تمھاری والدہ کا کیا نام ہے

تم جلال کشمیری کو جانتے ہو

کشمیر میں کیا کیا میوہ ہوتا ہے

تمھاری کیا ذات ہے

تم کیا طلب لو گے

تم مہاراج کے نوکر ہو

یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

وہ بڑا دغا باز ہے

تم میرے دوست ہو

وہ تمھارا دشمن ہے

میرے ساتھ آؤ

س عورت کو بلاؤ

روازہ کھولو

# ہندی

## کشمیری

یہ پکڑی اور جوتہ کسکا ہے

یہ لڑکا لڑکی کیسکے ہیں

وہ کسی عورت ہے

تھوڑی ترکاری اور چاول و مچھلی

گوشت انڈہ میرے واسطے لاؤ

تم کہاں رہتے ہو

تم نوکری کرو گے

میرے واسطے کشمیری چاہناؤ

تم کہاں رہتے ہو

یہ راہ کس طرف گئی ہے

تم حقہ پییتے ہو

میں بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو

میں پیاسا ہوں پانی پلاؤ

کشمیر میں برف کب پڑتی ہے

وہ یہ لکھ کب ہوگا

تھارے ملک میں چوری بہت ہے

وہ عورت بہت خوبصورت ہے

کچھ کپڑا اور ایک کتل مجھ کو دو

یہ دستار بہ پزار کسند چھو

یہ بخوتہ کور کسند چھو

یہ کھانز زمانہ چھو

کم سبزی بہ نکل بہ گاڈہ مازتول

میں بابت اینو

تو بہ کتھہ روزان چھو

تو بہ کریوہ نوکری

میان بابت کاشر چاہناؤ

تو کتھہ چھو روزان

یہ و تھہ کت چھہ گشران

تو بہ چھو تموک چوان

بہ چھن فاقہ کنیسا ویون کھن کھتو

سیدہ چھہ لچ شتریش تریشہ چایون

کاشر منرشین کرپیون چھو

سو میلہ کرسب نہ

تھڈس نکاس منرشٹھاو شپسان چھہ

ہوزان شٹھا خوبصورت چھہ

کیرھنہ بہ اک کتل وریو

## ہندی

## کشمیری

حقہ پیوگے

انڈہ پکاؤگے

روٹی کھاؤگے

سورہو

کہان جاتے ہو

ادھر آؤ

ایک طرف ہٹ جاؤ

میرے پیارے آؤ

بڑی عزت والا ہو

وشت کھاؤگے

ہارا نام کیا ہو

کشمیر سے کب آئے

ہارا کیا پیشہ ہو

میر میں برف پڑتی ہو

ہری زبان میں اسکا کیا نام ہو

لوٹی کا کیا مول ہو

سالہ کشمیر میں کتنے کو بکتا ہو

ہاں کو دو

چنچر داما چیسے

بھنول پکاتے

چنچر بڑ کا کیسے

شونگہ سے

گور وگش

یورولاؤ

یلا تو ایدر فو

ولو و لو مد نو کہ یوز میان

آن من سونش شان من افس

نیٹ کیسے

چون ناؤ کیا چھو

تو نہہ کاشیر پیٹھ کراؤ

تو ہہ کیا کام کران چھو

کاشیر چھاشین پیوان

کاشیر پیٹھ ایک ناؤ کیا چھو

ایہ رادر ہند مول کیا چھو

یہ دو سالہ کاشیر منز کیش کنن ایوان چھو

یہ کلا پوش اسی دیو

پنجابی

ہندی

چمکدے و تو

آج پتائش کرو

چڑھ دے اور لٹ پے ویلے آؤ

وقت طلوع آہ زرب کے آؤ

توسی بڑے چر کے (یا دھل) ایک آؤ بندے ہو

آپ بڑی دیر کے آتے ہو

فی ہناہت چر کے آئیں

اچوہن بہت مدت کے بعد آنا ہونا

چلوئی کر یو روڑی بابا ناک دے

اے لڑکیو! بابا ناک کی زیارت کو چلو

چاونی اڑیو مکانی

بہنو تعزیت کو چلو

او بھائی کتھے جاندا ہوں

اچھی کہاں جاتے ہو

توں سانو کی آکھدا ہوں

تم مجھ کیسا کہتے ہو

ایہ سالو پوریندا

یہ بجا و ضرورت ہے

CASHMIRI LANGUAGE

کشمیری زبان

کشمیری

ہندی

(کاشر) کا چھر کتھ چہ بون

کشمیری بولی سمجھتے ہو

پھرن سنا

میں خود بول نہیں سکتا

ہت سے نیور گاتے

صاحب باہر جاؤ

ہت سے یورزل

صاحب یہاں آؤ

گورمن داماپیے

چھاپچھ پیوگے

تیرتس داماپیے

پانی پیوگے

بہدی

پنجابی

تھارا کیا نام ہو

تو پاؤا کی تہ ہو

تم کہاں رہتے ہو

تو کتھے رہندا ہو

تم کہاں جاتے ہو

تو کتھے ورنجے (جاستے)

تم کیا مانگتے ہو

اوتوں کی سنگتا ہو

تھاری کیا نالیش ہو

تھو واڈی کی نالیش (نالش)

تم کو کس نے مارا

تھینو کین مارا ہو

میں بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو

واڈی بھوکھ مینو کچھ کڑوہ دین

میں بہت پیاسا ہوں تھوڑا پانی دو

واڈی تھو کچھ پانی دے

تم کس واسطے لڑتے اور گالی دیتے ہو

تو سی کیوں لڑندے اور گالی دیندے

وہ روتا ہو کہ ہنستا ہو

اوہ روندنا ہو کہ ہنستا ہو

میں گل جاؤنگا

اسی گلہ جانے ہیں

اب کیا بجا ہو

ہوں کی وجہ ہو

ہمارے ساتھ آؤ

ساڈے نال آؤ

تھاری عورت کی بات میں نہیں سمجھتا

تھو واڈی تھوں یارن کی گل میں نہیں جانتا

تھارا کون کا کون ہو

تھو واڈا کیڈھا پنڈ ہو

کہاں جاتے ہو آج یہاں رہو

کہہ کتھے وچو سائیں آج ٹیکو گھر بندے

مجھ کو آج جانے دو

سا نو آج وچن دے

پند می	باوچی
آنا چاول ترکاری بیان میکی	آرتھہ - بنج سرے ساک پوڑا استین کرد
آس تگری کے سچے کو کسے مارا	ان بڑے سنگہ کہتا جہدہ
تم کسکی رعیت ہو	تھا کھائی باوٹھین
انگریزی فوج کس طرف گئی	فرنگی لشکر داکھ شدہ
یکسکا گھر ہو	ایہ کھائی لوگین
ایک لڑکی ایک لڑکا ہو	یک بندہ بہ یک بچین
ایک گدھا ہمارے کھیت میں ہو	یک خرے میں گھسار خدغا
تمنے وہ اونٹ چورایا ہو	تالیرو دزدو
تمنے اُس آدمی کو کیوں مار ڈالا	تھان آمر پہچے کھشتہ
تمہارا کوئی گواہ ہو	تمہانی کسے شاہد استین
اب چپ رہو میں سوتا ہوں	فی چپا کھنے ماواو کے کھنا
آگ جلاؤ	آسا او کھنے
نھوڑا نکلاؤ	کھٹے نے دہاڑی پیارین
میں تیس چالیس پچاس	گھیت - گھیت - وہ - چنل - وہیل - وہ -
مرو جنان میں ایک ڈنبہ کا کیا مول ہو	رو جھانا گورا نڈہا چکرین
پنچہ وچھرا کسکا ہو	ایہ دروہنی وکھاج کھائین
ہاکی بندگی و نماز کرو	حزائی بندگی و نواسا کھان
س قصور میں قید ہو	ترا چھہ قصور قید خانگہ



تجربہ کیا نام ہے

تم کہ ان رہتے ہو

تم کہاں چاتے ہو

تم کیا مانگتے ہو

تمہاری کیا تالیش ہے

تم کو کس نے مارا

میں بھوکھا ہوں تمہوڑا کھانا دو

میں بہت پیاسا ہوں تمہوڑا پانی دو

تم کو واسطے لڑتے اور گالی دیتے ہو

وہ روتا ہے کہ ہنستا ہے

ن گل جاؤنگا

ب کیا بجا ہے

مارے ساتھ آؤ

عاری عورت کی بات میں نہیں سمجھتا

مارا کون کا نون ہے

ان جاتے ہو آج بیان رہو

نواں جانے دو

تو ہاؤا کی تہا ہے

تو کتھے رہندا ہے

تو کتھے ونجے (جاسے)

اؤ تون کی سنگنا ہے

تھو واؤی کی ٹالچ (ٹالش)

تھینو کین ماراؤی

واؤھی بھوکھے مینو کچھ لکڑہ دینین

واؤھی تھہ کچھ پانی دھر سین

توسی کیون لڑیندے اور گالی دیندے

اوہ روندہ ہے کہ ہنستا ہے

اسی کلمہ جاندے ہیں

ہون کی وچا ہے

ساؤے نال آؤ

تھو واؤی تھون یارن کی گل میں نہیں جاندا

تھو واؤا کیدھا پنڈ ہے

کہہ کتھے منجوسائین آج ٹیکو گھر بیٹے

سانو آج ونجن دے

پیشہ

پیشواری

آنا چاول ترکیاری بیان کیلی

آج بکرمی کے بچے کو کنے مارا

تو کی محبت ہو

تو نے یہی فریاد کیا کہ سب سے بڑا گناہ

۱۰۰

ایہ وقت ایک لڑکہ ہو

یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے

است: بنو و بنو

نے اس وقت کو گھوٹا ہوا

.....

تیسری جگہ

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

*[Illegible handwritten notes]*

1997

... ..

*(continued)*

\_\_\_\_\_

آرتھ۔ بربخ سرے ساگ <sup>میں</sup> زراستین کہ نہ

ان بڑے سنگیہ گھٹیا جہدہ

تھا کہانی باؤنچین

فرنگی لشکر و انگو شده

ایہ کھائی لوگین

یک سبزه یک چمن

ایک خرے میں الحشا اعدت

تالیرو و دزدو

ہاں امر پہنچے ہفتہ  
تو ان کے شہر

سہاوی مجھے سنا ہے اس میں  
فرزتا کہیں اس کے

نی چپا سے ماواوے لٹا

کھنڈ: ۱۰

گفت گیت وہ - خیر

یہ سب سے پہلے

یہ درد منہی و کھارج کھا پیر

سوز تپیدگی و فو اساکھان

ترجمہ تصدیق شدہ

## ہندو

ایک بندوق اور ایک گھوڑا میرے واسطے لاؤ  
 جلدی کرو بنگلو دو پر بنانا ہو  
 یہ راہ کہاں جاتی ہو  
 میں نے دن بھر کا حکم کیا اب تمہیک گیا ہوں  
 وہ آدمی روتا ہی یا ہنستا ہو  
 میری عورت کو ٹھننے دیکھا ہو  
 اپنے باپ اور ما کو میرا سلام کہو  
 وہ کہاں گیا  
 جناح مجھے معلوم نہیں  
 ایک دودھ کی گائے میرے واسطے لاؤ  
 تمہاری شادی ہوئی  
 مسجد کس طرف ہو  
 تمہارا کوئی دوست یہاں ہو  
 اُس پہاڑ کا کیا نام ہو  
 آج بہت سردی ہو ایک کھل اور کپڑا دو  
 وہ آدمی دغا باز ہو  
 تمہاری چھٹا چھ اور کھن دو  
 ہمیشہ فجر اور شام کو میرے پاس آؤ

## ہندو

ترستہ نریاں پتھار پتھار  
 ٹیکھا لپاتی کہ میں پتھار دیرین  
 بڑا گھوڑا لگو کر دو  
 ہاتھوں پر روشن کار کھوڑا تمہاں  
 ان مردوں کے گھن یا خدائیں  
 تمہاری جن دینگر  
 تمہوڑی فیدارو ماسا سلا بان دے  
 ان تمہاگو (نوٹھو) شہزاد  
 مناسدہ نے داکھو شدہ  
 گوکھے زاسکین پتھار پتھار  
 تمہائی سیریا  
 حُرانی لوگ تمہاگوین  
 تمہائی لاکھ ایدھان استین  
 ان گھوہ (ٹوکر) نام چھ  
 سنا سکھا گوہارے بیسا سنا بھگے چوٹئی دے  
 ان مردوں کو تو میں لگوں  
 کہتے جھن موٹے سنا دے  
 ہر روشن گھوڑا باگھا بیگھاتے یا

## ہندی

## ہلوچی

تکو سے زرا

تکو کیسے بخم لگایا

تکے اسکے تھوڑا بار بھلا

اس اونٹ کا کیا نول

تم یہ کام کر سکتے ہو

یہ بہت سہل کام ہے

اس طرف آؤ

اور بیٹھو

یہاں سے چلے جاؤ

وہاں سے آؤ

میں بھوکھا ہوں کھانا دو

میں پیاسا ہوں ٹھنڈا پانی دو

بھائی تم نوکری کرو گے

تم کب آؤ گے

کل یا پرسوں آؤنگا

یہاں کوئی مسافر کی جگہ ہے

ہمارے شہر گوشت پازن روٹی لاؤ

میرا قصور معاف کرو

ترا کیا جہدہ (تسید ٹرا بٹا لٹو)

ترا کیا پھندا

تھا میں ارزا ہم جہدہ

اسے لیٹروے چھوڑ کر تھا میں

یہ کارتا خود کھائے

یہ بازے بھانیں

اندھایا (اوگو بیلہ)

اینا ایندا

چھیدان دابرو (چھیدان درکھو)

چھودان کھڑوبی

میں شودی آن میں نے ورڈے دی

ماکھیا تھوئی آن منا آنے دی

تھا بھراس شوا نکھئی کھائے

تھان کھدین کھائے

ہے اینگھہ کمان ہے تیرو شے کمان

اینڈھاروداؤ کھے ہندے استین

شہران برو پھا گوزدے ویلے تھوے نقبا یار

اواہرجی منتر گستاخا معاف کمان

گوندی	ہندی
<p>نیما ہونجا ادلون ہوناند فینڈ ہامیگا مند اکو اور پارا سچ پونور اور ایانی بنتور نیما ہندی منتو ایگا ہونال دوکان منتا ناک پہ چا نیما بانک رگھننتی اوار بد خراب منتا نینڈ سلی</p>	<p>تم ہو رہو یہ گھر کس کا ہو یہاں میں رات کو رہ سکتا ہوں وہ بیوقوف ہے وہ سچا ہے تم جھوٹا ہے یہاں کوئی دوکان ہے ہکومت مارو تم نے اسکو کس واسطے گالی دی وہ عورت بہت خراب ہے آج نہیں</p>

## BELOCHIE LANGUAGE

### بلوچی زبان

بلوچی	ہندی
<p>تھائی نام چین ہاگھو نشیا ساتھان گوروی ترا چھ ہو فین</p>	<p>تھار نام کیا ہے تم کہاں رہتے ہو تم کہاں جاتے ہو تم کو کیا بیماری ہے</p>

ہندی

گوندنی

آج کیا کام کریگا

نینڈ باتل بو تو کیا کی

ایک اردو تین چار پانچ  
چھ سات آٹھ نو دساردو رندو موندو مالو سپون  
سارون ساتو آٹھ نو دس

یہ بیل تھنے چوری کیا

ادنیما کوند اکمتی

آج جاڑا ہر ایک گل اور کپڑا دو

نینڈ پنی دسانا ناگرمی گیتل ہم

آج جاؤ کل آؤ

نینڈھن نماری ورا

تم بھلا کو جانتے ہو

نیما بھلا پوتھونی

مین نہیں جانتا

ننا پونون

تم شہر کو جاؤ ٹما وال گھی نمک

نیما نائے ہن پنڈی - والی - ہلنی -

چاول مچھلی گوشت لاؤ

ہودر پر لک - پنک - ہوی - ترا -

یہاں مرغی انڈہ ملیگا

ایکا کورینج پوٹاؤ

یہ گائے کٹنا دودھ دیتی ہے

اوٹا لال بچوک بالال ہنتا

جو خنم چھوٹا بھائی - بیٹا - بیٹی بہن مرگئے

نیار - دولہا لان - سور - وال - سرک - ہار - ہار -

اسکا بچہ پیدا ہوا

تین مرکا آتا

نکو کیا بیماری ہے

نیک باتل پو ایتا

تم اب کیسے ہو

اوک نیما بدانتو

تم بہت سست ہو

نیما بڑا باتل بو تو کیوی

تم غسل کرو

ایر تو نکا

ہندی	اردو
تھاری تیار کرو	پہنچی تیار پتو
COND. LANGUAGE گوئی زبان	
ہندی	گوئی
<p>تمہارا نام کیا ہے</p> <p>تم کہاں رہتے ہو</p> <p>تم کہاں جاتے ہو</p> <p>تم کیا چاہتے ہو</p> <p>یہ راہ کس طرف گئی</p> <p>اسطرح آؤ</p> <p>یہاں سے چلے جاؤ</p> <p>میں پیاسا ہوں پانی دو</p> <p>میں بھوکھا ہوں روٹی دو</p> <p>آگ لاؤ</p> <p>تم نوکری کرو گے</p> <p>تمہاری کیا مالش ہے</p> <p>بہت مہنگا ہے</p> <p>اپنے باپ کو بلاؤ</p>	<p>نیا پور باتل</p> <p>نیا پگا من ٹن</p> <p>نیا جگا دان ٹن</p> <p>باتل من کا تھونی</p> <p>ایہ ہرہکی دانٹا</p> <p>ایگا ورا</p> <p>ایگا ڈاٹھو</p> <p>اسکے اوڈا وستا میر ترا</p> <p>کرو ستا جاوا اوڈا ہم</p> <p>کس ترا</p> <p>نیا چا کر نیا گاسندا کی</p> <p>تینا بچر مولا</p> <p>او مہنگے منٹا</p> <p>نے باپن کیا</p>

ہندی	اروی
وہ لکھتا پڑھتا ہو	آدین ایڈ دران پڑھی کران
وہان گھر بناؤ	انگے اوڈکٹ
تم ہندوستانی جانتے ہو	اُنکو ٹمکو تیریا
تمہاری زبان میں رسکویا کہتے ہیں	اُنکو پھیلے اِدکی پیریتا
پیر شگلن بدھ جمعرات	تنگے کھلے - سیوے کھلے - بدھ کھلے - بالاکھلے
جمعہ شیچر اتوار	دیلی کھلے - سنی کھلے - نایت کھلے
ایک دو تین چار پانچ	اونو - رنڈو - مونو - نائیلو - اچھی
چھ سات آٹھ نو دس	آڑو - ایپو - ایپو - اوپڈو - پتو
گیارہ بارہ تیرہ اونیس	پدن اَدنو - پن رنڈو - پدمونو - پت اسیڈ
بیس تیس چالیس پچاس	اروڈو - موپڈو - نارپڈو - ایم پڈو
ساحھ شتر اسی نوے	ارودو - ایل وڈو - ین پڈو - تورو
سٹو ہزار	نورڈو - آئیرم
میرے نوکر کو بلاؤ	ان اوڑے یا دیلے کارنے کو پڑو
دروازہ بند کرو	کدو موڑو
دروازہ کھولو	کدو ٹورو
تم بہت سست ہو	نی ربنو سستی
بھولومت	مرکا دے
وہ بیوقوف ہی	اُنکو بوتی اِلے



اروی

ہندی

یگل چتے اپن پارتیا

اونگو تنگا چ کرپا ارکد

اونگل تچن جی رنبو سبرپا ارکد

اندانے اوران الادی چکران

انگو پائن کوین سنام چل

فی روئی تئند ویا الادی چور تئند ویا

پانچھی۔ آرنالا پارک ویلے

اونگوالان یگلے پونا نگو

ایا اینکو تریا دو

انداپو پیلے رنبو نلے ارکد

اندانے رنبو کٹوین

اونگو چلو کرے لے تیرنال سراپو رچو

اندے پسونتا ویلے کی مانگنے

یٹ ونبو روپیہ ویلے ارکدو

کوچم تونی تیویا ارکدو

سمتر تلے مو

اونگو مرند کورٹ ویلے کی اپا پو

تنگے کلے۔ ویلی کلے۔ نایت کلے وزان

میرے چاکو تئنے دیکھا ہر

تمھاری بہن بہت گالی ہر

میری سالی بہت گوری ہر

وہ روتا ہر یا ہنستا ہر

اپنے دادا کو میرا سلام بولو

تم روٹی کھاؤ گے یا بھات

میں نے اُسکو پانچ چھ روز سے نہیں دیکھا

وے کمان گئے

صاحب مجھ کو معلوم نہیں

وہ عورت بہت نیک ہر

وہ آدمی بہت خراب ہر

اوسکو بولو ہفتہ میں سات روز برابر آؤ

اُس گائے کو کتنے کو مول لیا

آٹھ نور وپیہ اُسکی قیمت ہر

تھوڑا کپڑا مجھ کو چاہیے (ہونا)

تم سمندر میں غسل کرو گے

اُسکو دوا دیکر کام پر بھیج دو

پیر اور جمعہ اور اتوار کو وہ آتا ہر

## ہندی

## ارومی

تنگو کسے گالی دی

ستم کسواسے ہمیشہ تکرار اور لڑائی کرتے ہو

اسطرف او

یہاں بیٹھو

یہاں سے چلے جاؤ

وہاں سے اوتھو

تنگو کھانا دو میں بھوکا ہوں

میں بہت پیاسا ہوں تھوڑا پانی دو

ستم نوکری کرو گے

ہاں صاحب میں نوکری کرونگا

کیا طالب لوگے

تین چار روپیہ بس ہے

تم کب آؤ گے

کل یا پرسون رات کو آؤنگا

اسوقت میرا قصور معاف کرو

یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

یہ راہ کیطرف جاتی ہے

میں نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں

اوکل کو یا رہنا

نیگو دنم اتناٹ کو چند بے پوڑے

انگے وا

انگے اوکار

انگے ارندے پو

انگے ارندیندری

نیگو چور کو رنا پسیا ار کرین

نیگو رہو تاگم ار کد کو نجم تنی کو نڈا

فی ویلے سیویا

آتا آیا ویلے سیویں

یتا چلم وانگوے

مچون نال روپیہ پودم

فی میو وروے

نالے نال تنی کی راتری کے وروے

اندے ویلے پورے کوڑ

انگے مسافر ار کرت کے ویران ار کدا

اندے ولی ینگے پور

اتی الان ویلے سیدے انڈ پوچی

## ہندی

## ارومی

تنگو کس نے مارا

تمھاری شادی ہوئی

وہ کون آدمی ہو

تم اوسکو جانتے ہو

میں سچ کہتا ہوں

تمھارا ضلع کون ہو

تمھارا کوئی رشتہ دار اس جگہ ہو

ہاں صاحب میرا ایک بھائی میرا

باپ ما اور بیٹا بیٹی یہاں ہیں

تمھاری عورت نے اوسکو مارا ہو

اسکا کیا مول ہو

ایک یا دو روپیہ اسکی قیمت ہوگی

یہ سستا نہیں بلکہ بہت مہنگا ہو

نم بازار کو جاؤ اور آنا چاول ترکاری لاؤ

لیا کھی مصالحہ اور گوشت مچھلی نہیں سچا ہے

میں صاحب میں نے انڈا پکایا ہو

موڑا دودھ دہی اور کھن بھی لانا

چیزیں فجر کے وقت ملتی ہیں اب نہیں

اوٹگل کو پاراڑچا

اوٹگل کنن لم آچی

اندامن سے پار

اوٹگل کو اندامن کو ترپا

نان نسیم چورسے

اونگو اورینا

اوٹگل کو سندم پارا ایلر کرانگو

آنا اور اپنے ٹک پناں تیار گن

گلو انکے ار کرانگو

اونگو پنچا دسی اونگو اڑچا

اوکریم تینا

ور روپیہ رنڈ روپیہ اید ویلے آچی

او نیم اتے رہنو ویلے ارکد

میگل کرٹے کی پوٹی پاؤ۔ اسی۔ کائی۔ کونڈا۔

یٹائی۔ مسال۔ کرٹی۔ پن۔ وانڈا۔

نان موئے آکنے

گوٹھ۔ پال۔ تیر۔ سینے۔ او کونڈا۔

اندو وڑے کالمبر و امبر دا اے

بنگالی

ہندی

آج اپنی ادھاب ہلائے اسی اسین  
 آپنی اے روپ ہلا پو کری بین نا  
 اوہان کے اے کنہو ہوئے تے جاپ پز  
 پر روپ لگن  
 پر روپ پیہے دین  
 بھات راندھین  
 دو وار (کپاٹ) کھولین  
 بھولی بین نا

آج تم بہت دیری سے آئے  
 تم پھر ایسی سستی مت کرو  
 اسکو موقوف کر دو  
 چراغ جلاؤ  
 بٹی بجھاؤ  
 کھانا پکاؤ  
 دروازہ کھولو  
 بھولو مت

# TAMILORAWI LANGUAGE

ٹامل یا اروی زبان

اروی

ہندی

اونگو پیرینا  
 نیگوینا کو تم سیدی گون  
 نیگوینگے ار کرڈ  
 نیگوینگے پورنیگو  
 نیگوینگے ارندوندی گو  
 نیگوینا چورنیگو  
 اورک تینا وادی

تمھارا نام کیا ہے  
 تم کس قصور میں قید ہو  
 تم کہاں رہتے ہو  
 تم کہاں جاتے ہو  
 تم کہاں سے آئے  
 تم کیا کہتے ہو  
 او سکو کیا بیماری ہے

## ہندی

گیا

بجگو معلوم نہیں

رت بہت نیک ہو

ومی بہت خراب ہو

وہ پور روز روز کام پراؤ

ٹکائے ٹھننے کتنے کو مول لی

نور و پیمہ اسکی قیمت ہو

اکپڑا کپڑا ہجگو دو

چشم بندر میں غسل کرو

اسکیو ووا دیکر کام پر بھیج دو

وہ کھینٹا پھٹنا جانتا ہو

تم بیان ایک گھر بناؤ

تم ہندوستانی جانتے ہو

سنگوٹھی بنانا آتا ہو

تنگوٹھی پر کام معلوم ہو

تنگوٹھی پر کتنے برس ہوئے

میں بنگالی بات نہیں جانتا

تم اس سے شادی کرو گے

## بنگالی

اُونی کو تھائی گئے سین

آمین جانی نا

اوپا شری نیتان تو بھالو مانس

اُو کو کٹی بڈو پاچی

اُونہا کے بولین روز روز کانے آئے شو

اوگا بھی کا تو ٹکائے نئے سو

آٹھ نوٹکا ادھر دام ہوئے سے

ایکٹھو کا پڑا مان کے دین

آپنی ندی تے چان کرین

اوپا کے اوشدی کھوائے کانمیر اوکھا پھٹائے دین

او کو کٹی لکھا پڑھا جانین کی نا

آپنی اسے کھانے ایک کھانا گھر باندھو

آپنی ہندوستانی کتا جانین کی نا

اپنا چھانپ (بڑا) بناتے آتے کی نا

آپنی چھاؤنی کتا جانین کی نا

اپنا اسے کھانے کتو تبشر کتو دی بلاش (ہوئے)

آمین بنگالی کتا جانی نا

آپنی اوہان کے بی با ہو کری ہیں

## بہندی

## بھگالی

یہاں سے چلے جاؤ

وہاں سے اٹھو

میں بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو

میں پیاسا ہوں تھوڑا پانی دو

تم نوکری کرو گے

تم کب آؤ گے

کل یا پرسوں آؤنگا

اس وقت میرا قصور معاف کرو

یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

یہ راہ کس طرف جاتی ہے

میں نے دن بھر کام کیا اب تھکا گیا ہوں

سیرے چپا کو تنے دیکھا ہے

شکاری بہن بہت کالی ہے

یہ سی سالی بہت گوری ہے

سیرے بہتر یا بدتر ہے

سیرے بہتر یا بدتر ہے

سیرے بہتر یا بدتر ہے

سیرے بہتر یا بدتر ہے

اسے کہاں ہوئی تے اپنی جان

ایو کہاں ہوئی تے اوٹھے جاؤ

آمین کہو داپے سی امان کے کیچھو کتے دین

آمین پی باشائے امان کے بل دین

آپنی کنو کری بن (چاکری کری بن)

آپنی کہے آشی بین

کالھہ کی پرسوں آشی بو

اے کہو نے امار قصور معاف کریں

اے کہانے اویتی کہانا آسے

اے پاتھہ کو تھائی گیا سے

آمین کل دن کام کرتے مرتیسی (مری گیلیم)

امار کھوڑو مہاشائی کے دیکھے سین

اپناز بھگنی بڈو کو چھری

آمار شالی (جٹسر) بڈو سندھ

اولو کئی کیا نوکاندین کی ہاشین

اپناز شامی (بھتار) کے امار پر نام جہان

آپنی روٹی (پیٹے) کی اتو بھو جن کری بین

آمین اونا کے پانچ چھہ دیاش دیکھی تا

# ہندی

# ہنگالی

تنگو کس نے مارا

تمھاری شادی ہوئی

وہ کون آدمی ہو

تم اوسکو جانتے ہو

میں سچ کہتا ہوں

تمھارا کوئی رشتہ داریاں ہو

تمھاری عورت نے اُس بچہ کو مارا ہو

اسکا کیا مول ہو

تم بازار کو جاؤ گھی مصالحہ

چھلی گوشت لاؤ

تمھارا باپ ما اور بیٹا بیٹی مر گئے

تھوڑا دودھ دہی اور مکھن لاؤ

یہ چیزیں فجر کے وقت ملتی ہیں

شام کو نہیں

تنگو کس نے گالی دی

تم ہمیشہ کسوٹے کرا اور لڑائی کرتے ہو

اس طرف آؤ

یہاں بیٹھو

اپنا کے کے میرے سے

اپنا ربی بابو ہوئے سے

اوسکے

اپنی اوپے کے جانیں

آئین شتو بول سی

اپنا بھائی کیہوا کیہا فی آئین

اپنا ہٹری او ہٹری کے میرے سے

اسی ہار کی دام

اپنی بازار سے جان گہر تو مشلا قشوا نگشو

آئین (فی آشن)

اپنا پیتا ماتا پوتر و کتیا مر تو ہوئے سے

رکچت ڈوگدو دہی اور ماکھم آئین

اے درمیو سو کالے بے بوئی کال بیل پوا

جائے نا

اپنا کے کیے کالا گالی دیے سے

اپنی کی جتنے قصیدہ دنگا کرین

اے کہا نے آشن

اے کہا نے بشن

مرہٹی	ہندی
تیس آپے دھندھیا وریاٹھون دیا	اوسکو کام پر بھیج دو
تو موٹھا بدھی وان آہے	وہ بڑا عقلمند ہے
تو موٹھا بدھی نشٹ آہے	وہ بیوقوف ہے
مزور کا ہین کرپا کرا	میرنی پرورش کرو
تیا لاموٹھی سیکچھا (ڈنڈ) زاہلی	اُسکو سخت سزا ہوئی
تم مہین کیونہاں یال	تم کب آؤ گے

## BENGALEE LANGUAGE

### بنگالی زبان

بنگالی	ہندی
(تھار) مہاشیر نام کی	تھارا نام کیا ہے (یا آپ کا نام کیا ہے)
آپن کر کو تھاے ضلع	تھارا ضلع کون ہے
مہاشیر ٹھا کریر کی نام	تھارے باپ کا نام کیا ہے
آپنی کی مقدمہ قید آسن	تم کیس قصور میں قید ہے
آپنی کو تھاے تھا کرن	تم کہاں رہتے ہو
آپنی کو تھاے جان	تم کہاں جاتے ہو
آپنی کو تھا تھیکے آیلن	تم کہاں سے آئے
آپنی کی بول چمن (بالین)	تم کیا کہتے ہو
اُنار کی یاد ہی (پیڑا)	اُسکو کیا بیماری ہے



ہندی

مرہٹی

دیوان سے اٹھو

تیقہون اوٹھا

اپنے صاحب کو میرا سلام بولو

اپنا صاحب اس بلزا سلام سانگا

تم نوکری کرو گے

تم مہین چاکری کرال

تمہارے ملک میں روٹی کھاتے ہیں

تم چائلیکات بھاگری کھاتات کیمنون

یا بھات -

مان تانڈل (اتھو ابھات)

بازار سے ترکاری اور گوشت لاؤ

بازار اتون بھاجی آنی بائس (ٹن) آن

ٹھوڑا پانی پلاؤ

ٹھوڑا پانی پازا

تم کب آؤ گے

تم مہین کیونہان یاں

کپڑا کھانا اُسکو دو

ان دستریاں دیا

میں نے ایک غم غم سے اُسکا حال نہیں سنا

می ایکرا ٹھوڑا پاسون تیاچے ورتان ایکے ناہن

اُسکو بولو پیر اور منگل و جمعرات

تیاں سانگا چندرواری یا بھومواری

وہیں پیر کو آیا کرے

یا گورواری یا مندواری ایت نا

وہ روتا ہی یا ہنستا ہی

تورٹ آہے کیونہان ہست آہو

اوسکی عورت چنناں ہی

تیاچی باکیو سندنل آہو

میرا لڑکا بھوکا پیاسا ہی

مازا ملگا بھوکھاتا ناہان آہو

اوسکا ہاتھ پانوں باندھو

تیاچے ہاتھ پاسے (ہست چرن) باندھا

میرا قصور معاف کرو

ماجی چوکی کرپاکرا

اوسکا سر چھوٹ گیا

تیاچے ڈوکے پھٹلے

چین وی - کیا چہ بنائے	چین ہوتیہ کیا کیا لائے
ایک موافق - ہینگ ہشتی	موج - بڑاؤن - اور خوشی
ڈیاک اوتتا - دودھ گوجان	اوتلا ہائی - ہری - اسبان
ڈائے - شپاب - اٹاؤ - ہر گہ	ہے اوئی - اک - آمونین - تاکو
ہول تال غان - حکم کومان	یائی شہ مرک - سلام - کوجان
تواو - بیماری - کیا - مرو	ہولاتی دے - شہر وچ گزنو
تواچھہ مرقد - ہر - آداب	لیٹ لیسرہ - ختم کتاب

# MAHRATTA LANGUAGE.

## مرہٹی زبان

مرہٹی	ہندی:
تم چے کائے نانو	تمہارا نام کیا ہو
تم ہاس کائے روگا دیتھا ہو	تکو کیا بیماری ہو
تم چھی کیا فریاد آہو	تمہاری نالیش ہو
تیاں کونی مارے	آئیہ کتے مارا
یاچے کائے مولا ہو	سکئیہ بند ہو
سستا آہے اتھوا ہمارگ	یہ سستہ رہتا ہو
ایکڑے یا	سریہ
لٹھے ہا	یہ لٹکے ہو
تیہون نا	یہ تیرے ہو

# NICOBARESE LANGUAGE

## نکوباری زبان

### نکوباری

### ہندی

چن لیانگ مین  
 شام کیون مین  
 چون سالی  
 چین یو مین  
 ہینگ تاق روپیہ قنوم آنین و آنین  
 تو او تو آن مین  
 چاق قوی آنے پیکالی یو  
 تانٹرے (کیتے) ایتا آن مین  
 آن نہتو  
 یو جوہ آن مین  
 چووی  
 قام تاق روپیہ آنے لو قم لانگ  
 چین اولیو لو آن مین چھا ابیا  
 چن لیانگ پیواوائی تو آنے مین  
 ہینگ تاق روپیہ قام تاق کنلاہا آروئے  
 اولیو لو آن مین چھا ابیا یا شہ مرک

تمھارا نام کیا ہے  
 تمھارا ملک (ٹاپو) کون ہے  
 تمھارا گھر کہاں ہے  
 تم کیا مانگتے ہو  
 ایک روپیہ مین کتنے ناریل دو گے  
 کیا تم بیمار ہو  
 سر میں درد اور بخار ہے  
 تم بیان آؤ  
 بیان بیٹھو  
 بیان سے چلے جاؤ  
 واسطے  
 لال کپڑے کا کیا مول ہے  
 صاحب کے سامنے کیا بولو گے  
 آدمی نے تمکو مارا اسکا کیا نام ہے  
 وہیہ کاکتنا چاول بیگا  
 صاحب کو میرا سلام بولو

ان سے چلے جاؤ	این دیکو جو
وہاں سے اٹھو	انے پون دکو اٹھے
میں بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو	پوک لاگی من مانڈو دے
میں پیاسا ہوں پانی دو	پچانہی لاگی پائین پاچے
تم نوکری کرو گے	آو تیورے
کیا طلب لو گے	کائی لے تون
تم کب آؤ گے	تون کد ہی آوے
کل یا پرسوں آؤنگا	دیگی آنے پرے دیہین آوے
آج رات بہت بھنڈا ہے تھوڑا کپڑا اور ملے	آجی راتے ہیا لوہی پوٹرون کسلون دے
یہ راہ کیسٹرن جاتی ہے	اہ واٹ کاہین جاہے
تمہاری عورت اور ما باپ بیٹا بیٹی	توہ تھے۔ پاکلی۔ باکو۔ پو پو۔ پو پو۔ پو پو۔
ہن بھائی اچھے ہیں	بائی۔ دادا۔ ہرے ہین
وہ کہاں گیا	اودہ کاہین اٹھی گیو
مجھ کو معلوم نہیں	آہی ناہین جاتو
میں نے اس کو ایک برس سے نہیں دیکھا	ایک اوری ناہ دیکھیو
ایک مہینہ ہوا وہ یہاں آیا تھا	ایک مہینہ ہوا آتو
ایک دو تین چار پانچ	ایک ہین تین چار
چھ سات آٹھ نو دس	چھو ہات آٹھ نو

ہندی	پنجابی
تیرک اوکے	کیلے آنے چھو
کل یا پر سنون اوکھا	ہولی آنے چھو یا پر سین آنے چھو
یہ راہ کمان جاتی ہو	یوہ بانو کتر جان چھو
میں نے اُسکو آٹھ روز سے نہیں دیکھا	آٹھ دن ہو و مالائی اوسکو دیکھو
مجھکو معلوم نہیں	مالائی جائدے نو

## BEHEL LANGUAGE

### بھیلون کی زبان

ہندی	بھیل وانی
تمھارا نام کیا ہو	تونا تو کا ہو
تم کہاں رہتے ہو	تو کا ئین رہتو
تم کہاں جاتے ہو	تون کا ئین جاتو
تمکو کیا بیماری ہو	تمل کاسے دُوکھا
تمکو کس نے مارا	کوڈا ٹھوکیو
تمنے اُسکو کس واسطے مارا	کنیڈ سے خاطر ٹھوکیو
اسکا کیا مول ہو	یا کائی مولو ہو
یہ بہت مضنکا ہو	جا کو مانگھو ہو
اس طرف آؤ	ایہان آؤ
ادھر بیٹھو	ایہان بیٹھو

## NEPALI S E L A N G U A G E

## نیپالی زبان

نیپالی

ہندی

تمروٹا نو کیا ہو

تمھارا نام کیا ہو

تیمی کہاں رہتے ہو

تم کہاں رہتے ہو

تیمی کہاں جاکھو

تم کہاں جاتے ہو

تیمی کانوٹھا آئے ہو

تم کہاں سے آئے ہو

تیملائی کیا بھیسو (کیا بیماری چھا)

تکھو کیا بیماری ہو

تیملائی کسے ماریو

تکھو کس نے مارا

تیملائی کینو ماریو

تمھنے اُسکو کس واسطے مارا

یہ چیز کو تھکے کیا دام لینے چھو

اسکا کیا مول ہو

اُتر آؤ

اسطرف آؤ

اُتر جاؤ

اُودھر جاؤ

تیمی بیان بچھہ جاؤ

تم بیان بیٹھو

تیمی ٹھارو ہو

تم کھڑا ہو

مالائی بھوکھ لاگا کو چو تباہین لے کے کھانا

آپ مجھ کو کھانا دو میں بھوکا ہوں

مالائی تر کھالاگا کو چھو پانی کو لائی دو

میں پیاسا ہوں تھوڑا پانی دو

تیمی لے کے اسی نوکری کرنے چھو کہ چھوٹو

تم نوکری کرو گے

سکتے روپیہ طلب لینے چھو

کیا طلب لو گے

ہندھی

ہندھی

سو بھان ایندس یان پیرین  
ہتھے مسافر جو ٹیکن جی کا جاسے ہر  
ہتھے جانے ناہو مسیت بین و سچ  
توں و سچ بازار تھوم اور پسر و پٹیا  
(کھنیاؤ)

کل آؤنگا یا پرنون  
یہاں کوئی مسافر کے رہنے کی جگہ ہو  
یہاں کوئی جگہ نہیں مسجد کو جاؤ  
ہمارے واسطے بازار سے کچھ پیاز  
ولسن لاؤ

موتے گنا ہنیش

میرا قصور محاف کرو

موتے بھوکھ لگی ہر مانی گوندھن کھیرا ہو  
سیکھا تیسو موتے پرے و بجنو ہر (پرے ہندھو)  
ہی اور رستو کتھے ویند

میں بھوکھا ہوں کچھ روٹی سالن دو  
جلدی کرو مجھ کو دور جانا ہر  
ہر راہ کہاں جاتی ہر

موندھ سچو ڈیہون کم کیو ہر مانو  
تھکوا اینہاں

میں نے دن بھر کام کیا اب  
تھک گیا ہوں

موندھ جی جوئے توں دیتھے ہر

میری عورت کو تنے دیکھا ہر

ہو مار ٹھو کھلے تو جان روئے تو

وہ آدمی روتا ہر یا ہنستا ہر

توں جے پیو کے موندھ جاسلام دیکھ

اپا کو میرا سلام بولو

موندھ تو آٹھ نو دیہون ہوانہ ڈیٹھو

میں نے اسکو آٹھ نوروز سے نہیں دیکھا

ہو کڈیاں دیو

وہ کہاں گیا

سائیں موتے انھیں کا ما جی  
خبر کا ناہر

صاحب مجھ کو کچھ معلوم نہیں

# SANDHI LANGUAGE

## سندھی زبان

سندھی

ہندی

تہون جو ناٹو کو جاڑو (چھا) آہے

تمہارا نام کیا ہے

تہون کیتھے ویٹھون آہین

تم کہاں رہتے ہو

تہون کڈھا تو وینجین

تم کہاں جاتے ہو

تو کھے کپڑو مرض ہے

تم کو کیا بیماری ہے

تو کھے کپھون ماریو

تم کو کینے مارا

تھونجے بھاؤ مارو بیان

تمہارے بھائی نے مارا ہے

ہنے جو مول کتر و ہے

اسکا کیا مول ہے

ہی او منگو ہے سا نگھونا ہے

یہ منگاہے ستانہیں

ہیڈمان آ

اسطرن آؤ

ہتے ویو

اوہر بیٹھو

ہتھان ونجھو

یہاں سے چلے جاؤ

ہوتان او ٹھیو (او بیو)

وہاں سے اُٹھو

موکھے مانی دے

ہم کو کھانا دو

اُونجائیو آ یاں موکھے پانی دے

میں پیسا ہوں پانی دو

آدا تو بیلی او بیہندے

بھائی تم نوکری کرو گے

تو کہہ میں ایندے

تم کب آؤ گے



ہندی

مکرائی

کل یا پرستون آؤنگا

یہاں مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

تھے روٹی و ترکاری تیار کی

میرا قصور معاف کرو

جلدی کرو مجھ کو دور جانا ہے

یہ راہ کہاں جاتا ہے

میں نے دن بھر کام کیا ہے

تھک گیا ہوں

میری بہن کو قہقہے دیکھا ہے

وہ روتا ہے یا ہنستا ہے

اپنے نانا پ کو میرا بہت سلام بولو

اوسکو میں نے بہت روز سے

نہیں دیکھا

وہ کہاں گیا

یہ گھر میرا ہے

مجھ کو معلوم نہیں

وہ آدمی

بیمعاش ہے

باندھے کاہاں اس کے پیری

ایدا مسافر نے نند کے جاگاہست

تو نگین و تلکاری تیار کوتا

منی گناہ بخشو

گوشتا بکن من دور رو گیان

اپہ راہ کجا روڈ (رو)

من دور این رو چا کار کوتا

من دم جرتا

منی گو یا ر تو دیتا

ایہ مردم گریت آ کے خندی

تئی مات پتان منی باز یا سلماں پردہ

باز روچ بیتا منی سستا

واکجا شووتا

ایہ لوگ منی گے

ماسہی ناہا

ایہ مردم سب گندہ کی فی

## MOKRANI LANGUAGE

## مکرانی زبان

مکرانی

ہندی

تھین نام کاہین

تو گناشتے گے

واکجا روو

اشیا چہ بیماری

بٹرا کیا جتا

توئی کارا کوت کنے

اشیے قیمت چہ

اشیے بازے زرے گتا

انگوبیا

ایداہنے (نہ)

چیدا برو

چودا چیز بو

من ورگا بدہ ے شودی کا

ماتونی کا من سرد آبا بیار بدہ

تو نو کری کنے

تو کدی کا ے

تمہارا نام کیا ہے

تم کہاں رہتے ہو

وہ کہاں جاتا ہے

اوسکو کیا بیماری ہے

تکو کیسے مارا

تم یہ کام کر سکتے ہو

اسکا کیا مول ہے

یہ بہت منگاہے

اس طرف آؤ

ادھر بیٹھو

یہاں سے چلے جاؤ

وہاں سے اٹھو

ہمکو کھانا دو میں بھوکھا ہوں

میں پیاسا ہوں ٹھنڈا پانی لاؤ

تم نوکری کرو گے

تم کب آؤ گے

# ہندی

# پشتو

مین نے ون بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں  
تمھاری بہن کالی ہے

میرا بھائی اور بابا پگورے ہیں  
وہ روٹا ہے یا سنتا ہے

اپنے چچا اور دادا کو میرا سلام کہو  
تم روٹی کھاؤ گے یا بھات

مین نے اُسکو ایک دو روز سے نہیں دیکھا  
وہ کہاں گیا صاحب مجکو معلوم نہیں

اوس گھوڑے کا کیا دام ہے  
شاید چار پانچ یا دس روپے ہونگے

بچھ سات اونٹ اور آٹھ نوچر  
چورا لینگے

پیر - منگل - بدھ - جمعرات - جمعہ - منچر - اتوار  
یوہ - دوا - درے - سلور - پنرو - اشپک - اوہو - آتھہ - نہ - کس - یوہ کس - دوسر

دیار کس - سوار کس - پنزل کس - شپار کس - وولکس - آتھہ کس - لوکس -  
شل - یوہ وشت - دو وشت - وروشت - سہ وشت - پنرو وشت - شپک وشت -

او وشت - آتھہ وشت - نہ وشت - دیریش - سلوخت - پنروس - شپتو - آویا -  
اتھیا - نوچر - مہو - ہزار -

اتمام روز کار کرے دے زوڈیرا ستریشتم  
استا خورتکا تو باوا

زمان برور او مور او پلار تک سپندی  
دے جارہی او کہ خواندے

تو کا کاتا او چاچاتا زمان سلام دایا  
توڈوڈیے خورے او کہ روجے خورے

باپو او دو وار روزے او شوے چہ دیا اونید  
دے چرتالار مانا معلوم نہ دے

دے دے آس سویدا دا  
خدا خبر سلوریا پنرو یا لیس روپیہ بیا دا

شپک یا او دا او خان او آٹھ یا نہ خچرے  
پنگیرے بوتے

دوشنبہ - سه شنبہ - چار شنبہ - پنج شنبہ - جمعہ - شنبہ -  
یوہ - دوا - درے - سلور - پنرو - اشپک - اوہو - آتھہ - نہ - کس - یوہ کس - دوسر

دیار کس - سوار کس - پنزل کس - شپار کس - وولکس - آتھہ کس - لوکس -  
شل - یوہ وشت - دو وشت - وروشت - سہ وشت - پنرو وشت - شپک وشت -

او وشت - آتھہ وشت - نہ وشت - دیریش - سلوخت - پنروس - شپتو - آویا -  
اتھیا - نوچر - مہو - ہزار -

پشتو	پہیدی
دے خواتا راشا	اسطرف آؤ
رازا دے کنیا	یہاں بیٹھو
توا غاڑا نا پاشا	وہاں سے اٹھو
دوسے زائنا تو زالا لڑشا	یہاں سے چلے جاؤ
زوڈیر تگیم تنخے او پو مالاداکا	میں بہت پیاسا ہوں تھوڑا ٹھنڈا پانی لاؤ
توانگریزی پو گئے	تم انگریزی سمجھتے ہو
توسو واجب آئے	کیا طلب لوگے
دیسے سلور روپیہ او ڈوڈیے ڈیرا دا	تین چار روپیہ اور کھانا بنے ہو
دالکھربا کلا راشی	فوج کب آوے گی
زرا پو گیم یا صبا لایا بل صبا لاشیلا ہراشی	میں سمجھتا ہوں کل یا پرسوں رات کو آوے گی
دازبے زمان گناہ تا معاف کا	اس دفعہ میرا قصور معاف کرو
دادے چاکور دے	یہ کیسکا گھر ہو
دروازہ لرے کا	دروازہ کھولو
دروازہ بنداکا	دروازہ بند کرو
خوراک یا ڈوڈیے زرتیار کا	کھانا جلد ہی تیار کرو
دے تاسوائی (مذکور تاسوائی)	اسکو پشتو میں کیا کہتے ہیں
دسا کے دے چا مسافر زائے رشتا دے اوکشتا دے	یہاں مسافر کے رہنے کی جگہ ہو
دالار کم خواتا سے دا	یہ راہ کی طرف جاتی ہو

پستو

دغا سڑے ڈیر بھاک دے

زومسلان یم

تور و بے او پے خورے

تو کوئی شوٹے او کو بیج آغلا (واغلا) ورکا

دغا (اغا) دے چانو کر دے

دو دے (ڈا اُغہ) سو ماجب دے

تو بیکری کے

بے ہندوستان ناکلار اگلے دے

تور و زبھائی مالا آو ماخام مالارازا

وارستا خواخا دے مونش میں خواخا دا

تو بازار تلا رٹا کو کوئی اوڑ او دال راوڑا

دے کیلی کے اٹھائے دے ہندوستان کے کشتاد

تو اغوا یو اچیلے (بڑا) یو اگدورے زمان دے

پارا راوڑا

آگے او کھ زمان دا پارا او گور پرتا

تاتا چاکرل کرطی دی

و خیا نو ٹوپک دے او یو تو راوا - یو جاڑوا

دے تا - ٹوپک چہ خلا صا دہ تالے دے

وہ آدمی بہت دغا باز ہے

میں مسلمان ہوں

تم چاول اور دودھ کھاؤ گے

تھوڑی چھا چھہ اور کھن اسکو دو

وہ کسکا نوکر ہے

اسکی کیا طلب ہے

تم نوکری کرو گے

ہ ہندوستان سے کب آیا

شہ نجر اور شام تم میرے پاس آیا کرو

پسند ہے

ارجاء تھوڑا آتا اور وال لاؤ

نون میں کوئی دوکان ہے

ایک بکری ایک دہنہ

سے لاؤ

ابھی جھکو پیاسے تلاش کرو

دی

لووار اور ایک شہنشاہ پاس ہے

چلا تے دیکھا

ہندی

پشتو

تم کہاں سے آئے  
تمہارے ملک میں بوج پڑتی ہر  
تم کیا کہتے ہو  
اُسکو کیا بیماری ہر  
تمکو کیسے مارا  
تمہاری شادی ہوئی  
وہ کون آدمی ہر  
تم اُسکو جانتے ہو  
میں سچ کہتا ہوں  
مسجد کس طرف ہر  
تمہارا کوئی دوست یہاں ہر  
تم کی رعیت ہو  
اُس پانڈ کا کیا نام ہر  
اُس ملا کو بہت روز سے جانتا ہوں  
آج بہت سڑی ہر ایک کھل اور کچھ کپڑا بکاو دو  
اسکا کیا مول ہر  
میں بھوکھا ہوں تھوڑی روٹی اور  
گوشت بکاو دو

تو کم زار بنا رہے  
استاسو پتل کے واور سے پر یوزی  
تو سولے  
دسے سہ نا جوڑا دے  
تو چاوالے  
استاوا دوشوے دے یا نہ شوے دے  
دغا کم سڑے دے  
تو آغا بیچنے  
زہ (زو) رشتیا دایا  
جہات کم خواتا دے  
استاسو آشنا خیل پد زایکے استا دکنشا دے  
تو دچا ریتے  
داغے غرسہ نامدا  
آغا ملان دا ڈیرے مدت سے زہ چہنم  
نن بہان فی سارٹھ کی گی یوسا دیوشٹے مالارا کا  
دوے سو بیادا  
{ زو زہ } اوگیم مالالو کوٹی ڈوڈیے  
{ اوغوا خارا کا ماتا }

ہندی	سہیلی
تم یہاں کب آئے	اوکا جالینی
کب جاؤ گے	اوٹا کوینڈالینی
وہ ایک ہفتہ میں آویگا	کیزگانی وے بیے
ایک مہینے بھر یہاں رہو	میزی مویا اٹنگو بے
پیر شگل - بدھ - جمعرات - جمعہ - پینچر - اتوار	سلا - تلا - ڈاگی - رجامو سے جمعہ سلا ڈاگی
ایک دو تین چار پانچ	مویا پیری بھاٹو آئے بھاٹو
چھ سات آٹھ نو دس	شٹیا یہاں سے عربی گنتی چلتی ہے
آج کیا دن ہے	یونسگو گانی
آج کون تاشخ ہے	سوکیا میس
اسکو تمھاری زبان میں کیا کہتے ہیں	اڈرٹی چیز فرانو

# PUSHTO LANGUAGE

## پشتو زبان

ہندی	پشتو
تمھارا نام کیا ہے	استانا ما سدا
تمھارا گانا کون کون ہے	استا سوکے کم یو دے
تم کس قصور میں قید ہوئے	شم (تو) کم قصور کے قید شوئے
تم کہاں رہتے ہو	تو کم زائے کے او سے
کے کہاں جاتے ہیں	دغا شری کم خوا ترمی

ہندی

سہیلی

بازار سے روٹی دال چاول ترکاری  
گوشت مچھلی انڈہ لاؤ  
میرا قصور معاف کرو  
یہ راہ کیسے طے گئی ہے  
میں بہت تھکا گیا ہوں  
وہ کسکی عورت ہے  
اُسکے ما باپ زندہ ہیں  
اُسکا بھائی بہن بیٹی بیٹا سب یہاں ہیں  
وہ ہنستا ہے  
وہ روتا ہے  
اپنے صاحب کو میرا سلام بولو  
میں نے اُسکو آٹھ روز سے نہیں دیکھا  
وہ کہاں گیا  
میں نہیں جانتا  
وہ بہت سست ہے  
وہ عورت بہت خراب ہے  
دروازہ کھولو  
دروازہ بند کرو

مو کو پنڈا سو کو کو پریم کو اسٹے کھوٹے  
مچیرے بوگیا یا سما کے مزو دلیسے ہایا  
حنو کو ہندو کو ویسے ایکنی جریو اعطا نوازا  
جیا ہی مو کو پنڈا واپی و سے  
نیکر گیر اسوئے زری کو پنڈا  
منم کے وناہنی  
میا کے بیا کے کو پنڈا واپی  
وگیا کے جولی واکے سو کو مو کے واکو پاپا پیا  
امان چھہ کا  
امان ڈیا  
زون گو و انگو او پیسے سلام  
سیکو کو می سو کو نامی یے ہایا  
ہا کنید او ااپے  
سجو ہی  
ہویر و گوٹریا  
منم او کے ہایا  
پھونگو و ابلانگو  
پھونگا بلانگو



سہیلی

ہندی

او کم پیرا گانی وے یے

تم نے اُسکو کس واسطے مارا

کیز گانی اوٹنی پاوے

اسکا کیا مول ہے

موزا نگا وے

یہ بہت محضنگا ہے

آپا وے یے موزکا ناسبتا تیرے کو

نہیں یہ بہت سستا ہے

جو آپا

اس طرف آؤ

او کھیت چین وے

یہاں بیٹھو

وینڈے زاکو

یہاں سے چلے جاؤ

ناپوا ونڈو کے

وہاں سے اٹھو

پنی واری

ہلکو کھانا دو

تنجا تیرے

میں بہت بھوکھا ہوں

ٹھکا ماتھے موٹے وانگو کوکا کوکا

میں بہت پیاسا ہوں پانی دو

وٹکا کاروے

تم نوکری کرو گے

سسا سلا لاکیز گانی

کیا طلب لو گے

اوٹکا کو جا رہی

م کب آؤ گے

کیسو کیسو ٹواو کوٹوا

نیا پر سون آؤ ٹھکا

ہاپا واٹھو کیتھی سچوئی میںے ہاپا

ن کوئی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے

سکیٹ او کو ہاپا تیتو

گائون میں کوئی مسجد ہے

اکو ساری نانی

ہندی	ترکی
صاحب والا مناقب	سیا و تلو افندی
آج شام کو میرا ارادہ آپ سے ملاقات کرنے کا ہے اگر آپ کو فرصت ہو تو براہ مہربانی بذریعہ حامل غرضیہ ہذا کے جواب سے مطلع و ممتاز فرما دیں	نہو اکشام سیزہ پیر زیارت اٹاک پیت اندم ایر وقتی نیز الورساہ تذکیر ملی گیترن جواب ویری سینیز

(ایام ہفتہ)

شنبہ - بارارکون - ہزارا رتہ سی - صالی - چار شنبہ - پنج شنبہ - جمعہ -  
سنچر - اتوار - پیر - منگل - بدھ - جمعرات - جمعہ -

## SOHELI LANGUAGE

سہیلی یا شیدہ یون کی زبان

ہندی	سہیلی
تمہارا نام کیا ہے	جزا کو نا نو سے یے
تم کہاں رہتے ہو	او مان کیٹ واپی وے یے
تم کہاں جاتے ہو	او مان کیٹھ واپی وے یے
تمہاری عمر کیا ہے	ما کا میگا پی وے
تکو کیا پیاری ہے	او نور و گو نچو اگانی
تکو کس نے مارا	نانا اکا کو پیگا وے

آپ کہاں جاتے ہیں  
وہاں کوئی بوٹ ہو  
سب تیار ہو

آپ بوٹ میں بیٹھیں  
کیا کنارہ کو جاتے ہو

میں سمجھتا ہوں نہیں پر پیگا  
میرے پاس بارود نہیں ہو  
نھارے پاس گولی ہو  
کیا دیکھتے ہو

و تھوڑا باریک کپڑا چاہیے  
نہیں طرح بیچتے ہو  
بج فرماتے ہو

نیری دیہ گیدھی یورپی نر  
ایک بولڈون می  
ہر شو حاضری  
کیا گیرن بوٹورون  
رینیلم می  
الہ دیرے یا غایاومی  
باروتم یوک دیر  
کور شونن وارمی  
نہ ادار سینرز  
بیر گیزل چیکا اسٹرم  
کاچیا دیریر سینرز  
گیر چاک سن

(شمار ترکی)

ایکلی - اوچ - دیورت - بیش - التی - ایڈی - سیکز -  
اون - اون بیر - اون ایکلی - اون اوچ - اون دیورت -  
اون التی - اون ایڈی - اون سیکز - اون دوکوز -  
توز - کرک - اینی - التیش - التیش - سیکز - دوکوز -  
توز -

## ہندی

## نچرکی

پچھیس روپیہ ہکو دو

ایمی بیش روپیہ ویرن

ہکو جواب مت دو

جواب یوک

مین رنجیدہ ہون

دو برل مش ایم

چپ رہو

سنوسی نیز

مین تھم سے خوش نہیں

سیردن خوشند دلم

کچھہ گرم پانی ہر

کیر سو واری

تھوڑا صابون دو

بیراز صابون دیر

آگ جلاؤ

آتش پاک

میراجو تہ صاف ہر

چھلری می تیمز

میری ٹوپی دو

کلا پاکیمی گر

ہکو باہر جانے دیجیے

چیکا لم

حاضری تیار ہر

کافہ اتی حاضر

دو پچ پیالی لاؤ

بانا ایکی تامن الہ ظرف گپڑ

اور ملائی لیجیے

دو ایکک آل

کچھہ مچھلی ہر

بالی گینز واری

یہاں کچھہ شکار ہر

شکار وار

کھانا تیار ہر

سفرہ کو اول مش دیر

کیا یہ مزہ دار ہر

پیک لذتو دیر

تھوڑی دیر آرام کرو

جلدی کرو

کونسی راہ جاؤں

یہ سڑک کہہ رہی جاتی ہے

یہاں سے بہت دور ہے

بہت دیر ہو گئی

وہ سڑک اچھی ہے

ہم اوتارین

ارے گھوڑے اصبطل کو پہچاؤ

سے پاس مرغی ہیں

گو آکو درکار ہیں

یہ بس ہے

شراب لاؤ

پاس کچھ میوہ ہے

تھکانہیں پکا

تیار ہے

بادیوین

سودیوین

بیراز استراحت ایڈر سینئر

تیزالہ ایدی

کنگی یولی قوت مالیم

یا بوی یولی نریا

بوندن اوزک می

پیک گیچی دیر

یا لری گیزل می

اینی لم

آٹ لاری سیزی اخور اچکدر

تا اوک اینز وارمی

ایرل ماکسی بوئور ماز میسی نریز

خیر اول ایتی بشر

بانا بیراز شراب گیٹر

میوہ نریز وارمی

ایٹی پش می مش

سفرہ گواول مش دیر

بور جو مرنہ قدر دیر

استیدی ای نریز ویرن

عربی

ہندی

کراٹاک دیر

اندھیرا ہوسا ہوں

مفتاب دار

چاند روشن ہوں

ایلین دیر

دوپر ہوں

گور کم آل

میرا بہادہ لیجاؤ

ایوت افندی

ہاں صاحب

اوغلن گل بورا یا

خدا شکارا دھر آؤ

نہ استر سینئر

آپ کیا چاہتے ہوں

بیزہ بیر کافی گیر

ہمارے واسطے کافی لاؤ

تین اونز وارمی

آپ کے پاس تنباکو ہوں

خیر

نہیں

ہر خم دار

میرے پاس تھوڑا سا ہوں

آل سنا بیر بخشیش

یہ تم اپنے واسطے لیجاؤ

اسے والہ افندی

میں آپ کا مشکور ہوں

ایوے گدرم

میں گھر کو جاتا ہوں

اگن آوندے می

آپ کے آگ گھر میں ہیں

سینئر بیر کے استیار

سختیہ آتی آپ کی ملاقات کرنا چاہتا ہوں

کم دیر

تھوڑے عرصے میں

گل سنون اچرو

اسے تھوڑے عرصے میں

ترکی

خبر یوک

ای یی خبر داری

خبر گزل دیر

پینا خبر دار

کرم دن ایشی تدی ییز

انی ایسی تیندم

یان بٹس دیر

خوش ندیم

مکن می دیر

شوگ ایشم وار پوگن

بیر از تازہ سو گیتربانا

بیر جی بوگ دول در

دو یو رُون افندی

ہو اتا سیل دیر

ہو اریکد دیر

بولا نک دیر

یا گہ موریا گمایور

پیک شو اوک دیر

کچھ خبر نہیں

کچھ اچھی خبر ہو

بہت اچھی خبر ہو

خبر تو خراب ہو

آپ نے کس سے سنی

میں نے کچھ نہیں سنا

خبر سچ نہیں

خوش ہوں

نہی

و بہت کام ہو

زود پانی دو

صاحب

ہو

# TURKISH LANGUAGE

## ترکی زبان

ترکی

ہندی

کی فتنہ ناسل دیر

شکر اللہ خوشیم

پدر و نزناسل دیر

اسی ڈیل دیر

یولر

یولدی

والدہ او نزناسل دیر

شٹا بولدی

منو غم آفندی

الد بركات ورسون

ساعت کاچتا

ساعت سیکڑہ چارپار

پرورلاری آتش

نہ زحمت ویری رم

ہیج بیر شائی یوک

نہ خبر وار

آپ کا مزاج کیسا ہو

خدا کا شکر میں اچھا ہوں

آپ کے والد کیسے ہیں

اچھے نہیں ہیں

وہ تو مرتا ہو

وہ مر گیا

آپ کی والدہ کنسی ہیں

وہ اچھی ہیں

میں آپ کا نہایت ممنون ہوں

اللہ آپ کو اسکا بدلہ دیوے

کیا بجا ہو

قریب آٹھ گھنٹے کے

پر وہ کھو لو

میں نے آپ کو کسی تکلیف دی

یہ کچھ بات نہیں

کچھ خبر ہو



فارسی	ہندی
رقمہ	رقمہ
<p>اگر گل پیارو یا غار من سلام علیکم تبت بنار طبینان نیاز مند بہاد وجود نازکت آرزوہ گزند بہاد امید کہ دعوات بے غرض دوستان حاضر دربارہ ات مستجاب افتادہ اکنون ہالہ از مرض آزاوی فقط</p>	<p>مشقی مہربان سلمہ الرحمن بعد سلام مستون دعا یہ شام و سحر کہ تو نہ ہو پیار طیب و پرچہ نہ آو و ترسے کہی زہار اسید ہر کہ دعا و بے غرض دوستان حاضر کی آپ کے حق میں قبول ہوئی کہ اب آپ کو مرض لاحقہ سے بفضل الہی شفا ملی حاصل ہوئی فقط</p>

شمار فارسی

یک - دو - سہ - چہار - پنج - شش - ہفت - ہشت - نہ -  
 دہ - یازدہ - دوازدہ - سیزدہ - چہارزدہ - پانزدہ - شانزدہ - ہفزدہ  
 ہجڑہ - نوزدہ - بیست - بیست و یک - سی - چالی - پنجاہ - شصت  
 ہشتاد - ہشتاد و نو - صد - دویست یا دوسد - سہ صد - چہار صد - پانصد  
 ششصد - ہفتصد - ہشتصد - نصد - ہزار -

ایام ہفتہ

شنبہ - یکشنبہ - دوشنبہ - سہ شنبہ - چار شنبہ - پنجشنبہ - جمعہ - یا  
 پیر - اتوار - پیر - منگل - بدھ - جمعرات - جمعہ -  
 مینہ -

## فارسی

## ہندی

ولاک اینہا ولاک خود شانت

جھام - یہ خود جھام ہیں

قبر سے چادر پیار

تھوڑی چادر لاؤ

{ بنے صاحب ہمراہ چائے پیرے

بہت اچھا - چار کے ساتھ کوئی دوسری

{ نیم خواہید بخورید

{ چیز نہیں کھاؤ گے

{ نہ خیر ہیچ نہ خواہیم آنا خاطر باشد آب

{ نہیں میں کچھ نہیں چاہتا گریاؤ رکھو

{ گرم پیادری

{ کہ پانی گرم لانا

{ الحمد للہ امروز ہیچ ناخوشی ندارم

{ خدا کا شکر ہے میں آج کچھ بیمار نہیں

{ تب شکستہ است

{ تب بھی اوتار گئی

میوہ موز در گرم خانہ عمل میا درند

کیلہ گرم گھرون میں ہوتے ہیں

حالا مرض شیوم و فردا صبح باز اینجا

اب میں نصحت ہوتا ہوں کل فجر پھر

خواہم بود

حاضر ہونگا

اسپ کہتر خیلے خوشم ہے آید

سنگ گھوڑا مجکو بہت پسند ہے

دور کہ است عربی و ترکمانی

دو غلاہی عربی و ترکمانی

{ بسر خوت کہ در طویہ شاہ ازین بہتر

{ تمہارے سر کی قسم بادشاہی طویہ میں

{ ہم نہیں

{ اس سے بہتر نہوگا

{ ہی ہی عالم بے دیوانگان نیگرو دیا این

{ ہی ہی - دنیا دیوانوں سے خالی نہیں

{ بگیر و بخوان و بہین کہ درین چہ نوشتہ است

{ اوہ آئیے اور اسکو لیجیے اور پڑھ کر دیکھیے

الکھاہی

مین ایک بڑے صحن مین داخل ہوا  
اگ بجھانے واسے نعل گارٹی کے چاہئے  
دو بڑے بوٹ (کشتی) وہاں دیکھے گئے

کوچان ایک ٹیلے پر کھڑا تھا  
شام کا کھانا ریل گاڑی پر کھایا  
تصویر خدا علی شاہ روس کی امریکی سے لگتھے  
بازیگر نے کچھ کاغذ مین لکھا

ننگے ہو کر باوٹا ایران کا ندی مین گاڑ دیا  
دو ہزار آدمی سے زیادہ فوج کھڑی تھی  
چند چمن دیکھے گئے

وہ ٹھوڑھی کے بال منڈاتا ہر گل موچھے کھتا ہر  
مین تو بیچے کے درجہ مین بیٹھا تھا  
حقہ پی کر مین نے تمھوڑا آرام کیا  
سالہ کے سواروں اچھی طرح سے استقبال کیا  
ج صاحب کیسے ہیں

ن کیا جانوں کہتا ہر کہ مین بیمار ہوں  
یودہ کہتے ہو شاید تمہاری عقل جاتی ہی  
م کو نہیں بلایا

دو تالار بزرگ داخل شدم  
تکبیر چیان مع عرابہ تکبیر حاضر شدند  
دو قایق بزرگ انجامیدہ شد

کال سکے چی برپتہ ایستادہ بود  
بر کال سکے سہ ہزاری شام صرف نمودم  
تمثال بطر کبیر ازینکی دنیا اور وہ بودند  
حقہ باز چیرے در کاغذ نوشت

نحت شدہ سیرق ایران تو بے رو خانہ زد  
برہنہ ہو کر آباد  
متجاوز از دو ہزار نفر قشون ایستادہ بود  
تک تک خیا بانہاے دیدہ شد

آن چاند را میبتراشد  
در لڑ پائین نشستہ بووم  
غلیان کشیدہ قدر سے کشت کردم  
سوارہ نظام پذیرای بسیار خوبی کردند  
صاحب - امر وزیرہ غیرش است

من چه میدانم میگوید کہ بیمارم  
تو خیلے چرند میگوئی گویا عقل ترا کم کردہ باشی  
چیے دلاک نفرستاد

## ہندی

## فارسی

<p>پلاؤ و چلاؤ و ہر دو باشند چند تا کباب مرغ و برترہ و ہر چہ دیگر بخاطر تان برسد - آتا بہ آتش پز بگو کہ در بختنی خیلے وقت بکند و خورش ہاے خوب بسازد بسواری کا کہ الی انزلے رسیدم آفتاب گردان ترمہ و رزی کنارہ رود خانہ زودہ بودند</p>	<p>پلاؤ و چلاؤ و دونوں ہوں اور کئی ایک مرغ و حلو ان کے کباب اور جو کچھ تکو پسند ہو - لیکن باورچی سے کہو کہ پکانے میں بہت محنت کرے اور کھانا اچھا پکا دے میں گھجی کی سواری میں منزل تک گیا نیمہ زردوزی ہندی کے کنارے پر کھڑے تھے</p>
<p>سرتیب فوج خاصہ قوری چاے از سان حضور گذرانیدند از کرکمانہ بہ حضور آمدہ معرفت شدند ناخوشی تب میدار و لذائذ کہ نہ خوردہ است بدر شکہ نشستہ رانندیم لکہ بسیار تشنگ ساخته اند دران گرجی توزیگان چیان روسی بودند ہملہ طاق و ایوان از آجر و گچ ساخته اند امیرال روسے صندلی نشستہ بود نزویک اسکہ کشتی ایستاد سرباز و سوارہ نظام مقابل دہا بہ نظام پیادہ بودند</p>	<p>سردار فوج خاص نے چاء دانی حضور کے سامنے پیش کی ڈاک گھر سے حضور میں اگر ملاقات کی اسکو بخارجہ اس واسطے کوئین کھائی ہو گھجی میں بیٹھ کر اسکو ہانک دیا کشتی بہت خوبصورت بناتے ہیں اس کشتی میں باجہ نواز روسی تھے تھامی کوٹھمیان اور کرے پنٹ چونہ سے بنائے ہو ناخدا کرسی پر بیٹھا تھا نزویک جہتی یعنی ٹیل کے جہاز کھڑا ہوا سپاہی سوار سامنے کوچہ کے قطار بائیں طرف کھڑے ہوئے</p>

ہندی

فارسی

ہمان کی آب و ہوا آپ کو موافق ہو  
ملاسی فیہ ڈبیہ مجکو نذر دی  
ہماز ہلنے کے سبب سے بہت ہلتا ہو  
ہماز کا لنگر کب اوٹھتا ہو

آب و ہوا سے اینجا بشما عیسازویانہ  
ہماز ہما سے ہماز این قوتی مرا تعریف داد  
ہماز بسبب تلاطم امواج وریا بسیار مہما یکن  
ہماز کو بر سید ازو

س جہاز میں تین مستول ہیں  
ب جوڑہ شمع دان اور ایک جوڑہ فانوس  
در ایک ب تھان لٹھے میرے واسطے لاؤ  
حسن بکری بچا نیو اسے کو نہیں جتا  
پھر اس شہر میں مشہور ہو  
بچانے والا اسٹا ہی مگر بکری بچا نیو لا  
پس کہ کوئی نئی بات ہو

آن جہاز سے ویرک دارد  
ایک جوڑا پیہ لالہ و یک کاسہ لالہ فیک طاقت  
چھلوانی بچت من بپار  
حسن برباز را نمیشناسی او درین شہر  
شہرت کے دارد  
میسون باز شنیدہ ام اما برباز باید کہ  
چیزک تازہ باشد

لہو چاہیے کہ دیوانہ ہو کیونکہ بچوں کیسا  
اسکا چلن ہو  
بہت اچھا جب کہ  
ب اس بابہ

این جوانک باید کہ دیوانہ باشد کہ  
ال ہچور قمار می کند  
مکہ سوارہ با ہم میر و ہم دریغ باب  
ہم کرد

ج حاضری  
ن ہوا  
چھا

رو  
م

فارسی	ہندی
مجری پولی مراپار	میرا نقدی کا صندوقہ لادو
اسپ رازین کردہ اندبانہ	گھوڑے پر چار جامہ کسایا نہیں
گرہہ مرا خنچ زو	بتی نے بھکودانت مارا
آیا مادیان اور مہ میکاند	اسکی گھوڑی بھرتی ہو
نہ خیر راقم است	نہیں بہت غریب ہو
آن قربانہ بسیار بزرگ است	وہ مینڈھاک بہت بڑا ہو
در ولایت شام بگا و فیش میکاند	تمہارے ملک میں بیل سے یا بچر سے
بابہ قاطر	بیل چلاتے ہیں
اسپ من بیارست یک بیٹاری رابطہ	میرا گھوڑا چارہ ایک ساتری کو لہاؤ
قوت مرا ناک زد	مینڈھے نے میرے ٹکڑی
اوسگ مرا شل کرد	اوسنے میرے کتے کو لنگر کر دیا
بہ توشچی گو توش را برداشتہ بشکار بیارد	بازدار سے کہو کہ باز گوشکار کو پیچے
گاؤ نشخوار میکاند	بیل جگالی کرتا ہو
پیستہ فرداشتہ نفر دوز را طاب انداختند	اترسون تین چورون کو بچانسی ملی
الحال کہ موسم سربابا دبیرن چہ ضرورت دارد	اب جاڑا ہی نیکھے والے کی کیا ضرورت ہو
در ملک ایران بموسم زمستان برف میا زو قوت	ایران میں جاڑے میں بہت برف اور
[تابستان گرم است و فصل بہار باغ و بستانا خوشی]	گرمی میں بہت گرمی اور بہار میں بہار ہو
دیروز غرہ تراق و تگرگ ہر دو آمد	کل بجلی اور اوسے دونوں آئے

## ہندی

## فارسی

ہاں اسی واسطے آپ کو بلایا ہے

آپ نے کچھ پہلے پڑھا ہے

تھوڑا سا پڑھا تھا مگر اب بھول گیا

تمہارا خط لیکرے کے پانوں کے موافق ہے

یہ اصل نہیں نقل ہے

یہ سیما ہی کاڑھی ہے میں اسے لکھنا نہیں سکتا

میرے بچے کو زکام ہے اور ہینڈی کا تیل لاؤ

میری بہو حاملہ تھی اور جوڑا جنا ہے

اسکو تپ کی بیماری ہے

آپ کو چچک نکلی ہے یا نہیں

نہیں میری چچک گودا ہے

میں نے بہت ہالس (یا دانڈے) لگائے

میرے ہاتھ میں بھیجھو لے پڑ گئے

میرے چھوٹے لڑکے کو یرقان (کنول باؤ) ہوا ہے

اس کام میں کتنا پیسا چاہیے

میں کسی کو اُدھار نہیں دوں گا

آپ دھوبی کو کیا درنا ہے دیتے ہیں

آپ کے پاس کچھ پیسے ہیں

بلکہ ازین سبب شمار اٹھایا ہے ام

اول چیز سے خواندہ ایدیا نہ

چیز خواندہ بودم ولیکن الحال یا دم رفتہ است

خط شما مثل خط گلنار بنماید

این اصل نیست سواد است

این مرکب بچن است من نمیتوانم کہ ہمراہ آن بنویسم

بچہ من چالیش کردہ است روغن گلنوبار

عروس من آبستن بود و جو مولی زائیدہ است

آن ناخوشی تب میدارد

شما آبلہ کردہ ایدیا نہ

نہ خیر آبلہ مرا کوفتہ اند

از بس کہ یار و زوم دست من تول

زودہ است

پسر کو چک من ز رویان بیرون آورده است

این کار چقدر پول میخواہد

من نسیہ کہنے نمیدہم

شما برخت شو چند مواجب میدہد

ہیچ پول سیاہ دازید

## فارسی

## ہندی

چرا در بند کار خود نیستی

اپنا کام کس واسطے نہیں کرتے

نہا و ن گرفتن از بزرگان ریکہ است

تاوان لینا بزرگون کو سزاوار نہیں

من غبن دارم

میں ٹھگاہا

او آری و حکمہ خیال اخیلہ برتر کیست با ختمہ است

آسنے میرے چوتھے و پوٹ و شک بہت غلام بنایا ہے

برو عقل را عوض کن

جاؤ عقل سیکو

قوی چو را بگو کہ قلیان پیار و تاکہ یک کہ

حقہ بردار کو بولو کہ حقہ لاؤ میری تاکہ ایک

قلیان کبشم

گھونٹ حقہ پیون

کاغذ را ہوا کن

پتنگ اوڑو

خانہ او آتش گرفت و آتش پڑا و آتش زد

اُسکا گھر جل گیا اور اسکے باورچی نے آگ لگائی

کیف شما کوک است

آپ اچھے ہیں

شما ششی میخوید

آپ اچار کھاتے ہیں

سبزی و خورش امر و بسیار خوب شدہ ہوؤ

اچھی ترکاری و سالن خوب پکا تھا پھر

چرا او را فسخ دادید

کس واسطے آپ نے اُسکو گالی دی

بایوز انگریزہ شیراز رفتہ است

انگریزی سفیر شیراز کو گیا ہے

یک قوتی کبریت قرنگی بخوبی

ایک دیاسلائی کی ڈبیہ خرید کر لاؤ

من درباران خیدم

میں بھیگ گیا

امیش من پوست خندہ میزند

وہ میرے سامنے مسکراتا ہے

شما میخواید کہ زبان فارسی بخوانید

آپ فارسی پڑھنا چاہتے ہیں



## فارسی

## پشتوی

آن آدم دولابی است

وہ آدمی گیتی ہے

آن حوض چقدر قول است

وہ حوض کتنا گہرا ہے

این راہ بسیار شل و گل بہت

اس رستہ میں بہت کیچڑ ہے

شما عاتقان را خودتان می بندو

آپ اپنی پکڑی آپ باندھتے ہیں

دیروز یک تولہ بادمی آمد و کپڑا برداشت

کل ایک آنڈھی آئی اور سہاڑیچہ کپڑا لے گئی

من مچ دست اور اگر فتم و لیکن او دست

میں نے اُس کا پونچا پکڑا تھا مگر وہ

خود راتکان دادہ گرخت

جھٹکا دیکر بھاگ گیا

او تپا ویر کو فت زمین خورو

وہ ٹھوکر کھا کر گر گیا

یک نمنی بہت پچہ درست بکنید

ایک جھولا بچے کے واسطے بناؤ

یک تانگہ انگور و یک قلم گیر مین بدہید

ایک انگور کا گچھا اور ایک گوبھی مجھ کو دیجیے

آن پچہ پاتی و سرتی راہ میرود

وہ پچہ سنگے پاؤں سنگے سر بھرتا ہے

آن زن مجذہ است

وہ عورت کہی ہے

من خواستم کہ تو سے خانہ بروم اما تا پوچی

میں نے گھر کے اندر جانا چاہا مگر دربان

مرا نگذاشت

مجھ کو جانے نہیں دیا

او چادر ایک نارہ زود خانہ زودہ است

اُسے ندی کے کنارہ پر تھوٹانا ہے

زوے ناز بالش او پارہ شدہ

اُسکے تکیہ کا غلاف پھٹ گیا

فوج دشمن بسیار چوکروند

دشمن کی فوج نے بہت ٹوٹ پاٹ کی

احال میوہ چغلہ است

ابھی میوہ کچا ہے

وہ عورت بانجھ ہے

ایک جوڑہ جوتہ (لیبوت) میرے واسطے خرید کر لاؤ

یہ شخص بودار ہے

نہین صاحب تازہ ہے

اُس آدمی نے پیالے و پیچ و گلاس

در کابی کو توڑ ڈالا

وہ سائیس انگریزی خوب بولتا ہے

ایک آسترہ میرے واسطے لائیے

آپ کی بات چیت کب تمام ہوگی

اِس گرسی کو لوہے سے بنایا ہے

کیا بجا ہے

یہ کپڑہ بہت موٹا ہے

میرا صاحب آپ کو سلام بولتا ہے

وہ جھوٹے یون میں رہتے ہیں

ایک تہی لاؤ

وہ عورت قحطی کے کام کو آئی ہے

اُسکے پاس چاندی کی چاسے دانی ہے

یہ گھونگھہ نایاب ہے

اُن زن نروک ست

یکتہ نروح آرسی بہمت من بخور و بیار

این کرہ ہو میدہد

نہ خیر تازہ است

[اَشخَص فَنجَان و اَشْتِیْکَان و نِیْکِیْن

و اَشْتَاب تِکْتِه اَسْت]

اُن محتر در زبان انگریزی خوب حرف میزند

یک تاتیخ و لاک کی جہت من بیارید

حرف تھا کو خلاص (ایتام) میشود

آیا این صندلی از آہن ساخته شدہ است

ساعت چند است

ابن پارچہ بسیار کلفت است

آقا من شمارا دعارسانیدہ است

آنها در کومہ میمانند

یک بندی بیار

اُن زن بہمت فعلکی آمدہ است

اُن قعدہ می نقرہ دارد

این جوڑ گوش ماہی نایاب است

## ہندی

وہ مرغی انڈوں پر بیٹھی ہو  
اس کمرے کے فرش کو مرمت کرنا چاہیے  
میں نے ایک جوڑہ دستانہ و جراب خریدی ہو  
میں آپ کا ممنون احسان ہوں  
اس گیمون کو پیسوا اور پچھڑ چٹائی لاکر چھانو  
میں وہ رستہ نہیں جانتا  
مجھ کو ایک رومال دیجیے  
یہ اتفاق کب ہوا  
کون بولا

ہم کو چاہیے کہ بُرے کاموں سے بچیں  
سوقت گھر سے باہر نجاؤ ورنہ روند پکڑ لیو گی  
میں ایرانیوں کے موافق بولتا ہوں  
میا و مان دھان بہت پیدا ہوتے ہیں  
پھل بہت کڑوا ہو  
میں اُس کو پہچانتا ہوں  
کاناک کان کاٹ دیا  
لی ترقی ہو گئی  
بہت روپیہ جمع کیا ہو

## فارسی

آن مرغِ روسے تخمِ خابیدہ است  
زمینِ این اوطاقِ مرمت میخواید  
من یکسازوج (جوڑم) و شکش و پاکش خریدم  
التفات شما کم نشود  
این گندم را اسک کن بعد عکاب بیاؤ و را علی کن  
من آن راہ را درست بلد نبودم  
یک دست بالے بمن بدنہید  
این اتفاق کے اُفتاد  
کو گفت

ما باید کہ از کار بد حذر کنیم  
احمال از خانه بیرون نروید کہ کرمہ شمار آید  
من لہجہ ایزانی میدارم  
آیا در انجا زراعت شلتوک بسیار میشود  
این میوہ خیلے ویش است  
بلے (بابلہ) من اور امی شناسم  
اور آگوش بینی کردند  
موجب آن اضافہ شدہ است  
آن پُول بسیار جمع کردہ است

فارسی	ہندی
بچہ ماے اوشان ذل خراج اند	اُسکے لڑکے فضول خرچ ہیں
این قنادی یانان بایاتون تاب یاشنو گرت	یہ حلوائی یا نان بائی یا بھر جو نچہ یا پیراک ہو
آن زن سفید پوست ہست (یا خوش گھٹ)	وہ عورت بہت خوبصورت ہو
این بندہ انداز من ست	یہ میری خادمہ ہو
من خستہ شدہ ام	میں تھک گیا ہوں
این گو سپند چاق است یا لاغر	وہ بھیڑی موٹی ہو یا ڈبلی
این دو تا باکید گار مشقبہ اند	وہ دونوں آپس میں مشابہ ہیں
موس خرامار را میکشد	نیولا سانپ کو مار ڈالتا ہو
بعد از دماغ چاقی او پرسیدم	خیر صلاً کے بعد میں نے اُس سے پوچھا
بجست عبور کردن از در و خانہ در انجا کیا شوم نظر	وہاں ندی سے پار ہونے کے واسطے میری بھری مقرر
من میر دم مولوی صاحب را دیدنی میکنم	میں جاتا ہوں مولوی صاحب سے ملاقات کروں گا
اگر چنانچہ بار دیگر این قسم رفتار کنید	اگر تم پھر ایسا کام کرو گے تو تمہاری جائداد
[ ابواب خواہد شد ]	ضبط ہو جاوے گی
[ من چند نفر ہی گیرا دیدم کہ طوری انداختند ]	میں نے تھوڑے مچھلی والوں کو جاس
[ بجست ماہی گرفتن ]	مچھلی پکڑتے ہوئے دیکھا ہو
آن سر باز علم را بالائے برج زد	اُس سپاہی نے نشان کو برج پر گاڑ دیا
چنان مثل نماز بساز کہ یک سر موقوف نہ شدہ	نمونے کے موافق ایسا بنائیو کہ رتی بھر فرق نہ ہو
چرا اینقدر پیر ریا لان او میچسپانی	کہر واسطے اُسکی اتنی خوشامد کرتے ہو

ہندی

فارسی

وہ اُلو کی آواز ہے  
میں ایک تصویر غدہ اُکھو دکھاؤں  
وہ ابو شہر سے طہران کو ڈاک پر گیا  
میرا پاؤں سو گیا

وہ ہمیشہ تیز بہت جاتا ہے  
جو آپ فرماتے ہیں سچ ہی نہیں کرتے ہیں  
سے غرور سے جواب دیا

میشہ قلعہ میں ڈھول اور گُل بجاتے ہیں  
پ کے پاس تو لیا ہے  
پنے بڑے بھائی کو دیکھے

آپ کی گارد ہے  
گاہ گھر بہت تکلف سے آ رہا ہے  
کھن پایا جامہ پنوں

نے اُسکو اپنے پاس نوکر رکھا ہے  
ت ضروری کام ہے

بچے کا والی وارث کون ہے  
گوئی تھے کہ جواب نہیں دیا  
لم ایقدر ہے

آن آواز بون کو بہت (بون یعنی بوم در پتہ ایران و)  
من یک نقشہ بسیار خوبی بشما نشان میدهم  
آواز بند را پوشہ چیری رفت بطہران  
پاسے من موروں میکند  
آن ہمیشہ خیلہ تند میرود  
آیا آنکہ شامیگوں بد بہت است یا شوخی میکنید  
آن زیر پوری جواب داد  
ہمیشہ تو سے قلعہ طبل و شیپور میزنند  
شماریش خشاک گرن دارید یا نہ  
این را بہ برادر بزرگتان بدہید  
امروز نوبہ کشیک زون شماست  
خانہ آن خوب چیدہ و اچیدہ است  
کہ ام زیر جامہ را پا بکنم  
من اورا پیش خود نوکر گذاریم  
این کار خیلہ لازم است  
قیم آن صفر کیست  
مگر لال بودی کہ جواب ندادی  
این منتہاے سواد و دانش است

ہندی	عربی
کیا اس راستے پر بہت گانوں ہیں	هَلْ تَحْرِيهٌ كَثِيْرَةٌ عَلٰى ذٰلِكَ الطَّرِيْقِ
وہاں کھانے پینے کی چیزیں ملتی ہیں	هَلْ يَوْجَدُ مَأْكُولاَتٌ فِيْهِ
کیا گانوں اور شہر محصورین یا نہیں	هَلْ قُرْبَىٰ وَبِلْدَانٍ مُّحْصُوْرٍ اَمَّ لَا
انکی دیواروں پر کتنی توپیں ہیں تم جابھو	هَلْ تَعْلَمُ عَدَدَ صَدُوْعٍ عَلٰى سُورِ هِجَرٍ
عمر پاشا کا لشکر کس قدر ہے	كَمْ عَدَدَ عَسَاكِرِكَ تَحْتَ حَاكِمِ عِمْرٍ بَاشَا
انکے پاس کیا ہتھیار ہیں	عِنْدَهُمْ اَيُّ سِلَاحٍ
انکے جرنیل کا کیا نام ہے	اَيْشِيْنَ اِسْمُ سَرِ عَسَاكِرِكَ
ابراہیم پاشا اور وہ محمد علی کے ساتھ نہ بڑے	اِبْرَاهِيْمُ بَاشَا وَكَانَ تَحْتَ مُجَلِّدٍ عَلٰى
رہا جو اور اسکا تمام بدن زخموں سے بھرا ہے	اَمْرٍ بَعِيْنٍ سَدَّ وَجْهَهُ وَاَنْزَلَ لِيْجَرِ

## PERSIAN LANGUAGE

### فارسی زبان

ہندی	فارسی
آپ کا نام کیا ہے	نام شما چه است
آپ کا مزاج شریف کیسا ہے	احوال شما چه طور است
آپکی عنایت سے بہت اچھا ہے	از لطف شما بسیار خوب است
آپ کو دسمہ کرنے کی عادت ہے	آیا شما عادت دارید رنگ بر بندہ
کیا کچھ سالن نہیں ہے جہاں شکے والی کھاتے ہیں	تبیح تاتاق ندارد کہ نان خالی بخورید
میں پیاسا ہوں تھوڑا پینے کا پانی لائیے	تشنه ام قدر یک یک چکه آب خوردن بیا بخورم

## ہندی

## فارسی

طوفان کے دن چلے گئے اب اگر خدا

چاہیگا تو ہمارا اچھا موسم ملےگا

ہند کو ڈاک بجا دیگی

پوچھو میرا کوئی خط ہو

مجھ کو ہر چیز کا نام بتلاؤ

اڑکے تھکو درزی کی دوکان معلوم ہو

اسکا کیا دام ہو

میں زیادہ ندونگا

تمہارے پاس کپڑے ہو۔ اچھا سا ہلکودکھاؤ

ایک گڑ کا کیا مول ہو

تم اس طرف ہندی کے پیر کر جاسکتے ہو

یہ خط پڑھو

پیمان اپنا نام عربی میں لکھو

صاف بولو تاکہ میں تمہاری بات سمجھوں

سب دیکھنا عزت سے کہتی دو رہو

تم بھی موصول گئے ہو

وریا کے کناروں پر بدلو جتے ہیں یا نہیں

تھیں اس شہین شہر پر سے کنوین یا خوش گئے ہیں

اَوَانِ التَّوَجُّعَاتِ فَاِنْشَاءُ اللّٰهُ يَكُنْ

لَنَا طَقْسٌ مُّوَافِقًا

مَتَى الْبَوَاسِةُ تَدْرُجُ اِلَى الْخَبَرِ

سَلْ اِذَا كَانَ لِي مَكْتُوبٌ

قُلْ لِي اَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ

يَا وَلَدَ تَبْعَرْتُ دُوْكَانَ الْخِيَاطِ

كَمْ يَدَا فِيْهَا

مَا تَزِيْدُ لَكَ

عِنْدَكَ جُبُوْنٌ - اَرَا نِيْ اَحْسَنَ بَاعِنَدَكَ

بِكَمْ تَبِيْعُ الذَّرْعِ

اَنْتَ تَقْدِرُ تَعُوْمُ لَذَاكَ الصَّبِيْحَ مِنَ النَّهْيِ

اِقْرَأْ هٰذَا الْمَكْتُوبَ

اَكْتُبْ هٰذَا اسْمَكَ بِالْعَرَبِيِّ

قُلْ لَنَا بِكَلَامِ الدَّجْرِ حَتَّى نَفْهَمَ كَلَامَكَ

قَدْ رَأَيْتُ بَعِيْدَ حَكَمٍ مِنْ نَّهْرِ الْفَرَاةِ

اَنْتَ سَرْتَ اَبَدًا اِلَى الْمَوْصِلِ

هَلْ لِّلْعَرَبِ يَتَحَمُّوْنَ عَلَ السَّاحِلِ اَمْ لَا

فِيْ ذٰلِكَ الطَّرِيْقِ شَفَقَتُ يَبْرُكِيْدُ اِمَامٍ عَدِيْدًا

سینچر اتوار سوموار مثل بدھ

جمعرات جمعہ

ای لڑکے یہ پیسے لیکر جاؤ اور ہمارے واسطے

تھوڑا پیار و تازہ روٹی مول لاؤ

تمہارے پاس دودھ و مرغی بکاؤ ہر

کیا کپتان صاحب اپنے جہاز میں مسافر و کمو سوار کریں گے

اسکی کیا ذات ہے

یونانی ہر گزیر حکم ترکوں کے اپنے جہاز کو پلٹا ہر

آپ سمجھتے ہیں کہ وہ ہلکوکھانا وغیرہ کچھ پاس دیکھا

اگر وہ دیو لگا تو آپ کو بہت دام دینا پڑے گا

کپتان صاحب اب کب لنگر اٹھاؤ گے

دودن میں اگر ہوا موافق ہوگی

کیا کرایہ لوگے

پچاس ڈالر دینا اور ہمارے ساتھ کھانا بھی کھاؤ

ہمارا سبب اپنے بوٹ میں رکھلو گے

تخمیناً آپ کتنے روز تک دیا میں رہیں گے

اگر خدا چاہے تو بیس دن بعد پونجے جاویں گے

تم سمجھتے ہو کہ ہمارے سفر میں طوفان آویں گا

السَّبْتُ أَحَدُ اثْنَيْنِ الثَّلَاثَةِ الْأَرْبَعَةِ

الْخَمِيسِ الْجُمُعَةِ

يَا وَلَدُ خُذْ هَذَا الْفُلُوسَ مَرَّحاً اشْتَرِكُنَا

شَوَايَةَ جَنَيْنٍ وَعَيْشَ طَرَفٍ

يَا رَجُلَ عِنْدَكَ كَبَنٌ وَالْفَرَاخُ لِلْبَيْعِ

هَلِ الْقَبْطَانُ يَأْخُذُ رَاكِبًا

أَيْنَ يَلْتَهُ

مِنْ الرُّومِ وَلَكِنَّهُ يُسَافِرُ حَتَّى رَأَى الدَّرَكَ

تَظُنُّ أَنَّهُ يَجْهَزُنِي لِمُؤَمَّةٍ مِنْ عِنْدِ الْمَلِكِ

إِنْ يَفْعَلْ فَيَعْلَى عَلَيْكَ

مَتَى تَتَوَى السَّفَرُ يَا قَبْطَانُ

فِي مُدَّةٍ يَوْسَيْنِ إِنْ كَانَتْ الرَّجَاءُ مَعَهُ

كَمْ تَطْلُبُ أُجْرَةَ السَّفَرِ

خَمْسِينَ يَا أَسِيدُ وَتَأْكُلُ عَلَى مَالِكَ بَنِي

هَلْ تَذَرُ الْإِنْقَالِي فِي قَارِيَاكَ

كَمْ يَوْماً تَبْقَى فِي الْبَحْرِ عَلَى تَحْمِينَتِكَ

إِنْ شَاءَ اللَّهُ نَصِلُ بَعْدَ عِشْرِينَ يَوْماً

أَتَظُنُّ سَفَرَنَا يَكُونُ فِي النَّوْ



ہندی

تھوڑی روٹی و آلو و بھاجی و گو بھی  
 پھول گو بھی و شلغم و گاجر و کھیرالا و  
 گاس و بکری و بچھڑے کا گوشت و مچلی و مرغی والا  
 اس کا نام اپنی زبان میں بتلاؤ  
 آپ ہمارے زبان میں بات چیت کر سکتے ہیں  
 آپ کا فرمانا میرے سرواگھوں پر ہو۔  
 آپ سچ جانیں اس کام میں کچھ اندیشہ نہیں ہو  
 جو آپ فرمائے ہیں میں نہیں سمجھتا  
 ولو وہ کیا کہتا ہو

۱ سال بہت سمستا ہو  
 ۱۰۰ کے برس بہت مندگاتھا

۱ دو تین چار پانچ  
 ۱ سات آٹھ نو دس  
 ۱ بارہ تیرہ چودہ پندرہ

و علی ہذا القیاس

۱ تیس چالیس پچاس ساٹھ  
 ۱ ستر نوشتے ایک ستو  
 ۱ ہزار دو ہزار

عربی

جَبَّيْتُكَ عَلَيَّ وَبَطَّاسٌ وَخَضِرٌ  
 الْمَلْفُوفُ وَالْقَرْنِيَّةُ قَرْنِيَّةُ الْقَتْرِ وَالْجَلْدُ  
 جَسْتُكُمْ بَقْرٌ وَضَانٌ وَجَلَّاسٌ وَدَحْلٌ  
 قُلْ لِي اسْمٌ هَذَا بُلْعَتُكَ  
 هَلْ تَتَكَلَّمُ بِلِسَانِنَا  
 قِيلَتْ بَعْرٌ وَضِدَّكَ  
 أَحَقُّ لَكَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي هَذَا لَمْ يَخْطُرْ  
 إِنَّمَا فَهِمْتُ مَا ذَا تَقُولُ  
 قُلْ لِي مَا ذَا يَقُولُ  
 هَذِهِ السَّنَةُ هُوَ رَحِيصٌ

لَكِنَّ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ كَانَ عَالِي كَثِيرًا  
 وَاحِد - اثنان - ثلاثة - أربعة - خمسة  
 ستة - سبعة - ثمانية - تسعة - عشرة  
 أحد عشر - اثنا عشر - ثلاثة عشر - أربعة عشر - خمسة عشر

عشرون - ثلاثون - أربعون - خمسون - ستون  
 سبعون - ثمانون - تسعون - مائة  
 مئتان - ألف - ألفان -

## ہندی

## عربی

یہ کسکا گھوڑا ہے  
آپ کی گھڑی برابر چلتی ہے  
میں تھوڑی عربی بول سکتا ہوں  
تم عربی کتنے روز سے سیکھتے ہو  
میرا استاد ہفتہ میں دو بار سکھاتا ہے  
اس کشتی کا کیا بھاڑہ ہے

کیا سجا ہے

میری گھڑی میز پر رکھو

کافی کا بھاؤ کیا ہے

اس تالاب میں مچھلی ہیں

اس جہاز میں کتنے مسافر ہیں

اس گانوں کا نام کیا ہے

یہ کرسی دوسرے کمرے میں لیجاؤ

ہم تھوڑی دیر میں پھر آتے ہیں

یہ چیزیں صندوق سے نکالو

یہ خبر آپ کو کب پہونچی

تھوڑی روٹی سینک کر اوپر کھین لگاؤ

اس صاحب کو ایک دوسرا پیالہ چائے کا دو

حصان من هذا

ساعتك نمشي طيب

انا اكلهم عربي شئ قليل

ماهي المدة التي تتعلم فيها العربي

المعلم يعلمني من تدني في الاستماع

كم كالتقارب

كم الساعة

حط ساعتى على المائدة

كم سيوى القهوة

هل في هذا الغدير سمك

كم كان من المسافرين في حالنا

ايش اسم هذا القرية

خذ هذا الكرسي الى الدوحة الاخرى

نحن نرجع بعد الدقائق

اخرج هذا الحاجاة من الصندوق

منذ كم بلغك هذا الخبر

ايش شوي خبر وضع عليه ربك

اعط الخواجة فجان شاء آخر

ہندو

عربی

آپ کون ہیں

ہم کل جاوینگے

اگ لاؤ

یہ خبر بڑے تعجب کی ہو

ہم بھوکے پیاسے ہیں

یہ شور کون کرتا ہو

وہاں رات دن کچھ خوف نہیں ہو

آپ کیا کہتے ہیں

یہ بڑے دہشت گرد ہیں اور خون انکا پیشہ ہو

وہاں کون رہتا ہو

میرا زادہ ہے کہ تیرا بچہ اور تیرا اونٹ اور

تیرے گدے اور تیرا گاڑی کرایہ کروں

گھر سے نکلو

وہاں کتنے آدمی ہیں

مہربانی کر کے ایک قلم عنایت کیجیے

اسکی دوکان کمان ہو

مدینہ کو کون سی سڑک جاتی ہو اور

اُس سڑک پر چور ہیں

مَنْ أَنْتَ

نَحْنُ بَنُو جَعْفَرٍ عَدَا

هَاتِ النَّارَ (جَعَلَتِ النَّارَ)

هَذَا خَبْرٌ كَجَيْبٍ

نَحْنُ جَمْعٌ عَانَيْنَ وَعَطَشَانَيْنِ

مَنْ عَامِلٌ ضَجَّةً

اَلْمَشْوِيَّ مَا فَيْشَ فِي الْكَلِّ وَالْمَهَارِ

اَيْشٌ عَمَّالٌ تَقُولُ

وَقَالَ عَرَبٌ يَذْهَبُ وَأَوَّلُهُ لِي وَأَوَّلُهُ لِي

مَنْ هُوَ سَاكِنٌ هُنَاكَ

أَمَّا دَعَايُ اسْتَكْرَامِي ثَلَاثَ يَعَالٍ قَوْلٍ

أَوْ حَمِيرٍ وَعَرَابَةٍ

أَخْرَجَ مِنَ الْبَيْتِ

كَمْ كَانَ نَاسٌ هُنَاكَ

إِعْطِنِي مِنْ فَضْلِكَ فَكَمْ

أَيْنَ دُوكَانُهُ

أَجْنَدَرِي (يَا سَكَّةُ) إِلَى مَدِينَةٍ

أَوْ هَلْ فِي ذَاكَ الدَّرَبِ حَرَامِيَّةٌ

عربی

ہندی

اِطْفِئِ الشَّمْعَةَ	بتی بجھاؤ
صَارَ لَكَ حُمَى	اُسکو بخار ہو
كَيْفَ حَالِ لَيْسَتْ	آپ کی بی بی کیسی ہیں
لَيْسَتْ بِي صَحْنِهِ النَّامَةُ	اُسکو بالکل آرام نہیں ہوا
يَصْدُرُ الصُّلْبُ بَيْنَ الْمَوَاكِبِ	پادشاہوں میں صلح ہو گئی
جَاءَ بِبِضَائِعٍ كَثِيرَةٍ	بہت مال لایا
أَنْتَ تَقْدِرُ بِتَكَلُّمِ الْعَرَبِيِّ	تو عربی بول سکتے ہو
قَدْ آتَى بَعْدَ مِنَ الدَّهْلِ إِلَى الْآهَوَاتِ	دہلی سے لاہور کتنی دور ہو
لَا تَنْسَ	بھولو مت
تَعَالَ هُنَا تَعَالَ مَعِيَ إِلَى الْخَانِ	اُدھر آؤ میرے ساتھ سرائے کو چلو
اِفْتَحِ الْبَابَ - اِغْلِقِ الْبَابَ	دروازہ کھولو - دروازہ بند کرو
مِنْ أَيْنَ جِئْتِ (جِئْتِ)	آپ کہاں سے آئے
إِلَى أَيْنَ رَأَيْتِ	آپ کہاں جاتے ہیں
حَضَرَ الشَّاءَ	چائے تیار کرو
مُكَلِّبًا رُودَةَ - لَشَيْنَ عَلَى فَاكٍ	بندوق بھرو - اور اسپر شست لگاؤ
رُحْ إِلَى الْبَيْتِ حَالًا	سدم گھر کو چلے جاؤ
أَنْتَ تَشْرَبُ الدُّخَانَ	آپ پیسے پیتے ہیں
مَنْ هُوَا	تو کون ہے

# ہندی

# عربی

وہاں صندوق پر آپ کے سر کے نزدیک  
اب کیسے ہو

ابھی جاؤ اور پانی لاؤ کہ میں منہ ہاتھ دھوؤں  
ایسا مت بولو

کیا گرم پانی مانگتے ہو

سنئے اسکو پوچھا

وہ کیا بولا

تتنا

بن اوس سے کہاں بلوں

رانی کر کے بیٹھے

ج شریف

کوئی چیز چاہتے ہیں

ن آپ کی مہربانی ہی

کھانا روٹی۔ دودھ چینی رات کا کھانا

سکے واسطے افسوس کرتا ہوں

کر کے آج ہمارے یہاں کھائیے

بلاؤ

هناك على الصندوق عند راسك  
مالك

ابھی جاؤ اور پانی لاؤ کہ میں منہ ہاتھ دھوؤں  
ایسا مت بولو

لا تَقُلْ هَكَذَا

تُرِيدُهُ سَيَحِبُّ

هَلْ سَأَلْتَهُ

مَاذَا قَالَ

قَدْ رَمَا

أَيُّ أَصَادِفُهُ

تَفْضَلُ أَقْعُدْ

أَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا

تَعْرِيدُ حَاجَةً

لَا كَثِيرُ خَيْرٍ لَكَ

جَنَّتْ فُطُورٌ عَدَا خُبْرُ كَبْ سَكْرُ عَشَاكَ

أَنَا مَغْمُومٌ عَلَى ذَاكَ

إِشْرَبْ حَلِيبًا

تَفْضَلُ كُلَّ مَعْنَا الْيَوْمِ

تَوَدُّ السَّرَاجَةَ

ہندی

عربی

کلمہ (جو گیا)

اَمْسِ

میری اسے میں

فِي بَالِي (فِي ظَنِّي)

میرے کپڑے اس وقت لاؤ

جَسْتِ اِيْ ثِيَابِيْ حَالًا

کہاں ہو

اَيْنَ هِيَ (هِيََا قَائِنِ)

میری کچھ آپ سے غرض ہو

مُرَادِيْ فِيْ جَابِ اِيْ شَيْءٍ

اپنا چاقو عنایت کرو میں قلم بناؤں گا

اَتُعِيْرِنِيْ مُبْرَاتَكَ لَا مَرِيْ بَوَّاءَ الْفَلَكِ

وہ کیا ہو

اَتَيْشْ كُھوا

اگر آپ کو کچھ کام ہو میرے ساتھ بازار چلیے

اِنْ كَانَ مَا عِنْدَ اَوْ شَعْلُ تَعَالِ اَمْعَالِ السُّوْ

مجھے دیکھنے دیجیے

خِلْنِيْ اَشْوَفْ

میں کیا کروں

اَتَيْشْ نَعْمَلْ

میں ایک خط لکھا چاہتا ہوں آپ کو

اُرِيْدُكَ كُتُبْ مَكْتُوْبَاتِ الدَّاءِ

و قلم و کاغذ لائیے

اَو اَنْقَلَمْ وَالْوَرَقْ

بہت حسین جانتا

مَا اَعْرَفْ

بہت اچھا لیکن اس کی کیا قیمت ہو

طَبِيْبْ لَكِنْ قَدْ اَيْشْ السِّعْرُ

بہت سستا ہو

رَخِيْصٌ جِدًّا

کیسے بہت خوش ہو

اَيْشْ كُھوا غالی

کیسے بہت خوش ہو

بِقَدْ اَيْشْ تُعْطِيْهِ

میں بہت خوش ہوں

اَنَا فَرِحَانٌ لَا جِلْدَ

ہندی

عربی

آپ کو کچھ خبر ہو

هَلْ عِنْدَكَ اَخْبَارٌ

آپ نے کچھ سنا ہو

هَلْ سَمِعْتَ شَيْئًا

آپ کے بھائی کیسے ہیں

كَيْفَ هَالِ اخوتِكَ

بہت بیمار ہیں

مَرِيضٌ جَدًّا

یہاں سے چلے جاؤ

رَوْحٌ عَنِّي

جس قدر میں سگوں

عَلَا مَا قَدَرْتُ

بقتصر ہی پکرو

خَذْ ظِلَّةَ شَمْسِيَّةٍ

پاؤں اتنے روز تک کہاں تھے

أَيُّنَ كُنْتَ الْيَوْمَ دِي

پاؤں نے عبد اللہ کو دیکھا ہو

هَلْ شُفِّتَ عَبْدُ اللَّهِ

میں نے عبد اللہ کو دیکھا ہو

نَعَمْ شُفِّتَ عَبْدُ اللَّهِ (نَعَمْ شُفِّتَهُ)

میں کچھ اندیشہ نہیں ہو خدا مالک ہو

مَا فِيهِ بِأَسْ أَلَّهُ كَرِيمٌ

وہاں کیا کرتا ہو

أَيُّنَ يَفْعَلُ هُنَاكَ

کو کچھ خبر نہیں

مَا هِيَ حَبْرٌ

سکو جانتے ہو

هَلْ تَعْرِفُهُ

یہاں کب آویگا

مَتَى يَجِيئُ هُنَا

میں دفعہ میں اسکو بولا

كَمْ مَرَّةً قُلْتُ لَهُ

ہ (جو آویگا)

غدا

ما طرف سے اسکو سلام کہو

سَلِّمْ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِي

تروک کتابوں اور ہندوستانی اوستادوں سے سیکھتے ہیں اور یہ جملے جیسے اہل زبان کے منہ سے نکلے ویسے ہی لکھے گئے اور جہاں تک ممکن ہوا واسطے تفریح طبع ناظرین کے صرف اصطلاحی اور سنئے محاورے چن چن کر داخل کیے گئے اگرچہ کبھی کسی اہل زبان کو پڑھ کر سنائے جاوے تو وہ ہمارے ملک کی درسی کتابوں پر انکو فضیلت دیگا اور زیادہ پسند کریگا۔

۴۔ ثانی یعنی مدرسی زبان اور بہار اور ملائی وغیرہ چند زبانیں جنکی یہاں زیادہ تر ضرورت ہر بہ نسبت اور دوسری زبانوں کے ذرہ زیادہ تر شرح و بسط سے لکھی گئی ہیں مگر اور دوسری زبانوں کے صرف تھوڑے تھوڑے جملے محض تبرا شامل کر دیے ہیں کیونکہ اگر سب زبانیں شرح اور بسط کے ساتھ لکھی جاتیں تو یہ کتاب بہت بڑی ہو جاتی اور اسکی تصنیف کا اصل مطلب فوت ہو جاتا۔

۵۔ بعض زبانیں محض اُچی اور اُن پڑھے لوگوں کی زبان و منہ سے منکر لکھی گئی ہیں اگر کہیں صرف و نحو کی غلطی اونہیں پائی جاوے تو قلم عفو سے اسکی اصلاح کر دیوین اور اس عاجز کو کہ ان سب زبانوں کا حافظ نہیں ہو معاف کریں۔

## ARABIC LANGUAGE

### عربی زبان

ہندی

عربی

آپ کا نام کیا ہے

أَيْشِ اسْمُكَ

آپ کیسے ہیں

أَيْشِ حَالُكَ

مجھ کو بہت سویرے جگایو

إَيْقَظْنِي بُكْرَةً (صحنی بدھائی قومی)



فی جانورو دیوان بمعنی وزیر و سیون بمعنی سلائی اوسکی آواز ہو جاوے گی اور حروف صحیح پر چٹکت کہ کوئی اعراب نہ ہو انکو ہمیشہ منقطع پڑھنا چاہیے جیسے در بمعنی دروازہ و گھر بمعنی خانہ مگر در بمعنی موتی و گر کیا بمعنی اتفاقاً صرف اعراب لے دینے سے پڑھا جاوے گا اب ناظرین کی خدمت میں عرض ہو کہ اگر ان قواعد کی رعایت ان اعلیٰ زبانوں کے پڑھنے میں کیجاوے گی تو امید ہو کہ اسکے تلفظ میں غلطی نہوے۔

۲۔ ان تبدیلیں مشہور زبانوں کے ضروری ضروری جملے محض واسطے تفریح طبع ناظرین کے یہاں لکھ دیے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ان زبانوں میں سے کسی زبان کو اچھی طرح سے سیکھنا چاہے تو مؤلف کو اطلاع دیو کہ بشرط امکان وہ چوری زبان مع قواعد ضروری صرف و نحو کے اسکو بھیج دیاوے گی۔

۳۔ گویا انگریزی و پرتگیزی و سپین و فرنیچ و جرمن و یونان و لائن و ڈنمارک زبان جانتے والے بھی بہت لوگ یہاں موجود ہیں مگر چند سببوں سے یورپ کی کوئی زبان بھی اس کتاب میں شامل نہیں کی گئی۔

۴۔ یہ بات ظاہر ہو کہ لہجہ ہر زبان کے بیش پیش کو س پر بدلتے جاتے ہیں اگر ان سب مختلف لہجوں پر خیال کر کے سب لہجے علیحدہ علیحدہ لکھے جاویں تو صرف ہندوستانی ہی میں سیکڑوں زبانیں ہو جاتی ہیں اس واسطے برج بھاکھا و پوربی زبان وغیرہ علیحدہ علیحدہ نہیں لکھی گئی۔

۵۔ عربی اور فارسی کے جلوں میں عرب اور ایرانیوں کے صرف دو زمرہ بول چال کے محاورے لکھے گئے ہیں گو ہمارے ملک کے لوگوں کو بہت نئے الفاظ اور محاورے ان جلوں میں معلوم ہونگے مگر فرق یہ ہو کہ ہمارے ملک کے آدمی عربی فارسی پڑانی اور

Rules for reading the foreign  
Languages correctly and a few  
hints on the 22 above mentioned  
languages

قواعد واسطے صحیح پڑھنے اجنبی زبانوں کے  
اور بعض اشارے نسبت ان زبانوں کے

انہ ان اجنبی زبانوں کے صحیح پڑھنے کے واسطے ہر عایت قاعدہ ناگری واؤ اور یا  
ہر دو حروف علت کے حسب مندرجہ ذیل تین تین آوازیں مقرر کر دی گئیں۔

واؤ

قسم	اُردو	ناگری	انگریزی	نشان اُردو میں
معروف	مُو	मु	Mo	جیسے مو بمعنی بال
بین بین	وو	वो	to	جیسے عدد دو ۲
مجهول	سو	सो	so	جیسے عدد سو ۱۰۰ بمعنی صد
			یا	
معروف	نی	नो	nee	جیسے لفظ رانی بمعنی ملکہ میں شکل یا معروفی
بین بین	سے	से	se	جیسے لفظ سے بمعنی از میں شکل یا بین بین
مجهول	ہے	है	hae	جیسے لفظ ہے بمعنی است میں شکل یا مجهول
اور جب حرف یا کسی کلمہ کے وسط میں واقع ہو تو بلا مدد کسی اعراب کے اسکی آواز ہمیشہ				
ہلکی یعنی بین بین ہوگی جیسے لفظ دیو بمعنی بھوت میں اور میرے اور تیرے ضمائر میں				
موجود ہی اور جب حرف ماقبل یا اوپر فتح یا کسر ہو تو مثل لفظ ایوان بمعنی کمرہ و حیوان				

کہ کریم نے کتنے کو مارا لفظ نے کو چھوڑ کر کریم کتنے کو مارا بولتے ہیں اور بجائے لفظ جو کے  
 جو ہماری زبان میں ضمیر موصولہ ہو وی لوگ لفظ استعمال کرتے ہیں وہی اس جملے کو  
 کریم چور گیا۔ مگر کیا سو کریم بخش بولتے ہیں انکے محاورے میں لفظ کر کر بار بار آتا ہے وہ  
 بولتے ہیں تم آنا کر کر بولتے تھے کس واسطے نہیں آئے مطلب یہ کہ تم نے آنے کا وعدہ کیا تھا  
 پھر کیوں نہ آئے وہ لوگ نکو بجائے نہیں کے استعمال کرتے ہیں بجائے نہیں صاحب کے  
 نکو صاحب بولیں گے۔ وہ لوگ کسی اہم واحد کو بجائے جمع کے بھی استعمال نہیں کرتے  
 بجائے اسکے کہ وہ لوگ آتے ہیں لوگان اور بجائے توپ کے توپان بولتے ہیں۔ انکی  
 گفتنی بھی بعد میں کے مثل انگریزی کے دہائیوں کے ساتھ اکائیوں کے ساتھ مل کر ہوتی ہے وہ لوگ  
 بجائے بائیس کے بیس پر دو اور بجائے چورانو کے نو پر چار علی ہذا القیاس بولتے ہیں  
 یہ بھی اونکا ایک خاص محاورہ ہے کہ بروقت رخصت ہونے کے بجائے جاتا ہوں کے  
 آتا ہوں بولتے ہیں انکے بول چال کے لہجے میں حرف متقوطہ بجائے ق عربی کے  
 بولا جاتا ہے جیسے قاضی جی کو قاضی جی بولیں گے اور سید طرح پر اور بھی بہت سے ان لوگوں  
 کے ایسے محاورے ہیں کہ ہمارے ملک کا نیا آدمی اونکو شکر متحیر ہو جاوی۔ یہ مدری مسلمان  
 مثل ہمارے ملک کے پورے سپاہیوں کے بچے گندے نہیں ہیں بلکہ بہت نجیب و شریف  
 و شیرین زبان و منساہر ہوتے ہیں برخلاف ہمارے ملک کے سپاہیوں کے یہ لوگ اکثر خواندہ  
 بھی ہوتے ہیں رنگین پاجامہ اور کراپتے کا جو ان بڈھوں سب میں دستور ہے اور ہر آدمی  
 کے مونڈھے پر ایک جو رہ رومال صُرخ رنگ کا لٹکتے ہوئے ضرور دیکھو گے کوئی آدمی خواہ  
 ہندو خواہ مسلمان بے رومال لٹکائے باہر نہیں نکلتا اور جیسے بگالی شنگے سر پہرتے ہیں  
 ویسے ہی اکثر مدری ہی سر پر تو ایک بڑا عمامہ مگر پاؤں سے شنگے گھومتے ہیں ان مدری مسلمانوں

یاد دوش کا کل یا مولوی یا پنڈت یا گرتی یا کوکا ہونا ہو بہت جلد ہو سکتا ہے اور جو کوئی  
کسی قسم کی ٹھگی یا گنگھ کتری یا چوری یا بد معاشی سیکھنا چاہتا ہو بہت جلد سیکھ لے گا  
اور اپنے فن کا کامل ہو جاوے گا جو لوگ بہت عرصہ تک یہاں قید میں رہے اور کس قدر افسردہ  
کر کے ملک کو واپس گئے تو پھر انکو روٹی کی فکر نہ رہی ہوگی یہاں کا سیکھا ہوا اور تجربہ کا  
آدمی ہواں جاوے گا عمدہ جگہ پانچا اور کہیں ٹھوکر نہ کھاوے گا۔ یہاں کی عورتوں میں  
بے پردہ کھلے خزانہ پھرے سے ایسی تذکیر چھا گئی کہ مذکر کے صفیوں کو اپنے بول چال میں  
استعمال کرتی ہیں اکثر عورتوں کے منہ سے سنو گے کہ بچے میں گئی کے ہم گیا بولتی ہیں  
یہاں سب ملکوں کے مرد و عورت جمع ہو کر بات چیت کرنے سے پورٹ بلیر کی بھی ایک  
نرالی بولی ہو گئی ہے اکثر لوگ بولتے ہیں ہم جاتا تم کھاتا۔ بکری مارتا۔ گاسے بھاگتا۔  
یہاں لفظ بیٹی بمعنی صندوق اور گول بال بمعنی گڑبڑ۔ اور برابر بمعنی درست اور البتہ  
بجائے البتہ کے اور رنڈی بجائے عورت اور میوہ بجائے بانس اور کچھ پرہ انہیں بجائے  
کچھ مضائقہ نہیں اور بستہ بمعنی بورہ اور خلاص ہو گیا بجائے خرچ ہو گیا اور بلی لوگ اور  
کٹا لوگ اور ہی قسم کی اور پست ہی فظیں بولی جاتی ہیں اور شاید رفتہ رفتہ پچاس برس  
کے بعد پورٹ بلیر کی بھی ایک علیحدہ بولی ہو جاوے گی۔ مدرہی لوگوں کی ٹال یعنی اروٹیاں  
جسکے ہستانے لوگ گڑگڑاتا کر کے نسبت کرتے ہیں وہ تو انگریزی سے بھی زیادہ مشکل  
اور غیر سہل ہے مدرہی مسلمان اور مدرہی پٹنوں کے نوکر اور صاحب لوگ جو زبان بولتے ہیں  
اپنے کسی ملک کے مسلمان زبان کتے ہیں اسکے لہجے اور محاورے ہمارے ملک  
کے بہت سے تیرے تیرے بہت مختلف ہیں لفظ نے جو ہماری زبان میں اضنی متعدی کے  
تو عورت کے ساتھ تیرے تیرے عورتوں کے ساتھ استعمال بالکل نہیں ہر دی اس جملے کو

# CHARTER V

On the 32 Asiatic languages  
prevalent at Fort Blair The  
habits, aw mero and custom  
of the convicts.

## فصل پنجم

### پورٹ بلیر کی زبانوں و اوضاع و اطوار میں

پورٹ بلیر ایک ایسی جگہ ہے کہ چین - چینا - برہما - ملائی - سنگلی - جنگلی - نکوباری -  
کشمیری - پشتونی - ایرانی - کرائی - عرب - حبشی - پارسی - پرتگیزی - امریکن - انگریز - وین  
فرنج وغیرہ اور ہندوستان کے سب ضلعوں اور شہروں کے آدمی مثل بھوٹیا - نیپالی -  
پنجابی - سندھی - گجراتی - دیس والی - ہندوستانی - اہل برج - آسامی - مٹھیلی -  
مندیل کھنڈی - اوڑیا - تنگی - مرہٹے - کرناٹکی - مدراسی - میاٹم - گونڈ - بھیل - بنگالی -  
اول - سنٹال وغیرہ سب موجود ہیں جب یہ لوگ آپس میں ملکر بیٹھتے ہیں تو اپنی اپنی  
زبان میں بات چیت کرتے ہیں مگر بازار اور کچہریوں کی زبان یہاں ہندوستانی ہے ہر  
آدمی کو خواہ وہ کسی ملک کا ہو یہاں اگر ہندوستانی زبان سیکھنا ضرور پڑتا ہے بلکہ  
سیکھنے تھوڑے روز کے بعد ہر آدمی خود بخود ہندوستانی بولنے لگتا ہے کیونکہ جب تک  
نئی آدمی ہندوستانی نہ بولے اسکا گزارہ نہیں ہو سکتا - میرے خیال میں پردہ پڑی  
دوسری جگہ اس بات میں پورٹ بلیر کے مقابل نہوگی - یہاں ایک ایسا سیلا  
ہو ہے کہ شاید آج تک پردہ زمین پر کہیں ایسا جمع مختلف نہ جمع ہوا ہوگا - جب

اسٹیشن افسر کے ڈسٹرکٹ افسر سے بھی کوئی قید می کسی قسم کی نالائش کرنے کا مجاز نہیں ہے۔  
لیکن عرائض متعلقہ محکمہ مال براہ رست صاحب ڈسٹرکٹ افسر کے حضور پیش ہوتی ہیں۔  
جیسے میں نے اوپر بیان کیا جب سٹیشن آباد ہوا تو اول صرف روس و اہرڈین و  
چانم و ہڈو و وپیر پانچ ٹاپو کو ہونے گئے تھے۔ ان ٹاپوؤں میں صرف قیدی جمعدار  
بدو و مهران ڈویژن کے بجائے افسر بلکہ اسٹیشن افسروں کے کام کرتے تھے تاہم رپورٹ  
ترقی و تیزی وغیرہ ان جمعداروں کی طرف سے فارسی میں صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کے  
نام آیا کرتی تھیں چنانچہ بعد سماعت صاحب سپرنٹنڈنٹ احکامات مناسبہ صادر فرماتے تھے  
اور صاحب سپرنٹنڈنٹ خود درزمرہ ہر ٹاپو میں جا کر کام دیکھتے اور اسکا بند و بست کرتے  
اور پٹی افسروں کو برسر موقع واسطے بند و بست کام کے جو مناسب تصور کرتے حکم صادر  
فرماتے جمعداروں کو چھٹہ ضرب بید تک سزا دینے کا خود اختیار حاصل تھا اس سے زیادہ  
سزائے لائق اگر کوئی قصور ہوتا تو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے سامنے پیش ہوتا تھا ۱۸۷۵ء  
سے ۱۸۷۶ء عیسوی تک گو اسوقت تک موٹ ہریٹ وغیرہ اور نئے ٹاپو بھی کھل گئے تھے  
مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے بند و بست اس سٹیشن کے اکیلا تھا ۱۸۷۶ء عیسوی میں  
ایک اسٹیشن سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر آیا کہ اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بطور محسٹ کے  
تمامی سٹیشن کے مقدمات سماعت کرنے کا اختیار دیا یہ صاحب زیر بنگلہ صاحب سپرنٹنڈنٹ  
کے کورٹ کر کے مجرمون کو سزا دیا کرتا تھا ۱۸۷۶ء عیسوی میں کرنل میں صاحب کے  
عہد سے یہاں سٹیشن افسروں کا آنا شروع ہو کر جنرل اسٹوارٹ کے وقت تک اس  
سٹیشن افسر ہو گئے اور جا بجا کورٹ شروع ہوا اور مقدمات جرائم قیدیان نسبت  
سابق کے تنوگوں نے ہونے لگے۔

۱۱  
 ہر شین میں اپنی یا چولی یا پتی کی بارکین بنی ہیں جن میں مشقی قیدی زیرِ حرا قیدی بنی افسر  
 لے رہے ہیں پہلے پناہ گزین رات کو بھی بند نہوتی تھیں لیکن شام سے رات کو بند کیجاتی ہیں  
 شروع سے شام مشقی قیدیوں کو اجازت تھی کہ اپنی فرصت کے وقت کسی آزاد  
 پیشہ ور کا کچھ کام کر کے کمالیا کریں لیکن اب شام سے کسی مشقی قیدی کو اجازت  
 نہیں ہو کہ بدوں کسی سرکاری کام کے کسی پیشہ ور یا فرہنگ کے گھر کو جاویں یا الگ کام کرے  
 جیسے پہلے وقتوں میں مضبوط مضبوط آدمی اپنی فرصت کے وقت دوسروں کا کام کر کے  
 صد ہار پیسہ جمع کر لیتے تھے وہ بات اب نہیں رہی۔ پہلے مشقی قیدی اور پٹی افسر صد ہار پیسہ  
 اپنے اپنے پاس ہیما نیون میں بھر کر کرے باندھے پھر کرتے تھے اب کسی ایسے قیدی کو سوا  
 پیشہ وروں کے اجازت نہیں ہو کہ اپنی دو ماہ کی تنخواہ سے زیادہ روپیہ اپنے پاس جمع  
 رکھو یا کسی پیشہ ور کے پاس بطورِ خود امانت رکھ دیو۔ اب یہ حکم ہو کہ اگر دو ماہ کی تنخواہ  
 سے زیادہ روپیہ بچھ کر کسی کے پاس ہو بیو نہک بنک سرکاری میں امانت جمع کر دیو ورنہ  
 ضبط سرکار ہو جائے گا۔ کرنیل میں صاحب کے وقت تک مقدمات دیوانی بھی بلا اخذ اسباب  
 ویسے ہی سادے عرائضات پر فیصل ہو جایا کرتے تھے مگر اب مثل ہند کے پورا اسٹاپ وغیرہ  
 لیا جاتا ہے بلکہ اب شام سے تو یہ ایک نیا دستور نکلا کہ کوئی عرضی کسی ٹکٹ لیو قیدی  
 کی خواہ وہ کسی بابت ہو بے کاغذ اسٹاپ کے سماعت نہو گی۔ کرنیل میں صاحب کے وقت تک  
 قیدیوں کو اجازت تھی کہ جس قسم کی جو عرضی چاہیں صاحب سپرنٹنڈنٹ کو براہِ رست  
 خود حاضر ہو کر زبانی یا تحریری پیش کریں مگر جنرل اسٹوارٹ صاحب کے آخری وقت  
 سے شدہ شدہ اب تو یہ نو بہت پہونچی کہ کوئی قیدی بلکہ فری میں بھی براہِ رست صاحب  
 سپرنٹنڈنٹ سے کچھ عرض معروض خواہ تحریری خواہ زبانی نہیں کر سکتا بلکہ بلا دست

حسب سازش میر جلیل صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ کے پھر سرکار نے بذریعہ اپنی چھٹی نمبری ۱۸۴۷ء مورخہ ۲۷ مئی ۱۸۴۷ء اجازت عطا فرمائی جس کے تحت قیدیان میعاد کی بخشی کہ اس حکم سے کچھ کچھ میعاد دی اب تک معافی پا کر رہا ہو رہے جاتے ہیں۔

وزن رسد قیدیان عہد کرنیل مین صاحب اب تک حسب شرح ذیل ہے

وزن رسد قیدیان پورٹ مین دیویشین

نمبری	پہلا نمبر	دو نمبر	تیسرا نمبر	چوتھا نمبر	پنجم نمبر	ششم نمبر	ساتھ نمبر	آٹھ نمبر	نواں نمبر	دسواں نمبر	کیفیت
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	کیفیت

وزن رسد قیدیان بندوستانی

گرید یعنی قسم	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	کیفیت
پٹی فسرٹ و سکندھ کلاس اسے دہی و محروم وغیرہ	۲۳ یا ۲۰	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	دہی ہفتہ میں دو مرتبہ اور پچھلی چار مرتبہ تقسیم ہوتی ہے۔
تعارف کلاس و چین لگ	۲۲ یا ۲۰	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۰
انولید گنگ و عورات	۲۰ یا ۱۶	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۰
بیماران و منڈل ہسپتال	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	ہسپتال میں پچھلی تیس دن یعنی جب گوشت کا دن نہ ہوگا

پورٹ بلیمین سوا سے چلخانہ ویر کے کہ آئین صرف وہ لوگ جو سکسٹ مین اگر قصور کرتے ہیں قید کیے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا چلخانہ یا چار دیواری واسطے بند کرنے قیدیوں کے نہیں ہے



لین دین پنج بیوپار کھین۔ جب کوئی قیدی فرار ہو جاتا ہے تو تاروانگی آگبوٹ کے  
 اُسکا انتظار کرتے ہیں اگر جنگل سے خود بخود یا گرفتار ہو کر واپس آگیا تو بہتر ورنہ وارنٹ  
 اُسکی گرفتاری کا بنام مجسٹریٹ اُس ضلع کے کہ جہاں وہ اول قید ہوا تھا بھیجتے ہیں  
 اور گرفتار کنندہ مفرو کو بحساب صدر فی نفر سرکار سے انعام ملتا ہے ٹکٹ لیو قیدی مثل آزاد  
 آدمیوں کے عدالت دیوانی میں بدعی یا بدعالمیہ ہو سکتے ہیں لیکن ہر اقرار نامہ پاسک  
 جہین ایک فریق قیدی ہو چسٹری کرانے کا حکم ہو۔ ٹکٹ لیو قیدیوں کو واسطے کاشتکاری  
 کے فی نفر عسکری ایک ارضی بھی ملتی ہے اور بحساب ہر فی بیگمہ محصول اراضی دھنیا اور دار  
 فی بیگمہ پہاڑی زمین کا اور تین روپیہ فی بیگمہ محصول نیشکر سرکار میں دینا پڑتا ہے۔ اپنے  
 تیار کے روز کر شان دہند و مسلمان و برہما وغیرہ سب قیدیوں کو تعطیل ہوتی ہے۔ اور بڑے دن اور  
 ساگرہ کو عام تعطیل سب قیدیوں کو ملتی ہے۔ اب یہاں حکم ہے کہ ۱۶ برس سے کم اور ۵۴ برس سے اوپر کی  
 عمر کے قیدی اس ٹکٹ کو نہ بھیجے جاویں۔ ۲۰ برس کی عمر سے کم کے قیدی ایک ٹکٹ بارک میں رہتے ہیں  
 دوسرے قیدیوں کے شامل نہیں رہتے۔ کوئی قیدی جس کو کسی ماتحت افسر نے مرادی ہے  
 بناراضی حکم سزا کے پہل نہیں کر سکتا اور اس وقت تک واسطے سماعت اپیل کے کوئی قاعدہ  
 قیدیوں کے واسطے مقرر نہیں ہوا ہے جو جس حاکم کے منہ سے سزا کا فتویٰ صادر ہوا وہ ملو ہو  
 بان ہاٹن صاحب نے بڑی دھوم دھام سے گورنمنٹ کو رپورٹ کر کے حکم معافی چارم میعاد  
 بدیان میعاد کی جاری کرایا تھا کہ وہ حکم بڑے زور شور سے برابر تین سپرنٹنڈنٹوں کے  
 عہد میں جاری رہا اور ہزاروں میعاد قیدی معافی پایا پر چھوٹ گئے مگر جب کرنیل  
 صاحب بہادر تشریف لائے تو انھوں نے کرنیل فورڈ صاحب کے عہد کی بہت مالدار  
 معادیوں کی رہائی کا حال سنکر دینا معافی چارم حصہ کا یک قلم گورنمنٹ کو رپورٹ کر کے

ہوتے ہیں تب غور ت کو حکم ہوتا ہو کہ مرد کے ساتھ جا کر اُسکے گھر میں رہے اور مرد و عورت  
 اپنے شرع اور شامتر کے موافق کچھ نکاح وغیرہ بھی گھر میں جا کر کر لیتے ہیں اور مثل جو را  
 و خصم کے اتفاق سے رہتے ہیں۔ اس وقت تک قریب ۲۰ کھٹ والوں کے گانون  
 آباد ہو گئے ہیں اور ہر گانون میں قریب سو سو گھروں کے آباد ہوا ہر ایک گانون میں  
 ایک چودھری اور دو مین چوکیدار جو انھیں ٹکٹ والوں میں سے مقرر ہیں گانون کا  
 بند و بست کرتے ہیں۔ یہی افسروں کو گانون سے کچھ علاقہ نہیں اب قیدیوں کو گود  
 ٹکٹ لیو ہون اجازت نہیں ہو کہ اپنے گانون یا اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن کو بلا عام  
 یا خاص پاس کے جاوین یا آٹھ بجے رات کے بعد اپنے گھر سے باہر جاوین۔ کوئی قیدی  
 بیرون حدود ٹکٹ کے کسی آدمی سے کسی قسم کی خط و کتابت بغیر علم و رضا مندی صاحب  
 چیف کیشنر بہادر کے نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اسباب یا دوسری شے بیرون حدود ٹکٹ  
 سے بلا اجازت صاحب مدوح کے منگوا سکتا ہو۔ فٹ کلاس مرد و عورت کو اجازت ہو  
 کہ ہر تین مین میں ایک خط اپنے عزیزوں کو بیرون حدود ٹکٹ کے روانہ کریں اور  
 اسی طرح ایک خط ہر تین مین کے بعد پاوین۔ گرتھارڈ کلاس مرد اور سکن کلاس عورت  
 ایک برس میں ایک خط بھیج اور منگوا سکتے ہیں تمامی خطوط جو اس طرح پر قیدی روانہ کرے  
 یا انکو آوین تو کسی افسر کے رویہ پر پڑھے جایا کرینگے اور تمامی خطوط قیدیان بہت دستخط  
 افسران ٹکٹ کے روانہ ہوا کرینگے صرف قیدیان ٹکٹ لیو کو اجازت ہو کہ بلا علم صاحب  
 چیف کیشنر بہادر کے جس قدر جایا دو چاہیں رکھیں لیکن قیدیان سکن و تھارڈ کلاس  
 نہ نہ ٹکٹ پاس کیے جاسکتے ہیں بلکہ ٹکٹ نہیں بلا کوئی جائدا بلا اجازت سپرنٹنڈنٹ صاحب  
 سے نہ نہ رکھ سکتے۔ قیدیان ٹکٹ لیو کو مانعت ہو کہ قیدیان مشقی سے کس طرح

سید

یاس  
لی قیدی  
در حال

۱۰۰

سرے کا حکم نہیں پیٹی افسر بحساب مندرجہ  
 یوں ہر پاش قیدیوں پر یکطرفہ  
 ازلی ہر پشیم قیدیوں پر  
 ہر ایک اسٹیشن میں جہان چارٹو یا  
 اوس سے زیادہ قیدی ہوں یکطرفہ  
 سڈیل ہر دو سو قیدیوں پر یکطرفہ  
 سکن سڈیل ہر سو قیدیوں پر  
 بائسٹناو موسم گرما کے اوقات مشقت قیدیوں  
 بجے شام تک ہیں تین گھنٹہ دوپہر میں چھٹی رہتی ہے۔ تقسیم کام قیدیوں مشقتی کا ہر فجر کو  
 بعد از پرنگرانی اور سیر کے کیا کرتا ہے۔ ہر اتوار کو واسطے ملاحظہ ڈاکٹر صاحب کے قیدیوں  
 تہی کی پریٹ ہوتی ہے لیکن قیدیوں نکٹ لیو کی پریٹ صرف مینے میں ایک مرتبہ پہلی تاج  
 قانون میں ہوتی ہے۔ شادی قیدیوں نکٹ لیو کی اس طرح پر ہوتی ہے کہ جب مرد و عورت  
 حکما مستحق شادی کے ہو گئے تو مرد و عورتی بارک میں جا کر عورت کو راضی  
 اور جب دونوں راضی ہو گئے تو درخواست شادی معرفت اسٹیشن افسر کے بھجوا  
 شہنشاہ کے بھیجی جاتی ہے اور صاحب مدوح بعد ملاحظہ وارنٹ وغیرہ کاغذات سر  
 مادی کو اگر اس میں کوئی بات خلاف قاعدہ سٹینٹ کے نہ تو منظور ورنہ نام منظور  
 ورنہ شرط منظور می کے مرد و عورت دونوں بھجوا صاحب چیف کشر ہنوار کے  
 اقرار نامہ مشعر اسکے کہ ہم دونوں آدمی برضا و رغبت خود شادی کرتے ہیں  
 دہا ایک دوسرے سے علیحدہ نہونگے اور بیچ وراثت میں ایک دوسرے کے  
 یہ ہو کر اسپر مرد و عورت اور دو گواہ اور صاحب چیف کشر ہنوار کے

اوقات  
 تقسیم کام

اموقت شادی  
 کس طرح سے ہو

ہے پر عورت کو بھی ٹکٹ لیوہل سکتا ہے اور شادی بھی کر سکتی ہیں۔ کچھ قیدیان لائسنس یافتہ کی پچاس روپیہ تک تنخواہ ہو سکتی ہے اور انکو رہنے کے واسطے علیحدہ مکان سرکار سے مل سکتا ہے۔

## کلاس قیدیان ہندوستانی حسب مروجہ حال

۱۔ جمعدار	۵۵ ماہانہ	۱۶۔ انولید لنگ گریڈی	رسد
۲۔ فیسٹ منڈیل	۵۵	۱۷۔ حوالدار قیدی پولیس	بلا رسد
۳۔ سکن منڈیل	۵۵	۱۸۔ نایک قیدی	مہر
۴۔ پیون	۵۵	۱۹۔ فیسٹ کلاس سپاہی	مہر
۵۔ اردلی	۵۵	۲۰۔ سکن کلاس اردلی آفس	
۶۔ فیسٹ کلاس	مہر سے فارتک	۲۱۔ سپاہی پولیس	مہر
۷۔ سکن کلاس	۵۵	۲۲۔ فیسٹ کلاس اردلی آفس	مہر
۸۔ ایفٹا ملی	۱۲	۲۳۔ اسٹیشن موز فیسٹ کلاس	رسد
۹۔ عورت فیسٹ کلاس	۸	۲۴۔ سکن کلاس محرم	مہر
۱۰۔ کپوڈ فیسٹ کلاس	۵۵	۲۵۔ مددگار	بلا رسد
۱۱۔ سکن کلاس	۵۵	۲۶۔ جوٹک والے قیدی سرکار کی نوکری میں ہیں	
۱۲۔ رہنما نوکریں	۵۵	۲۷۔ انکے واسطے کوئی قاعدہ و کلاس مقرر نہیں ہے	
۱۳۔ نولید لنگ گریڈ	۱۲	۲۸۔ مگر اس وقت پر مہر ماہوار سے دس تک ماہوار	مع رسد
۱۴۔ ایفٹا گریڈ	۸	۲۹۔ کے ٹکٹ لیوہل سرکار ہیں۔ قیدیوں پر بارک	
۱۵۔ سی	۵۵	۳۰۔ مین و کام پر حکومت پیشی افسروں کی کرسی	

وہ دن میں سخت مشقت کریں گے اور رات کو بار کون میں بند کیے جاویں گے انکو رسد اور چیلمانہ  
 گا کپڑا بیگا وہی جب تک اس کلاس میں رہیں کسی مہربانی یا عیش و آرام کرنے کے حقدار نہ ہوں گے  
 انکے پونچنے کے بعد چھ ماہ تک وہ دونوں پاؤں اور بعد چھ ماہ کے ایک پاؤں میں بیری  
 ہیکلی چار برس تک عہد چلن سے اس کلاس میں رہنے کے بعد وہی سکون کلاس میں  
 داخل ہوں گے اس کلاس میں دو گریڈ ہوں گے ہر ایک گریڈ میں دو تین تین برس تک بیگا  
 اور اس کلاس میں اسکو بارہ آنہ سے ایک روپیہ تک تنخواہ بھی ملیگی اور پڑھائی اور تفریق ہی  
 پولیس میں بھی داخل ہو سکتا ہو اور خشک رسد پاویگا اور جب وہیں برس اس شلنٹ میں  
 نیک چلنی سے کچا ہو جائے تو وہ فٹ کلاس میں داخل ہوگا بارک میں یا جیسے سپرنٹنڈنٹ سمجھا  
 حکم دیوین رہیگا اور ایک روپیہ سے دو روپیہ تک اسکو تنخواہ ملیگی فٹ کلاس والے قیدیوں کو  
 ٹکٹ بھی مل سکتا ہو اور اس شلنٹ میں شادی بھی کر سکتے ہیں اور اپنے جوڑا اور بچوں کو  
 بھی نکاتے سکا سکتے ہیں اور جسکو ٹکٹ لیو دیا جاوے گا وہ کم سے کم ہر مہینے میں ایک دفعہ پریٹ پر  
 حاضر ہو کر گیا لیکن قیدیان میعاد کی نہ کسی کی نوکری میں داخل ہو سکتے ہیں اور نہ انکو  
 ٹکٹ مل سکتا ہو اور نہ شادی کر سکتے ہیں اور نہ اپنے بال بچوں کو ٹکٹ سے منگا سکتے ہیں۔  
 ان تینہ کلاسوں کے سوا جو کوئی اس شلنٹ میں قصور کریگا وہ چین گنگ یعنی بیڑی والوں  
 میں داخل ہو سکتا ہو۔ عورتوں کے دو کلاس مقرر ہوئے مجبور ہو چکے شلنٹ کے عورات  
 سکون کلاس میں داخل ہوتی ہیں سکون کلاس والی عورتوں کو بمبندارہ کا کھانا اور روٹیاں  
 گا کپڑا پہنانا اور بارک میں بند رہنا اور سرکاری مشقت کرنے کا حکم ہو۔ سکون کلاس میں  
 تین برس تک چلن رہنے سے عورات فٹ کلاس میں داخل ہوں گی اسوقت انکو خشک  
 رسد اور آٹھ آنہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔ اور دو برس تک فٹ کلاس میں پسندیدہ چال پھرنے

حج جیٹ کو زٹ پنچلپ کے منتخب ہو کر ۲۹ اپریل ۱۸۵۷ء کو پورٹ بایر بھیجے گئے اور انھوں  
 کو دیکھ کر ماس پورٹ بایر نے رکبیاں کے سب انگلے اور تھیلے دستاویزات کو دریافت کر کے  
 جو پورٹ گورنمنٹ کو لکھی وہ قابل تعریف ہو مگر جو قرب جاوٹہ قتل لارڈ ملٹو صاحب اور  
 کے دوبارہ رسل و رسائل خطوط قیدیان کے انھوں نے یہ رائے دی تھی کہ وائس ایجنٹ  
 قیدی ہنزہ کے مردوں کے بین انھیں سلسلہ رسل رسائل خطوط کا ہند سے یقیناً قوت و مسدود  
 ہو جاوے مگر جنرل اسٹوارٹ صاحب بناور جو ان سے زیادہ اس شلنٹ کے حال سے واقف تھے  
 ایسی سختی کی بعض راپوں میں ان کے متفق ہوئے اس واسطے کہ جنرل نارمن صاحب سکاڑی  
 گورنمنٹ ہند واسطے تفہیم و ترمیم قواعد شلنٹ کے یہاں کو بھیجے گئے اور انھوں نے بھی ایک ایک  
 بیان رکھ کر ایک رپورٹ گورنمنٹ ہند کو تحریر کی اور لکھا کہ واسطے رسل رسائل قیدیوں کے  
 کچھ مدت بلحاظ ان کے کلاس کے مقرر ہو جاوے اور وائس ایجنٹ قیدیوں کو بھی بشرط ان کی  
 میکا پانی کے کچھ وعدہ رہائی کا دیا جاوے جس کے اوپر گورنمنٹ ہند نے بذریعہ ڈیلیٹون  
 ہوم و پارٹنٹ نمبری ۲۴۹ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء کو قیدیان وائس ایجنٹ کو وعدہ دیا  
 مطلق بعد انقصائے مدت ہست سالہ کے فرمایا اور بنیادستور العمل جو ابھی تک جاری ہو  
 حضور گورنمنٹ سے منظور ہو کر حسب مندرجہ ذیل گسٹ ۱۸۵۷ء میں مستعمل ہو گیا۔ اس  
 قانون کا پہلا سبق یہ ہو کہ جس بعبور دریاے شور کی سزا سے پابندی سخت قواعد جیل کے  
 سخت مشقت کرنا اور صرف اس قدر رکھا پانا کہ جو واسطے بقا و صحت بدن کے ضروری ہو لازماً  
 ہو جاتا ہو اگر ان اوپر کی لکھی ہوئی سزائوں میں سے کچھ کم کیا جاوے تو یہ ایک مہربانی ہو  
 جو تمام ایکسپد کر کسی وقت میں چھین لی جاسکتی ہو اس قاعدہ کے بموجب مروجہ یون کے  
 تین کلاس مقرر ہوئے جب نئے قیدی اس شلنٹ میں آویں تو تھارڈ کلاس میں داخل ہوں گے

## عورت

عورت بعد پونچے کے سٹینٹ مین ہارک مین ریکر بھنڈا رہ ہیں کھاؤنگی اور پانچ برس تک نیک چاہی سے اس کلاس مین رہنے کے بعد انکو اجازت شادی کرنے کی ملے گی۔ اور حسب مندرجہ ذیل قیدیوں کو رسو بجاوے گی۔

نقشہ رسو قیدیوں سٹینٹ پورٹ باہر مندرجہ قانون کے عیسوی

دور  
لار

کلاس	باجا	دال	کلاس	کلاس	کلاس	کلاس	کلاس	کلاس	کلاس	کلاس
تھارڈ کلاس	ای پونڈ یا ۱۲ پونڈ	۲-۱۲	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۰	۸ ڈرام	۲-۱۲	۰	۰	۰
سکن کلاس	یا ۱۲ پونڈ	۱۲	۱۲ ڈرام	۱۲ ڈرام	۰	۱۲ ڈرام	۱۲	۵-۱۲	۵-۱۲	۵-۱۲
فٹ کلاس	ای پونڈ یا ۱۲ پونڈ	۵	۱۰	۱۰	۰	۱۰	۱۰	۵	۵	۵
انورڈ کلاس دو رات	ای پونڈ یا ۱۲ پونڈ	۳	۱۰	۱۰	۰	۱۰	۱۰	۵	۵	۵

جب بعد وفات لارڈ میو صاحب بہادر کے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر نے کیس قدر جزو قانون مرتبہ لارڈ صاحب مرحوم کا مثل بھنڈا رہ و تحریر نشان روزمرہ مشقت قیدیوں کا جاری کر دیا تو اجراء بعض حصص قانون مذکورہ محال وغیرہ ممکن سمجھا گیا کیونکہ قانون مذکور پورٹ بلیر سے دو ہزار میل کے فاصلے پر قائم تھا تیار ہوا تھا اور مختصر نقل و ستورات جیلہاں ہندو انگلستان کی اوسین کر دی گئی تھی کہ جنگا اجرا یہاں اسی طرح بھی ممکن نہ تھا اور نیز ایسے نا تجربہ کار لوگوں کے ہاتھ سے لکھا گیا تھا کہ جنہوں نے اس سٹینٹ کو کبھی آنکھ سے بھی نہ دیکھا تھا اس واسطے اب حسب خواہت جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر کے ترمیم کرنا اس قانون کا ضرور ہوا اس واسطے غرض کے واسطے جان پہل صاحب بہادر

کسیل  
کسیل

اس کلاس والے قیدیوں کو روزانہ نشان ملنا بند ہو جاویگا اور ایک برس تک اس کلاس میں نیاک چلن رہنے کے بعد وہی سکین ٹنڈیل تک پیٹی افسر کا عہدہ بھی پاسکتے ہیں اور اس کلاس والے قیدی غیر خانگی نوکروں میں بھی داخل ہو سکتے ہیں برابر نشات برتن اس کلاس میں نیاک چلنی سے رہنے پر فٹ کلاس ہو سکتا ہے فٹ کلاس والے قیدیوں کو نسبت سکین کلاس والوں کے نسبت زیادہ نقد تنخواہ ملیگی اور انکو اجازت ہوگی کہ اگر چاہیں تو اس ٹلنٹ میں شادی بھی کر لیں اور وہی سرکاری کچھریوں میں بھی کام کرنے کے لائق ہونگے اور اس کلاس میں ایک برس تک نیاک چلن رہنے سے یعنی بعد پندرہویں برس کے تاریخ آمد سے اس کلاس والوں کو ٹلٹ بھی مل سکتا ہے۔ اور اس کلاس والے قیدی فٹ ٹنڈیل و بعد بھی ہو سکتے ہیں لیکن فٹ یا سکین کلاس والے قیدیوں کا کچھ حق نہیں ہے کہ نقد تنخواہ پاویں جس قدر انکو نقد دیا جاویگا وہ ایک مہرانی ہوگا۔ والے قیدیوں کو چھ مہینے میں ایک دفعہ کچھری مجسٹریٹ میں حاضر ہونا ضروری ہے کہ ان کی بیان کرنی ہوگی ٹلٹ والوں کو اجازت نہیں ہے کہ بلا پاس اپنے اسٹیشن سے غیر حاضر ہوویں۔ جب کوئی قیدی اس طرح پر نیاک چلنی سے تینوں کلاسوں میں سات برس بکرا کیس برس پور سے کر لیں تو اسکو اس ٹلنٹ میں شرطیہ رہائی مل سکتی ہے اس شرطیہ رہائی والے کو ہر سال میں ایک دفعہ سپرنٹنڈنٹ آفس میں حاضر ہونا پڑے گا اور جب کوئی شرطیہ رہائی والا کبھی بھاری جرم کا مجرم قرار پاویں تو اسکی رہائی بحکم مجسٹریٹ منسوخ بھی ہو سکتی ہے شرطیہ رہائی والا بلا اجازت صاحب سپرنٹنڈنٹ کے ٹلنٹ سے نہیں جاسکتا لیکن اسکے سواے اور سب باتوں میں مثل فریمن کے تصور ہو کر گیا۔



حاضر ہونے کا حکم تھا۔ ۱۹۱۷ء کے پہلے سب قیدیوں کو تنخواہ نقد ملتی تھی اور وہی جو چاہتے اپنی مرضی کے موافق کھاتے تھے لیکن ۱۹۱۷ء سے خشک رسد کا سلسلہ اس سلسلے میں جاری ہوا نئی بات ہونے کے سبب قیدیوں پر نہایت ناگوار تھا مگر کرنیل مین صاحب ہمارے سپرنٹنڈنٹ وقت نے براہ حکمت وہ قاعدہ برسر خشک کا صرف واسطے قیدیان آمد جدید کے تجویز کیا پہلے سے جو لوگ جو تنخواہ پاتے تھے بدستور وہی بحال و برقرار رہی اسی میں کچھ تغیر و تبدل ہوا۔ آخر ۱۹۱۷ء میں بعد جنرل اسٹوارٹ صاحب ہمارے سلسلہ بھنڈارہ کا شروع ہوا گو نیا دستور ہونے کے سبب لوگوں نے بہت تکرار کیا اور بہت سے آدمیوں نے لکھا نا نہیں کھایا لیکن آخر جاری ہو گیا مگر جنرل صاحب موصوف نے بھی یہ قاعدہ مثل کرنیل مین صاحب کے صرف قیدیان آمد جدید کے واسطے جاری کیا پہلے سے جو لوگ نقد رسد پاتے تھے وہ بدستور قائم رہی۔ مضمون قانون ۱۹۱۷ء کا جنگولار ڈیپو صاحب نے شملہ میں بیٹھ کر تیار کیا تھا حسب رتبہ ذیل نہایت سخت تھا بروقت پہنچنے کے اس سلسلے میں ہر ایک قیدی تھاڑ کلاس میں ڈالا جاوی اور سات برس تک ہر اہر تھاڑ کلاس پر سخت مشقت کرے اور بھنڈارہ کا پکا ہوا کھانا پائے اور سات برس تک کچھ نقد تنخواہ بھیجا وی اور ہر بھنڈارہ والے قیدی کو ایک یا دو نشان مشقت روزانہ حاصل کرنا ہو گا اور کوئی قیدی ایک سال میں تین سو نشان سے کم حاصل نہ کرے اور جب تین سو نشان سے کم حاصل کرے تو وہ برس اسکے سات سال میں شمار ہو گا غرض سات برس تک روزانہ سخت مشقت کرنے اور دو ہزار ایک سو نشان حاصل کرنے کے بعد دائم بحبس قیدی بن کلاس میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن کلاس والے قیدی خشک رسد پاویں گے اور انکو بے قدر نقد بھی سرکار سے ملا کر دیا وی اپنے جو روپوں کو بھی ملک سے منگاسکتے ہیں

فٹ کلاس اسپین گنگ لیو ویشہ نور و ملازم خانگی شامل تھے۔

سکن کلاس اسپین سب پیٹری افسر فٹشی وغیرہ شامل تھے۔

تھارڈ کلاس اسپین دو گریڈ تھے ایک ایسے جسکی تنخواہ دو سو روپیہ و دوسرے دو سو روپے جسکی تنخواہ ایک سو روپیہ اور رسید تھی۔

فوتھ کلاس اسپین قیدیان آمد جدید شامل تھے انکو سوائے خشک رسد کے نقد کچھ نہ ملتا تھا بعد دو برس کے تاریخ آمد سے یہ لوگ تھارڈ کلاس گریڈ پی یعنی ایک روپیہ تنخواہ و رسید والے بنائے جاتے تھے۔

فٹھ کلاس اسپین قیدیان چین گنگ پیڑی والے منزائی شامل تھے۔

سکس کلاس اسپین انویڈ گنگ کمز ترین کلاس ہو کر شامل ہوتے تھے سکس کلاس ایسے و بی و سٹی۔ سکس کلاس ایسے کو بارہ آنہ و بی کو آٹھ آنہ اور سی کو چار آنہ ماہوار تنخواہ و رسید ملتی تھی اور ان انویڈ گنگ والوں کی رسید بھی جیسے ایک سو دو سو روپیہ و رسید سے کم تھی۔

فٹ اور سکن کلاس والے قیدیوں کو اجازت تھی کہ اگر وہ پانچ سو اسٹلنٹین شادی بھی کر سکتے ہیں۔ پٹی افسروں کا حساب فی صدی اور تنخواہ جو ابھی تک جاری ہے وہ اسی صاحب کے وقت میں ایجاد ہوئی۔

سکن کلاس میں جو فٹشی و ریٹرو وغیرہ شامل تھے انکی نسبت حکم تھا کہ اگر وہ ہوشیار ہوں اور اچھا کام کریں تو سچا س روپیہ تک انکی ترقی ماہانہ ہو سکتی ہے۔ کرنیل میں صاحب کے وقت میں تاریخ آمد سے بارہ سال کے بعد ایک ماہ تھا مگر ایک لیوٹنٹ شریطہ رہائی والوں کے یکدم فرہین ہو جاتا تھا مہینہ بھر جہاں چاہے رہے صرف پہلی تاریخ ہر ماہ کو پریٹ میں

تیار ہو کر اسکی آمدنی بقدر گذران جور و بچون کے کافی نہ سمجھی جاوے تو کوئی آدمی اپنے  
عیال و اطفال کو نہیں بلا سکتا اور صرف جور و بیا بچون کو بلا سکتا ہی بھائی یا والدین یا  
کسی دوسرے رشتہ دار کو نہیں بلا سکتا بلکہ کوئی آدمی بھی انکے پہنچانے کو ساتھ نہیں لے سکتا  
اور تمام راہ خراج قیدی کو دینا ہو گا سزا کی طرح کی بددھندیں دے سکتی۔ پکستان جہان  
ہاں صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم کے وقت سے یہاں قیدی عورتوں کا آنا شروع ہوا سو  
اس وقت سے ۱۸۷۴ء تک یہ قاعدہ رہا کہ جب مرد و عورت جہاز سے اترے تو اسی دن اگر  
چاپا ہین تو شادی کر سکتے تھے لیکن بعد کرنیل فورڈ صاحب ۱۸۷۶ء میں یہ حکم ملا کہ تاریخ  
۱ ستمبر سے تین ماہ بعد عورتوں کی شادی ہو سکتی ہو مگر مردوں کے واسطے کوئی قاعدہ  
مقرر نہوا بعد کرنیل مین صاحب بہادر ۱۸۷۸ء میں مردوں کے واسطے تین برس اور  
عورتوں کے واسطے ایک برس تاریخ آمد سے شادی کرنے کے واسطے مقرر ہو گیا مگر جب جنرل  
سٹوارٹ رونق افروز ہوئے تو ۱۸۷۸ء سے عورتوں کے واسطے تین برس اور مردوں  
کے واسطے سات برس مقرر ہو گئے لیکن جب ۱۸۷۹ء میں نیا قانون آیا تو اس میں مردوں  
کے واسطے دس برس اور عورتوں کے واسطے پانچ برس مقرر ہوئے اب کوئی مرد جب تک  
۱۰ گنٹ لیو ہو کر گھر وغیرہ نہ بنالیوے اور کھیتی یا گائے گورو بقدر پرورش ایک عورت کے  
نیا کر لیوے تو شادی نہیں کر سکتا۔ جو کلاس بندی اور تنخواہ قیدیوں کی حسب غنائش  
رل پیئر صاحب بہادر کے ۱۸۷۹ء میں بعد کرنیل فورڈ صاحب کے مقرر ہوئی تھی وہی  
کلاس بندی برابر ۱۸۸۰ء تک رہی لیکن اخیر ۱۸۸۰ء میں کرنیل مین صاحب بہادر نے  
سب قاعدہ اسٹریٹ سٹنٹ یعنی پناگان سینگا پور کے چھ کلاس حسب مندرجہ ذیل  
مقرر فرمائے۔

اور جس جس جتنے بچے عورتیں کو نیکی اور سپرد کوئی دوسری بیہوش ادیگی اور پردہ نشین عورتیں ایک طرف اور دوسری قسم کی عورتیں ایک طرف اپنے اپنے مردوں کی حفاظت میں رکھی جاؤ گی اور جس قیدی کا عیال و اطفال آجائے اگر وہ چاہے گا تو حسب قاعدہ مولین کے اسکو اس سٹینٹ میں رہائی بھی دی جاوے گی اور ایسی عورتوں کو وہاں وہ میلوں بچوں کو چار برس کی عمر تک ایک روپیہ اور آٹھ برس تک دو روپیہ اور بارہ برس تک تین روپیہ ماہوار بطور تنخواہ کے سرکار سے ملا کر لیا اور لڑکوں کے پڑھانے کے واسطے سرکار کی طرف سے ایک سٹینٹ اسکول بنایا جاوے گا اور اس میں قیدیوں کے بچے پڑھا کرینگے ایسے لوگوں کو اول مرتبہ سرکار کی طرف سے لین میں گھر بنا دیے جاوے گئے اور جب وہی عورتیں چارہن گئی تو سرکار گئے ملک کو پہنچا دیوے گی۔

۱۹۷۱ء میں جب بعد کرنیل فورڈ صاحب بہادر سٹینٹ ماتحت چیف کسٹریبر ہا کے ہو گیا تو اس وقت سے یہ قاعدہ بنانے جو وہ بچوں قیدیوں کا بدلنا شروع ہوا یعنی جب ۱۹۷۵ء میں چند قیدیوں کی درخواست واسطے بنانے جو وہ بچوں قیدیوں کے چیف کسٹریبر ہا کو بھیجی گئی تو حکم ہوا کہ جب تک قیدیوں کو تین برس اس سٹینٹ میں نہ لیں تو وہ بچے عیال و اطفال کو نہیں بلا سکتے پھر کرنیل فورڈ صاحب کے آخر وقت تک یہی دستور رہا مگر جب ۱۹۷۸ء میں کرنیل صاحب سپرنٹنڈنٹ ہو کر تشریف لائے تو بجائے تین برس کے چھ برس ہو گئے اور ان کے بعد جب جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر ریٹنڈنٹ چیف کسٹریبر پورٹلیم کے ہوئے تو چھ برس کے سات برس ہو گئے اور پھر اسی عہد میں جب ماہ اگست ۱۹۸۰ء نیا قانون بنکر آیا تو پھر سات برس سات برس بڑھ گئے اب ۱۹۸۰ء سے یہ قاعدہ ہو کہ جب تک کوئی قیدی بعد انقضاء دس برس کے فٹ کلاس ہو کر کٹ نہ لیلیو اور گھر وغیرہ

بلانے کے واسطے جو تجویز اور طریقہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک بہتر معلوم ہو وہی  
 سو حضور میں رپورٹ کر دو اسکو سنہ کار منظور کر کے حکام صارفہ فراویگی پہلے جو جان ہاٹھ  
 کے وقت میں حکم بال بچوں کے بلانے کا جاری ہوا تھا اہمین کیستہ رخصتم تھا اور علاوہ  
 اسکے بوجہ قرب ایام بغاوت کے لوگ اس سٹنٹ کو آنا پسند نہیں کرتے تھے پس اب اس  
 سٹنٹ اور غلطی کے رفع کرنے کو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک یہ عمدہ بندوبست قیدیوں کی  
 عیال و اطفال بلانے کے واسطے ہو اور اسی مضمون کی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہ حضور  
 کو رٹ رپورٹ کرتے ہیں اور وہ یہ کہ جو کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہے  
 وہ اول ایک خط اپنی طرف سے اس مضمون کا انکو لکھو کہ تم عورتوں میں سے جو کوئی  
 ہمارے پاس آنا چاہی ایک معتبر آدمی غریزون سے ساتھ لاو جو اور مجسٹریٹ ضلع جسکو  
 سچ راہ دیوگا اور اس ہر اسی آدمی کے ساتھ تم بذریعہ خرچ سرکاری کلکتہ بدر اس یا  
 یعنی میں پہنچ جاؤ اور پھر وہاں سے صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کا بندوبست  
 شروع ہو گا جس قیدی کا بال بچہ آنے کو راضی ہو اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ ایک جٹھی  
 کم کپتان گھاٹ کلکتہ یا بدر اس یا بمبئی کے دیونگے اور وہ چٹھی بذریعہ اپنے خط کے  
 مدی اپنے گھر کو بھیج دیوگا کہ اسکے عیال و اطفال کلکتہ وغیرہ میں جیسی صورت ہو  
 و بچکر اُس جٹھی کو صاحب موصوف کے حوالہ کریں گے وہ ایک سال میں چار مرتبہ عیال و  
 اطفال قیدیوں کو پورٹ بلیر روانہ کیا کریگا اور جب تک وہ لوگ کلکتہ وغیرہ میں رہیں گے  
 ہی صاحب انکو خوراک اور مکان سکونتی کا بندوبست کر دیوگا اور جس جہاز پر  
 ورتین آئیں گی اُس جہاز کا کپتان اور دو سرے اشہر سڑے عورت دار و شرم واسے  
 کریں گے تاکہ قیدیوں کی عورتوں کو نہایت خبر داری اور عزت و آبرو سے بیان لاویں

سرکار سے تجویز ملتی تھی اور اگر وہ صاحب کے وقت سے جان لائن صاحب سپرنٹنڈنٹ  
 دوم کے وقت تک تو یہ دستور رہا کہ جب تک قیدیوں کی آمد و رفت میں یہ بچنے کے بعد اپنے  
 بال بچوں کے بلانے کے واسطے خط لکھا کر ملک کو روانہ نہ کر دیوں تب تک انکی بیڑی نہیں  
 کاٹی جاتی تھی اور ہر شخص سے جبراً و ترغیب دیکر خطوط واسطے بلانے کے عیال و اطفال کے  
 گھروں سے گھر کر کر نیل میٹر صاحب کے عہد میں یہ جبراً بلانا عیال و اطفال کا تو منہ ہو گیا لیکن  
 ۱۹۲۶ء تک یہ دستور رہا کہ اگر کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہتا تو سرکار  
 اپنے خرچ سے بخوشی منگا دیتی مگر جب جنرل میئر صاحب جنکو سرکار نے واسطے بندوبست  
 ترقی سٹیشن کے یہاں بھیجا تھا بعد میں کر نیل میٹر صاحب کے تشریف لانے اور دیکھا کہ باوجود  
 ایسی کوششیں ترغیب و جبر کے اب تک کچھ عیال و اطفال قیدیوں کے سٹیشن میں نہیں گئے  
 تو ضرور اس کے بن بندوبست میں کچھ سقم ہے کہ جس کے سبب ہندوستانی آدمی اپنے بال بچوں کو  
 بلانا نہیں چاہتے چنانچہ صاحب مروج نے ایک بری ملول بطول رپورٹ اس بارہ میں سرکار  
 کو لکھی اور انکی کوشش کے سبب سے تو اعداد و اندازہ ذیل حسب مائیت سرکار کے جاری ہو کر  
 ہر خاص و عام کو رپورٹ پر پڑھ کر سنائے گئے کہ اسکی بجائے قتل واسطے ملاحظہ ناظرین کے  
 درج ذیل ہے۔

حکم عام پیشگاہی میجر فورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر انڈمان

جنرل میئر صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہند جو اس جزیرہ میں تشریف لائے تھے انکی مشاہدہ  
 کے سبب سے جان لائن صاحب بہادر گورنر جنرل ہند یہ حکم جاری فرماتے ہیں کہ قیدیوں کو  
 جو اپنے عیال و اطفال کی جدائی کے سبب سے غمگین رہتے ہیں سرکار کو منظور ہو کہ انکو اس  
 غم سے چھوڑا دیوے اس واسطے سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کو حکم ہے کہ قیدیوں کے بال بچوں کو

بلانے کے واسطے جو تجویز اور طریقہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک بہتر معلوم ہو وہ  
 موجود رہیں رپورٹ کرے تو اسکو سرکار منظور کر کے حکم صادر فرماوے گی پہلے جو جان ہمارے  
 کے وقت میں حکم ہاں بچوں کے بلانے کا جاری ہو اٹھا اٹھائیں کہ یہ تہہ بہ تہہ تھا اور علاوہ  
 اسکے بوجہ قرب ایام بغاوت کے لوگ اس سٹیشن کو آنا پسند نہیں کرتے تھے پس اب اس  
 حلقہ اور غلطی کے رفع کرنے کو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک یہ عمدہ بندوبست قیدیوں کے  
 عیال و اطفال بلانے کے واسطے ہو اور یہی مضمون کی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہ حضور  
 گورنمنٹ رپورٹ کرتے ہیں اور وہ یہ کہ جو کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہے  
 وہ اول ایک خط اپنی طرف سے اس مضمون کا انکو لکھو کہ تم عورتوں میں سے جو کوئی  
 ہمارے پاس آنا چاہی ایک معتبر آدمی عزیزوں سے ساتھ لاؤی اور مجسٹریٹ ضلع کو  
 خرچ راہ دیوے گا اور اس ہمارے آدمی کے ساتھ تم بذریعہ خرچ سرکاری کلکتہ مدراس یا  
 بمبئی میں پہنچ جاؤ اور پھر وہاں سے صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کا بندوبست  
 شروع ہوگا جس قیدی کا بال بچہ آئے کو راضی ہو اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ ایک جٹ جمعی  
 بنام کپتان گھاٹ کلکتہ یا مدراس یا بمبئی کے دیوینگے اور وہ چٹھی بذریعہ اپنے خط کے  
 قیدی اپنے گھر کو بھیج دیوے گا کہ اسکے عیال و اطفال کلکتہ وغیرہ میں جیسی صورت ہو  
 پہنچ کر اُس جٹھی کو صاحب موصوف کے حوالہ کرینگے وہ ایک سال میں چار مرتبہ عیال و  
 اطفال قیدیوں کو پورٹ بلیر روانہ کیا کرے گا اور جب تک وہ لوگ کلکتہ وغیرہ میں رہینگے  
 تو وہی صاحب انکو خوراک اور مکان سکونت کا بندوبست کر دیوے گا اور جس جہاز پر  
 یہ عورتیں آئیں گی اُس جہاز کا کپتان اور دو سرے افسر سرے سخت دار و شرم والے  
 ہوا کرینگے تاکہ قیدیوں کی عورتوں کو نہایت خبر داری اور غصہ نہ آئے اور وہ یہ بیان لاویں

سرکار سے توجہ نہ تھی اور اگر صاحب کے وقت سے جان لپٹن صاحب پرنسپل  
دوم کے وقت تک تو یہ دستور ہا کہ جب تک قیدیوں آمد جدید یہاں پہنچنے کے بعد اپنے  
بال بچوں کے بلائے کے واسطے خط لکھ کر ٹک کو روانہ کر دیوں تب تک انکی بیڑی نہیں  
کاٹی جاتی تھی اور شہر جس سے جبراً و ترغیب و یکو خطوط واسطے بلائے انکے عیال و اطفال کے  
لکھواتے تھے۔ مگر کرنیل میئر صاحب کے عہد میں یہ جبراً بلانا عیال و اطفال کا تو مند ہو گیا لیکن  
۱۹۱۵ء تک یہ دستور ہا کہ اگر کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہتا تو سرکار  
اپنے خرچ سے بخوشی منگادیتی مگر جب جنرل میئر صاحب جنگو سرکار نے واسطے بندوبست  
ترقی سٹینٹ کے یہاں بھیجا تھا بعد مگر کرنیل میئر صاحب کے تشریف لائے اور دیکھا کہ باوجود  
ایسی کوشش و ترغیب وجہ کے اب تک کچھ عیال و اطفال قیدیوں کے سٹینٹ میں نہیں گئے  
تو ضرورت کے بندوبست میں کچھ سقم ہو کہ جسکے سبب ہندوستانی آدمی اپنے بال بچوں کو  
بلانا نہیں چاہتے چنانچہ صاحب مہرج نے ایک بری ملول ٹیول رپورٹ اس بارہ میں سرکار  
کو لکھی اور انکی کوشش کے سبب سے تو آمد مند رہنے ذیل سبب ہدایت سرکار کے جاری ہو کر  
خاص و عام کو پرنسپل پر پڑھ کر سنائے گئے کہ اسکی جتنی نقل واسطے ملاحظہ کرنا ظہرین کے  
ج ذیل ہو۔

حکم نام پیشیا ہی مگر فوراً صاحب پرنسپل پورٹ بیر انڈمان  
جنرل میئر صاحب سکاٹری گوٹونٹ ہند جو اس جزیرہ میں تشریف لائے تھے انکی سفار  
ہمیشہ جان لانس صاحب بہادر گورنر جنرل ہند یہ حکم جاری فرماتے ہیں کہ قیدی لوگ  
پنے عیال و اطفال کی جدائی کے سبب غمگین رہتے ہیں سرکار کو منظور ہو کہ انکو اس  
موجودہ ایویو واسطے پرنسپل پورٹ بیر کو حکم ہو کہ قیدیوں کے بال بچوں کو



سیدیکل پریشا پر حاضر ہونا پڑتا تھا اور باقی دنوں جہاں چاہیں رہیں اور جو کام چاہیں  
 سو کریں کریں فوراً صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ چہارم کے اخیر وقت تک بھی ایک ماہ سے  
 دوسرے ماہ ہو جانے کو پاس یا اجازت کی ضرورت نہ تھی پیشہ درجب چاہیں اور ملازم  
 منقشی لوگ جب اپنے کام سے فراغت کر لیں یا اپنے افسر سے پوچھ لیں تو ہمیں  
 میں چاہیں جاویں کوئی مانع و مزاحم نہ تھا۔ پاس کا تو کوئی نام بھی نہ جانتا تھا  
 شمع سے اگست ۱۸۷۷ء تک ریل و رسائل اور آمد و شد خطوط قیدیوں کی  
 لٹوک مثل فری لوگوں کے تھی قیدی لوگ اخبار و کتاب و نوٹ و ہندو سی جو  
 تھے سونگاتے تھے اور جو چاہتے یہاں سے بھیجتے بلکہ ملک کے مالدار اور سیٹھ  
 قیدیوں کی چھانٹ چھانٹ کر دوکاندار بنایا جاتا تھا تاکہ اپنے گھر سے پیسا اور مال  
 دوکان لگا دیں اور ٹکنٹ کو نفع پہونچاویں۔ اس شروع آبادی شملت میں  
 رائے والی پیکل یعنی اچار کی بوتل یہاں ایک روپیہ کو بکتی تھی تو راکھو جی اور  
 داس اور کرشن داس اور کھٹیاو اور دیال جی بمبئی کے سینٹھون نے یہاں  
 روپیہ کمایا بلکہ جب یہ لوگ یہاں سے ہزاروں لاکھوں روپیہ جمع کر کے بعد  
 جادو سراے خود اپنے ملک کو واپس گئے اور ان کے روپے کی دھوم دھام کی  
 رہ گورنمنٹ کو پہونچی تو دوسرے قیدیوں کی نسبت وہاں جان ہو گئی اور  
 قیدیوں کو رفتہ رفتہ سرکار نے کم کر دیا۔ شروع آبادی شملت میں کہ جب  
 آباد کرنا منظور تھا تو اگر کوئی قیدی بروقت روانہ ہونے کے اپنے ضلع سے  
 رت پھرن کو سرکاری خرچ سے ساتھ لے جاتا چنانچہ میر ولایت حسین اور پران سکھ  
 میں اپنے قبیلوں کو ساتھ لیکر آئے تھے اور یہاں ان فری اور تو کو بھی

ذکر  
 پاس

ذکر آزادانہ  
 قیدیوں

ذکر مالدار  
 ایام ساہو

ذکر اپنے خیال اظہار  
 قیدیوں

تینک چینی اے خوش روئی کو بہت پسند فرمایا مگر قلیل تنخواہ اور پچھلے پرانے کپڑے قیدیوں پر  
پسے ہوئے دیکھ کر صاحب مدوح نے مجبوراً گورنمنٹ واسطے ترقی تنخواہ قیدیوں کے رپہ  
کی اور یہ بھی سفارش کی کہ سال میں تین مرتبہ قیدیوں کو سرکار سے کپڑے بھی دیا جاو  
چنانچہ وہ سفارش منظور ہو کر تنخواہ قیدیوں کی سترہ روپے میں بید کر نیل فورڈ صاحب  
حسب مندرجہ ذیل مقرر ہوئی اور اس وقت سے کپڑے بھی ملنے لگا۔

۴۰۰ قیدیوں پر	سے رامپوری	قوزین کا کشیم یعنی جودار
۴۰۰ " "	" "	شعبہ زین کا کشیم یعنی ناٹب جدار
۲۵۰ " "	" "	مکلیدار
÷ ۱	مشقتی قیدیوں کے تین کلاس مقرر ہوئے	÷

فستق کلاس	۳۴	یو پی بی
سکن کلاس	۴۰۲	"
تختہ کلاس	۲۲	"

اور نشی سے مامواری سے دھنسا مامواری تک اور اس میں طرح ریڑیا ہو لیل وغیرہ اور بڑے لوگوں کو اچھی اچھی تنخواہ ملنے لگی اور ڈاکٹر اگر صاحب کے وقت سے نرخ غلہ کا ۱۶ سیر اور اور گھی پونے دو سیر مقرر ہو گیا تھا تو سب قیدی تنخواہ دار اس وقت سے نامو قوفی تنخواہ کے بہت آرام سے رہتے تھے اس سبب سے جرائم گریز یا فرار کا نام نہ رہا۔ جان ہاٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم کے وقت میں سوائے ان کلاسوں مذکورہ بالا کے ایک کلاس بیشیہ ورنڈ بھی مقرر ہوا یہ لوگ عدہ مامواری سرکار میں نہیں دیتے تھے اور اپنے طور پر دوکان وغیرہ ہریشہ کر کے اپنا گزارہ کرتے تھے ان پیشہ وروں کو ہفتہ میں ایک دفعہ اتوار کے روز

دوستوں کی کمائی کا ٹھیکہ لے لگا اور ایک محروم واسطے پیمائش کمائی کے مقرر ہوا بعض شہر  
 آدمی چار چار پانچ پانچ روپیہ روزانہ پیدا کرتے تھے مگر نسبت اور کمال کچھ بھی نہیں کما سکتے  
 اور بہت آدمی ہسپتال میں داخل ہو کر کام نہیں کرتے تھے۔ اس واسطے یہ بندوبست ہوا کہ  
 نیز دوستوں کی کمائی سے بیمار اور کمزوروں کا بھی گزارہ کرایا جاوے اور وہ بار بار کام کے  
 دن نہ پڑے۔ جب کمائی کا حساب ہو کر اسکا روپیہ سیکشن سیکشن کو ملتا تھا تو جس سیکشن میں  
 جتنی بیمار اور کمزور ہوتے تھے انکا خرچہ بھی اُسی روپیہ سے دلوایا جاتا تھا مگر تو بھی تھوڑے  
 دنوں کے بعد بہت آدمیوں کے پاس سیکڑوں روپیے جمع ہو گئے۔ سرکاری طرف سے  
 دوکان مقرر تھی اُس میں سے جو جسکا جی چاہے خرید کر کھاوے میوے بھنڈا رہ کا دستور یہ حکم  
 موقوف ہو گیا لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے دیکھا کہ اس بندوبست میں  
 غبن بہت ہو اس واسطے بشرح ذیل نقد تنخواہ مقرر ہو گئی۔

ذکر کا  
 ہوا

۴۴ قیدی پر

۴۴ قیدی پر

۴۵

ڈویژن کانکشن یعنی جمعدار۔ ۳۳ روپیہ ماہواری  
 سب ڈویژن کانکشن یعنی نائب جمعدار۔ ۳۳ روپیہ ماہواری

لیدار

لکھنؤ

اروپائی یونیورسٹی

لکھنؤ سے سے تنگ

مقتی قیدی

ن محروم

اس حساب سے چار چار سو قیدیوں کا ایک ایک ڈویژن مقرر ہو کر اسپر ایک بڑا او  
 چھوٹا دو جمعدار اور مولہ ٹو لیدار واسطے حفاظت اور لینے کام کے مقرر ہو گئے یہی بندوبست  
 ٹیلر صاحب پرنٹنگ موم کے وقت تک رہا مگر جب بعد کرنیل ٹیلر صاحب بہار  
 ۱۲- اکتوبر ۱۹۶۳ء جنرل نیپیر صاحب بہار پورٹ بلیر کو تشریف لائے تو قیدیوں کا

## CHAPTER II

*On the Rules and Regulations for the management of convicts from 1858 to 1879, and their various changes from time to time*

### فصل چہارم

دستور العمل سابق و حال جو ابتداء و شمع سے آج تک  
اس سٹینٹ میں جاری ہوتے ہیں

اس سٹینٹ کے دستور العمل و قواعد ابتداء و شمع سے آج تک وقتاً فوقتاً صرف  
سپرٹنڈنٹوں وغیرہ کی رائے پر ایسے بار بار بدلتے رہے ہیں کہ شاید اسکا نظیر کسی دوسری  
جگہ پایا نہ جائے۔ ایک فعل جو کسی ایک وقت میں موجب مہربانی اور تعریف کا تھا وہی فعل  
دوسرے وقت میں داخل جرم کبیرہ ہو گیا اس واسطے مجبوز و ضروری ہوا کہ ابتداء سے آبادی سٹینٹ  
سے جو جو پھیر بھارا اور تبدیل مضابطہ و دستور العمل بیان ہوتے رہے ان سب کو اجمالاً  
یہاں تحریر کر کے ناظرین کتاب ہذا کو اس لطف سے بھی خالی نہ رکھوں۔ ڈاکٹر واکر صاحب  
جو پہلے جیل اگرہ کے سپرٹنڈنٹ تھے اب پورٹ بلیئر کے سپرٹنڈنٹ و کسٹرن مقرر ہو کر دسویں  
مارچ ۱۸۷۹ء کو مع ایک جہاز قیدیوں کے پورٹ بلیئر میں پہنچے اس وقت مثل جیامائے  
کے یہاں بھی بھندارہ یعنی لنگر مقرر ہوا اور سب قیدیوں کو پکٹا ہوا کھانا دیا و وہ وقت  
سرکار سے ملنے لگا چونکہ اُس وقت جنگل کٹانے کی بہت جلدی تھی اور صرف بھندارہ کا  
پکٹا ہوا کھانا کھا کر جنگل کی کٹائی کا کام بہا بر نہیں ہوتا تھا اس واسطے مصلحتاً سب قیدیوں کو

واسے ویلا واسے درد اولیٰ حسرت کی نذا  
 بعد تحقیقات پھانسی شیر غلی کو بھی لگی  
 تھی خطا جسکی وہ پھانسی پا گیا تحقیق سے  
 آفرین صد آفرین ہر دم پہنزل اسٹوارٹ  
 ڈر سپرٹنڈنٹ ہوتا آپ کی جا پر اگر  
 ہر انصاف اسکا نام اسکا عدل ہو  
 تنک ہم قید ہیں سایہ ترا ہم پر ہو  
 لارجم و نائب انکے سب رحیم  
 ٹرنڈنٹ صاحب نائب و مختار گل  
 مین فٹ سٹنٹ صاحب بیعتل  
 شت جنہیں کہتی ہر مسٹرین خلق  
 بہادر نام جنگارین ہو  
 رک حصہ کی دل ہر چھینتی  
 بیان چھوڑے سب کمال  
 اسکتا نہیں اس بحرین  
 و تھا بھہ قصہ ہر دراز  
 رخ نے تو بول اٹھا

ساج عیب

آسمان سے ارض تک تھی ارض سے تا آسمان  
 قابض ارواح نے منہ کی کھینچی اُسکی جان  
 حاکم اپنے کو بجا ہو کر کہوں نوشیروان  
 قیدیان بیگنہ کو تم نے رکھا با امان  
 قیدیان نارنجہ شیشین کی لیتا صابان  
 کب ہوا اسکا شکر جسے کب ہو یہ اپنی زبان  
 ایک دن دیکھینگے تیرے فیض سے ہندستان  
 ایسے حاکم ایسے نائب حق ہو ہم پر مہربان  
 جو دین حاکم کہوں انصاف میں نوشیروان  
 یکہ تاز کشور انصاف ہیں وہ بیگان  
 دیر شرم و زود رحم و خوش سخن شیر زبان  
 حضرت عیسیٰ کی صورت قیدیوں پر مہربان  
 خوش بیان خوش کلام خوش سخن خوش داستان  
 نطف حق کہتے ہیں جسکو قیدیان انڈمان  
 وصف کس کس کا کہوں مجھے نہیں ہوتا بیان  
 فکر کرتا سچ کی لیکن بیان ہو تو امان  
 جان ظالم سے چھٹی مظلوم سے چھوٹا جان

۱۵۷۲ء کے عدد جو ۱۹۸۷ء ہوئے اوسین سے فرق باقی یعنی حرف ب کے دو عدد اور  
 کل ۱۱۵ عدد کم کرنے سے ۱۹۷۲ء باقی رہتا ہے جو تاریخ اس پر ہے

دل پر نقش ہو گئی کہ اس جنگلی اور وحشی کے اس فعل میں کوئی آدمی شریک نہیں تھا اور اگر شریک ہوتا تو یہ واردات نمونے پاتی اور غالباً ایسا متحیر شاہد راہب یا نواب ہو جاتا مگر غرض یہ ایک حرکت عظیم بمقام پورٹ بلیر ایسا واقع ہوا کہ کسی تواریخ میں کوئی معرکہ اسکا نظیر و ثانی پایا نہیں جاتا یہ واردات محض اسکی قدرت کاملہ کا ظہور تھا گو بہت سے خوشامد سی مسلمان اور دنیا پرست مونیونوں نے واسطے سزا دہس قاتل کے اس بات کا فتویٰ دیا تھا کہ اسکی لاش جلا کر اسکی راکھ سوز کی کھال میں بھری جاوی یا وہ زندہ ہی جلا دیا جاوی اور اس قسم کے دوسرے سخت عذاب بہر کیے جاویں مگر مر جاد و صد آفرین حاکمان وقت پر کہ انھوں نے کسی کی بات کو نہیں سنا اور لارڈ وچ ہاؤس سے شخص اولوالعزم کے قاتل کو وہی سزا دی کہ وہ اگر کسی ادنیٰ قیدی کو مار ڈالتا تو اسکو اس حالت میں بھی وہی سزا ہوتی مگر جھنڈا شاہ نام ایک سر بھنگی فقیر جو ساہا سال سے مونٹ ہریٹ میں ڈھونی لگائے ہوئے بیٹھا ہوا اور جو واقعہ ۲۱- دسمبر ۱۸۵۷ء ضلع بریلی سے بجرم ترغیب ہی بغاوت ۴۴ برس کا سزایاب ہو کر پورٹ بلیر کو آیا تھا اور جسکو حسب از منہ ضلع بریلی کے ۲۱- دسمبر ۱۸۵۷ء کو رہا ہونا چاہیے تھا اب تک رہا نہیں ہوا اس کے بظاہر یہ وجہ قید کہنے میں جو حکمت ہی ہم عوام اسکو نہیں جانتے۔

بقول شخصے۔ رموزِ مملکت خویش خسروان دانند۔

اشعار مؤلفہ مولوی ایوب خان محرر پر سونیس ہیٹ جو مناسب حال اس جگہ کہ ہیں واسطے ملاحظہ ناظرین کے تحریر ہوتے ہیں

عمدہ لندن گورنر جنرل ہندوستان	قیدیوں کی پرورش کو لائے تشریف آندا
پنجشنبہ فروری کی آٹھویں تاریخ تھی	روزِ محشر سے وہ شب پیدا ہوئی تھی تو امان
آفریدی شیر علی نے چھوری سے بسل کیا	نیل کا ٹیکا لگا یا قیدیوں پر جاودان

عالم بخودی کا طاری ہو گیا اور بدن کا اپنے لگا۔ اس حادثہ عظیم کا ایسا درد دل پر غالب ہوا  
 کہ پرون تک میری وہی حالت رہی اور جن لوگوں نے یہ خبر رات کو سنی تھی انہیں رات کو  
 کوئی نہیں سو یا نہیں سمجھتا تھا کہ شاید تھوڑی دیر کے بعد سب ناپوا اڑا دیے جائیں گے اور  
 کوئی تنفس از قیام قیدی زندہ نہ بچے گا غرض یہ حالت عرصہ تک لوگوں کے دلون پر رہی اور  
 نہایت خائف و لرزان تھے اور جب شروع سراج شروع ہوا میں کلکتہ سے پلیٹ صاحب  
 ڈپٹی کمشنر پولیس کلکتہ اور لالہ ایشری پرشاد ڈپٹی کلکٹر سبوج گڈہ اور دوسرے بہت سے منتخب  
 و کار گزار ملازم پولیس بنگال کے واسطے تحقیقات اس مقدمہ کے پورٹ بائیر کو آئے اور  
 ایشری پرشاد و دیگر جو سراج میں ہم لوگوں کے مقدمہ کی جلد دے میں ایک چھوٹے  
 درہ دار پولیس سے ایک دم ڈپٹی کلکٹر ہو گئے تھے اس بات کا بیڑہ اٹھا کر آئے تھے کہ ہم سب بڑے  
 ون کو جو پورٹ بائیر میں ہیں اس مقدمہ میں ضرور داخل کرینگے غرض اُنکے پونچنے پر پانچون  
 کی شورش مچ گئی کیونکہ قیدیوں کو بلایا کر دم دینے لگے کہ اگر تم کسی بڑے آدمی پر یہ مقدمہ  
 کراؤ تو تم تمہاری رانی کرا دینگے اس امید پر پچاسون وائٹم انچس قیدی جھوٹی گواہی  
 تیار ہو گئے مگر اتفاق سے وہ واردات ایسے شخص کے ہاتھ سے اور ایسے دور و دراز  
 واقع ہوئی تھی کہ ہم لوگوں پر کوئی ذریعہ کی طرح کے الزام لگانے کا قائم نہیں ہو سکتا تھا  
 اسکے جنرل اسٹوارٹ صاحب چیف کمشنر و میجر لیفٹننٹ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ و ریٹائر  
 حبسٹ اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ وغیرہ ایسے بیدار مغز اور ہوشیار اور ہر کس ناکس کے  
 اس جزیرہ میں اس وقت موجود تھے کہ لالہ ایشری پرشاد اور بہت دوسرے پولیس و انکا  
 و مثل سابق کوئی یگانہ اُنکے خچہ اُحق میں نہ پہنسا اور انکی سرخروئی و کارگزاری  
 نہ ہوئی اور جس قدر اصل بات تھی سو وہ مثل آئینہ کے تھوڑے روز کے بعد ہر جا

چنانچہ فطین مین سے کسی نے اسکو نہیں دیکھا کہ کہاں سے آیا اور کون ہے۔ وہ دیکر چون والے  
 صاحب اور وہ بھری بند و قون والے اہل پولیس تقدیر سے انھوں سے اندھے ہو گئے تھے  
 جب وہ وار کر چکا تب دیکھا گیا کہ پشت پر لارڈ صاحب بہادر کے ایک شخص بیٹا ہوا چھری سے  
 گمراہی اسوقت کی خبر داری اور ہوشیاری سے کیا کام ہوتا تھا۔ میری غرض اس بحث و  
 محبت سے یہ کہ خدا جو چاہے سو کرے بند و قون کا انتظام و بند و بست اُسکے حکم اور تقدیر  
 کو نہیں بدک سکتا ہے وہ جو چاہتا ہے سو ہوتا ہے اور جو چاہا سو کیا اور جو چاہیگا سو کرے گا  
 توریت و انجیل اور دوسری مقدس کتابیں اور صحائف اور قرآن مجید اور ہندوؤں کا  
 بید اور شاستر غرض سب مذہبی کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ خدا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے  
 اگر تمام دنیا اور اُسکے عقلا اور زور و آوج جمع ہوں تو بھی اُسکے ارادہ کو روک نہیں سکتے۔  
 اب بعد ختم اس قصہ جانکاہ اور سترائی کے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر کوئی ایسا بڑا  
 امیر کبیر دارالامام سلطنت ہند وراجون یا مسلمان بادشاہوں کا کسی جگہ میں ایسی بیدری  
 سے بلا وجہ مارا جاتا تو شاید وہ مقام بلکہ علاقہ تاسع مع زن و بچہ کے توپ سے اڑا دیا جاتا  
 لیکن سرکار انگریزی نے جو اس مقدمہ میں منصف مزاجی کی ہر وہ بلا شجہ سیکڑوں برس تک  
 قابل یاد کاری کے ہے یہ خاکسار کا تب اوراق ہمارے قتل لارڈ میو صاحب کے روس اینڈ مین  
 حاضر تھا بوقت عجبے فجر کے ۹ فروری سنہ الیہ کو فشی محمد اکبر زمان صاحب نے جو میرے گھر کے  
 سامنے رہتے تھے مجھ کو آواز دیکر باہر بلایا اور کہا کہ تم نے کچھ سنا ہے میں نے کہا نہیں پھر فرمایا کہ لارڈ صاحب  
 مارے گئے کسی شخص شیرانام پنجابی نے لارڈ صاحب کو مار ڈالا میں یہ خبر دشت اثر شکر ہتھ بٹکا  
 رکھا اور سیانہ میرے منہ سے آہستہ سے یہ بات نکلی کہ یہ خبر غلط ہوگی ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی  
 آدمی لارڈ صاحب بہادر کو مار سکے تب انھوں نے کہا نہیں یہ خبر صحیح ہے میں نے تحقیق سنا ہے تب تو پھر



بہ نسبت پہلے کے بہت کچھ انتظام کیا گیا تھا اور سکرٹری صاحب اس سب سے لارڈ صاحب کو  
 کبھی بعد غروب آفتاب کے باہر نہیں رہنے دیتے تھے اور کمال درجہ کی خبرداری اور ہوشیار  
 ہو رہی تھی اور ایک مرتبہ خود لارڈ صاحب بہاؤ نے وہ جیسا بجا غلطی اور خبرداری دیکھ کر  
 ہنس کر کہ یہ بھی فرمایا تھا کہ مارنے والے کو یہ سب خبرداری اور ہوشیاری مانع نہیں ہوگی  
 اور یہ کلمہ گویا بطور عیشین گوئی کے کچھ ایسے وقت قدرت کا ملہ سے اُنکے منہ سے نکلا تھا کہ وہی  
 بات ظہور میں آئی۔ اب دیکھو کہ جب بوقت صبح کے لارڈ صاحب بہاؤ پچاس ٹائم سے اراوہ ٹوہٹ  
 جانے کا کیا تو پورا ٹ سکرٹری صاحب کس کس اصرار سے مانع ہو لیکن تقدیر نے نہ سنے دیا  
 اور اُس دن سوار سے ایک تنفس شیر علی کے سارے قیدی لارڈ صاحب کے اوپر غار ہرنے کو  
 تیار تھے اگر لارڈ صاحب تن تنہا قیدیوں میں پھرتے تو بھی کچھ جالے اندیشہ تھی لیکن تقدیر  
 اُس دشمن کے دروازہ پر کہ جو چھری تیز کر کے منظر بٹھاتا تھا لیکن اب جو موت کا وقت نزدیک  
 آیا تو باوجود جلدی کرنے کے ثبات بچکے اور بالکل تاریکی چھا گئی اور دشمن یہ موقع دیکھ کر برابر  
 پل پر ایک گاڑی کی آئین اگر چھپ رہا اور جب اُس گاڑی کے نزدیک لارڈ صاحب  
 پہنچے تو جنرل اسٹوارٹ صاحب کو کسی ضرورت کے سبب سے تقدیر نے لارڈ صاحب بہاؤ سے  
 علیحدہ کر دیا اور وہی ٹھیک طرف جدھر سے حملہ ہوا خالی ہو گئی گو دو شعلین بھی اگاڑی  
 تھیں مگر جب وقت اجل قریب آیا وہ بھی ٹھٹھانے لگیں ہائیں طرف اور پیچھے لارڈ صاحب بہاؤ  
 بہت بھاری انتظام تھا مگر تقدیر سے اُس طرف جہاں وہ دشمن چھپا ہوا تھا خالی تھی جب  
 اپنی جگہ سے شل برقی کے کوڈر لارڈ صاحب سے طویل القامت اور عظیم جوان پراسٹ  
 اور کمزور نے کہ اُنکے صرف مونڈھے تک بھی نہ پہنچتا آنکھ جھپکنے میں انکی پشت پر پہنچ کر دو  
 کاری زخم مار دیے جب تک کہ وہ لارڈ صاحب کی پشت پر نہ چڑھا تھا تب تک حاضرین و

فرمانہا گیا لیکن عندالدریافت اس خبر کی سماعت استقدر تھی جو اوپر مذکور ہوئی یہ آدمی بچا  
پڑتے وقت تک اپنے اس قصور عظیم کا ہرگز نائب نہوا بلکہ اس پر فخر کرتا تھا۔ جب اس کو اس عاج  
کو بقیام ویسپر بچانسی پر چڑھایا اور موافق معمول کے میجر پیفیر صاحب ہمارے میجر پیفیر نے فرست  
قادر شیخان جمدار ویسپر کے اُس سے کہا کہ بقیہ قتل لارڈ صاحب ہمارے کو بچانسی کا حکم  
اب تم کو جو کچھ کہنا ہو سو کہو اُس کے جواب میں بچانسی پر کھڑے ہوئے اُس نے بہت دیر سے  
کہا کہ میں نے جب اُس کام کا ارادہ کیا تھا تو اپنے تئیں پہلے سے مردہ سمجھ لیا تھا اگر میں  
اپنے تئیں مردہ نہ سمجھ لیتا تو وہ کام ہر گز مجھ سے صادر نہ ہو سکتا اور پھر کہا کہ مسلمان بھائیو  
میں نے تمہارے دشمن کو مار ڈالا اب تم شاہد ہو کہ میں مسلمان ہوں اور کلمہ پڑھاؤ دُفعہ  
کلمہ ہوشیاری سے پڑھاؤ میری بار بچانسی کی رستی سے گلا گھٹ کر پورا کلمہ ادا ہوا اور تھوڑی  
دیر اپنے ہاتھ پاؤں لڑکھڑا کر ایک ماہ چار روز بعد قتل لارڈ صاحب ہمارے اپنی واجبی سزا کو  
پہونچا۔ ناظرین کی خدمت میں عرض ہو کہ بعد مغرب پڑھنے اس قتل لارڈ صاحب ہمارے  
تائل کر کے وکیلین کہ یہ محض قدرت کاملہ اُس جناب باری کی تھی کہ جو ایک ایسے آدمی کے  
ہاتھ سے ایک ایسے عاوا العزم قائم مقام قیصر ہند کو باوجود موجودگی صاحب محافظین کے  
ایک آن میں قتل کر دیا کیونکہ بمقابلہ اس امیر کبیر کے شیر علی بنسرتہ ایک پتھر کے بھی نہ تھا  
گو بعض لوگ جو کارخانہ دنیا کو محض لوگوں کی غفلت کی اور بند و بست پر منحصر سمجھتے ہیں  
کہ کہیں گے کہ کچھ تدبیر کی غلطی ہو گئی ہوگی جو ایسا حادثہ واقع ہوا حالانکہ یہ سمجھ انکی سراسر  
غلط ہو کیونکہ اس عین بعد قتل لارڈ صاحب چیف جسٹس کا کلمہ کے لارڈ صاحب ہمارے  
کو دیکھ کر یہ خبر ملی تھی کہ اب کچھ لوگ یہ قتل لارڈ صاحب ہمارے کے بھی ہیں اور اسی غرض سے  
جب آخر اس عین لارڈ صاحب ہمارے کا کلمہ تشریف لائے تو وہ انکی کوٹھی پر گارد وغیرہ

ایسا موقع تھا ہونہ یا واجب نہ فروری ۱۸۵۷ء کو چار گھنٹ پہونچے اور لارڈ صاحب  
 سلامی ہو کر تمام سٹنٹ مین انکی آید مشور ہوئی تو اسے سمجھا کہ اب وہ موقع جسکی  
 ت سے تنہا ہی آپونچا سو اسطے اسنے اس دن چھری کو تیز کیا اور بارادہ کیا کہ  
 سپرنٹنڈنٹ صاحب اور گورنر جنرل صاحب دونوں کو مار ڈالو تمام دن وہ اس تاک پر  
 رہا کہ کسی صورت سے اس ٹاپو مین نہونچا چاہیے کہ جہان لارڈ صاحب ہمارے سر کرتے پھرتے ہو  
 اس تمنائیں شام ہو گئی اور شام کے وقت تقدیر آئی لارڈ صاحب کو اسی خبر پہونچ  
 کہ جہان یہ شخص چھری تیار کر کے منتظر تھا لے آئی بھجرو لنگر ہونے بوٹ لارڈ صاحب  
 کے پل ہو پڑا پر یہ شخص اپنی چھری بغل مین لیکر جھگ کی راہ سے مونٹ ہریٹ کو روڈ  
 کو اوپر چڑھتے وقت یہ شخص لارڈ صاحب کے پاس پاس پہنچا تھا مگر بوجہ سواری یا بو  
 اور روز روشن اور موجودگی دوسرے صاحبوں کے اسکو اس بد کام کرنے کا موقع نہ ملا  
 اور مونٹ ہریٹ پر جا کر بھی وہ ویسے ہی نا امید رہا اور آخر گھاٹ ہو پڑا کہ ڈی او  
 پتھرون کی آرمین چھپ رہا اور وہاں سے مثل شیر کے نکل کر گارڈ کو حیرتا ہوا لارڈ صاحب ہا  
 جاگرا اور وہ نا لائق کام کر کے اپنے ہمین تمام گروہ ارض پر پشتون تک بدنام کر گیا یہ شخص  
 کو بہت بد رو اور دہلا پتلا آدمی تھا مگر اپنی خلقت سے ایسا مضبوط اور شہ زور تھا کہ جب  
 بعد گرفتاری کے اسکو گورہ ہارک مین بہت بھاری جبری اور تنہا کری دیکر بند کیا اور گورہ  
 پہرہ اوپر مقرر کیا تو اسنے اس حالت مین بھی ایک دن رات کو مثل شیر کے کوڈ کو تکی کو  
 بچھا دیا اور سنتری کا سنگین چیمین کو اسکو زخمی کیا اور قریب تھا کہ سنتری کو قتل کر کے  
 قید سے بھاگ جاوے مگر دوسرے گورہ سے پہونچ گئے اور اسکو گوٹ پیٹ کر پھرنہ کر دیا اس  
 فخر کو رس ایلنڈ مین یہ بات تمام مشور ہو گئی تھی کہ شیر علی پہرہ داسے گورہ کو قتل کر کے

آپ سے تمہارے دل میں وہ تپتی شہین شہین تھی۔  
 اطراف پشاور کا رہنے والا ایک پہاڑی افغان تھا۔ بہت دن تک سواران پولیس  
 میں بلازم سرکار رہا تھا سرکاری سجداری میں اسے ایک افغان اپنے دشمن کو مار ڈالا  
 اس نے جرم قتل میں صاحب کشت ریشا ور نے ۴۰۰ روپے ملے اسکو پھانسی کی سزا  
 تجویز کی تھی مگر بوجہ نوے گواہان رویت قتل کے چیف کورٹ پنجاب نے سزا موت کا  
 سزا و جس بلعور ذریعے شور سے بدل دیا اور پورٹ بلیر کو بھیجا گیا۔ رشاد سے اس نے  
 اپنے دل میں یہ ارادہ مصمم کیا تھا کہ اگر موقع ملے تو کسی بڑے افسر انگریز کو مارا جائیے اور  
 اسی وجہ سے نامبرہ اسی وقت سے سب آدمیوں سے الگ اور چپ چاپ رہتا اور  
 سوال کرنے پر بھی دس باتوں میں ایک بات کا جواب بہت آہستگی سے دیتا اور اکثر  
 سر جھکائے اور آنکھ بند کیے یا دانی میں مصروف رہتا لوگوں کی محبت سے اسکو ایسی توجہ  
 ہو گئی تھی کہ جب اپنے کام کاج سے فرصت پاتا تو سمندر کے کنارے تھرون پر جا کر نماز  
 پڑھا کرتا اور رات کو آٹھ بجے کے بعد اپنے بستر پر اگر چپ چاپ سو رہتا اور اکثر روزہ  
 رکھتا اور دن میں کھانا نہ کھاتا تھا اور اسکی تنخواہ و مزدوری سے جس قدر بچ رہتا اسکاٹھنے  
 دو مہینے کے بعد کھانا پکا کر سکینوں کو تقسیم کر دیتا اس نیک کرداری سے سب آدمیوں کی  
 آنکھ میں وہ نہایت متقی اور پرہیزگار مشہور ہو گیا تھا اسکی خوش چلنی کے سبب سے بیسی افسر بھی  
 اسکا بھر دسا کر کے اسکو مطلق العنان چھوڑ دیتے یہاں تک کہ جب ہڈ سے تبدیل ہو کر  
 ہو پٹون گیا تو شقی قیدیوں کے اوپر اسکو حجام بنا دیا گیا تھا لیکن کوئی واقعہ نہ تھا  
 کہ یہ سب ظاہری بناؤ اور اتنا کسی دوسری غرض پنہان کے واسطے ہو۔

مئی ۱۸۷۷ء سے فروری ۱۸۷۸ء تک یہ آدمی ہمیشہ کسی بڑے افسر کے قتل کی فکروں میں

اور جب اس طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ لارڈ صاحب کی پشت پر کوئی ہاتھ مع چھری کے  
 وار کر رہا ہے اور ایک آدمی لارڈ صاحب کی پشت پر چسپا ہوا ہے اسی دم بیٹی افسر و شیر  
 ویش بارہ آدمی قاتل پر گریڑے اور اسکو پکڑ لیا اس میں ارجن نام ایک قیدی کو تو والی  
 پیادہ نے قاتل کو پکڑ کے چھری اُسکے ہاتھ سے چھین لی کیونکہ شعلین اسوقت گل ہو کر  
 ایسا اندھیرا ہو گیا تھا اور ایسی گہری پڑ گئی تھی کہ اگر قاتل پکڑا جاتا تو وہ اور کئی ایک  
 خصوصاً صاحب سپرنٹنڈنٹ کو ضرور مار ڈالتا۔ اس بہادری کے صلہ میں ارجن کو توبہ ملی  
 کی رہائی ہو گئی اور بہت سا انعام اور اچھی نوکری اُسکے ضامین دی گئی جب مجرم پکڑا گیا  
 تو پولیس والے شیر ہو گئے اور اگر پراوٹ سکرٹری اُسکو نہ پھیرا دیوے تو وہ اسکو مار مار کر  
 مار ڈالتے اُس دھکم دھکا میں لارڈ صاحب بہا و ضرب کھانے کے بعد سمند میں گر گئے اور جب  
 دیکھا تو وہ گہرے پانی میں کھڑے ہوئے اپنے منہ کو اپنے ہاتھوں سے صاف کر رہے ہیں  
 اوسی دم پراوٹ سکرٹری کو دکر صاحب مدوح کے پاس پہونچا تب لارڈ صاحب بہادری نے  
 آہستہ سے فرمایا کہ انھوں نے مجکو ضرب ماری اور پھر دوبارہ ایسی اونچی آواز سے کہ وہ آواز  
 پل پر بھی سنی گئی ہو لے کہ کچھ اندیشہ نہیں ہے مجکو بہت بھاری ضرب نہیں لگی اسوقت  
 صاحب مدوح کو پل پر لا کر ایک گاڑی پر جو اسوقت پل پر کھڑی تھی بٹھلا دیا اور میں پھر  
 روشن کرائی گئیں اسوقت دیکھا کہ انکی پشت پر کوٹ لٹکرا کر چمید ہو گیا ہے اس میں سے پر  
 کی طرح خون بہتا ہے لوگوں نے چاہا کہ اُس خون کو رومالوں سے صاف کر دیوں ایک  
 منٹ تک صاحب مدوح گاڑی پر بیٹھ رہے لیکن چپ چاپ اُسکے بعد پانون لڑکھڑاکر  
 پیچھے کی طرف گریڑے اور گرنے کے بعد آہستہ سے فرمایا کہ میرا سرا پراٹھاؤ اور یہ گویا  
 بات تھی اُسکے بعد کچھ نہیں بولے تب سب صاحب لوگ اُنکو ہوش میں لگائے کوئی سب

لیکن اُن لوگوں نے ناما۔ جب لارڈ صاحب بہادر اور پیر پوٹھو نے تو اُس جگہ کو دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ اس ٹنٹ میں بہت جگہ جو حسین لاکھوں آدمی رہ سکتے ہیں وقت غروب آفتاب کا تھا لارڈ صاحب بہادر وہاں ٹیکہ کر سمندر میں غروب آفتاب کا تما دیکھنے لگے وہ ایک مرتبہ آہستہ سے بولے کہ کیا خوبصورت جگہ ہے اس کے بعد تھوڑا ٹھنڈا پانی پیا اور پھر مغرب کی طرف دیکھا کہ اپنے پراوٹ سکرٹری سے فرمایا کہ ایسا خوب نظرہ میں نے اپنی ساری عمر میں کبھی نہیں دیکھا۔ اب اندھیرا شروع ہو گیا اور سڑک اُترنے کی تیاری ہوئے لگی اور جب قریب تین حصے کے راہ اُتر آئے تو کچھ آدمی مع رتھن مشعلوں کے اُس تاریکے وقت اور چٹل کے اندھیرے میں ہو پٹوں کی طرف سے مثل عالم جنات کے پوٹھو وہاں سے اب سب آدمی مشعلوں کی روشنی میں ہو پٹوں تک گئے تو اس وقت آگوست میں سات بجے تھے اور تاریکی مثل ظلمات کے چاروں طرف چھا گئی تھی اب لارڈ صاحب بہادر پہل ہو پٹوں پر پوٹھو دھڑلے والے لارڈ صاحب کے آگے اور سپرنٹنڈنٹ صاحب اور پراوٹ سکرٹری لارڈ صاحب بہادر کے داہنے بائیں اور ایک ٹنٹ اور ایک کینیل فری گیٹ گا اس گیو کے تھوڑے فاصلے پر پیچھے کی طرف لارڈ صاحب کے داہنے بائیں چلتے تھے اور سٹج گارڈ فری پولیس کا لارڈ صاحب بہادر کے پیچھے پانوں سے پانوں بلا ہوا چلتا تھا اس وقت سپرنٹنڈنٹ صاحب لارڈ صاحب بہادر سے اجازت لے کر نمائش گاہ کی تیاری کی بابت جو لارڈ صاحب بہادر کے دیکھانے کے واسطے بمقام ابروین ۹ تاریخ کی فجر کو ہونیوالی تھی ایک طرف کو ہٹ گئے اس وقت لارڈ صاحب بہادر نے منع پراوٹ سکرٹری کے آہستہ آہستہ چل کر گھاٹ کی سیڑھیوں کی طرف جا کر بوٹ میں اُترتا چاہا اس وقت ایک ایک لارڈ صاحب بہادر کی طرف کچھ ضرب کے کھٹکے کی آواز مٹی گئی

محبوب

اُس سے چلتے وقت حضرت ایک گھنٹہ دن باقی رہا تھا اسوقت لارڈ صاحب نے فرمایا  
 اسوقت مونٹ ہریٹ کو بھی دیکھ سکتے ہیں پراوٹ سکرٹری جسکا کام تھا کہ لارڈ صاحب  
 بعد غروب آفتاب کے باہر نرہنہ دیوٹے منع ہوا اور عرض کیا کہ اب وقت بہت تنگ ہے  
 مگر مونٹ ہریٹ کو چاکر ملا جملہ کریگے لیکن لارڈ صاحب نے نہ مانا اور جب جنرل ہنٹون  
 ارادہ معہم لارڈ صاحب کا اسوقت مونٹ ہریٹ جائیکا دیکھا تو ایک نوٹ بین نگار دفری پتھر  
 ہوٹون کو اول روانہ کر دیا بعد اُسکے لارڈ صاحب بھی مع ہمراہیان خود ہوٹون بین  
 بق افروز ہوئے جب ہوٹون بین پہونچے تو پانچ گھنٹے بج کر تھوڑی دیر ہوئی تھی اور  
 بت ٹھنڈا اور سہلانا وقت تھا۔ اس ٹکٹ بین مونٹ ہریٹ سب سے بلند پہاڑ سطح سمنہ  
 سے ۱۱۶ فٹ اونچا ہوا اور چلنے میں پل ہوٹون سے قریب ڈیڑھ میل کے چڑھائی کی راہ  
 نیل ٹیلر صاحب سپرنٹنڈنٹ سوم کے وقت میں یہ مونٹ یعنی پہاڑ بنام ہریٹ ہم کو  
 وصول کے آباد کیا گیا تھا اور اسی سبب سے مونٹ ہریٹ کہلاتا ہے یہ پہاڑ اونچا ہونے  
 کے سبب سے نسبتاً اوپر سب جگہوں کے زیادہ سردی بیان یہ پہاڑ شملہ کا کام دیتا  
 رمی کے موسم میں اکثر صاحب لوگ وہاں جا کر رہتے ہیں مونٹ ہریٹ کی چوٹی پر  
 ٹاکٹ اور اس پاس کے جنگل اور سمندر اور کھائیاں مثل تحصیل کے نظر آتے ہیں اور  
 دیکھنے والے کو عجب کیفیت ہوتی ہے۔ ہوٹون میں لارڈ صاحب کی سواری کے واسطے  
 ایک یا دو خانہ تھا مگر دوسرے لوگوں ہمراہیان کے واسطے کچھ سواری حاضر نہ تھی اس واسطے  
 اول لارڈ صاحب بہادر کیلے ٹوپر سوار ہونے سے راضی نہ ہوئے اور چاہا کہ سب کے ساتھ  
 پایادہ چلیں مگر سب کے مصر ہونے سے آخر کو سوار ہوئے لیکن نصف چڑھائی پر جا کر صاحب  
 معوج ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اب پانوں چلنے کی میری باری ہے کوئی تم میں سے اسپر سوار ہو جائے

ماراض ہو کر پولیس کو دوڑ کر دیتے تھے رات کو چند بار اس وقت سنا تھا کہ مین ایسا اتفاق ہوا کہ لارڈ صاحب بہادر خود بہت متصل ہو گئے تھے کہ کپڑے سے کپڑا چھو جانے کی نوبت آگئی تھی اور بیٹی افسردہ و غمگین تھی ایسے میں ہوئے بیچ میں چلے جاتے تھے کہ لارڈ صاحب کے مصاحب وغیرہ سے بھی بعض وقت صاحب ممدوح کے نزدیک ہو جاتے تھے اور لارڈ صاحب کے چہرہ سے ایسی خوشی معلوم ہوتی تھی کہ کپڑوں میں پھولے نہ سماتے تھے اور لارڈ صاحب کے آنے کے پہلے سے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر و نیز دوسرے افسران سٹلمنٹ نے ہلوگ پور لے قیدیوں سے وعدہ واثق کیا تھا کہ بروقت تشریف لائے جناب لارڈ صاحب کے تم سب پورائے اور خوش چلن قیدی اور خصوصاً قیدیان بنالوت وغیرہ کیلئے رہا ہو گا اس امید پر ہم سب پورائے قیدی اپنے تئیں چھوٹا ہوا سمجھا کر اسے خوشی کے پھولے پھرتے تھے اور ہر دل پر وہ کیفیت خوشی اور شادمانی کی طاری تھی کہ جسکو یہ قلم و زبان بیان نہیں کر سکتا۔ بعد اسکے لارڈ صاحب مع رفقاء خود گورو بارک کو تشریف لگے اور شمالی جزیرہ راس الینڈ کو ملاحظہ فرما کر اخیر و غایت آگبٹ کو لوٹ آئے اور پھر وہاں سے دوبارہ بعد میں راس الینڈ کو تشریف لگے۔ جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر اس روز تمام دن لارڈ صاحب بہادر کے ہمراہی طرف اور پراوٹ سکاٹری لارڈ صاحب بہادر کے بائیں طرف اور دوسرے صاحب لوگ صاحب ممدوح کے ارد گرد رہے بعد ملاحظہ میں پراوچیل ویس کے قریب شام کے صاحب ممدوح پاٹھ من پہنچے اور وہاں آ رہ گھر وغیرہ کو بہت دیر تک دیکھتے رہے۔ ایک تختہ لال لکڑی کا جو آ رہ گھر میں پڑا تھا اور جسکا آخر کو صندوق کفن و دفن تھا ممدوح کا بنا یا گیا بہت پسند فرمایا اس دن بھر کے گشت میں چند قیدیوں نے عرضیاں بھی لارڈ صاحب بہادر کو دین صاحب ممدوح نے وہ عرضیاں بہت خوشی سے لیں۔



طے حفاظت لارڈ صاحب بہادر کے بخوبی بند و بست کر دیا اور مشقتی قیدیوں کو کہ جنگی  
 بس سے کچھ خطرہ نہ ہو حکم دیا گیا کہ اپنے اپنے کام پر سے غیر حاضر نہ ہوں پائین اور  
 ری پولیس کی گارڈ بھری ہوئی بند و بست لیکر آگے پیچھے اور دابے پائین لارڈ صاحب  
 لے رہی تھیں اور ویر وغیرہ میں جہاں زیادہ بد معاش رہتے تھے سوائے فری پولیس کے  
 جنگی پائین بھی مسلح ہو کر تیار رہ گئی اب لارڈ صاحب بلا ٹائل اتر کر پائون کا ملاحظہ فرمایا  
 سی و م لارڈ صاحب بہادر بوٹ میں سوار ہو کر مع چند ہنر بیان خود گھاٹ راس اینڈ  
 رونق افروز ہوئے اور بوٹ میں قدم رکھنے کے ساتھ ہی ۲۱ ضرب توپ کی سلامی ہوئی  
 سوائے مشقتیوں کے ہر کہ وہ مرد و عورت لڑکے بچے فری و قیدی بڑی دھوم دھام سے  
 پیل پر حاضر و ناظر تھے لارڈ صاحب بہادر پائون میں اترنے کے ساتھ ہی بازار کی طرف  
 متوجہ ہوئے فری اور قیدیوں کا چاروں طرف لارڈ صاحب بہادر کے ایک ازو ہا تم  
 اول اسکول راس اینڈ کو ملاحظہ فرمایا بعد ہ بازار میں ہو کر قیدی ہسپتال میں تشریف  
 لیجا کر وہاں مردانہ و زنانہ ہسپتال کو ملاحظہ فرمایا زان بعد سات و دو نمبر کی  
 بارکون کے بیچ ہو کر سات نمبر بارک کے شمالی کنارہ پر بہت دیر تک کھڑے رہے اور  
 جنرل صاحب سے دربارہ بنانے ریل کے بات چیت کرتے رہے اور وہاں سے جنگی  
 پٹن کی بارک کو ہو کر گرجا میں تشریف لیگئے اور گرجا کے دروازے پر کھڑے ہو کر بہت  
 دیر تک نسبت ترقی آبادی ٹمنٹ او غصو صا مونٹ ہریٹ کے جنرل اسٹوارٹ صاحب  
 سے گفتگو کرتے رہے اور گرجا سے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر کے مکان پر تشریف لیگئے  
 اور وہاں کسی قدر ٹھہر کر مین کھایا۔ راہ میں چلتے وقت اگر کبھی فری پولیس کے لوگ  
 لارڈ صاحب کے بہت نزدیک ہو جاتے اور قیدیوں کو ذرا ڈور ہٹا دیتے تو لارڈ صاحب

لگا ہوا تھا باین وجہ چلتے وقت یہ بھی فرمایا کہ اگر بجانب سرحد سے کچھ خراب خبر ملے تو جگہ  
 تو میں انڈمان و آرمیسہ نہیں جاؤنگا برہاسے واپس لکاتے آؤنگا۔ ماکس برہامین ہونے  
 رنگون کا ملاحظہ کر کے مولین کو تشریف لیگے اور وہاں بیٹے و فروری ۱۸۸۷ء کو  
 بجانب انڈمان مع صاحب چیف کسٹمر بہادر ملک برہاکہ وہ بھی بسواری آگبوت نمبر ۱۸  
 ہمراہ رکاب صاحب مدوح کے ہو گئے تھے کوچ کیا۔ ۱۸۔ فروری ۱۸۸۷ء کو شات سننے  
 کے بعد فجر سے ایک دوسرے کے بعد چار آگبوت راس اینڈ ڈک کے شرقی جزائر کی آرڈر سے  
 سامنے کے سمندر میں نظر آنے شروع ہوئے اور آٹھ بجے تک چار دن آگبوت نے پونچ کر  
 مابین راس اور ابرڈین کے لنگر ڈال دیا اس سے پہلے بھی ایک ساتھ چار آگبوت اس جزیرہ  
 میں جمع نہوئے تھے ان چار دن آگبوت میں فری گیٹ گلاس گیو اور ڈھاکہ لارڈ صاحب  
 اور انکے ہمراہیوں کی زیر سواری تھے اونہیس پچیس کسٹمر بہادر ماکس برہاکہ ہمراہ رکاب  
 صاحب بہادر مدوح الصدر آئے تھے اور اسکو شیا چوتھا آگبوت اسی دن کلکتہ سے ڈاک  
 لیکر آیا تھا۔ لارڈ صاحب بہادر کے دل میں جزیرہ انڈمان میں جلدی سے پونچنے کی  
 بہت تمنا تھی اب آٹھ بجے کے وقت لنگر ہونے کے ساتھ ہی چاہا کہ اتر کر راس اینڈ ڈک  
 ملاحظہ کریں۔ لیکن دوسرے ہمراہیان صاحب مدوح کے اسوقت مانع ہوئے یہ راقم بھی اس  
 راس اینڈ ڈک میں ماضی تھا شات بجے فجر سے ہر مرد و عورت خواہ فری خواہ قیدی اونچی  
 اونچی جگہوں پر کھڑے ہو کر آگبوتوں کی آمد کا نظارہ کر رہے تھے اور لارڈ صاحب کی آمد  
 کی ایسی خوشی ہر دل میں سمائی تھی کہ ہر نفس کو گویا وہ دن عید تھا ہر قیدی سمجھتا تھا  
 کہ لارڈ صاحب بہادر مجھکو تو ضرور رہائی دے گا دینگے۔ ۴ بجے کے قریب جنرل اسٹوارٹ صاحب  
 بہادر فری گیٹ میں تشریف لیگئے اور وہاں جا کر پراوٹ سکرٹری کو مطمئن کر دیا کہ ہمنے

روانہ کی تو اس میں یہ لکھا تھا کہ جب تک کوئی شخص بیان انگریز انڈیا کو خود نہ دیکھے  
تک قواعد و طرق کارروائی جزائر ہند اسکی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ سابرین اب  
لارڈ صاحب بہادر نے معہم ارادہ فرمایا کہ جزائر ہند کو خود جا کر معائنہ فرمائیں۔  
چند باتوں کے سبب سے جو اس وقت صاحب مہدوح کے سامنے پیش تھیں ملک برہما  
اور جزائر ہندمان اور ملک آریسیہ میں خود رونق اخروں ہو کر وہاں کا بندوبست عمدہ  
طور پر کرنا منظور خاطر تھا اس واسطے یہ ارادہ کیا کہ اول برہما اور وہاں سے انڈمان اور  
وہاں سے آریسیہ جا کر بعدہ کلکتہ واپس آنا چاہیے۔ ۲۴۔ جنوری ۱۸۵۷ء کو سوار  
جنگی اگبوٹ فری گیٹ گلاس گیو اور اگبوٹ ڈھاکہ کے کہ جو جہازی کپنی کلکتہ نے  
لارڈ صاحب بہادر کے ہمراہ رکاب کروا تھا لارڈ صاحب بہادر معیت لیڈی بارنٹ صاحبہ  
وسی ہلمین صاحبہ مسٹر پیر واپس صاحب مس نارمن و مسٹر موس انچس فارن سکرٹری  
و مسٹر موس برن صاحب و مسٹر موس استھ صاحب و کرنیل ہالسی مع مس خج و مسٹر ہالز کارل  
مع معہم صاحبہ خود و کرنیل تھولیر صاحب مع معہم صاحبہ و ختران خود و لیڈی بارنٹ صاحبہ  
و کرنیل رندال مع معہم صاحبہ خود و مسٹر ایلین و مسٹر گرینڈ فریئر لیڈ اور ذاتی اشاف فہران  
لارڈ صاحب و پراوٹ سکرٹری اور چارہ صاحب خاص گورنر صاحب کے کلکتہ سے روانہ  
رنگون ہوئے۔ جب لارڈ صاحب بہادر کلکتہ سے سوار ہوئے اس وقت لفٹنٹ گورنر بنگال  
اور دوسرے بہت سے معزز سردار لارڈ صاحب کے رخصت کرنے کو گھاٹ پر موجود تھے۔  
لارڈ صاحب بہادر بہت غمناک چہرے سے اُن سرداروں سے رخصت ہوئے کیونکہ اُس  
زمانہ میں جانب ثلاث دارالسلطنت بلوچستان کے کسیندر گڑ بڑ تھی اور تھوڑے روزوں کے  
آگے صاحب مہدوح نے ایک ایچی طرف سیستان کے روانہ فرمایا تھا اسکی طرف بھی دل

غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ بہت مشکل اور خطرے کا کام ہے کہ صرف ایک سپرنٹنڈنٹ ایک اسٹنٹ کے ایکسٹوگورون کے ساتھ آٹھ نو ہزار قیدیوں کی کہ جنہیں ہزاروں نامی بد معاش اور دگیت و غونی وغیرہ جمع ہیں حفاظت کر سکیں اس واسطے ضرور ہے کہ تمامی بڑے اور دستور قواعد اسٹنٹ کی بدلی کر کے ایک عمدہ اور سخت قاعدہ تجویز ہو کہ ایک بھاری پولیس اور ایک ہندوستانی پٹن مع بہت سے اسٹنٹ افسروں کے یہاں مقرر کیا جوی۔

کرنیل مین صاحب بہادر نے اپنے تین چار برس کے تجربات کا ایک دستور لعل پورٹ کا تحریر کر کے اسٹنٹ مین بجنوگورنر جنرل بہادر کے روانہ کیا تھا تب لارڈ میو صاحب بہادر اسکا مطالعہ فرما کر اسکی تبدیلی اور ترمیم کا ارادہ کیا اور دل و جان سے اسی کام میں مصروف ہوئے اور چاہا کہ بیس ہزار قیدیوں کے رہنے کا اس اسٹنٹ مین بندوبست کیا جاوی۔

اس واسطے ایک قانون جسکا مفصل حال اس کتاب کے دوسرے مقام پر لیکھا گیا ہے کہ ۱۰۔ جون ۱۸۵۷ء کو لارڈ صاحب نے اپنے قلم خاص سے اسکی تصحیح و ترمیم کر کے یہ لکھا کہ چارج جزائر انڈمان کا جسکو میجر جنرل اسٹوارٹ صاحب لینے والا ہے بہت بھاری جوابی کام ہے اور میرے خیال میں تمام ہند کی سرکاری خدمتوں میں کوئی خدمت اس سے زیادہ جوابدہی اور ہوشیاری سے چلائے کی نہیں ہے اور جسکو امید تھی ہے کہ اگر حکام پورٹ میں اندک توجہ کر کے بندوبست کریں گے تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہاں کی آمد سے وہاں کا خرچ جو لاکھوں روپیہ سالانہ کا ہو چکا ہے وہ دستور لعل جدید جو پورٹ بلیر سے دو ہزار میل کے فاصلہ پر کوہ شلمہ میں بیٹھ کر بنایا گیا تھا اب جنرل اسٹوارٹ صاحب کے حوالہ ہوا کہ اسکو جزائر مذکور میں لیجا کر اور چلا کر دیکھو۔ جب جنرل صاحب موصوف نے یہاں پہونچ کر ان قوعد کو چلا نا شروع کیا اور بعد کسیت قدر چلانے کے اپنے نتیجہ کارگزاری کی رپورٹ بجنوگورنر جنرل

# CHAPTER III

## On the Assassination of LORD MAYO

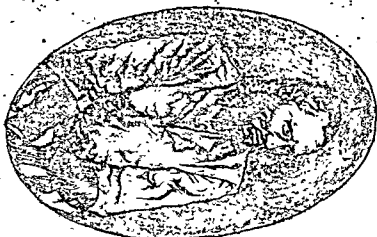
### فصل سوم

### حالات قتل نواب امیر کبیر لارڈ میو صاحب بہادر

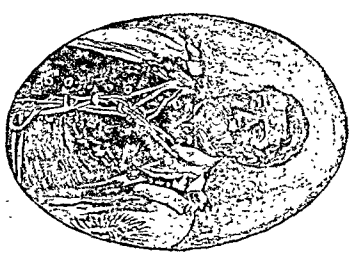
یہ صاحب ۲۱۔ ماہ فروری ۱۸۷۲ء میں بمقام ڈبلن جزیرہ ایرلینڈ میں پیدا ہوئے اپنے گھر کے بڑے امیر کبیر و خاندانی لارڈ یعنی نواب تھے۔ ۱۸۶۹ء میں بجائے جان لارڈ صاحب کے ملک ہند کے گورنر جنرل اور وائسرائے مقرر ہو کر رونق افروز مسند گورنری ہند کے ہوئے۔ انکے ملکی و مالی و لشکری انتظامات قابل تعریف ہیں۔ اب قبل ذکر کرنے معرکہ قتل لارڈ صاحب کے انکے پورٹ بلیئر کو آنے کا سبب تحریر کرتا ہوں تاکہ ناظرین کو سبب و حال معلوم ہو۔

۱۸۷۲ء میں بعد تشریف لیجانے کرنیل مین صاحب کے بعد سرجنٹ صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ کے ایک کشتی قیدی نے ایک دوسرے کشتی قیدی و حالت نشہ شراب مین جان سے مار ڈالا اور بوجہ شرافت قومی اسکا مقدمہ مع گواہان وغیرہ کے سپرد مائی کورٹ بنگال کے ہوا اور عند تحقیقات مائی کورٹ کے کشتی قیدیوں کی ادوی اور شراب خواری وغیرہ موثبات ہو گئی اور اسکی رپورٹ اور حالات مفصل آداری میان مذکور کی گوش گزار لارڈ میو صاحب کے ہوئی۔ یہ سب حالات معلوم ہوئے

دہ لارڈ صاحب بہادر کا واسطے درست کرنے قواعد سنٹ ہذا کے ہوا تب اس میں



شہزادی قیدی نمبری ۱۰۵۵۶



الطیہ صمدیہ ہمارے - بی بی - ام - ایس - آئی -  
دیسراے دکن و زبیر الی شہزادہ

خرچہ پیل و بھڑی و رسید قیدیان و غیرہ ۳۸۰۰۰ روپیہ  
 و شراب و چارہ مویشی و تیل روشنی و  
 ظروف قیدیان و غیرہ ہرگز متعلقہ کمسٹریٹ -  
 خرچہ ادویات و غیرہ ہسپتال - ۴۰۰۰ روپیہ  
 خرچہ رنگ و بوٹ و کولہ و غیرہ گدام مرین  
 بشمول نکو بار - ۵۰۰۰ روپیہ  
 خرچہ پارچہ و رومی قیدیان - ۴۵۰۰ روپیہ  
 خرچہ گلہاڑی و پالتو و غیرہ ہتھیاران - ۳۰۰۰ روپیہ  
 کمیشن بقالان - ۳۵۰۰ روپیہ  
 خرچہ جنگلیان - ۳۴۰۰ روپیہ  
 خرچہ اسکول و کتاب خانہ و ڈاک - ۶۶۵۰ روپیہ  
 محصول آگبوت کمپنی ۱۲۳۰۰۰ روپیہ  
 خرچہ نکو بار ۵۰۰۰ روپیہ  
 تنخواہ و خرچ عمارات یعنی محکمہ انجینئرنگ و تعمیرات ۱۰۰۰۰ روپیہ  
 میزبان کل - ۱۳۱۶۸۵۵ روپیہ  
 اس میں خرچ فوج و آگبوت و جہاز سرکاری متعلقہ  
 پورٹ بلبر شامل نہیں ہے -

ایک لاکھ روپیہ  
 ۱۰۰۰۰ روپیہ

باقی ۱۳۱۶۸۵۵ روپیہ

مسلمان فری خواہ قیدی رات کو گھلے دروازہ سوتے اور اس صاحب کے حق میں دعا و خیر کرتا ہے  
حساب آمدنی و خرچ سالانہ پورٹ بل پر لکھا ہوا ہے۔  
نمبر ۱۹۹۱ پر اپریل ۱۹۹۱ء تک

خرچ	آمدنی
تخواہ - ۹ نفر افسران سٹنٹ - ۵۰۰۰۰ روپیہ	نہر چائی مویشی حساب در روپیہ ۶۰۰۰ روپیہ
تخواہ - ۱۸ نفر علماء کچہری و خرچ - ۱۸۰۰۰ روپیہ	فی راس گھسہ و بیل و درنی راس بکری -
کشتنٹ -	موصول میر بکری شرح دو آنہ فی نفر - ۳۰۰ روپیہ
تخواہ و دو نفسہ -	۳ پائی فی نفر کسک بمطابق خاصہ مسافت -
تخواہ و دو نفسہ -	ماگڈاری ملاضی و حنیار و پاشی و ڈرتا - ۲۰۰۰ روپیہ
پادری صاحبان -	نیشکر و کسک کانات و زرنیلام اراضیات
	متوفیان وغیرہ -
تخواہ - ۳۵ نفر ملازمان علاقہ کیشٹ - ۳۰۰۰ روپیہ	بابت ٹھیکہ سالانہ لعاب اباہیل - ۳۰۰۰ روپیہ
تخواہ - ۱۸ نفر ملازمان خزانہ - ۳۰۰ روپیہ	زرنیلام بہار باغات سرکاری و جمع ٹکٹ - ۳۰۰ روپیہ
تخواہ - ۲۹ نفر علاقہ مرین و پارٹنٹ - ۴۲۵۰ روپیہ	نہر کاغذی ہون حساب فی راس گھسہ ۸ روپیہ
یعنی گھاٹ و کینفر اور سپر صاحب علاقہ گگل -	و ۳۳ فی راس بکری -
تخواہ و پارچہ دردی ۱۰ نفر علاقہ پالیس - ۱۳۰۵ روپیہ	نہر جانہ کورٹ - ۲۰۰۰ روپیہ
تخواہ - ۵ نفر اور سیران و دیگر - ۱۰۳۵ روپیہ	بابت فروخت و پیداوار اشیاء - ۱۵۰۰ روپیہ
رہائی یا فٹکان محافظ قیدیان	ساخت ٹکٹ و دیگر قومات متفرق -
تخواہ نقد قیدیان - ۱۰۰۰۰ روپیہ	میزان - ۳۹۱۰۰ روپیہ



ترمیم ہو کر دستور العمل او دھڑ پولیس کا بیان جاری ہو۔ ایک کمپنی کا آگیوٹ جس کا خرچہ قریب  
دس ہزار روپیہ ماہواری کے ہی جیسے تین ایک مرتبہ کلکتہ سے یہاں آتا ہے اور نو بار اور  
رنگون ہو کر پھر کلکتہ کو واپس چلا جاتا ہے۔ اس خرچ اس سٹینٹ کا قریب بارہ لاکھ روپیہ  
سالانہ کے ہو کر ہر قسم کی آمدنی چالیس ہزار روپیہ سالانہ سے بھی کم ہو کر اس صورت میں  
قریب گیارہ بارہ لاکھ روپیہ کے اس سٹینٹ میں سرکار کو نقصان ہوتا ہے۔

اب بعد مختصر تذکرہ انتظام حکومت سٹینٹ کے کیس قدر ذکر پولیس پورٹ بلیر کا بھی کرنا ضرور  
عہد جان ہائٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم سے قریب ایک سو آدمیوں کے یہاں قیدی پولیس  
مقرر ہوا اور شروع عہد کریل فورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ چارم تک وہی قیدی پولیس ہر پو  
میں حفاظت و نگہبانی ضروری کرتے تھے اور انکو عوروی وغیرہ دیگر ضروری قواعد بھی  
سکھلائے گئے تھے۔ فورڈ صاحب کے اخیر وقت میں یہاں برہما پولیس مقرر ہو کر آیا مگر  
چند مقتدرات میں انکا قریب ثابت ہو جانے سے عہد جنرل اسٹوارٹ صاحب میں برہما پولیس  
کالا گیا اور بجائے انکی پنجابی پولیس مقرر ہوا۔ اس پنجابی پولیس کے اول ڈسٹرکٹ  
سپرنٹنڈنٹ کپتان برج صاحب مقرر ہوئے مگر اسی اثنا میں سردار گھیل سنگھ صاحب  
یاب بڑے خاندانی رئیس باشندہ وڈالہ ضلع سیالکوٹ کے جو ایام بجاوت سے او دھڑ پولیس  
میں آئے تھے اسٹینٹ مقرر ہو کر بیان تشریف لائے اور اخیر کو انکی لیاقت اور دانائی اور  
برہ کاری پولیس کے سبب کچھ عرصہ تک قائم مقام اور بعد ہذریعہ چھٹی موم ڈپارٹمنٹ موز  
جولائی ۱۹۰۸ء میں مستقل سپرنٹنڈنٹ پولیس پورٹ بلیر کے مقرر ہو گئے۔ اس سردار صاحب  
کی اور خوش انتظامی کے سبب فرار ہذریعہ بوٹ جو پیشتر یہاں اکثر ہوتی تھی یکدم بند ہو گئی  
دوسرے جرائم بھی نسبت پہلے کے بہت ہی کم ہو گئے ظلم و فساد کا دروازہ مسدود ہو رہا ہے

صاحب چیف کیشنر ہاؤس کے تحت ہیں یہ صاحب جزیروں روس الینڈ صدر مقام جزائر ہرڈ  
 رہتا ہے۔ اسکی تنخواہ تین ہزار روپیہ تک ہے اس صاحب چیف کیشنر کے تحت ایک ٹی سپرنٹنڈنٹ  
 جو معاملات فوجداری میں مجسٹریٹ ضلع اور مقدمات دیوانی میں منجج ضلع کا اختیار رکھتا ہے  
 اور پندرہ سو روپیہ تک تنخواہ پانچویں مقام ٹاپو اپروین ہوتا ہے۔ دوسرا فرسٹ اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہے  
 وہ ضلع معاملات فوجداری میں فرسٹ کلاس مجسٹریٹ اور دیوانی میں پانچ ہزار روپیہ تک مقدمات عسکری  
 کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور ایک لاکھ روپیہ تک تنخواہ پانچویں مقام جزیروں چارم مقام قیام رکھتا ہے یہ دونوں  
 صاحب یعنی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور فرسٹ اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سو اختیارات قانونی سندر جبالا  
 کے اسٹنٹ کے دونوں ضلعوں یعنی سدرن و نارون کے فسر ضلع میں اس اختیار میں  
 یہ دونوں صاحب ساوی ہیں اور ماتحت و ہدایت صاحب سپرنٹنڈنٹ کے کام کرتے ہیں۔  
 ان دونوں افسران ضلع کے سواے ایک سکن اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جسکی تنخواہ لاکھ تک ہے  
 اور دوسرا تھارڈ اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جسکی تنخواہ سات سو روپیہ تک ہے اور فرسٹ کلاس  
 اکثر اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جسکی تنخواہ چھ چھ سو روپیہ تک ہے ماتحت دونوں حکام ضلع کے  
 اکثر اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جسکی تنخواہ چار چار سو روپیہ تک ہے ماتحت دونوں حکام ضلع کے  
 کام کرتے ہیں اب مع صاحب چیف کیشنر وٹس اسٹنٹ افسر جسکی تنخواہ آٹھ ہزار پچاس  
 تک ہے اس اسٹنٹ کی حکومت کرتے ہیں۔ انکے سواے ایک انجینئر اور تین ڈاکٹر سوا  
 ڈاکٹروں گورنر جیٹ و ہندوستانی پلیٹنگ اور کسٹریٹ افسر اور ایک کپتان گناٹ اور  
 کمپنی گورنر جیٹ اور ایک پوری ٹیو جیٹ اور ایک سرکاری آگبوٹ مع اور بہت  
 افسران ماتحت متعلقہ ہر سرشتہ کے اس اسٹنٹ میں رہتے ہیں۔ اور حساب دہ نفریہ  
 قیدیوں کے قریب چار سو آدمیوں کے سر دست یہاں پولیس موجود ہے اور کیتھ

آب بعد تحریر واقعات عجیبہ عہد ہر سپرنٹنڈنٹ کے اجمالاً ذکر نظام حکومت  
 کرتا ہوں یہ جزائر انڈمان مثل دوسری چیف کیشنر یون کے ایکس لوکل گورنری ہر  
 شمار ہوم وپارٹمنٹ نمبر ۱۵۳۱۰۰ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۸۸۳ء ایکٹ نمبر ۱۸۸۳ء عیسوی  
 سلطنت میں جاری ہو گیا اس ایکٹ کی دفعہ ۳ کی رو سے صاحب چیف کیشنر بہار کو  
 اختیار ہے کہ جس جس ایکٹ کو چاہیں یہاں سے متعلق کر دیں اور جس حکم کو جو اختیار  
 دانی یا فوڈاری کے چاہیں عطا کریں۔ اور نیز حسب نشانہ دفعہ ۱۳ باب ۳۔ ایکٹ  
 نمبر ۱۸۸۳ء جلاوس ملکہ مظہر کنویریا صاحب چیف کیشنر کو پیشیت لوکل گورنری  
 عطا ہے کہ جو قانون اس سلطنت کی واسطے چاہیں تیار کر کے منظور کرے اور نمٹا ہند  
 جاری کر دیں۔

نشانہ دفعہ ۱۳ قانون پورٹ ہلیر مجریہ ۱۸۸۳ء کے صاحب چیف کیشنر بہار  
 کاشن جج ہے۔ صاحب چیف کیشنر بہار کا حکم ناطق ہو اسکا اپیل نہیں ہو سکتا  
 ملے منظوری پچانسی کے بخنور گورنر جنرل ہند کے مثل روانہ کرنا ہوگا۔  
 انی میں صاحب چیف کیشنر بہار بمنزلہ ہائی کورٹ ہے۔ کوئی جہاز یا سفر  
 سیاب بلا اجازت صاحب چیف کیشنر بہار کے کسی جزیرہ میں منجملہ جزائر  
 لتا اور نہ کوئی آدمی بلا اجازت صاحب چیف کیشنر بہار کے اس سلطنت  
 لسی قسم کی شراب یا افیون یا گانجا یا کوئی اور مضر نشی چیز یا کوئی ہتھیار  
 روغیرہ یا روٹ یا کوئی دوسرے بھک سے اڑ جانے والے مادے  
 صاحب چیف کیشنر بہار کے نہ کوئی اس سلطنت میں لاسکتا ہے اور نہ  
 واور نہ فروخت کر سکتا ہے اور قاضی انٹر متعلقہ سلطنت معاف ہے

میں نے دیکھا کہ وہ کسی عورت کی خوشی میں ایک بد معاش بھیلی نے ایک نفر گورہ جہٹ نمبر ۱۹ پر جب وہ سمندر میں چل کر تھامنا کر کے اُسکو پھاڑ کھایا۔ اور اس جزیرے میں دریائی جانور کا صرف یہ پہلا حملہ تھا ورنہ اس سے پہلے کبھی کوئی بھیلی یا دوسرا ہریائی جانور غسل کرتے والوں پر یہ طرح سے حملہ آور نہیں ہوا۔ ۲۳۔ فروری ۱۹۵۷ء ایسوسی کو قریب ۵ بجے شام کے ایک بڑے زور کا بھونچال پورٹ بلیر میں آیا دو منٹ تک زمین ہلتی رہی بعض مکانات بھی شبن ہو گئے۔ اس صاحب کے عہد میں محکمہ انجینئر یعنی بارک ماسٹری جسکا لاکھوں روپیہ سالانہ کا خرچ تھا یکم اپریل ۱۹۵۷ء ایسوسی سے بالکل تھخیف میں آگیا اور کام عمارت ہر دو صاحب خانوں کے علاقہ میں ہو گیا اور یکم جنوری ۱۹۵۷ء سے بجائے پوری پلٹن مدراس کے صرف دو کمپنی رہا کر نیگی اُسکے عوض میں بجائے چار سو ملازمان پولیس کے آٹھ سو جوان پولیس میں رہا کر نیگی اس میں لاکھوں پونے سالانہ کی تھخیف ہوئی۔

روح کا بڑھتا گیا۔ یہ صاحب بہت اس میں سے مثل صنم ساڑھے چار برس اس  
 ٹنٹ میں چھینکشنری کر کے ۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۷ء میں کوراہی ہند ہوا اور میجر  
 ٹل صاحب بجائے ان کے قائم مقام چیف کیشنری سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر یکم دسمبر کو  
 نئی افزائے جزائر ہند اس کے ہوئے۔

MAJOR CABELL V.C.

Present Superintendent

عمید میجر کپٹل صاحب سپرنٹنڈنٹ حال

یہ صاحب یکم دسمبر ۱۹۱۷ء میں کوراہی میں اس ٹنٹ میں پہنچا اور  
 تحقیق علمہ ٹنٹ کا حکم ساتھ لایا۔ یہ صاحب مدت اور اتنا کہ ہندوستانی اریاستوں  
 پولیٹیکل افسر رہنے کے سبب سے ہندوستانیوں کے مزاج اور خوشے خوب واقف ہی  
 اور اس سبب سے امید ہے کہ یہ صاحب ہر چھوٹے بڑے امر ٹنٹ میں خود توجہ کرے گا  
 اور سلسلہ سماعت اپنی ناراضی افسران ماتحت بھی خود نکالے گا۔ اس صاحب کے اس  
 ٹنٹ میں پہنچنے کے دوسرے دن شام کو مقام دیہ پرائیڈ ایک جیر، گینگ کو بزم  
 میدی نے مسٹر پورٹ میں ایک قائم مقام ٹنٹ افسر پر حملہ کر کے ضرب پاؤ سے صاحب  
 مدوح کو ایسا سخت زخمی کیا کہ ہلاکت میں کچھ دقیقہ باقی نہ رہا تھا مگر الحمد للہ کہ احمد عبدال  
 جنگلیوں نے اس حملہ آور کو پکڑ لیا اور دوسرا وارنکولنے دیا ورنہ خدا نخواستہ بصورت  
 دیگر ہمارے نئے صاحب چیف کیشنر کا دل ہم لوگوں سے شروع ہی میں بدظن ہو جاتا  
 و باعث ترقی تکلیف ہم یکسوں کا ہوتا۔ اس صاحب کے شروع عہد میں جرائم اقدام  
 تل و فوگشی وغیرہ بہ نسبت سابق کے کثرت سے ہوئے۔ ۱ اور ۲۵۔ دسمبر ۱۹۱۷ء کو

موقع واردات کو تشریف لیکئے اور وہاں جا کر دیکھا تو کوئی لاش ہو اور نہ کچھ نشان  
واردات کا پایا جاتا ہے۔ چوتھی تاریخ ماہ مذکور کو مسی دار کو مفرد اور آٹھویں کو مسی  
جنکا قتل کرنا اس حیت سنگھ نے بیان کیا تھا زندہ حاضر ہو گئے اور کسی کا مارا جانا بھی  
ثابت نہوا اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ دراصل  
کوئی بھی مارا نہیں گیا مگر اس شخص نے اپنی جان سے تنگ اگر ایک یہ جیلہ اپنے پھانسی  
پانے کا بنایا تھا کہ کی طرح اقبالی مجرم قتل تین آدمیوں کا ہو کر اس تحلیل اور زندگی  
بیمزہ سے چھوٹ جاؤں۔ یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں بہت لوگ اپنی زندگی سے تنگ ہو کر اپنے  
ہلاک کر ڈالتے ہیں مگر ایسا جیلہ خود کشی کا شاید کسی دوسرے نے نہیں کیا ہو جب اس کا اقبال  
لکھا گیا تو ہم سمجھتے تھے کہ اسکے پھانسی پانے کے واسطے یہ اقبال بس ہو اور اگر وہ دونوں  
مفرد تھوڑے روز اور واپس نہ آتے اور سردار صاحب سا عقل مند اور تجربہ کار پولیس فسر  
اسکو تحقیقات نہ کرتا تو اس شوریدہ بخت کے پھانسی پانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا تھا۔  
اسی صاحب کی وقت میں کتاب دستی دستور اعلیٰ پورٹ بلیر و مینول پولیس مرتب  
جمع ہو کر منظوری گورنمنٹ چھاپی گئی اور بندوبست پنج سالہ حسب قاعدہ اضلاع مغرب  
و شمال کے یکم جنوری ۱۹۱۷ء سے اسی صاحب کی وقت میں کیا گیا اور زمینوں کی باض  
پیمائش ہو کر کاغذات معمولی بندوبست کے مرتب ہوئے اور گھروں پر بھی حصول لگا گیا  
اس صاحب کے آخری وقت میں کرنیل ٹیلر صاحب کمانڈنگ آفسر جیٹ نمبر ۲۳  
دراس کی سعی اور کوشش سے ایک مسجد اور ایک مندر بھی بمقام ابروین بنایا گیا۔  
یہ صاحب صلح کل کا مذہب رکھتا تھا اور اپنے تحت افسروں کے خلاف بہت کم کرتا تھا۔  
یہ صاحب جس قدر اس سٹنٹ میں پُرانا ہوتا گیا اسی قدر اختیار افسران تحت صاحب

ملک پنجاب سے یہاں واسطے تعلیم اطفال قیدیوں کے مقرر ہو کر آئے اور تعلیم اطفال میں  
 بہت ترقی ہوئی چنانچہ اب یہاں کے آٹھ اسکولوں میں ۲۸۴-۱۰۰۰ اور روزانہ حاضری  
 طلبہ کی ہزاروں اگر اسی صورت سے تعلیم ہوتی رہی تو مختصر یہ سپکرون ریٹروٹنشی تیار ہو جائے  
 اسی صاحب کی وقت میں ڈاکٹرین صاحب جو ۱۸۹۷ء سے اس سٹینڈ میں اگر قیدیوں پر  
 باپ سے زیادہ مہربان تھے ہند کو تبدیل ہو گئے اور ڈاکٹر ڈوگل صاحب جو سر اسرین صاحب  
 کی خدمت میں یہاں کے بڑے ڈاکٹر ہو کر آئے۔ ڈاکٹر ڈوگل صاحب نے گرجن کے تیل سے کوڑا  
 یعنی ہڈام کی دوا ایجاد کی جو اس سے پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ اس ڈاکٹر کے وقت میں  
 رضون پر مٹی باندھنے سے صد ہا قیدی مٹی میں لگے اور آخر کو ۹- فروری ۱۸۹۷ء کو  
 صاحب خود بھی راہی ملک بٹا ہوئے۔ اس صاحب کی وقت میں یہاں ایک عجیب باجرا  
 فتح ہوا کہ اسکا نظیر شاید کسی دوسری جگہ بہت ہی کم ہوا ہو گا۔ یکم اکتوبر ۱۸۹۷ء عیسوی کو  
 بی دو بجے دن کے ناگمان ایک ننگ دھڑنگ ہندوستانی تباہ حال بمقام ابروین  
 صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پر اگر حاضر ہوا اور بولا کہ میں صاحب سے ملاقات کیا چاہتا ہوں  
 ب لوگ اسکی حالت عریانی اور برہنگی کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے۔ جب اسکو  
 سے صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے لیکے تو اسنے بیان کیا کہ میرا نام چیت سنگھ نمبری  
 ۱۲۰۰ میں ایک مدت سے فرار ہو کر جنگل جنگل مارا پھرتا تھا میں نے اپنی حالت فراہم  
 ۲- ماہ ستمبر ۱۸۹۷ء معاہدہ اور دارکو دو دوسرے مفروروں اور ایک جنگلی کو  
 ر کے قریب ہمندر کے کنارے پر کھڑی سے مار ڈالا۔ اسی وقت قیدی مذکور کا  
 شابلہ تحریر ہو کر سردار گھیل سنگھ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو برہمن  
 ت کا حکم ملا۔ چنانچہ صاحب مدوح مع ڈاکٹر ڈوگل صاحب کے بسوازی اگبوت

نکٹ لیو تھامی دستورات پاس سے ہمیشہ کے واسطے مستثنیٰ کر دیے جاوین اور ایسے نکٹ پور  
 بجائے ہر سہ ماہی کے ماہ ماہ ملک کو خط بھیجا کریں اور منگیا کریں۔ اور جس قدر قیدی اس  
 تاج کو بیان حاضر تھے انکے مردوں کے نو مہینے اور عورتوں کے چھ مہینے واسطے ترقی  
 کلاس یعنی درجہ آئندہ کے کم کر دیے گئے کہ مرد سوا نو برس میں اور عورتیں ساڑھے چار  
 برس میں نکٹ پایا کریں۔ اسی صاحب کے وقت میں ۱۸ جنوری ۱۸۷۷ء کو ایک بوٹ  
 حسین پانچ گورے اکسین جمیت کے سوار تھے مغرب و جنوب کے طوفان میں پڑ کر شام کے  
 وقت جزیرہ روس سے ہل گیا اور ۲۵ میل کے فاصلے پر جزیرہ ہوسی لاک میں جا لگا کہ وہاں  
 مارے ہلے اور تلاطم کے بوٹ تو پتھر وں سے ٹکرا کر پُزے پُزے ہو گیا بلکہ ایک گورہ بھی  
 ڈوب گیا مگر کئی دن کے بعد اس اگے بوٹ کو جو انکے تعاقب میں گیا تھا تلاش کرتے کرتے  
 باقی چاروں گورے لگے اور اسکے سواے اور بھی کئی مچھلی والوں کے بوٹ اور ایک ٹکٹا  
 بوٹ حسین کئی پولیس کے سپاہی بھی سوار تھے اسی سال میں ڈوب کر بہت آدمی ضائع  
 ہو گئے۔ اسی صاحب کے وقت میں باہ ماج ۱۸۷۷ء روس اینڈ کا بازار اور ایک بارک  
 جملہ ہزاروں روپیہ کا لوگوں کا نقصان ہو گیا اور خدا نخواستہ اگر زور کی ہوا ہوتی تو  
 سارا نا پو جا جانے کا سامان تھا اس رات کو بیان کے حکام اور فوج اور قیدیوں نے  
 آگ بجھانے میں بڑی بڑی کوشش کی خود صاحب چیف کسٹمر ہاؤس و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ وغیرہ  
 حکام ہر موقع پر ہون تک حاضر رہے۔ ابروین کی چھاؤنی جو جنرل اسٹوارٹ کے  
 وقت میں شروع ہوئی تھی اسی صاحب کی وقت میں تمام ہو کر ۱۹ فروری ۱۸۷۷ء کو  
 احاطہ مدراس کی ایک پوری پلٹن نے اگر اپنی چھاؤنی کی۔ اسی صاحب کے وقت میں  
 مسٹر وائس میڈ اسکول مسٹر اور دو اسکول ماسٹر تعلیم یافتہ مدرسہ کاکتہ اور دو اسکول



یہاں دیکھ بھال کرواپس تشریف لینگے۔ چائٹم کی بڑی کل چیمیں ایکسا تھمہ آٹھ آرے  
چلتے ہیں اور جو ایک دم میں بیسویں شہسیر ون کو پیر کر چسکد پوس اسی صاحب کے وقت میں  
تیار ہوئی۔ ہر وقت جلسہ خطاب قیصر ہند کے جو یکم جنوری شمساع کو قریب سات شو  
قیدیوں کے ہر دو قسم کی رہائی ہو کر یہاں دھوم دھام اور خوشی ہوئی وہ بھی اسی صاحب  
نوش نیت کے وقت کی بات ہے۔ اکتوبر شمساع کے اخیر میں یہ صاحب ایک فہرست  
سٹنٹ کے پورائے اور نیک چلن قیدیوں کی جس میں قریب بارہ تیرہ سو نام کے تحت طلب  
گوئٹ بغرض رہائی انکے روانہ کر کے خود بھی دہلی میں شریک جلسہ قیصر کے ہوا تھا۔  
یکم جنوری شمساع کو یہاں میجر پرا تھر و صاحب بہادر قائم مقام چیف کسٹرن تھے۔ انھوں نے  
سوائے رہائی سات سو قیدیوں کے جو گوئٹ سے منظور ہو کر آئی تھی حسب ہدایت  
سرکار نیچے لکھی ہوئی اور بھی بہت سی مہربانیاں قیدیوں پر کیں کہ وہ شاید سالہا سال  
یادگار خلافت یلگی۔ جن لوگوں کو شرطیہ رہائی ملی اگر وہ کاشتکار سی کرنا چاہیں تو انکو  
مارون ڈسٹرکٹ میں زمین ملیگی اور دس برس تک اس زمین کا محصول معاف رہیگا  
اور چھ ماہ تک ایسے کاشتکاروں کو سرکار سے مفت رسد ملیگی اور اگر شرطیہ رہائی والے کسی  
دوسری طرح پر اپنی گذران کرنا چاہیں تو انکو گائے وغیرہ خرید کرنے کے واسطے سرکاری  
نقد ملیگا اور ایسے رہائی والوں کی عورتیں چھ ماہ تک سرکار سے مفت رسد پاویگی۔  
اور جب ان شرطیہ رہائی والوں کے ۲۰ برس پورے ہو جائیں گے تو حسب قاعدہ ہر  
سٹنٹ کے انکی قطعی رہائی کی سفارش بھی کیجاویگی۔ سٹنٹ والوں کو ہر قسم کا محصول  
ارضی و زرچرائی مویشی و محصول میوہ بھری ایک برس تک برابر معاف رہیگا خوش حال

اس صاحب نے سٹنٹ کو دو حقون یعنی سٹنٹ و نارون پر تقسیم کر کے ایک حق ماتح  
 ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور دوسرا حصہ ماتحت سٹنٹ کے کر دیا جو افتیا منظور  
 سزائے پچاسی بذریعہ قانون پورٹ بلیر بابت سٹنٹ کے صاحب چیف کسٹرنائٹ  
 و کو بار کو جمل ہوا تھا وہ اس صاحب کے وقت میں بذریعہ قانون سٹنٹ کے  
 منسوخ ہو کر حکم ملا کہ تمامی مقدمات جن میں استعوا ب پچاسی کی ضرورت ہو بخسور گورنر  
 اجلاس کونسل کے بھیجے جایا کریں۔ اسی صاحب کے وقت میں موضع گاراجرا مان اور جنگل  
 گھاٹ و ہاتھی ٹاپو و ٹیا کھاڑی و ومبر لیکنج آباد ہوئے۔ اسی صاحب کے وقت کا ایک  
 بھاری معرکہ فرار ۲۳ نفر قیدیان آمد جدید کا ہی جو ۲۶۔ جنوری ۱۸۷۱ء بوقت پنج  
 شام کے مقام ابرڈین سے کھلے خزانے فرار ہو گئے اور جس کسی نے انکا تعاقب کیا اسکو  
 مار کر ہٹا دیا۔ ۱۸ نفر منجمد ان بھگورڈون کے اسی رات کو گرفتار ہو گئے۔ ۲۔ فروری سنہ الیہ کو  
 متصل منگلوٹان کے جنگلیوں سے ان بھگورڈون کا مقابلہ ہوا جس میں کچھ آدمی طرفین کے  
 مجروح و مقتول ہوئے پھر ۶۔ فروری ۱۸۷۱ء کو ایک جماعت فری پولیس سے ان بھگورڈون کا  
 مقابلہ ہوا جس میں آٹھ بھگورڈے جان سے مارے گئے اور باقی گرفتار ہو گئے۔ اس مقدمہ میں  
 سردار ٹھاکر سنگھ سب انسپکٹر پولیس و گورکھ سنگھ ساونٹ نے بہت عمدہ کارگزاری کی  
 اور بھی چند کانسٹبلان پولیس اور سٹنٹ سنگھ ایک وائٹ ایجنٹ قیدی نے بڑی بہادری  
 دکھلائی کہ جسکے صلہ میں قیدی مذکور وائٹ ایجنٹ سے میعاد دی ۱۴ سال ہو گیا اور سکون  
 منڈیل بھی بنایا گیا اور دوسرے لوگوں کو بھی حسب حیثیت انعام و اکرام دیا گیا۔ اسی  
 کے وقت میں ڈیوک آف یکنگام گورنر مدراس اور جنرل چمبرلین صاحب کمانڈر انچیف  
 مدراس ۹ دسمبر ۱۸۷۱ء کو واسطے دورہ کے پورٹ بلیر میں رونق افروز ہوئے اور دورہ

دھوکہ بازی پولیس کو خوب بیان کیا ہو اگر کسی کو مفصل حال اہم مقدمہ کا دریافت کرنا ہو تو میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی عرضی اپیل مشمولہ مثل مذکور معروضہ ۱۸ جنوری ۱۹۱۷ء کو ملاحظہ کرے۔ سردار گھیل سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس پورٹ ہائیر سی صاحب کے عہدین ۱۵ جنوری ۱۹۱۷ء کو اس ٹلنٹ ہین پونچے۔ اسی صاحب کی کوشش سے اور اسی کے عہدین دائم الجبس قیدیوں کو بعد ۲۰ برس کے امید رہائی کی ہوئی۔ یہ ایک اسی تہی بات ہے کہ ابتدائے عملداری سرکار انگریزی سے اسی بات کبھی نہیں ہوئی تھی کیونکہ سرکار کے قیدی دائم الجبس کار ہا ہونا محال بلکہ غیر ممکن تھا خیر کیس قدر دائم الجبس قیدیوں کو امید تو ہوئی۔ اسی صاحب کے وقت میں پہاڑگانوں و نیاگانوں و اسٹوارٹمنج و کاریں کو واپسی نان و ڈنڈ اس پیٹ آباد ہوئے۔ اسی صاحب کے آخری وقت میں ایک سنگی قلعہ یا گورہ بارک واقع جزیرہ روس جو کرنیل فورڈ صاحب کے عہد میں شروع ہوا تھا بنکر طیار ہو گیا ایک لاکھ روپے سے زیادہ اسکی تیاری میں خرچ ہوا اب دو کمپنی گورہ جمٹ اس بارک میں رہتی ہیں۔ یہ صاحب ساڑھے تین برس اس ٹلنٹ کی حکومت کر کے ۱۷ مئی ۱۹۱۷ء کو روانہ ہند ہوا اور ۲۶ مارچ ۱۹۱۸ء کو مذکور کو جنرل بارول صاحب چیف کمنڈر سپرنٹنڈنٹ پورٹ ہائیر سی کے مقرر ہو کر رونق افروز جزائر ہذا کے ہوئے۔

L<sup>T</sup> GEN<sup>L</sup> BARWELL

VII Superintendent

عہد جنرل بارول صاحب بہادر

یہ صاحب بھی بڑا رحم دل اور منصف مزاج اور شیریں زبان نہایت سیدھا سادا تھا۔ اس صاحب کے عہد میں جنرل اسٹوارٹ صاحب بھی زیادہ افسران ٹلنٹ کا اختیار رکھتے

تو بہت متعجب ہوا اور گاہے آئینے کے سامنے اِدھر گاہے پیچھے جا کر دیکھتا تھا۔ اس جنگلی  
کی زبان ہمارے جنگلیوں سے سراسر مختلف تھی یہ روٹی وغیرہ ہمارے کھانے کی چیزیں  
اُسکو پسند نہ تھیں وہی مچھلی اور سمندر کے کپڑے کو بڑے اور جنگل کے پھل پھول کھا لیا  
عامی تھا اگر وہ بیتار رہتا تو اُسکے ذریعہ سے ہماری سرکار رابطہ اتحاد اُسکی قوم سے بھی  
پیدا کر لیتی مگر افسوس کہ جنگلی مذکور کو ہمارا کھانا پانی موافق نہوا اور تمبوڑے روز کے بعد  
مرگیا۔ اسی صاحب کے وقت میں محصولِ ارغنی زرعی و زرخیزائی مویشی و محمول نیشکر و دیگر  
وغیرہ اس ٹکنٹ میں لگایا گیا۔ ششہ عین جو سو ج کا بڑا گو بن ہوا تھا اُس گرہن میں  
تامبکی کے اندر کچھ ستارون کی چال دریافت کرنیکے واسطے کچھ منجم صاحب ملک فرانس  
اور انگلستان کے جزیرہ کو بار کو کہ جو ٹھیک خط استواء پر واقع ہے اسی صاحب کے وقت میں  
آئے تھے مگر افسوس کہ ٹھیک گرہن کے وقت سو ج کے نزدیک نزدیک آنوار بر ہو گیا تھا  
اسکے بسبب وہ محنت اون صاحبوں کی ضائع گئی اور شاید کئی سو برس تک وہ سنجوگ  
پر نہیں نمودار۔ اسی صاحب کے وقت میں کپتان برج صاحب بہادر خجندی مشی ۱۲۷۵ھ  
میں تخت میں رونق افروز ہوئے اور انکے آنے پر بہار پولیس موقوف ہو کر پنجابی  
سے ترقی یافتہ جماعت چنانچہ ۱۸۰۶ء اگست منہ مذکور کو خود کپتان صاحب موصوف ۱۱۶ نفر  
خجندیہ سپاہیوں کو بھرتی کر کے پورٹ بلیر کو لا ئے۔ اس صاحب کے  
وقت میں ہی سیاح پنجاب نے رسمی متودیرن نمبری ۱۰۱۰- ایک غریب میعادوی  
تیموت - جسے شمس عین بیگانہ مجرم قتل نفسی متوفی مجرم ٹھہرا کر پھانسی  
دی گئی۔ یہ حیدر علی خان شاہ نامی اور نصف فزاجی کے سبب سے وہ بیمار  
تیمی پختونگیر میں تھے۔

آپسین کو کہ انڈیا کو بارہین ایک ملائی سلطان کی ریاست پر فرار ہو گیا تھا۔ صاحب  
چیف کشتی بہادر خود ملک آپسین کو تشریف لیگئے اور سوا سے خدا بخش جمہدار اور پانچ نفر  
دوسرے آدمیوں کے باقی سب مفرد رون کو آپسین سے واپس لے آئے مگر خدا بخش  
معرفہ خود اس وقت کہیں رہ پویش ہو گیا تھا لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد جب بابین  
سلطان آپسین اور پیکیرون کے لڑائی ہوئی تو اس وقت بین سنا گیا تھا کہ خدا بخش  
بذکور فوج سلطان آپسین میں جنرل ہوا اور بہت بہادری دکھایا ہوا جواب اسکا حال  
معلوم نہیں کہ کیا ہوا۔ اس صاحب کے وقت میں اپریل ۱۸۷۷ء میں کچھ برہما لوگ  
ایک چھوٹا جہاز بھارت مان خرد کی طرف سے لیکر پورٹ بلیر کو آئے اور زالشی ہوئے  
کہ ہمارے جہاز کے ہ نفر برہما خلائیاں کو انڈیا مان خرد کے جنگلیوں نے پکڑ کر مار ڈالا  
بمجرد سننے اس خبر کے چیف کشتی بہادر نے پکستان و میر لی صاحب فٹ اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ  
کو بتا کر گیارہویں ماہ اپریل ۱۸۷۷ء بذریعہ انڈیا ٹنڈ سرکاری اگبوٹ کے مع کسب قدر  
سپاہیان جنگی پلیٹن متعینہ پورٹ بلیر کو روانہ کیا ایک قیدی جمہدار و جنگلیان پورٹ بلیر  
کے انڈیا مان خرد کو واسطے دریافت حال قتل برہما لوگوں کے بھیجا صاحب موصوف نے  
انڈیا مان خرد میں اتر کر جنگلیوں کے گھروں کو جلا دیا اور ان جنگلیوں میں سے جو ہماری  
جامعت پر حملہ کر آئے تھے ایک جنگلی کو پکڑ لیا چنانچہ بجلد وے اس کارگزاری کے چند  
ملازمان جنگی پلیٹن کو کچھ ترقی خطاب ہو گئی اور گوڑ جمہدار جو دائم الجس تحارباتی پانچواں  
وہ جنگلی جب گرفتار ہو کر اس اسٹنٹ کو آیا تو ان ہمارے دوست جنگلیوں سے بہت  
شہ نہور اور قومی تھا مگر مثل وحشی جانور کے پنجرے میں بند معلوم ہوتا تھا۔ جب سے  
جنرل اسٹوارٹ صاحب کے ہنگامہ میں ایک آئینہ قد آدم دیکھا کہ اس میں ہو ہو اپنی تصویر دیکھی

## MAJOR GENERAL STEWART

## VI Superintendent

عہد میجر جنرل اسوارٹ صاحب بہادر

یہ صاحب بڑے حلیم الطبع اور عقل مجسم تھے دانا فی اور متانت انکے چہرے سے عیاں تھی۔ اس صاحب نے اپنے پونچنے کے ساتھ ہی قانون سلڈاغ کے اجراء کی بنیاد لی اور بعض حصے قانون مذکور کے اردو و ناگری میں ترجمہ ہو کر چھپنے لگے قیدیوں اور جہید کو بھنڈا رہ کا پکا ہوا کھانا ملنا شروع ہوا اور رجسٹر نشان مشقت کا مرتب ہو کر ناپوٹاپو کو تقسیم ہو گیا کہ انھیں کبھت بھنڈا رہ والوں کے کام کا نشان ہر شام کو کتاب مذکور میں لگنے لگا۔ صاحب مدوح کے وقت میں ایک بڑا بھاری حادثہ جانکا جس کا نظیر کسی تاریخ میں نظر نہیں آتا مگر قتل لارڈ میو صاحب کا واقع ہوا ہے۔ اسی صاحب کے وقت میں حسب فشار دفعہ ۱۔ باب ۳۔ ایکٹ پارلیمنٹ مجریہ ۱۸۳۳ء جلوس ملکہ مغظمہ و کٹوریا کے صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کا چیف کسٹرن جرنل انڈمان و نکو بار کا بھی مقرر ہوا۔ اسی صاحب کے وقت میں بذریعہ قانون پورٹ بلیر بابت ۱۸۴۲ء صاحب چیف کسٹرن انڈمان کو سوائے اختیارات تیشن جی کے اختیارات منظوری سزائے پھانسی کے بھی عطا ہوئے اور جج کبل صاحب اور جنرل نارمن صاحب اسی صاحب کے وقت میں رونق افروز سلٹ کے ہو کر موجب ایجاد قوانین و قواعد مجریہ حال سلٹ کے ہوئے جس قدر قانون و قواعد اب تک جاری ہیں وہ اسی صاحب کی وقت میں جاری ہوئے۔ اس صاحب کو موجد اول قانون پورٹ بلیر کا کہا چاہیے۔ اسی صاحب کے وقت میں خدائش جمدار نکو بار کا مع ۱۱ نفر قیدیوں کے واقع ۱۳ جنوری ۱۸۴۲ء نکو بار سے فرار ہو کر ملک

اور صحیح و سلامت ہندوین پہنچ گئے۔ مگر اکثر انہیں کے مفزور پھر ہند سے گرفتار ہو کر بیان  
آئے اور آتے جاتے ہیں۔ اس صاحب کے عہد میں پھر پورٹ بلیر چیف کمشنری برہما  
نمل کر براہ راست ماتحت گورنر جنرل اجلاس کو نسل کے ہو گیا۔ اس صاحب نے ایک  
موقعہ دستور العمل پورٹ بلیر کا تصدیق کر کے چھپوایا تھا کہ ایک بنام کوٹھ میں صاحب  
مشہور ہو۔ اسی صاحب نے سب سے اول پورے قیدیوں کو ٹکٹ دینا شروع کیا  
اور اپنے اخیر وقت میں سب نئے قیدیوں کو حسب قاعدہ اسٹریٹ سٹینٹ کے چھ کلاسوں  
تقسیم کر دیا۔ اس صاحب کے وقت میں بنگالی بابووں کا بڑا زور ہوا جو بنگالی چاہتے سو ہی  
ہوتا تھا۔ چھتری ان بنگالیوں کا سرگروہ میں صاحب کا وزیر اعظم تھا۔ اسی صاحب کے  
ت میں مسٹر میں صاحب خلف الرشید کرنل میں صاحب جواب اسٹینٹ سپرنٹنڈنٹ  
ٹ بلیر میں ۵ اکتوبر ۱۸۶۹ء عیسوی کو اس سٹینٹ میں داخل ہوئے۔ اسی صاحب  
آخری وقت میں باہر فروری ۱۸۷۰ء عیسوی ہو، ہسپتال کی ایک بارک جگہ  
کہ جس سے قریب پچیس ہزار روپے کے سرکار کا نقصان ہوا۔ یہ صاحب پورے  
میں برس اس سٹینٹ میں حکومت کر کے ۱۶ مارچ ۱۸۷۰ء عیسوی کو روانہ ہند ہوا  
صاحب ایسا سادہ مزاج تھا کہ بروقت روانگی ہند کے اس راقم اور اکبر زمان سے  
مناخہ کر کے اور نہایت آبدیدہ ہو کر رخصت ہوا۔ اس صاحب کے جانے کے وقت  
قیدیوں کو بڑا الم ہوا مگر انکے جانے کے وقت تاک کوئی سپرنٹنڈنٹ نہ آیا تھا اسو  
بیر صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ قائم مقام سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کے ہوئے اور  
۱۸۷۰ء عیسوی کو میں صاحب کی روانگی کے چھ  
پورٹ بلیر کے مقرر ہو کر آئے

یہاں اگر وٹس پزس تاکہ ہے گو کبھی مستقل سپرنٹنڈنٹ نہیں ہوئے تو بھی اس وٹس پزس  
 میں تمامی انتظام اس شلٹنٹ کا اسی صاحب کی رائے سے ہوتا رہا مگر افسوس کہ ایسا دانا اور  
 مہر جاکم معرکہ کابل کی بدولت ۳۰ نومبر ۱۹۱۵ء کو افغانستان کو چلا گیا اور ہر کم و مد کو  
 داغ جدائی کا دیکھا۔ زایل ذور گارڈن معروف بہ باغچہ ڈاکٹر صاحب کا اسی صاحب کے  
 عہد میں زیر نگرانی ڈاکٹر کنگ صاحب کے بنا شروع ہوا۔ اور سٹریٹس صاحب اور  
 روپ اسٹرائٹ صاحب اکسٹرا اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اسی صاحب کے عہد میں ۲۴ دسمبر ۱۹۱۵ء  
 کو اس شلٹنٹ میں پہنچے۔ یہ صاحب ہمیشہ اپنے ایام سپرنٹنڈنٹ میں ہمہ تن اس باب میں  
 مصروف رہے کہ سٹریٹ شلٹنٹ یعنی پٹانگ کا بندوبست یہاں جاری ہو ویدی اور فورٹ صاحب  
 سپرنٹنڈنٹ سابق کے وقت کے سب انتظام بدل جاوین۔ پرا تھر پور مع نیو کراٹ بمبولا  
 و دہنی لیو کر یک اسی صاحب کے وقت میں کھولے گئے۔ مقدمہ قتل ہیرا سنگھ ہول سیل وقوعہ  
 ۷ جولائی ۱۹۱۶ء جس میں پولیس کی چالاکی سبب سے چار پانچ آدمی بگناہ پھانسی  
 پا گئے تھے اور کچھ دائم الجبس ہو گئے تھے قابل یاد کاری کے یہ مقدمہ بعد جنرل  
 اسٹوارٹ صاحب کے ۱۹۱۷ء میں پھر نظر ثانی ہو کر معلوم ہو گیا کہ جب قدر لوگوں نے اس مقدمہ  
 میں سزا پائی تھی سراسر بے قصور تھے خیر دائم الجبسوں کی تور ہائی ہو گئی مگر جو پھانسی پا گئے  
 تھے انکا تدارک ہونا محال تھا۔ اس مقدمہ کے بعد سے برہا پولیس کا اعتبار اٹھ گیا اور  
 روز بروز انکا کنٹرل ہو کر اب پنجابی پولیس انکی جگہ مقرر ہو گئی۔ اسی صاحب کے وقت میں  
 جولائی ۱۹۱۷ء عیسوی میں چاند پور جیون وغیرہ تیرہ نفر قیدی بروز روشن انجیر صاحب  
 کا بوٹ لیکر مع بہت سے سامان خورد و نوش کے روس ٹاپور سے فرار ہو گئے گوزار و ج جہان  
 مع چند فسران شلٹنٹ کے انکے تعاقب میں گیا مگر وہ لوگ زبردستی بھاگ گئے اور ہاتھ نہ اٹکے



کہ جسکی پستان مثل عورت کے تھی اور قریب دس پونڈ کے اسکی چھاتیوں سے دو وہ نکلا اور جب اسکا پیٹ پاک کیا گیا تو اسکی پیٹ سے ایک بچہ اور چار ٹوکری گھاس نکلا اور اسکی کھال ہاتھی کے چمڑے سے بھی زیادہ موٹی تھی۔ ۳۰۔ جون ۱۸۶۸ء کو اسی جہاز کے آخری وقت میں رات کے وقت گورے کے پرے سے دس ہزار روپیہ کا ایک خزانہ صندوق جو اسی دن کلکتہ سے آیا تھا چوری ہو گیا اور بعد مجرائی بازیافتگی کے جسٹس رینو باقی رہ گیا صاحب سپرنٹنڈنٹ کو اپنے پاس سے دینا پڑا یہ صاحب چار برس تک اس سٹیشن کی حکومت کر کے ۲۳۔ اپریل ۱۸۶۸ء کو روانہ ہند ہوا۔ اور کرنیل مین صاحب جنھوں نے اول ۲۲۔ فروری ۱۸۶۸ء کو سرکار انگریزی کا باؤٹیاہان کھڑا کر کے جزائر ہذا پر قبضہ کیا تھا اب ۱۶۔ اپریل ۱۸۶۸ء کو اس سٹیشن کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر

## COLL MAN

### V Superintendent

#### عہد کرنیل مین صاحب بہادر

یہ صاحب بھی مثل کرنیل ٹیٹلر صاحب بہادر کے بہت سیدھے ایماندار اہل ولایت اور صاف دل تھے مگر غصے کے وقت آپ سے باہر ہو جاتے تھے خود صاحب مدوح نے مع ۲۶۴ قیدیوں کے نکو بار کو جا کر ۱۶۔ اپریل ۱۸۶۹ء کو نکو بار پر مع جملہ جزائر ملحقہ اسکے کے سرکار انگریزی کا قبضہ کر لیا اسوقت سے اب تک قریب دو سو نفر کے قیدی اور ایک ہی سٹیشن اور ایک کمپنی ہندوستانی رجمنٹ کی اور ایک گارڈ اہل پولیس کا وہاں رہتا ہے۔ اس صاحب کے وقت میں پراٹھر و صاحب بہادر فلاطون زمانہ اسطوفرت ڈینٹ و زیب سٹیشن کے ۱۹۔ فروری ۱۸۶۹ء کو اس سٹیشن میں داخل ہوئے میجر پراٹھر و صاحب بہادر

فوت ہو گئے۔ اسی صاحب کے عہد میں یہ کاتب الحروف اور جنوری ۱۹۱۵ء کو بذریعہ  
جہاز جمنہ کے اس سٹیشن میں داخل ہوا۔ ہرٹا پو میں لوہا بار کون اور اوسیرون کے  
مکانوں کا بنانا اسی صاحب کے وقت میں شروع ہوا۔ اس صاحب کے وقت تک بجائے اسٹیشن  
کے ڈویژن کر کے مشہور تھے اور ایک سے لیکر ۱۰ ڈویژن تک مقرر تھے۔ اس صاحب  
کے گھر میں ایک برہابی بی ہوئی تھی سبب سے برہا لوگوں کا یہاں بڑا اختیار تھا۔  
اسی صاحب کے وقت میں سٹیشن کے حساب میں کچھ غبن و تصرف ہوئی تھی سبب سے  
۱۵۔ اپریل ۱۹۱۵ء کو ڈیویس صاحب سکریٹری چیف کسٹمرز ہاؤس کے پورٹ بلیر کو تشریف لے  
اور ایک مہینہ بھر یہاں رہ کر اور سب حساب کتاب لیکر اور دو عشر سب حالات سٹیشن کے  
دریافت کر کے ۱۵ مئی سنہ الیہ کو واپس گئے اور اسی صاحب سکریٹری کی جو رپورٹ  
گورنمنٹ ہند کو گئی گویا بنا و تنزل حالات قیدیان سٹیشن کی ہوئی۔ مونٹ ہیریٹ کا  
سرکٹ بنگلہ جو ابھی تک موجود ہے اسی صاحب نے بنوایا تھا ہر سہ گرجا واقع روس سٹیشن کا  
بھی اسی صاحب کی کوشش سے تیار ہوئے۔ اور تہ و ونیوی بے و آبروین کے بیچ میں  
جو بنگلہ تھا وہ بھی اسی صاحب کے آخری وقت میں زیر نگرانی مسٹر مہری صاحب بہادر کے  
کاٹا گیا۔ اسی صاحب کے وقت میں روس ایجنڈ میں انگریزی اسکول مقرر ہوا اور کم عمر  
قیدی منتخب ہو کر اس میں داخل ہوئے کہ بابو ہر نام اور مرزا لاغیرہ ریٹراوی بند و بست کا  
شرہ ہیں۔ اس صاحب کے وقت میں ایک میلہ ہر سال نمائش کا دہ پید او اسٹیشن کا ہو کر  
عمدہ کاشتکاروں اور دستکاروں کو انعام ملتا تھا اس سبب سے اسٹیشن کی پیداوار  
اور صنعت میں بہت ترقی ہوئی مگر افسوس کہ وہ طریقہ بعد تشریف بری اس صاحب کے  
متروک ہو گیا۔ اس صاحب کے عہد میں بمقام پورٹ مونٹ ایک بڑی مچھلی مار گئی تھی

## عہد کرنیل فورڈ صاحبہا در

یہ صاحب بڑا عقلمند مگر زرد و ست تھا اس صاحب کے وقت میں اس سٹیشن کو بہت ترقی ہوئی اسی صاحب کی وقت میں ایک فری ہیڈ کارک سپرنٹنڈنٹ آفیس میں مقرر ہوا درہم۔ اکتوبر ۱۸۶۵ء کو کپتان فریز صاحب سے پہلے اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پورٹ ٹیمر مقرر ہو کر آئے اس سے پہلے تمام کام صاحب سپرنٹنڈنٹ اکیلا کرتا تھا۔ اسی صاحب وقت میں ۱۸۶۵ء میں سٹیشن ماتحت چیف کشتی برہا کے ہو گیا اس سے پہلے بہت ماتحت سرکار ہند کے تھا۔ اسی صاحب کے وقت میں مسٹر جکسین اور سیرڈوین برہما کی کوشش سے ماربل اوڈ یعنی وہ پھولدار کالی لکڑی جنگل میں ملی کہ اسکی شکل او نے کی لکڑی آج تک دنیا میں کہیں نہیں پائی گئی۔ کسریٹ و پیابک و کرسن یعنی محکمہ بری و مرین ڈپارٹمنٹ اسی صاحب کے وقت میں علیحدہ علیحدہ مقرر ہو گئے۔ نوی بے ویبرسن پیٹ و سوت پیٹ و پورٹ موٹ و کان پیٹ ۱۸۶۶ء میں اسی صاحب ماتحت میں کھولے گئے۔ اس صاحب کے عہد میں ایک مرتبہ جنگل میں دو گورون نے عورت سے بدکاری کا ارادہ کیا تھا کہ جنگلیوں نے اس ارادہ بد سے خبر پا کر ان گورون اور گورنگ نام ایک قیدی جمدار کو جان سے مار ڈالا اور تین پہرہ ڈالے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگلیوں میں بڑی نامی شایستہ قوم اور ہمارے سے بھی زیادہ شرم و حیا ہے۔ اسی صاحب کے وقت میں ۵۰ نفر قیدیان بغاوت جبر و کس صاحب کے ۲۱ جنوری ۱۸۶۶ء کو جزیرہ سراوک کو بھیجے گئے مہاراجا خان نایب بیگ صاحبہ والدہ برہیس قدر بھی تھے کہ سراوک بہرہ جا کر

جولائی ۱۹۶۳ء میں میٹریٹھی مقرر ہوئے اور اخیر ۱۹۶۴ء تک میٹریٹھی اس سٹنٹ میں رہے کہ پھر ۱۹۶۵ء سے ایک فرمیٹھی بدستخواہ تانہ ماہوار کے چیف کسٹرن آفس میں مقرر ہو گیا اسی صاحب کے عہد میں میٹریٹھی صاحب اس سٹنٹ میں تشریف لائے کہ اب تک یہاں موجود ہیں۔ اس صاحب کے وقت میں بہت میعاد قیدی بدانی میعاد چہارم کے چھوٹے میٹرڈ کو روز ایک کر سچن قیدی جو لوکل رکارڈ کا کرائی تھا نائب سپرنٹنڈنٹ تھا جو چاہتا سو کرتا۔ اسی صاحب کے وقت میں ایک مرتبہ ہند سے رسد منگانے کے بند و بست میں کچھ غلطی ہو جانے کے سبب سے اس سٹنٹ میں قحط بھی پڑ گیا تھا۔ دو ماہ تک صرف تھوڑا تھوڑا چنایا دھان جس سے جان بچ جاوے قیدیوں کو ملتا رہا۔ بعد دو ماہ کے جب کلکتہ اور مدراس کو فہر ہو چکی تو تین چار جہاز ہر قسم کے غلہ کے پونچ گئے اور گرانی رفع ہو کر پھر ارزانی ہو گئی۔ اس سٹنٹ میں کبھی خشکی سے قحط پڑتا ہوا اور کبھی کثرت باران سے ارزانی جو نرخ غلہ سرکار سے مقرر ہر ہمیشہ ہر حال میں وہی رہتا ہے۔ اسی صاحب کے عہد میں میٹرنگلن صاحب ایک منجم پورٹ بلیر کو آئے اور مدت دراز تک بمقام چائٹم ریکر بذریعہ آلہ کلان دور میں کے تحقیقات کر کے اصل خط طول شرقی پر نشان کر کے چائٹم میں ایک رصد خانہ بنا گئے کہ وہ منجموں اور جہاز یونکو ایک ایک رہنا موجود ہے۔ یہ صاحب صرف ایک برس نو ماہ اس سٹنٹ کی حکومت کر کے ۱۲۔ فروری ۱۹۶۵ء کو روانہ ہند ہوا اور بجائے اُنکے میجر فورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کی مقرر ہو کر ۱۴۔ فروری ۱۹۶۵ء کو زینت بخش عہدہ سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کے ہوئے۔

COL FORD  
In Superintendent

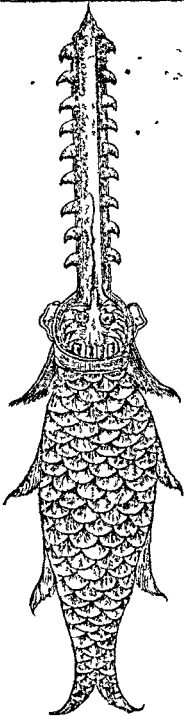
دو لکڑے کر دیوے اسکا وہ آ رہا اور کھال عجائب خانہ گلکتہ کو بھیجا گیا۔ یہ رحم دل و خدا تر  
 وغیرہ اور سپرنٹنڈنٹ ڈومرینس مدعاہ اس شلنٹ کی حکومت کر کے اور اچھی اچھی ناموری  
 کے کام بطور یادگاری کے چھڑ کر بائیسویں مئی ۱۸۶۲ء کو روانہ ہند ہوا جب یہ سپرنٹنڈنٹ  
 اسٹریڈنی پر سوار ہو کر گلکتہ کو چلا تو تمام قیدی انگوٹ کو دیکھ کر زار زار روتے تھے۔ اور  
 اسوقت کے قیدی جو اب تک موجود ہیں اس صاحب کو ہمیشہ بہت خوبی سے یاد کرتے ہیں

CO<sup>2</sup> TYTLER

III Superintendent

عہد کرنیل ٹیٹلر صاحب بہادر

۱۶۔ مئی ۱۸۶۲ء کو کرنیل ٹیٹلر صاحب اس شلنٹ کے سپرنٹنڈنٹ و کسٹرن مقرر ہو کر  
 رونق افروز انڈمان ہوئے۔ یہ صاحب بھی ہائٹن صاحب کا نعم البدل تھا یہ صاحب  
 بہت سیدھا سادا اور نہایت رحم دل سردار تھا۔ مونٹ ہیریٹ اور ہڈو اسی صاحب کے  
 عہد میں آباد ہوا سٹرکون کی ایجاد اس شلنٹ میں اسی صاحب نے کی۔ شلنٹ کا باجہ اسی  
 صاحب کے وقت میں آیا۔ جنرل فیروز صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہند اسی صاحب کے وقت میں  
 رونق افروز جزیرہ ہذا ہوئے اور انھوں نے دیکھا کہ کرنیل صاحب کے بچے دن رات  
 قیدیوں کے ساتھ ہلے پھرتے ہیں اور قیدیوں جزائر ہذا کی نیک چلنی انھوں نے  
 دیکھ کر گورنمنٹ کو رپورٹ کی کہ جسکے سبب سے قیدیوں کی ترقی تنخواہ ہو کر کپڑے ملنے کا  
 بھی حکم صادر ہوا اس صاحب کے وقت میں کچھ قیدی عورتیں کسی بھی مقرر ہوئی تھیں۔  
 اس صاحب کے وقت میں جب عورتیں جہاز سے اترتیں تو قیدی اسی وقت عورتوں کو  
 راضی کر کے اپنے اپنے مکان کو لیجاتے۔ اسی صاحب کے وقت میں منشی محمد اکبر زمان



چھانٹ چھانٹ کر رہائی دیتا اُسکے نزدیک رہائی  
 دینے سے زیادہ کوئی نیکی نہ تھی اُسکا تمام عہد  
 سپرٹنڈنٹ اسی کوشش میں تمام ہوا شاید ایک دو  
 قیدی کو رہائی دینے بغیر وہ نیک نیت کھانا بھی  
 نہ کھاتا تھا اور اوسکی نیک نیتی کے سبب سے اوسکو  
 موقع بھی ایسا ہی ملا تھا کہ ہزاروں کو رہا کر دیا۔  
 انکے وقت میں سچے موتی کی ایک سیپی بھی تندر  
 سے بلی اور رنگتہ کے عجائب گھر کو بھیج دی گئی۔  
 انکے وقت میں ایک ایک رتبہ ایک بڑی مچھلی شیشا  
 ہزار کے ہزاروں من کے لنگر کو نگل گئی اور ہزار  
 کو لیکر چل دی گویا شکل تمام اُس مچھلی کو مارا اُسکا  
 سر کاٹ لیا گیا کہ فقط وہ سر کئی روز تک ہر دو  
 کہنی ہر اس جہت نے کھایا تھا۔ اس صاحب  
 کے وقت میں ایک دفعہ ایک عجیب ہیئت کی مچھلی  
 کوئی ۲۰ فٹ لمبی اور ۵ فٹ چوڑی مر کر کنارے  
 آگئی تھی اُسکے منہ کے سامنے ۵ فٹ لمبا اور ۲ فٹ  
 چوڑا دو دھارا ایک قدر تیز آ رہ لگا ہوا تھا اُس  
 آ رہ کے غار مثل پنجہ شیر کے ایسے تیز تھے کہ اگر وہ  
 طیش میں آگرا تھی کو مار تو ایک ہی وار میں

اسی صاحب کے وقت میں قریب ۲۸۳۳ نفر کے ہر قسم کے پیشہ ور مقرر ہوئے۔ اسی صاحب  
 وقت میں گائے و بکری و مرغی و بطننگا کریشہ ورون کو پالنے کے واسطے دی گئیں اور  
 ہزاروں پرند و چرند ملک سے منگو کر چھوڑے گئے کہ ان چھوڑے ہوئے جانوروں میں  
 اب کوئی نہ رہے بہت تکلیف ہو۔ اسی صاحب کے وقت میں مسٹر گرین صاحب ایک انگریز سوانگر  
 نے پھان اگر دوکان بنائی اور ہزاروں روپیہ کا سامان ہر قسم کا یہاں بیٹا کر دیا۔ ایک  
 برہادوکاندار کو بھی مولین سے بلوا کر یہاں دوکان کروائی اور حکم دیا کہ سب دوکاندار  
 مال بلا کر ایہ جہاز ٹنٹ کو آیا کرے۔ یکم دسمبر ۱۸۵۷ء کو اسی صاحب کے وقت میں ایک بڑا  
 طوفان باد توند کا آیا اور تیسری ماہ مذکور تک بڑے زور شور سے ہوا چلتی رہی اُس میں بہت  
 مکانات گار و اور قیدیوں کے اور ایک طرف بنگلہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کی اور گئی ایک سپاہی  
 نیول گار دکا اور ایک قیدی گرے ہوئے مکانات کے نیچے دبا کر مر گئے اور ہزار ہا جنگلی درخت  
 جڑ پیر سے اکھڑ کر ہوا پر اڑ گئے۔ ایک چھوٹا اکبوتر بھی جسکی تیاری میں پچیس ہزار روپے  
 خرچ ہوئے تھے پھر وں سے نکر کھا کھا کر ٹوٹ گیا اسی صاحب کے وقت میں چائٹم کا آرہ گھر  
 جاری ہوا۔ اور نارنگی و لیمو و انبہ وغیرہ صد ہا پھل دار و درختوں اور ہر قسم کی ترکاریوں  
 کے پودے اور تخم ہند اور برہما سے منگا کر یہاں لگوئے گئے کہ اس وقت کی مخلوق ان درختوں کے  
 پھل کھا کر صاحب مدوح کو دعا و خیر سے یاد کرتے ہیں۔ اسی صاحب کے وقت میں ملکہ مظہ  
 دام اقبالہا کی فیاضی اور رحم دلی کے سبب سے ۱۸۵۷ء میں قریب ایک ہزار قیدیوں بھارت  
 کے باشندوں قاتل و بانی و سرغنہ بغاوت کے رہائی ہو گئی یہ صاحب جو کہ کچھ عرصہ تک  
 افغانوں کی بند میں رہا تھا قید کی تلخی اور رہائی کی لذت سے خوب واقف تھا اس سبب  
 سے اسکو رہائی دلانے کا بڑا شوق تھا قیدیوں کا جی بڑا تھک رہا تھا وہ اپنے ہاتھ پاؤں پھرتا اور

ہنگل جیٹ کشتی اور ہسپتال روس و ویرجیا بارک جنگی پٹین کی بنارڈ والی گئی اسی صاحب کے وقت میں جزیرہ روس و تھوڑا سا حصہ شرقی جہان اب کمبریٹ سارجن کا ہنگل ہے، ابروڈین و چائٹم و ویرجیا جنگل سے صاف ہو گئے تھے اور باقی سب جنگل تھا۔ ۱۴- اکتوبر ۱۸ کو ایک برس شات ماہ چار روز ٹولمنٹ کی حکومت کر کے یہ صاحب گلگتہ کو تشریف لیا اور جان ہاٹن صاحب بہادر ۳- اکتوبر ۱۸ سے ۱۹ کو بجائے ان کے سپرنٹنڈنٹ اور کشتی مقرر ہو کر رونق افروز ٹولمنٹ کے ہوئے۔

## JHON HAUGHTON

• 2<sup>nd</sup> Superintendent

عہد جان ہاٹن صاحب بہادر

یہ سپرنٹنڈنٹ بہت رحیم اور خدا ترس اور نہایت مددگار اور شگفتہ کے معرکہ کابل کو دیکھے ہوئے تھا ان کے وقت میں ڈاکٹر والٹر صاحب جزیرہ تو اسی سے اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر آیا۔ یہ ڈاکٹر ڈاکٹری اور سسٹمی دونوں کا کام کرتا تھا جان ہاٹن صاحب بہادر نے آسنے کے ساتھی اپنی بود و باش ہنگل جیٹ کشتی واقع روس میں اختیار کی سلسلہ زمین اسی صاحب کے وقت میں عورتوں کا پہلا چالان آیا اور اسی صاحب نے گورنمنٹ سے اجازت لیکر سب دایم الجیس اور میعاد یون کی شادی کا دستور نکالا جو ابھی تک جاری ہے لیکن اس وقت یہ حکم تھا کہ اگر میعاد یون مرد یا عورت کی رہائی ہو جاوے تو تاحیات اپنی جوڑ یا ختم کے ٹولمنٹ سے بنانے پاوے اور شل دایم الجیس کے اسی کے ساتھ رہے۔ اس حساب سے گورنمنٹ کو رپورٹ کر کے سلسلہ ریل و رسائل خطوط قیدیوں کا جاری کیا اسی حساب سے گورنمنٹ کو رپورٹ کر کے میعاد یون کی معافی چارم میعاد کا حکم جاری کرایا۔



اس خیر خواہی کے دودھ ناتھ مذکور رہا ہو گیا چونکہ بموجب حکم صاحب سپرنٹنڈنٹ کے  
 سب قیدیوں نے سمندر کے پانی میں گھس کر پناہ لی تھی اور ٹاپو خالی ہو گیا تھا اس واسطے  
 انگلیوں نے جو کچھ اسباب انقسم ہوئے کے پایا سب لوٹ کر لیگئے۔ یکم اپریل ۱۹۵۷ء کو  
 کچھ پنجابی قیدیوں نے پہرہ والے گورنر سے نیول گارڈ کی بندوبست چھین کر صاحب سپرنٹنڈنٹ  
 کو مارا پانا تھا مگر جانفشانی اور دلیری سے تھرا داس نیٹو اور سیر سے صاحب مدوح کو کچھ  
 رے کے چار آدمیوں کو بھرم اقدام قتل و بلوہ کے ۲۹-۱۰ اپریل ۱۹۵۷ء کو حسب تجویز  
 ب سپرنٹنڈنٹ کے پھانسی ہوئی اور باقی ۱۲ نفر پنجابی جنہر شبہ شرکت واردات  
 تھا ابرو دین کو تبدیل کیے گئے اور کھارا پانی پی پی کر قریب تمام کے ہلاک ہو گئے  
 سی والوں سے زیادہ عذاب جھگت کر رہے اور بارہ نفر ہندوستانی قیدی جو  
 سر کے دوست اور مددگار تھے جلد دے خیر خواہی سرکار رہا ہو گئے۔ اس میں شک  
 یہ نیٹو اور سیر پنجابی ہوتا تو بھرم اقدام قتل و بلوہ کے ضرور ہندوستانی ہوتے  
 ما و اعانت کے سبب سے بہت سے پنجابی چھوٹ جاتے اور ہندوستان پر  
 لائی ۱۹۵۷ء میں دو کمپنی مدراس جمنٹ کی یہاں آکر مقیم ہوئیں جتنا  
 سب پورٹ بلیر میں رہے ہمیشہ جہاز پر رہتے تھے دن میں ٹاپو میں صرف  
 اور پھر جہاز پر واپس چلے جاتے ڈاکٹر ڈاکر صاحب کے اخیر وقت تک وہ ہزار  
 جمع ہوئے تھے یہ صاحب سو ایک نیٹو اور سیر واسطے کام سٹنٹ کے  
 ایک سرجن یعنی ڈاکٹر بھی اس صاحب کے وقت میں آگیا تھا لیکن  
 کی فی صد رسل سے کم نہ تھی اس سپرنٹنڈنٹ کے وقت میں

آفسرن کے مطلق العنان چھوڑ دیا قیدی لوگ یہاں کے حالات اور جنگل اور عرض  
 و طول سمندر و تخلیف راہ اور جنگلیوں کی خونخواری سے واقف نہ تھے جب انکو ڈاکر  
 واکر صاحب نے مطلق العنان چھوڑ دیا تو ۱۰ مارچ سے ۲۳ اپریل تک سوا مہینے کے  
 عرصے میں باوجود تھوڑے سے آدمیوں کے ۲۱۳ نفر قیدی جنگل کو فرار ہو گئے۔ انکا  
 ۷۷ نفر ایسی شہداء تک اس جنگل ہی ووق سے جھاک مار کر اور لاچار ہو کر واپس  
 آئے تھے سو ۸۶ نفر کو بقصور فرار پھانسی دی گئی اور ایک آدمی گولی سے مراد والا گیا  
 اس صاحب کے وقت کا یہ حادثہ ۷۷ نفر قیدیوں کو بجرم فرار پھانسی دینے کا جب تک  
 یہ سلسلہ آباد ہو رہا ہو سکا۔ اس صاحب کے وقت میں ۱۲-۱۳ اپریل شہداء کو جنگلیوں نے  
 ٹاپو پر پرورش کر کے ووقیدیوں کو جان سے مار ڈالا اور سات آدمی زخمی ہوئے  
 اس حملے میں جنگلیوں نے روپیہ پیاظرف و غیرہ کچھ نہیں لیا لیکن لوہا اور بوتل  
 جسدہ پائی لیکے اور ۱۲ نفر قیدی بھی انکے ساتھ چلے گئے اسی صاحب کے وقت میں  
 ۱۵-۱۶ مئی شہداء کو پھر دوبارہ جنگلیوں نے ٹاپو ابرڈین پر پرورش لگی مگر اس مرتبہ  
 ایک دو وہ ناتھ نام قیدی جو مارچ شہداء میں فرار ہو کر تیرہ مہینے تک جنگلیوں  
 کے ساتھ بل بل کر جنگل میں تھا اور ایک جنگلی عورت سے اسے شادی بھی کر لی تھی  
 انڈوز قبل اس حملے کے ابرڈین میں واپس آیا اور خبر دی کہ کل کو ڈھائی تین سو جنگلی  
 ابرڈین پر پرورش کرینگے تم ہشیار ہو سو صاحب سپرنٹنڈنٹ اس خبر کو سنکر مع توپ  
 و گورڈ ہائے نیول گارڈ کے واسطے مقابلہ جنگلیوں کے پندرہویں کی صبح سے ابرڈین میں  
 تیار تھے اور جب موافق خبر دودھ ناتھ کے قریب آئے بچے صبح کے جنگلیوں نے حملہ کیا  
 تو بضر توپ و بندوق انکی مدافعت کی گئی اور کچھ جانی نقصان نہوا چنانچہ بجلا دیا

## CHAPTER II

The administration of Justice: the management of the Settlement: the office of the Superintendent: the duties of the Superintendent: the time of different Superintendents

فصل دوم  
الات عجیبہ عہدہ سپرنٹنڈنٹ مع تذکرہ انتظام حکومت واداری  
وغیرہ

DE WALKER

Present Superintendent

عہدہ ڈاکٹر واکر صاحب

سینٹ اول میں کھولا گیا تو صرف ڈاکٹر واکر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ سابقہ جیل اگر  
کے سپرنٹنڈنٹ وکسٹر مقرر ہو کر اس پر چھ مہینے کے دوران میں افروز ہوئے اس وقت  
کے ساتھ صرف فکٹ ہیلر صاحب اور چالیس گورنر نیول گارڈ کے اور ایک  
وٹیکو ڈاکٹر تھے۔ صاحب مدد کو اندر صدر و دیگر اراکین ان کے پورے اختیار  
سزا و موت حاصل تھے یہاں پہنچنے کے ساتھ ہی زیر نگینی لالہ متھرا داس  
سی دفتر کی بنیاد ڈالی گئی جو اب تک کیس قدر اس سٹینٹ میں باقی ہوا اور  
سب لیاقت نشی و محرز و جمہور و محافظہ و غرضی و اسٹور کیسے یعنی نشی  
کئے اور باقی سب قیدیوں کی بھڑائیوں کو اگر فرنگی اور

ورج ہو کہ سلسلہ ۴۰ مین پورٹ بلیر کے کسی جزیرے سے جہاز ڈوبی لٹ کویہ بندر بلا یہ بندر  
 مادہ ہوا اور یعنی اسکا نام ہر چار برس تک برابر جہاز مذکور پر رہا اور خلاصیوں کے ساتھ غلام  
 سب کام کرتا تھا اور ہجر دہنے حکم کے جوینی بھیجا کر دیا جاتا ہر یہ بندر سب خلاصیوں کے اول  
 مستول کی چوٹی پر پہونچتا تھا اور جب حکم مناسب سے پہلے نیچے آتا۔ جس کی جنگ مین  
 بھی حاضر تھا اور بعد جنگ مذکور کے نیک ظنی اور عمدہ کارگزاری کا ایک سائیکٹ اور نیم  
 تقرنی اور متعدد جنگ مذکور یا کراؤس جہاز سے رخصت ہو کر عجائب خانہ لندن مین رکھا گیا تھا  
 یہ بندر و فٹ چار انچھ تک مثل انسانوں کے دو پانوں پر سیدھا کھڑا ہو کر چلتا ہوا اور کچھ بوجھ  
 بھی لیجاتا ہر۔ جب اسکو حکم دو کہ اس بوجھ کو نیچے ڈال دے تو اسی وقت پھیکدیتا ہوا انگریزی  
 برابر سمجھتا ہر لوگوں کا مقولہ ہر کہ بندر بول بھی سکتا ہر گرامے ڈر کے کہ بولنے سے لوگ  
 اُس سے مشقت کراؤنگے نہیں بولتا ہر سو یہ بات اس بندر مین نہیں ہر یہ بندر بے کے  
 آدمیوں کے برابر کام کرتا ہر۔ یہ بندر بہت عاقل اور صحبت مین ٹہننے اور بات مین سننے کا  
 بہت شتاق ہر مگر افسوس کہ خود بول نہیں سکتا۔ مرغی کے بچوں سے بہت کیجاتا ہر اور  
 وہ جوڑے بھی اُس سے نہیں ڈرتے اور اُسکی صحبت کو پسند کرتے ہین۔ اُسکے سر پر بے بڑ  
 بال مین انمیل تیل ڈالکر اور کنگھی کر کر مثل آدمیوں کے کانون کے نیچے ڈالکر مانگ کانا ہر۔  
 گوئندہ اُسکا بہت ڈراونا ہر مگر قد نہایت شایستہ اور بہتر اور سر کے بال بہت تھمرے ہین۔  
 جب سوڈا واٹر کی بوتل اُسکے ہاتھ مین دو تو اپنے ہاتھوں سے تاکھو لکر اور کاک کو نکالکر  
 عجیب ادا سے پیتا ہر یہ بندر بنا کو بھی مینا ہر اسواسطے چرٹ ہر وقت اُسکے منہ مین لگا رہتا ہر شراب  
 پیئے کہ نہایت شتاق ہر۔ جب اُسکو شراب دو تو گلاس اپنے ہاتھ مین لیکر بہت شوق سے پیتا ہر۔  
 یہ کہ ستر ہند کی لائی گئی یہ بندر آدمی اور بندر کے چ مین ایک قسم حیوان غیر نطق مگر عاقل کی ہر۔

نو فی راس مار سے جاتے تھے

سب انگریزی سامان مثل اچار و مرتبہ وغیرہ سوا اسے کرایہ وغیرہ کے انصاف قیمت پر  
خرید لکھتے سے فروخت ہوتا ہے۔ ہندوستانی ہر قسم کا کپڑا مثل مین سکینہ و تنزیب وغیرہ  
سوا اسے دام پر خرید لکھتے سے بکتا ہے۔

ریشمی کپڑے و چوڑیا و ٹونگی و سوہی و جوتہ وغیرہ ساخت پنجاب سوا اسے خرچے کے  
دو گنے دام پر بکتا ہے۔

بندر کی تصویر



اب بعد ختم کرنے اس فصل کے ایکسٹنڈر عجوبہ قصہ جو اس مقام سے متعلق ہے وہ اسطے تصریح  
طبع ناظرین کے دل پر کیا جاتا ہے۔

انجمن رندان مورخہ ۱۸۷۹ء تا ۱۸۸۰ء میں ایک عجیب قصہ انڈمان کے بندر کا اسطے

۶ پائی ایک	مارکین وزن ۱۳۰	فی تھان مہم
۱۱۶	دھوئی پھولہ لکڑی ولایتی گڑھی فی جوڑا	۱۱۶
۱۱۳	بندل چائے چینا	فی بندل ۲
۱۱۲	دھنیا	فی روپیہ ۱۵
۱۱۴	کھیلہ پختہ پیداوار ٹکنٹ	فی آثار ۱
۱۱۵	ترکاری ہر قسم درجہ اوسط	۱
۱۱۶	ناریل	فی عدد ۱۱۶
۱۱۷	اشرفی مرشد آباد	فی ۵
۱۱۸	چھٹ پختہ رنگہ بہرہ زمین	فی روپیہ ۰۳
۱۱۹	ٹول عرض کلان	فی درجہ ۲
۱۲۰	خرد	۱۲۰
۱۲۱	دودھ دہی	فی آثار ۲
۱۲۲	سپیاری	فی روپیہ ۱۳
۱۲۳	کتھہ	۱۲۳
۱۲۴	پان پیداوار ٹکنٹ	۵۰ عدد ۳ پائی
۱۲۵	سونٹھہ	فی روپیہ ۱۲
۱۲۶	سونٹ	۱۲۶
۱۲۷	اجارین	۱۲۷
۱۲۸	ساگودانہ	۱۲۸

ن برنجی

ن مسی

ن آہنی

ن ہنی

ن

ن خرد

ن شمش

ن بنی

ن

ن

ن خام ولایتی

ن وزن ۱۵

ن

اور انڈہ فی عدد دو آنہ فروخت ہوتے تھے مگر اب روز بروز ہر شوارزان ہوتی جاتی ہے۔ یہاں خچر و گدیا اور اونٹ و گھوڑی یعنی ماوہ اسپ بالکل نہیں ہیں۔ پیگو کے یا پو یہاں کثرت سے ہیں لیکن بہت تنگ۔ سمندر اور جنگل کی مفصل کیفیت اور دوسری باتیں جو اوڑھکاون میں بھی یہاں کے موافق ہیں تحریر نہیں کیں۔ میں نے صرف وہ باتیں جو پورٹ بلیر سے مخصوص ہیں اس کتاب میں درج کی ہیں تاکہ سُنی ہوئی باتوں کو دیکھ کر ناظرین کے اوقات ضائع نہ ہوں۔

## Price List of Port Blair

### ترجمہ

### پورٹ بلیر انڈمان بابت ۱۸۷۹ء

پورٹ بلیر سے آتا ہے	فی روپیہ	وہاں پیداوار ٹنلٹ ہذا	فی روپیہ
پیداوار ٹنلٹ ہذا	۱۰۰	مکئی	۲۴
پیداوار ٹنلٹ ہذا	۱۰۰	روٹی	۱۸
درمیانی	۳۰	گوشت بھیری بکری	۱۰
فل	۳۰	بنفشہ وغیرہ ادویات	۱۰
پانی سمندر	۱۰۰	گائے عمدہ فی راس	۱۰
پانی سمندر	۲۴	بھینس فی راس	۱۰
پانی سمندر	۱۰	بکری عمدہ	۱۰
پانی سمندر	۱۰	مرغی و بوط	۱۰
پانی سمندر	۲۰	انسی	۱۰

فہرست علامہ کچہری صاحب ٹی پی سپرنٹنڈنٹ و افسر انچارج سدرن ڈسٹرکٹ  
واقع یکم اپریل ۱۹۷۹ء

علامہ فارسی

علامہ انگریزی

محمد جعفر میمنشی ٹکٹ لیو

سٹر آڈم ہیڈ کلا رکن فریمن

منشی رام چند امین پتالیش فریمن

ہرنام ریٹر ٹکٹ لیو

پنڈت رام سرن ایک پولیس ناظر و کورٹ کانسٹیبل فریمن

مُلا

داروغہ محمد علی منشی سکشنوار (قیدی)

سٹرے سٹرے ریٹر (قیدی)

لالہ کامتا پرشا منشی مارنگٹ رپورٹ وغیرہ ( )

بالاجی راؤ ( )

قاضی تراز علی منشی گدام سدرن ڈسٹرکٹ ( )

گنپت راؤ دقتری ( )

ضابطہ خان محرر کارخانہ سدرن ( )

اوگر چند اسٹور کیپر ( )

میر سخاوت علی مددگار امین پتالیش ( )

سید فضل احمد ( )

گردھاری - حافظ عبدالحکیم - بابا - کنور شیو پال سنگھ

وگوشا مین تمسی گراہ نفر قیدی اردلی آفس صاحب

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ -

نرخانہ منسلک سے نرخ ہر شے کا معلوم ہو گا اس نقشہ میں صرف مشہور و معروف چیزوں کا نرخ لکھ دیا ہے  
ہمارے ملک کے آدمیوں کو گائے بکری مرغی انڈہ دودھ کانخ و کھجور اب بھی تعجب ہو گا  
مگر یہاں کسی زمانہ میں گائے فی راس دو سو روپیہ و بکری پچاس روپیہ اور دودھ آٹھ آنہ





گوشواره ابدی دیجات قیدیان و قنصل پورٹ میرنگو بار تیریکیم کا ایریہ ۱۹۱۵ء میں

کثیفیت	تعداد شاخه های تثلیثات	اراضی زیر شکار	اراضی در ارضه		تعداد اراضی	تعداد شاخه های تثلیثات		تعداد شاخه های تثلیثات	تعداد درم های	تعداد مرغ ها	تعداد
			پیشانی	دفعه		مرگ	ز				
۳۲	۰	۰	۰	۰	۸۵	۲۸	۱۲۲	۰	۰	۰	۰
۱۴۸	۰	۰	۰	۰	۷۱۴	۹۵	۲۲۵	۳	۰	۰	۰
۰.۱۰۲	۰	۰	۰	۰	۳۰	۳۹	۹۵	۲	۰	۰	۰
۷۰۳	۰	۰	۰	۰	۲۸۵	۶۲	۱۸۸	۴	۰	۰	۰
۱۰۱	۰	۰	۰	۰	۵۶	۴۲	۷۷	۱	۰	۰	۰
۱۳۹	۰	۰	۰	۰	۶	۱۰	۱۳۵	۲	۰	۰	۰
۳۰	۰	۰	۰	۰	۱۰	۹	۳۰	۰	۰	۰	۰
۷۲	۰	۰	۰	۰	۲۹	۱۸	۵۷	۱	۰	۰	۰
۱۲۵	۰	۰	۰	۰	۵۲	۷۰	۱۸۹	۳	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۰	۲۲	۳۵	۷۹	۲	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۰	۳۲	۴۰	۶۵	۱	۰	۰	۰

[illegible]

# گوشواره آئینہ و کلاس مدارس قیدیان موجودہ پورٹ بلیر کو مارٹر ٹیکہ ۱۰۰۰ پیریل ۱۰۰۰ صمدی

کیفیت	تعداد	قیمت	کلاس قیدیان تفصیل در و عدوت					تعداد	قیمت	تعداد	قیمت
			عورت	مرد	بچران	ملازم کل	بیشدر	مشتی	پیشتر		
بشمول شش بے	۶۰	۶۰	۴۴۳	۸۲۸	۱۳۰۱	۱۲۲	۵۲	۱۰۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
بشمول نیا کوز قیاسی کرب و کج کوزون	۶۰	۶۰	۴۴	۱۲۵۵	۱۳۳۲	۲۶۵	۲۱	۹۸۲	۹۸	۹۸	۹۸
بشمول قیاسی کوز قیاسی کرب و کج کوزون	۶۰	۶۰	۱۲۲	۵۵۹	۹۵۸	۳۵۵	۱۱	۲۸۲	۳۰	۳۰	۳۰
بشمول قیاسی کوز قیاسی کرب و کج کوزون	۶۰	۶۰	۲۲	۵۴۲	۵۹۶	۶۲	۲۸	۴۱۹	۴۵	۴۵	۴۵
بشمول قیاسی کوز قیاسی کرب و کج کوزون	۶۰	۶۰	۵۳	۸۳۶	۹۰۰	۱۹۵	۶	۴۴۵	۵۲	۵۲	۵۲
بشمول قیاسی کوز قیاسی کرب و کج کوزون	۶۰	۶۰	۱۰۰	۱۱۶۴	۱۲۶۵	۵۰۵	۱۰	۴۰۹	۵۲	۵۲	۵۲
بشمول قیاسی کوز قیاسی کرب و کج کوزون	۶۰	۶۰	۳	۳۸۲	۳۸۵	۱۲	۱۱	۳۲۳	۳۵	۳۵	۳۵
بشمول قیاسی کوز قیاسی کرب و کج کوزون	۶۰	۶۰	۱۹	۶۲۰	۶۳۹	۸۳	۵	۵۰۲	۴۹	۴۹	۴۹
بشمول قیاسی کوز قیاسی کرب و کج کوزون	۶۰	۶۰	۱۲	۲۰۳	۲۱۵	۴۲	۰	۱۶۱	۱۲	۱۲	۱۲
بشمول قیاسی کوز قیاسی کرب و کج کوزون	۶۰	۶۰	۵۰	۱۳۶۰	۱۲۲۰	۲۳۹	۴	۱۰۱۴	۶۰	۶۰	۶۰

ابھی جنگلی لوگ ماتحت ایک پیٹی افسر علاقہ انڈین ہوم کے کچھوے اور کچھوین کی کھوڑیاں اور شہد اور موم اور گھونگھے اور کوڑیاں و کستورہ و عقیق البحر و پان و لہر وغیرہ گھر گھر فروخت کرتے پھرتے ہیں۔

ان جنگلیوں کی عمر بہت کم ہوتی ہے تیس برس سے اوپر بہت کم جیتے ہیں اور انکی اور ان کی بہت جلد وٹس گیا رہ برس کی عمر میں بالغ ہو کر تیس برس کی عمر تک بڑھی پھوس ہو جاتی ہیں۔

ہم لوگوں کا کھانا کھانے اور ہماری صحبت میں رہنے کے سبب سے ہمارے سبب سے بھی اونکو لگ گئے۔ ایک بذاتِ جمہدار کی بدولت مرضِ آشک بھی بہت مرد و عورت کو ہو گیا۔ ایک سال خسرو کی متعدی بیماری بھی بچپارون میں ایسی پھیلی تھی کہ بیسویں آدمی انکے فوت ہو گئے جب سے ہندوستانیوں وغیرہ کا قدم آیا ہم دیکھتے ہیں کہ روز بروز جنگلیوں کا کنٹرل ہو شاید تھوڑے عرصے کے بعد یہ قوم بوجہ جیڈا جس کا خسلط ملط ہلوگوں سے بہت ہی تمام ہو جاوے۔ اب یہ جزائر ماتحت چیف کمشنر سپرنٹنڈنٹ انڈین کے دو ضلعوں میں تقسیم ہیں ایک ضلع سدرن دوسرا نارون اور ہر دو ضلع ڈویژن یعنی قسموں پر تقسیم کیا گیا ہے اور قسمیں اسٹیشنوں پر اور اسٹیشن گانوں پر۔ چنانچہ مفصل حال اس بندوبست کا مع تعداد قیدیان ہر اسٹیشن و گانوں و تعداد خانہ شماری مع نام جمہداران و محرران اسٹیشن و چودھریان و تعداد و چوکیداران گانوں و اطفال قیدیان و رقبہ اراضی مزدور و ہر دو نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح و واضح ہو گا یہاں اُسکا ذکر کرنا ضرور نہیں ہے۔

سو اُسکے بعد سے جب کبھی یہ لوگ کسی جواز وغیرہ کو میان دیکھ پاتے تو بلا تامل تیر دن کی بوجھاڑ اسکی نذر کرتے اس سبب سے بہت لوگوں کی یہ راس ہو گئی کہ باشندگان انڈمان آرمیون کو کھاتے ہیں۔ گو یہ لوگ کسی جن بنوت کے تامل نہیں مگر مردوں کو ہڈیوں کو بطور تعویذ کے اپنے گلے میں ڈالے پھرتے ہیں اور انکی کھوپڑیوں کو تبرکاً اپنے پاس رکھتے ہیں تاکہ کوئی آسیب انپر اثر نہ کرے۔

پہلے یہ لوگ سوا سے پھل پھلاری اور مچھلی و سگور وغیرہ کے کسی دوسرے کھانے کی چیز کو خواب میں بھی نہ دیکھنے پاتے ہوئے بلکہ گوشت و مچھلی میں نرک لگا کر کھانا بھی نہیں جانتے تھے مگر اب سرکاری مہربانی سے چاول روٹی اور ہر قسم کا سالن اور بیگنٹ اور زٹھائی وغیرہ مزے سے کھاتے ہیں گانچا شراب تاکہ اپنے کے بھی بہت عادی ہو گئے اب پیسہ یا چرٹ ہر وقت اُنکے منہ میں نگارتا ہے۔

پہلے تو یہ لوگ ننگے اور زاد پھرتے تھے مگر اب کپڑا بھی پہننے لگے اور تہبج اور تنگے اور کنٹھیوں کو بہت شوق سے پہنتے ہیں جنگلی قیمتی پتھروں کے واسطے سرکار نے ایک اسکول بھی بنایا ہے بہت سے بچے اُس میں پڑھتے ہیں۔ گو انکی اصلی زبان تو تام دنیا سے نرالی ہے مگر اب وہی ہندوستانی خوب بولتے ہیں۔ مین نے سلسلہ اسیوی میں دیکھا تھا کہ یہ لوگ روپے پیسے اشرفی کی کچھ قدر نہ کرتے تھے اُنکے نزدیک اشرفی اور پیسا دونوں برابر تھے اور ایک چرٹ جسکو وہ پیتے تھے اشرفی سے بہتر جانتے تھے لیکن اب ہم نحوسون کی محبت نے انکو بھی مری کر دیا اب تو جس راہ چلتے کو دیکھتے ہیں پیسا مانگتے ہیں۔

بڑے اور جوان جنگلیوں کو شایستہ بنانا اور علم سکھانا اور انکا جنگلی پن چھوڑنا ایک امر محال ہے۔ لیکن بچوں کو سکھانے سے کچھ نفع مترتب ہوتا ہے اور انہیں آدمیت آتی جاتی ہے۔

قبر کھود کر نہت جلدی سے اُس میں اُسکا گارڈ دیتے ہیں اور کچھ بٹی کا نشان بنا کر چلے جاتے ہیں اور قبر کے نزدیک ہمیشہ آگ جلتی رہتی ہے۔ اور جس مقام میں جب کوئی آدمی مر گیا تو وہاں کی آب و ہوا کو خراب یا شاید منحوس سمجھ کر پھر وہیں نہیں رہتے اور بعد ایک یا دو مہینے کے پھر اُس مردے کی قبر کھود کر اُسکا ماتم کر کے اُسکی بیویوں کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں اور پھر انکو حرجان کر کے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور کبھی کبھی لاش کو بچا گارنے کے ایک چان پر رکھ دیتے ہیں یا کسی درخت کی شاخ پر لٹکا دیتے ہیں یا دو درختوں کے بیچ میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں۔

انکا عقیدہ ہے کہ مرنے سے آدمی نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ وہی لوگ ناپتے گاتے بجاتے بھی ہیں۔ جب کوئی دوسری قوم انکی ملاقات کو آتی ہے یا کوئی انکا تیو مار ہوتا ہے تو اُس دن بڑا اگانا بجانا اور ناچنا ہوتا ہے۔ ان لوگوں کا کوئی ملت و مذہب نہیں اور نہ کوئی انکا مذہب ہے سردار ہے مگر تب بھی اخلاق و آدمیت کی انہیں بوباس ہے۔ جیسے میں نے اوپر بیان کیا ہے انکی صحیح تواریخ کچھ نہیں ملتی مگر انکل کا گھوڑا دوڑانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جزائر کبھی شایستہ قوم سے بھی آباد تھے کیونکہ اس وقت بہت جگہوں میں زمین کے نیچے کھودنے سے برتنوں کے ٹکڑے اور ٹھیکرے اور تیروں کے بھالے وغیرہ دے ہوئے ملتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے ملکوں کے آدمیوں کی آمد و شد بند ہو جانے سے یہ لوگ رفتہ رفتہ وحشی ہو گئے اگرچہ بہت موثر خون کا بیان ہے کہ باشندگان جزائر ہذا آدم غریب ہیں مگر اس میں بائیس برس گزشتہ میں جس قدر تحقیقات و تجربہ ہوا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیاس سراسر غلط تھا اس قدر صحیح ہے کہ یہ لوگ وحشی ہیں اور برہما اور بایا کے جہاز اکثر بیان اگر ان لوگوں کو پکڑ لیا جاتے اور غلام کر کے دوسرے ملکوں میں بیچ دیے جاتے

رہتے ہیں اور جب کبھی کسی بڑی مچھلی کو انھوں نے دیکھ پایا تو پھر کیا مجال ہے کہ وہ انکو تیر سے بچکر بھاگ جاوے۔ چنگلی جنکا بچپن سے پہلا کھیل تیر و کمان ہے ایسا سب بیدی تیر مارتے ہیں کہ کیا طاقت جو کوئی اُنکے تیر کا دار خالی جاوے اس سبب سے جتنا کہ یہ لوگ مخالف سرکار تھے پچاسٹون آدمیوں کو انھوں نے تیروں سے بیدہ دیا۔ انکی ڈونگیان ۲۰ فٹ سے ۳۰ فٹ تک لمبی ایک سیدھے سادے کسی موٹے درخت کے تنہ سے لکھو کر بنائیتے ہیں۔ ٹوٹے ہوئے جہازوں سے جو لوہا انکو کہیں ملتا ہے اُسکو پھروں سے تیز کر کے بسولہ اور گھٹاڑی بنائیتے ہیں۔ اور جب لوہا نہیں ملتا تو کسی تیر نیپ سے گھٹاڑی و بسولہ کا کام لیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی ڈونگیوں میں بالیں یعنی ڈانڈے پا پال نہیں لگاتے بوٹ کے پیچھے کی طرف ایک آدمی لمبی بٹی لیس کر کھڑا ہوتا ہے اور اسی سے بوٹ کو چلاتا ہے۔

ان لوگوں میں کوئی حکیم یا ڈاکٹر نہیں اور نہ وہی کچھ دوا جانتے ہیں اُنکے یہاں سب بیمار یوں کا علاج لہو نکالنا ہے اور جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ خود یا اسکا کوئی عزیز نہایت بیدردی اور اناڑی پن سے زخم مار کر خون نکال دیتا ہے اور اسی سبب سے انکا تمام بدن بھڑوں کا چھتا بنا رہتا ہے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ ایک سُرخ رنگ کی دوا بھی بعض بیمار یوں میں استعمال کرتے ہیں۔ جب کوئی انہیں مر جاتا ہے تو ایک گوکری میں جسکو وہ لوگ کا پکٹین مُردے کو رکھتے ہیں اور اُسکے گھٹنوں کو مُردہ کر اُسکی چھاتی تک لاکر باندھ دیتے ہیں اور سارے اعضا کو درخت کے چھلکوں سے کتے ہیں اور جسوقت سے مُردے کا دم ٹھکتا ہے دفن کرنے تک اُسکو اکیلا نہیں چھوڑتے باپ یا شوہر یا زوجہ اُسکے نزدیک بیٹھے رہتے ہیں اور پھر لاش کو اٹھا کر اُسکے دم نکلنے کی جگہ سے ایک میل کے فاصلے پر لیجاتے ہیں اور



جاندار و ملکیت نہیں رکھتے تیر و کمان انکی اصل جائداد بلکہ جان ہے۔ ہر قوم جنگلی کے ساتھ کچھ مشترکہ ڈونگیان بھی ہوتی ہیں جنہیں سوار ہو کر شکار کرتے اور ایک ٹاپو سے دوسرے ٹاپو کو جاتے ہیں منجملہ انکی جگہوں کے چیزوں کے مردوں کی کھوپڑیاں بھی ہیں جنکو یہ لوگ ساتھ ساتھ لیے پھرتے ہیں۔ جب کوئی جہان کسی دوسرے ٹاپو سے اپنے نلے کو آتا ہے تو پہلے اگر انکے گھروں سے چار پانچ قدم کے فاصلے پر بیٹھتا ہے گھر والے اُسکو دین کھانا پوچھتے ہیں بعد کھانا کھانے کے وہ جس گھر میں چاہتا ہے جاتا ہے پھر سب اُس سے ملکر روتے ہیں۔ یہ جنگلی جنگلی گھرمی سورج اور جنگا گھنٹہ سمندر کی بالو ہر سال میں تین موسم شمار کرتے ہیں ایک ایری بوڈا یعنی موسم خشکی جو فروری سے مئی تک ہے۔ دوسرے گول یعنی برسات جو جون سے ستمبر تک ہے تیسرے پار یعنی مستندہ دریا کی موسم جو اکتوبر سے جنوری تک ہے پہلے موسم یعنی ایام خشکی میں انکی خوراک شہد و کچھوے اور جنگلی پھل وغیرہ ہیں اور دوسرے موسم میں درختوں کی بیج جو ایام خشکی میں جمع کیں اور جنگلی سورج تیسرے موسم میں اٹکا کھانا اکثر مچھلی اور دوسرے کپڑے سمندر کے ہیں اور یہی سب سے تیسرے موسم کے اخیر میں انکو برچھیاں اور جال وغیرہ مچھلی پکڑنے کا سامان تیار کرنا پڑتا ہے۔ وہ بعض رختوں کی جڑیں اور پھلیاں بھی بہت مزے سے کھاتے ہیں۔ غوطہ زنی کے بچپن سے یہ لوگ ایسے عادی ہوتے ہیں کہ شاید کوئی دوسری غوطہ زن قوم اسے سبقت نہ لیجاوے۔ ہم نے یہاں بارہا دیکھا ہے کہ لوگوں نے ناشادیکھنے کیواسے سمندر کے پڑھنوں پانی میں پیسہ روپیہ یا انگوٹھی چھٹا پھینک دیا ہے یہ جنگلی لوگ مثل شکاری چڑیا کے اُسکے ساتھ ہی غوطہ مار کر اُس شو کو زمین تک جانے نہیں دیتے۔ یہ لوگ مثل باہی گیر پرندوں کے سمندر کے کنارے پتھروں پر تیر و کمان لیے ہوئے مچھلیوں کی تاک جھانک

پتھون کے فرش چرائیکہ دوسرے سے تھوڑے نامے پر بیٹھتے ہیں۔ اس وقت سب قوم  
 حاضر ہوتی ہے۔ ایک شخص اس جلسہ میں بطور قاضی کے سردار ہوتا ہے جو ہی آدمی اور دھما  
 کو اور تھوڑے دن کے پاس لیجاتا ہے۔ اس وقت ایک نوجوان عورت کو عمر میں کم ہو دھما  
 کے پاس بیٹھی رہتی ہے تب وہی آدمی جو خدمت قضا اس موقع پر ادا کرتا ہے بہت سے  
 تیر و کمان دو لہا کے سامنے لا کر رکھ دیتا ہے اور اس رکھنے سے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان  
 تیر و کمانوں سے شکار کر کے اپنی عورت کی پرورش کرنا ہو گا۔ تب وہی آدمی حاضرین  
 مجلس کی طرف پھر کر آیا و از بند و ولھا و ولھن کا نام پکار کر اب ایک (بعضی لیجاؤ) کا لفظ  
 کہی دفعہ کہتا ہے اس کہنے کے بعد عقد پورا ہو گیا اور پھر تاجیات دونوں کے کبھی طلاق  
 یا جدائی نہیں ہوتی۔ شادی کے بعد ان میں زمانہ نہیں ہے کہ شادی کے اول کثرت سے  
 سنا جاتا ہے۔ لڑکا پیدا ہونے کے وقت پردے کی حاجت نہیں ہوتی مردوں کے سامنے  
 عورتیں لڑکا جتنی ہیں بعد پیدا ہونے کے ایک عورت پتھون سے کتھیان ہکتی ہے دوسری  
 نال کاٹ کر بچہ کو گود میں لیکر بیٹھتی ہے پہلے دن غیر عورت دو دھما پاتی ہے دوسرے  
 دن بچے کی مان اور بعد وضع حمل کے اس وقت عورت چلنے پھرنے لگتی ہے ہر شہر جنگل  
 کی کھاتی ہے۔ پر ہین یا اچھوانی کا نام نہیں جب بچہ تھوڑا سیانا ہوتا ہے تو تیر و کتھیاہ اس کا  
 پہلا کھیل ہے۔ ان لوگوں کا گھر بھی بہت چھوٹا اور دھما صرف چار کنبے کھڑے  
 کر کے اس کے اوپر تھوڑی سی ڈال کر ایک چند روزہ آسرا بنالیتے ہیں ان کے قیام گاہ پر  
 ایک دو گھر جو ان کے سرداروں کا ہوتا ہے دوسرے گھروں سے تھوڑا بلند ہوتا ہے۔ نکو بار  
 اور انڈمان خرد کے جنگلیوں کا گھر ان سے بہت مضبوط اور عمدہ اور پائدار ہوتا ہے۔  
 ان بینیواسیرت جنگلیوں کے گھروں کو اگر جا کر دیکھو تو سوائے میان بی بی کے اور کچھ

زندہ پرندہ اسکے بزرگون کا یہ غم دیکھ کر آسمان کو اڑ گیا اور پلو کا یعنی خدا کے محل میں پہنچ  
 پلو کا اوس وقت کھانا پکاتا تھا اور اگ جل نہیں تھی توڑو ٹوٹ ایک چنگاری آگ اپنی چونچ  
 میں اٹھا کر روانہ ہوا مگر گھبراہٹ میں اوڑتے وقت وہ چنگاری اوسکی چونچ سے جھوٹ کر  
 پلو کا پر گر پڑی اور پلو کا کا بدن جل گیا اس واسطے پلو کا نے غصہ ہو کر ایک جلتی ہوئی لکڑی  
 اپنے چونچ سے نکال کر توڑو ٹوٹ کی طرف پھینکی کہ وہ اتفاق سے اوسی پھاڑ پر آکر  
 گرے کہ جہاں جنگلیوں کے بزرگ بے آگ کے سر نیچے کیے ہوئے انگین بیٹھے تھے اب تو آگ  
 ملنے سے بہت خوش ہوئے اور اوس وقت سے تمام جنگلی اس مہربانی کے باعث توڑو ٹوٹ  
 کی بہت تنظیم و کریم کرتے ہیں یہ جنگلی لوگ دوسے زیادہ گنتی نہیں جانتے جب کوئی چیز  
 دوسے زیادہ گنتا ہو تو کچھ افنگلیوں وغیرہ سے اشارے کرتے ہیں یہ لوگ مرد و عورت  
 ننگے ماورزاں پھرتے رہتے ہیں ہاں صرف عورتیں ایک پتہ اپنے تاگرے میں باندھ کر  
 اندام نہانی کو ڈھانپ لیتی ہیں مگر جب یہ لوگ ہلادی بستیوں میں آتے ہیں تو سرکار سے  
 نگو کیستہ رکھ کر انھی ملتا ہوں کہ جس سے اپنا بدن چھپا لیں لیکن بعض وقت بلا توقف  
 اپنی اصل حیثیت سے بھی آجاتے ہیں اور ہمارے سب مرد و عورت کو اپنے اعضا دکھا  
 رشن کرا جاتے ہیں یہ لوگ مرد و عورت دونوں اپنے تمام بدن کو بوتل وغیرہ کے ٹکڑے سے گود کر  
 دن کا چھتیا لکٹی کا کپڑہ بٹاتے ہیں۔ مونچھ ڈاڑھی یا سر کا بال کچھ نہیں رکھتے۔ سب  
 ن کو عورت و مرد دونوں بوتلون کے کڑوں سے تراش ڈالتے ہیں۔ سر منڈے مینو  
 محل پھرتے ہیں۔ بعض وقت سور یا کھوسے کی چربی میں کچھ سُرخ مٹی ملا کر اپنے  
 بدن کو اُس سے رنگتے ہیں۔ انکا بیاہ شادی بہت سیدھے سادے طور پر ہوتا ہے  
 شادی کے دو لہا دو لہن دونوں کے بدن کو لال رنگتے ہیں۔ پھر دو لہا دو لہن

کہتے ہیں کہ شیطان دوہین ایک زمین کا جسکا نام ازم چوگلا ہے جب کوئی زمین پڑگمائی  
سوت سے مر جاتا ہے تو یہ سمجھتے ہیں کہ ازم چوگلا نے اوسکو مار ڈالا۔ دوسرا سمندر کا شیطان  
جسکا نام جو روڈنڈا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ جب کوئی آدمی ڈوب کر مر جاتا ہے تو جو روڈنڈا نے  
اوسکو مار ڈالا ہے۔ یہ لوگ فرشتوں کے بھی قائل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ٹاموڈا یعنی فرشتے  
ایوڈی کے پہلے آٹھ پچوں کی روح ہیں۔ اور فرشتوں میں مرد و عورت ہونے کے بھی  
قائل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ فرشتے جنگل میں رہتے ہیں اور انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔  
چوگاڈا بھی ایک بھوٹ پریت کے موافق اوسکے بیان ہے۔ لیکن کہتے ہیں کہ چوگاڈا کو کچھ  
اختیار نہیں ہے یہ لوگ کبھی کسی چیز کی پوجا نہیں کرتے مگر دجی ٹوگوا ایک لفظ بمعنی عبادت  
و پوجا اُنکے یہاں موجود ہے۔

ایک تعجب کی دوسری بات اور ہے کہ سواوہند و مسلمان کرشٹیان و یہودی وغیرہ  
قوموں کے کہ جو بالاتفاق قائل طوفان یعنی پرلو کے ہیں اور بھی جسقدر جنگلی اقوام دنیا  
میں دیکھے گئے سب طوفان نوح عم کے قائل ہیں مگر بار کے جنگلی بھی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ  
تمام پرتہ زمین پر طوفان ہوا تھا۔ یہ ہمارے دوست جنگلی بھی اس بات کے قائل ہیں کہ  
ایک بار ایسا طوفان آیا تھا کہ تمام دنیا ڈوب گئی تھی اور جنگلیوں کے بزرگ ایک کشتی بنا کر  
اوپر سوار ہو گئے تھے اور بہت روزوں تک اُس کشتی پر سوار رہے جب طوفان رفع ہو گیا  
اور پانی نیچے اترتا تو ایک پہاڑ پر منجملہ جزائر انڈمان کے وہ کشتی اگر ٹھہری اور سوقت انکے  
بزرگوں کے پاس آگ نہ رہی تھی کیونکہ بانس وغیرہ سے آگ بنانا بھی ابھی کسی یہ لوگ نہیں جانتے  
اس واسطے مثل پارسیوں کے آگ کی بہت خانلٹ کرتے ہیں۔ جنگلیوں کے بزرگ آگ رہنے  
کے سبب سے اُس پہاڑ پر نہایت متفکر بیٹھے تھے کہ اس عرصہ میں ٹوڑو ٹوٹ ایک

دو نیچے ایک ایک جوڑا ہو کر چار مختلف ٹاپوؤں کو چلے گئے کہ اب تمام انڈمان کلاں و  
 انھیں چار جوڑوں کی اولاد سے ہو گا اس بیان میں مثل ہندوؤں کے انھوں نے کس قدر  
 غلطی بھی کی ہو مگر یہ قصہ قصہ اولاد تو ختم عم سے ملتا ہے کہ جو بعد طوفان کے جوڑا جوڑا ہو کر  
 سب ملکوں میں پھیل گئے تھے اور تمام دنیا انھیں کی اولاد ہے۔

ایک بڑے عجیب کی بات ہے جس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہر فرد بشر میں اس بات کا مادہ اور  
 جو ہر موجود ہے کہ بلا تعلیم کسی پیغمبر یا مادی کے دنیا و مافیہا اور اس کے پھر پھار کو دیکھ کر اپنے  
 اور زمین و آسمان کے خالق کی بزرگی و برتری کا قائل ہو جاوے حکماء فلسفہ کا بلا تعلیم  
 کسی مادی کے خدا کا قائل ہونا تو ظاہر ہی ہو اسکے سواے ضد ماحوشی اور جنگلی اقوام جو  
 جا بجا جزیروں میں دیکھے گئے بسکو خالق کل کا قائل پائے گئے انھوں نے اپنی حماقت و  
 جہالت کے سبب سے مثل ہندوؤں کے کچھ کچھ خلاف باتیں بھی اصل کے ساتھ ملا دی  
 ہیں گروڑا تامل کرنے سے انہیں جیسفہ صحیح ہر صاف نکل آتا ہے۔ یہ ہمارے جنگلی بھی اس بات  
 کے قائل ہیں کہ پلوگا یعنی خدا امارو یعنی آسمان میں رہتا ہے وہی خالق ہر شے کا ہے اور سب سے  
 بڑا ہے وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اور سکا گھر بہت عمدہ نفیس ہے  
 اور سکو کوئی نہیں دیکھ سکتا اوسے کے گھر سے پانی برستا ہے بجلی کا شعلہ اور کرک بھی اسی کے  
 پاس سے آتا ہے۔ موت بھی اوسے کے حکم سے آتی ہے۔ بھلائی اور روزی بھی وہی دیتا ہے  
 سناؤ چانا پاک ایک جو رو بھی اوسکی ہے اوسکی جو رو کو بھی فنا نہیں اور نہ وہ کسی سے  
 پیدا ہوئی مگر اوسکا درجہ پلوگا یعنی خدا سے کم ہے اسکا کام ہے کہ سمندر میں مچھلیاں پیدا کریں  
 ہی مچھلیوں کو آسمان سے گراتی ہے۔

یہ لوگ شیطان کے بھی قائل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ سب بڑے کام شیطان کراتا ہے مگر

موتے نہیں ہیں۔ انکی نسل بیش یا ہند یا ہراس یا ہنجا یا لیکا وغیرہ قریب چار  
 یوں سے ہرگز نہیں ملتی۔ اور کچھ انھیں مکوں پر موقوف نہیں دنیا میں بہت  
 یوں ہیں ایسے آدمی پائے گئے کہ کسی دوسرے ملک والوں سے کسی طرح پر بھی  
 میں ملتے چھٹتے قدرت خدا ہو کہ اسے رنگ بزرگ اور طرح طرح کی مخلوق جگہ جگہ  
 پیدا کی جو اس مقام پر عقل کو دوڑانا اور سببوں کا تلاش کرنا محض فضول ہے۔ اس  
 ۱۵۔ برس گذشتہ میں ہندوستان میں جگلیوں سے لیکا اور ایک دوسرے بھائی بندو کا

حال سبکو دریافت ہوا یہاں پر واسطے ملاحظہ ناظرین کے تحریر ہوتا ہے۔  
 انڈیاں نمرود کمان میں ان دو شیوں کی قریب ۱۱ ذاتوں کے ہیں۔ ایک کی زبان دوسری  
 ذات کی زبان سے بہت کم ملتی ہے چنانچہ قوم جاوا جو انڈیاں نمرود میں آباد ہیں انکی  
 زبان قوم لوجی جیڈا سے جو ہمارے دوست ہیں ایسی مختلف ہے جیسے پتہ ہندوستانی سے بوجی گیا  
 اوراکا کول اوراکا جولی اور بلوا اوراکا کی ڈی اورایروی اوراکا چاری یا راکا چاروان قوم کی  
 زبانیں ایک دوسرے کے ساتھ ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سنسکرت کے الفاظ ہندک سے مختلف ہونے میں  
 معلوم ہوتا ہے کہ چنگالی ودراسی و مرہٹی و پنجابی و کشمیری وغیرہ سب ایک ہی شخص کی  
 اولاد میں اور انکی سب مختلف زبانیں ایک ہی نفع سے نکلی ہیں ویسے ہی یہ انڈیاں  
 کے جنگلی بھی ایک ہی شخص کی اولاد ہونگے گو اب الگ الگ باپو میں رہنے اور ایک  
 دوسرے سے میل و ملاقات نہ رکھنے کے سبب سے انکی زبانیں بہت مختلف ہو گئیں  
 چنانچہ ان جنگلیوں کا بیان بھی ہمارے اس قیاس کی تصدیق کرتا ہے وہ کہتے ہیں  
 سماہ ایوڈی ان وشیوں کی اما تو انے شمالی و مشرقی ہندوستان سے عالم ہو کر  
 نام ایک باپو میں ایک ساتھ آئے تھے جیسے انہیں چاروں کے اور چاروں کی

اور اس ٹکنٹ کی آبادی شروع ہوئی۔ لیکن جنگلی لوگوں کو اونکے آبائی ملک پر سزا کا قبضہ ہونے سے نہایت ناگوار ہوا چنانچہ دو مرتبہ اسی سپرنٹنڈنٹ اول کے عہد میں جنگلیوں نے ایک بڑی بھاری فوج جنگلیوں کی جمع کر کے ہڈو و ابڑوین پر حملہ کیا اور نہ توں تک اس فکر میں رہے کہ گنڈی طرح سزا کارانگریزی کا قبضہ اونکے موروثی ملک پر نہ ہو مگر ایسی زبردست سزا کے مقابلہ میں وہ پچارے وحشی بیوقوف بہائم سیرت کیا کر سکتے تھے آخر کار انکو سزا کا یہی ملنا اور فرما ہوا ہونا پڑا اب سزا کے تین سو روپیہ ماہواری واسطے خرچ جنگلیوں کے تھے ہیں اور بہت سے تیم لڑکے جنگلیوں کے سزا کاری اسکولوں میں انگریزی سیکھتے اور گرجا میں حاضر ہوتے ہیں چنانچہ نماز کا ترجمہ ہمارے کرمفراسٹرٹیل صاحب ہمارے شفیع الرشید سرچاڑ ٹمپل نے جنگلی زبان میں کر کے شتر بھی کرا دیا ہوا اب جنگلی لوگ گرجا میں جا کر اپنی زبان میں نماز پڑھتے ہیں اور گھر گھر پان اور لیمو اور گھونگے کوڑیاں وغیرہ بیچتے پھرتے ہیں اور کپڑہ کھانا اور پیسے مانگتے ہیں گو اول میں اونھوں نے وقتاً فوقتاً جب موقع پایا تو بہت آدمیوں کو مار ڈالا لیکن اب رام ہو گئے اور جنگل میں بھی جب یہ لوگ قیدیان وغیرہ سے ملتے ہیں تو اپنے مقدور بھر بہت تواضع سے پیش آتے ہیں۔

یہ لوگ نہ فٹ سے نہ فٹ ۴۔۵ اونچے تک اونچے مثل حبشیوں کے سیاہ فام گول سر آنکھیں ابھری ہوئی گھونگر والے بال۔ مگر نہایت مضبوط ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کا یہ گمان ہے کہ حبشی غلاموں کے جہاز اگلے زمانے میں بیان ٹوٹ جانے کے سبب سے ان جہازوں میں کے بچے ہوئے مرد و عورت کی یہ جنگلی اولاد ہیں لیکن انکی زبان میں حبشیوں یا کسی دوسرے ملک کا ایک لفظ بھی شامل نہیں ہوا اور انکے ہاتھ حبشیوں

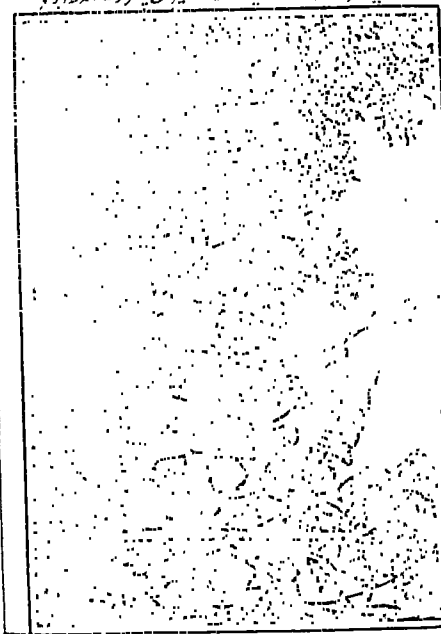
ابنک مشہور اور اسی صاحب نے مشہور معین انڈمان کا ایک نقشہ بھی طیار کیا تھا مگر اس نقشہ میں جو موقع از روے حساب طول شرقی اور عرض شمالی کے اس صاحب نے قائم کیا تھا مشہور معین نقشہ بیٹھ کوٹ کی پیمائش میں غلط ہو گیا اب صحیح موقع انڈمان کا وہی ہے جو میں نے اوپر تحریر کیا ہے۔

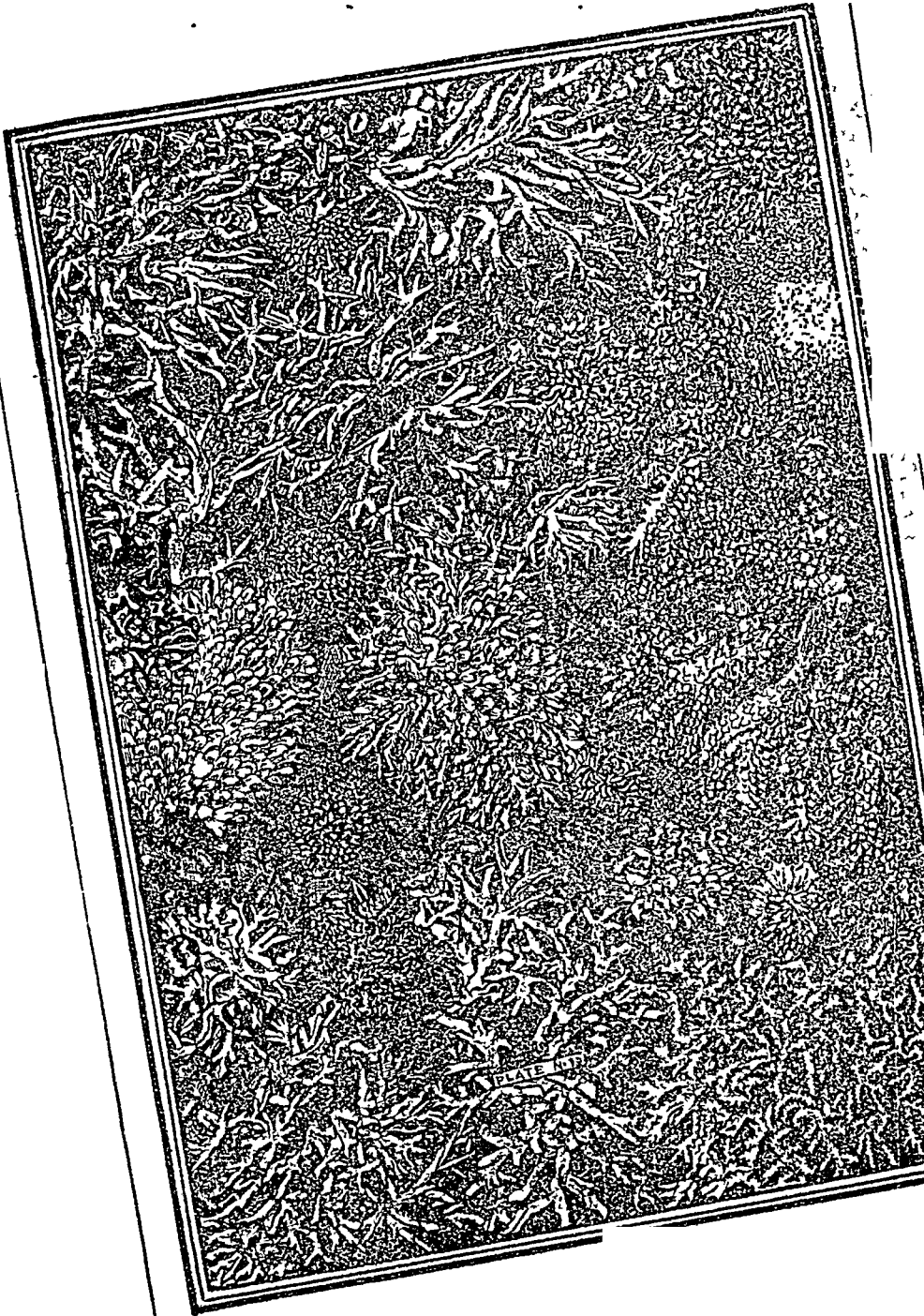
جب مشہور معین ہماک ہند بغاوت ہوئی تو پھر سرکار کو ایک ایسی جگہ کی ضرورت پڑی کہ جہاں کئی ہزار قیدیان بغاوت رکھنے جاویں کیونکہ ایسے مفسدین کو جیلوں کو چلے جائیں گے کی حالت میں پھر مفسدہ کا گمان تھا۔ اور نیز سرکار کو یہ بھی منظور تھا کہ ہند کے قریب کسی ایسی فراخ و وسیع جگہ پر ایک ایسا سٹیشن قائم کیا جاوے کہ ہر وقت کسی دیگر گون ہونے صورت ہند کے وہ جگہ کا راہ ہو ورنہ دوڑی غرضوں کی باعث سے آخر مشہور معین ایک کمیٹی مقرر ہو کر واسطے مقرر کرنے کسی جزیرے کے انڈمان کو آئی۔ اور کمیٹی مذکور نے بعد ملاحظہ کرنے بہت سے جزیروں کے اوی پڑانے مقام پورٹ بلیر کو کہ جو قدرتی نہایت قلب جگہ ہے پسند کر کے گورنمنٹ کو رپورٹ کی۔ اور سپرذریعہ چٹھی نمبر ۸ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۸۵۷ء کے کرنیل میں صاحب سپرنٹنڈنٹ مولین کو حکم ملا کہ کچھ تھوڑے سے قیدی مولین جیل سے لیکر جزائر ہند کو رپورٹ سرکار انگریزی کا قبضہ کر کے باؤا کھڑا کرادو اور واسطے او ترنے قیدیان آمد جدید ہند کے کسی قدر جگہ صاف کر کے پانی کا بندوبست کر دو چنانچہ بموجب اس حکم کے صاحب موصوف نے انڈمان کو جا کر ۲۲ فروری ۱۸۵۷ء عیسوی کو واسطے قبضہ کر کے ۲۱ ضرب توپ سرکار کی طرف سے سلامی کی سرکاری اور چام کو کسی قدر صاف کر کے ایک گنواں کھدوا دیا۔ اسکے بعد ۱۰ مارچ ۱۸۵۷ء کو ڈاکٹر واکر صاحب سپرنٹنڈنٹ اول پورٹ بلیر کے مع قیدیان بغاوت کے بیان پہنچے



ان جگہوں کا صحیح حال اب تک متعین نہیں ہوا کہ کس وقت اور کس ملک سے اگر یہاں آباد ہوئے ہیں اور ہمیشہ سے ایسے ہی وحشی اور بہایم سیرت ہیں یا کبھی مثل ہم لوگوں کے شہنشاہی بھی تھے یا نہیں۔ بعض لوگوں کا گمان تھا کہ باشندگان جزائر ہذا آدمیوں کو کھاتے ہیں اور ان کے منہ بالوں سے ڈھکے ہوئے ہیں اور ان کی شکلیں بہت قریب اور ڈرونی ہیں ان کے پاس کوئی بوٹ نہیں ہوا اگر ہوتا تو وہ کسی جہاز کو سمندر میں نہانے دیتے اور بعض لوگ سمجھتے ہیں ان جگہوں کی صورت گتھون کی صورت سے بہت مشابہ ہو۔ غرض اس قسم کی خبریں سننے سے بہار والے آدمی ان جزیروں کے نزدیک نہیں جھکتے تھے اور دُور تے ہوئے دُور دُور چلے جاتے تھے الف ٹیلی کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بند آباد جہازی نے کیسی ڈرونی و غریب صورت اور آدم خوری اس جزیرے والوں کی لکھی ہو۔ بہت مدت تک لوگ ملو خارج از اولاد آدم اور مردم خود سمجھ کر ان سے دُور دُور پھرتے رہے سب سے پہلے باہر سے شہر شمس جس کو اب نوٹے برس ہوئے سرکار انگریزی نے یہاں قیدیان سر اور حبس بھروسہ دریائے شور کار کھنا تجویز کیا ٹھنٹ بلیر اور کپتان مورسن دو جہازی سرداروں نے سب سے اول بتقام چاٹم اگر لنگر ڈالا اور اُس چھوٹے سے ٹاپو کو کیسے قدر صاف کر کے کچھ مکانات بنوائے اور وہاں رہنے لگے اور چاٹم اوسکا نام رکھا جو ابھی تک مشہور ہے۔ مگر افسوس کہ بیماری اور آب و ہوا کی خرابی نے اُس زمانہ میں اُس ٹھنٹ کے پانوں نہ چھنے دیے اور اُدھے سے زیادہ آدمی انہیں سے مر گئے ناچار سبب ناموافق آب و ہوا و نیز کثرت بیماری کے وہ ٹھنٹ آبادی کی تاریخ سے ساتویں برس یعنی ۱۷۹۶ء میں اُجڑ گیا اور پھر ناٹھ شہر میں تک کسی نے اُسکا نام نہ لیا مگر اب بھی بتقام چاٹم اوسی وقت کے عالمگیری سکے پر مئے روپے اور اینٹ و کھیرل وغیرہ ملتے ہیں اوسی ٹھنٹ بلیر کے نام سے یہ بندر پور ٹھنٹ

جب تم نوٹ ہر پٹا دیکھ کر کسی اونچی جگہ پر بیٹھ کر صبح و شام کا تماشا دیکھو تو ایک طرف سمندر کا  
 کالا پانی کہیں عریض کہیں طویل اور کہیں چھوٹی چھوٹی کھاڑیاں ہو کر مثل شطرنجی  
 کی لہروں کے اُن ہرے ہرے جزیروں میں بکلی گنیا ہو اور دیکھنے والے کو نہایت مسرت  
 و ملاحظہ کرتا ہو یہ ایسا جنگل جسکی کب قدر مختصر تفصیل اوپر کی گئی ہو ایک وحشی قوم سے آباد ہو  
 تنگ و صحرانگ جنگلیوں کی تصویر کہ گوڑے جعدار چرس سینکڑوں کے ساتھ کھڑا ہوا ہے

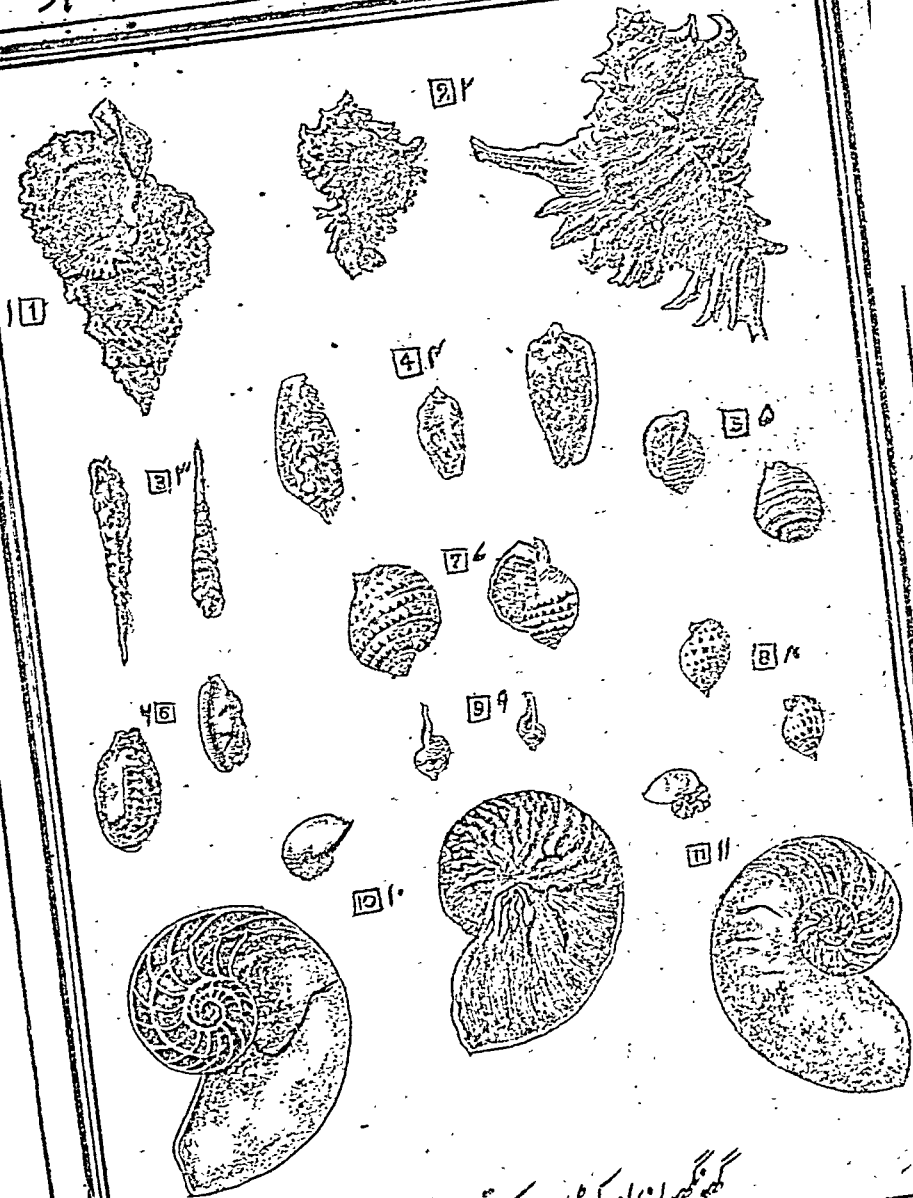




سمندر کے اندر کے پتھر کے پھولوں کی تصویر



زرد چوٹوں سے زیادہ نہیں ہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید سانپ پتھر و دھون  
 کھنکھجورے میں آگیا۔ یہاں سمندر کا پانی صاف اور شفاف ہونے سے لوٹ پر  
 جانے کی حالت میں رنگ جنگ کے گھونگے اور سپیان اور پتھروں کے پھول  
 رنگ اور مچھلیاں پھرتی نظر آتی ہیں اور ایک عجیب کیفیت و لطف ہوتا ہے۔



گھونگھوں اور کوڑیوں کی تصویر

سردی گدھی بیان دونوں زمین ہمیشہ ہمارے ملک کے چیت میا کھ کی کیفیت بتی ہے  
 دسمبر جنوری میں رات کو ایک چادر اوڑھنے کی نوبت آتی ہے۔ آٹھ تھیر میٹر آٹھ درجہ  
 نیچے کبھی نہیں آتا اور ماہ اپریل دسویں میں جو بیان کی گرمی کا موسم ہوا آٹھ نو گریڈ ۹۲ درجہ  
 سے اونچا کبھی نہیں جاتا ہر باقی سب دوسرے مہینوں میں نہ بہت گرمی ہو اور نہ بہت  
 سردی۔ تو یعنی گرم ہوا بیان بالکل نہیں چلتی۔ گرم کپڑے پہننے کا بیان بالکل دستور  
 نہیں ہے۔ ہمیشہ لوگ نین نکھہ و تنزیب پہننے پھرتے ہیں اور اس سبب سے بیان  
 نہ کبھی موسم خزاں ہونہ بہار۔ بارہ مہینے درخت ہرے بھرے رہتے ہیں۔ بیان بارش  
 کی بہت کثرت ہوا ہئی سے ماہ نومبر تک بارش ہو کرتی ہے۔ ایک تو مہینے انچھہ تاسٹانہ  
 اوسط بارش کا ہر اسی کثرت بارش کے سبب سے بیان سب صاحب لوگوں کے چوبی  
 بنگلون اور قیدیوں کے بانس کی ٹیوں والے چھپرے کے جھوپڑوں کی چھت ڈھلویں  
 ہوتی ہو چھٹی دھوا چھت کا مکان بیان ایک ہفتہ بھی بارش کا مقابلہ نہیں کر سکتا  
 لیکن اولہ بیان کبھی نہیں پڑتا ہوا اور نہ کبھی آندھی چلتی۔ جہاں ابھی تک جھل  
 صاف نہیں ہوا نہایت گنجان اور دشوار گزار ہے۔ درخت اتنے اونچے کہ گویا  
 آسمان سے باتیں کر رہے ہیں جب تک کا ٹکراؤ نہ کو نہ گراؤ تب تک انکا پھل ملنا  
 محال ہے۔ بیان کے سانپوں میں زہر بہت کم ہے۔ سانپ کے کاٹنے سے آج تک  
 صرف ایک مسمی راہدین شوہر سہ ماہہ طور ن ٹکٹ لیو ہڈ و فوت ہوا ہے اور میرے خیال  
 میں وہ بھی غفلت تدبیر کے سبب سے مر گیا۔ لیکن کنگھجورہ اوسکا جواب بیان موجود  
 ہے۔ اس سردی کے کاٹنے سے بیان لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے حتیٰ کہ چند آدمی  
 زخم گزیدگی سے سڑتے سڑتے مر بھی گئے۔ پچھو کے کاٹے کا درد بیان ہمارے ملک کے

اور طرح طرح کی سپیان یہاں کے سمندر سے نکلتی اور ملکوں کو بطور تحفہ کے جاتی ہیں  
 کے ہزاروں پرندوں سے جنگل بھرا ہوا ہے۔ یہاں کے جنگل میں انہ اٹلی، جامن، کھل  
 جابلے، تاریل اور پان وغیرہ کے درخت جو گرم ملکوں کے جنگلوں میں ہوتے ہیں  
 سب خورد و موجود ہیں گو بہ نسبت باغوں کے پھلوں کے انکے پھل نہایت چھوٹے اور  
 بد مزہ ہوتے ہیں۔ اس جنگل کے صاف ہو جانے سے ہر قسم کی ترکاری اور گرم ملکوں کے  
 پھل اور ہزار ہا من دھان اور مکئی اور گوڑا ہر و مونگ و ماش وغیرہ بقولات و اشجار  
 و غلجیات پیدا ہونے لگے ہیں۔ گیہوں چنا جو وغیرہ بیج اور سر و فصل کے غلے یہاں بالکل  
 پیدا نہیں ہوتے اور کھ تو یہاں ایک برس کا لگایا ہوا دس برس تک رہتا ہے اور چونکہ  
 ان پڑتا ہے توں توں عمدہ اور شیریں ہوتا جاتا ہے۔ شروع آبادی میں یہاں اسکروی  
 کے عموماً یہاں کی آب و ہوا بہت عمدہ ہے خصوصاً عورت کے واسطے زیادہ تر مفید ہے۔  
 اب تک کسی متعدی بیماری کا نام نہیں چھپک و بیضہ اور واپائی بنجار جسے ہمارا ملک  
 بہا ہوتا ہے یہاں انکا کبھی نام بھی سنائیں گیا یہاں کی تقدیر پھر کے یہاں  
 ادوی امراض و زخم اور موسم بہت میں تھوڑے دنوں تک اور خصوصاً  
 ان کو بنجار ہوتا ہے یہ ملک خط استوا کے قریب ہونے سے ہمیشہ یہاں رات دن  
 گرم رہتا ہے تھوڑا فرق پڑتا ہے۔ قطب شمالی یہاں ہمارے ملک کے موافق  
 میں ہے شاید ایک نیزہ سے زیادہ اونچا نہ ہو بلکہ لوگوں کا مقولہ ہے کہ تھوڑی دور  
 مٹنے سے ٹھیک خط استوا کے مقام سے قطب جنوبی و شمالی دونوں نظر آتے ہیں

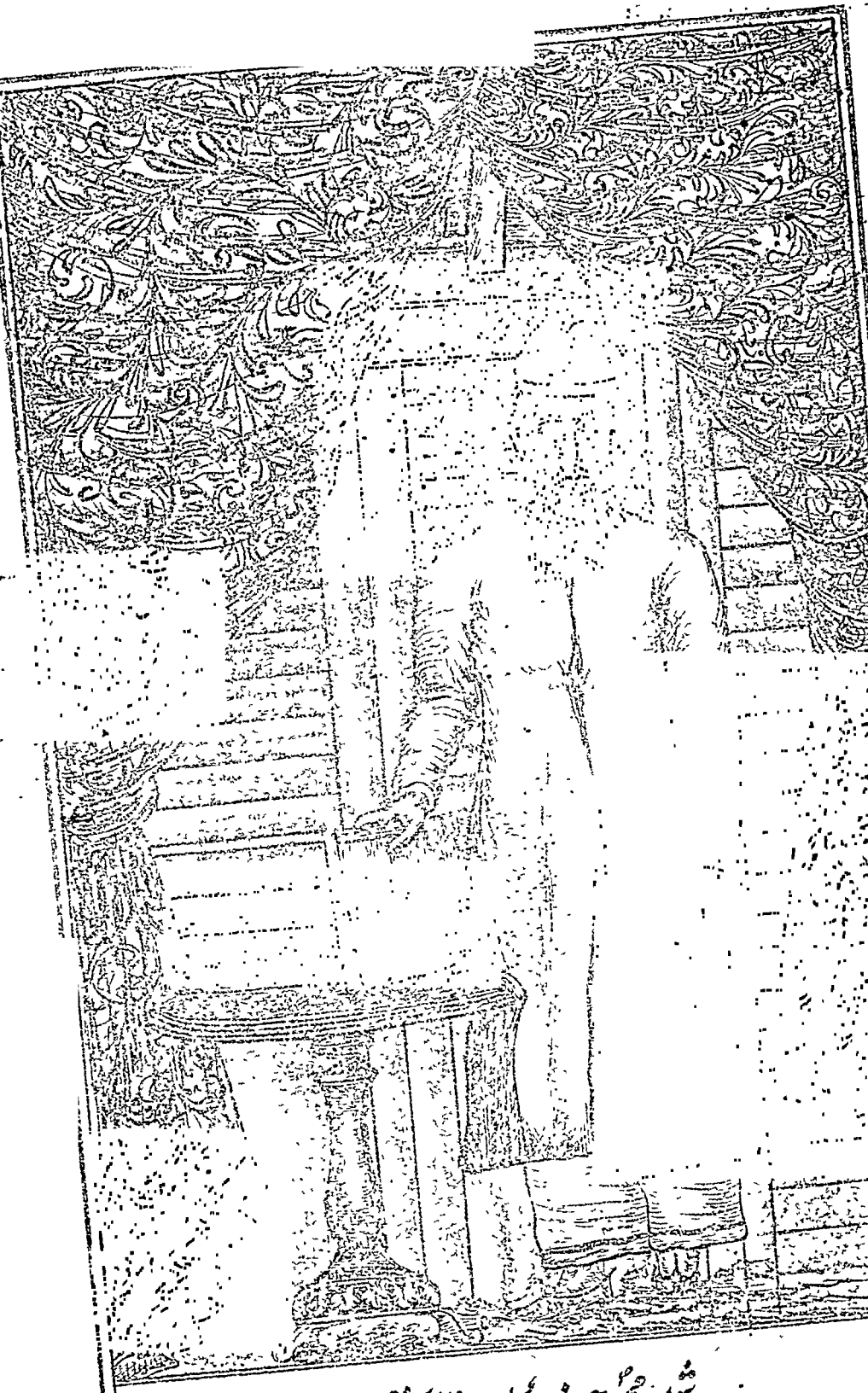
پاپو میں بہت ہی کم جاتے ہیں مین نے وہاں کی گندھاک دیکھی ہے ہمارے ملک کی گندھاک  
 سے کچھ خراب نہیں ہے یہاں کے جنگل میں سو اے سوڑے کوئی چوپایہ درندہ یا چرنڈ نہیں  
 یہ سوڑ بھی بہت ہی چھوٹا اور بھڑکے موافق غریب ہے۔ صحرائی شکاروں میں یہاں جنگلیوں  
 کے صرنٹ سوڑ ہی ایک عمدہ شکار ہے۔ لعاب ابابیل یہاں کا ایک عمدہ ٹخنہ اور بڑی قیمتی  
 چیز ہے یہ لعاب پہاڑوں کے کھوہوں میں جان ابابیل کے جھنڈ کے جھنڈ رہتے ہیں مثلاً  
 یہ ایک بڑی عمدہ قوت باہ کی دوا ہے اور روپیہ کار روپیہ بھرتا ہے برہما اور پینا لوگ اسکو بہت  
 شوق سے کھاتے ہیں مین نے بھی اسکو کھایا ہے لیکن جیسے اسکے فائدے مشہور ہو رہے ہیں  
 ویسا اثر نہیں پایا۔ یہاں کے جنگلیوں میں کئی قسم کی عمدہ عمدہ لکڑیاں موجود ہیں ان میں سے  
 ایک قسم مٹی لنگو کی لکڑی ہمارے ملک کے سال و سال کھو کی برابر وزنی اور استحکم اور دیر پا ہے۔  
 پداوک یعنی لال لکڑی کا نظیر تو شاید دوسرے ملک میں کم ہو یہ لکڑی خون کے موافق بہت سرخ  
 اور نہایت پایدار و خوشنما و خوشبودار ہے۔ آبنوس بھی یہاں کے جنگلیوں میں ہے۔ ماربل  
 یعنی پھولدار لکڑی تو سو اے یہاں کے شاید آج تک پر دہن میں پر دوسری جگہ نلی ہوگی  
 بطور تحفہ تمام ملکوں میں جاتی ہے۔ اوپیا اور دوسری بہت سی لکڑی مضبوط و عمدہ قسم کم  
 یہاں کے جنگلیوں میں موجود ہیں اور سرکاری آ رہ گھروں میں لاکر چری جاتی ہیں۔  
 درخت گرجن جس سے گرجن کا تیل جو واسطے پالش و صفائی اشیاء لکڑی کے بہت عمدہ  
 اور قیمتی چیز ہے یہاں کثرت سے ہیں اسکے درخت میں بچھنا لگا کر اسکے تیل کو نکالتے ہیں۔  
 بید بھی یہاں کے جنگل میں کئی قسم کا ہے اور ایسی چھڑیاں اور کوڑیاں بطور تحفہ کے لاکر  
 کو جاتی ہیں۔ مگر ایک پورے بید کی کوڑی یہاں نہیں ہوتی۔ عتیق البحر کی چھڑیاں  
 کالی ناگنی کے ہمزنگ اور گھونگھا سنگھ اور ہزار ہا قسم اور رنگ کے گھونگھے اور کوڑیاں



کے گلیفریٹ میں قریب ایک ہزار جزیروں کے شامل ہیں بنام انڈمان مشہور ہے۔ زیادہ تر جزیرے  
علم حیوانات کے محققوں کا یہ مقولہ ہے کہ یہ جزائر کسی زمانہ میں بڑا عظیم ایشیا سے ملے ہوئے  
تھے کیونکہ یہاں کے اشجار و شمار اور دوسری بہت سی چیزیں ملک برہما سے ملتی ہیں اور  
ملک برہما کے بعض مقام انڈمان کے بعض جزیروں سے صرف ۶۰ میل کے فاصلہ پر  
ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ کے پھیر بھار اور سمندر کی موجوں کے سبب کٹے کٹے  
یہ ٹکڑے اول بڑا عظیم ایشیا سے علیحدہ ہو گیا تھا اور پھر آخر کو ایک دوسرے سے علیحدہ  
ہوتے ہوئے ہزاروں چھوٹے چھوٹے جزیرے ہو گئے۔

یہاں چھ روزہ زمین کا ٹکڑا ہے آگسٹ پہنچتا ہے اور تین روزہ زمین رنگون سے۔ مولین  
یہاں سے تین سو میل اوڑا اور سینگا پور چار سو میل گوشہ مشرق و شمال میں اور پاناما  
تین سو پچاس میل مشرق میں اور نیو بارائی میل جنوب میں اور مدراس آٹھ سو میل  
گوشہ مغرب و جنوب میں اور لنکا آٹھ سو میل گوشہ مشرق و جنوب میں واقع ہے  
یہ جزائر سب پہاڑی ہیں ہموار زمین بہت کم ہے۔ یہاں سب سے اونچا پہاڑ مونٹ ہریٹ  
کا ہے جو سطح سمندر سے ۱۱۶ فٹ اونچا ہے۔ ٹھنڈے پانی کا ندی نالہ یہاں کوئی جاری نہیں ہے  
برسات کے موسم میں بعض جگہ اونچے ٹیکروں اور ٹیلوں پر سے پانی کے جھرنے بہا کر  
ہیں لیکن برسات کے ساتھ ہی بند ہو جاتے ہیں۔ شروع آبادی میں تو یہاں پانی بہت  
مٹا تھا گلاب سرکار کی طرف سے بہت کنوئیں اور ڈگیان تیار ہو جانے سے پانی کی تکلیف  
نہیں رہی۔ یہاں کے جزائر میں پورٹ بلیر کے اوڑ کو ایک گندھک کا پہاڑ ہے اور میں  
ہر وقت آگ کے شعلے اور دھواں نکلتا رہتا ہے۔ اس کے پاس کے سمندر کا پانی بہت  
گرم رہتا ہے اس پانی کی حرارت اور ہر وقت کی آتش انگیزی کے سبب سے اس





شبهه محمد جعفر مؤلف تاریخ عجیب

یہاں جزائر ہذا کا مفصل ورج ہو تصنیف کر کے غیر حاضر اور ہند کے لوگوں کو بھی  
 کے عجائبات سے آگاہ کیا جاوے۔ ستوان ذونون غرقون کے رفع ہونے کیونست  
 خاکسار محمد جعفر میثقی سدرن ڈسٹرکٹ نے پختہ کتاب تحریر کے اسکاتاریجی نام  
 مایع عجیب رکھ دیا۔ ناظرین سے امید ہو کہ جہاں کہیں انہیں خطا و قصور یا دین ظلم  
 عفو سے اصلاح کر دیوین اور دعا کریں کہ ہماری سرکار عدلت شعار خاکسار کو ان  
 ننگ و ہرنگ جنگلیوں کی صحبت سے جدا کرے تاکہ جلد ثانی اس کتاب کی وہاں خود حاضر  
 ہو کر اپنے ملک کی بولی میں ناظرین کو نذر کروں نقطہ  
 العبد محمد جعفر میثقی السعد عندہ میثقی سدرن ڈسٹرکٹ  
 مورخہ یکم اپریل ۱۸۷۹ء عیسوی پورٹ بلیر۔

## CHAPTER I

On the position of the Andamans,  
 the colonizing of the former and present  
 Settlements, its produce and Zoology, the  
 aborigines, and its Forest and the Sea

## فصل اول

موقع انڈمان مع ذکر آبادی سابق و حال و پیداوار شلٹ و حال  
 جنگلیان و ذکر چینی بندر کے

جزائر انڈمان خلیج بنگال کے مشرق طرف ۹۲ درجہ ۴۴ دقیقہ طول شرقی اور ۱۱ در  
 ۴۳ دقیقہ عرض شمالی پر نکلتے سے ۹۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں یہ مجموعہ جزائر

کرنے میں کمر بستہ و تیار پاتا ہوں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ وجوب و استحقاق شرطیہ  
 رہائی محمد جعفر کا برخلاف ان وجوہات کے جو میں نے اوپر لکھی ہیں تجویز کیا جاوے گا لکیر  
 میری غرض ان وجوہات کے لکھنے سے یہ ہے کہ اگرچہ سر دست اسکی مطلق رہائی کو کوئی امر  
 مانع ہو مگر ایسی وجہ نہیں ہو کہ جسکے سبب سے رہائی شرطیہ بامین حدود اس سٹینٹ کے  
 اسکو نید جادوئی۔ اور جب میری شرطیہ رہائی میں کچھ توقف ہو تو پھر لکھا کہ میری آخری  
 چٹھی کی تاریخ سے آج تک محمد جعفر بہت خوش چلن ہو اور میں اسکے کاموں سے بدن  
 راضی ہوں۔ اس اخیر چٹھی کے جانے پر صاحب چیف کسٹمر بہادر نے میری شرطیہ رہائی  
 کی درخواست مع نقول ان سب ٹیمپوں کے گورنٹ کو بھیج دی۔ مگر فسوس کہ سکرٹری  
 گورنٹ ہند نے مجھ کو وہ شرطیہ رہائی بھی کہ جسکے لینے سے پچاسون قید یوں نے انکار  
 کر دیا تھا عنایت فرمائی مگر میرے آقا سے نامہ دار نے جب یہ حکم گورنٹ پایا تو میری تسلی  
 کر کے فرمایا کہ بوجہ و پریشی معرکہ کابل کے تمھاری درخواست اسوقت منظور نہیں ہونی لکیر  
 بعد اختتام اس معرکہ کے ہم پھر سفارش کریں گے دنیا بامید قائم ہو دیکھے پر وہ غیب سے  
 بکلیا ظاہر ہوتا ہے۔ جو جو عجائب اور اس دنیا فانی کی عدم استواری اور زمانہ کا  
 خیر و تبدیل اور پھر بچار اس عاجز نے دیکھا ہے اسکی تفصیل کے واسطے تو ایک دفتر  
 ایسے مکرمات و راز سے بہت سے صاحب لوگوں کی جو مجھے زبان اردو و ناگری و فارسی  
 سمجھتے تھے یہ فرمائش تھی کہ زبان اردو و مرقہ پورٹ بلیر میں کوئی ایک کتاب تصنیف  
 دے کہ جس سے یہاں کے لوگوں کو اردو دیکھنے میں مدد ملے اور اسکے سواے اور بھی  
 اسے دوستوں کی مدت سے یہ تھا تھی کہ ایک کتاب تاجی پورٹ بلیر میں بیان کیا  
 جاوے اور اوضاع و اطوار و بند و بست و قانون و زبان مختلفہ پورٹ بلیر و حال

نصیب نہیں ہوتے میجر پراٹھر صاحب بہادر جنکے ساتھ میں برابر دس برس تک رہا وہ میرے حال و اطوار و یاقوت سے بہ نسبت دوسروں کے زیادہ واقف تھے۔ انھوں نے میری رہائی کے واسطے دو تین چھپیان تحریر کیں کہ انکا ترجمہ واسطے ملاحظہ ناظرین کے بیان تحریر کرتا ہوں اور منجوا امید ہو کہ انکا بیان درج کرنا ناظرین کو ناگوار بلکہ خالی از لطف نہ ہوگا۔ جب صاحب موصوف نے کتاب دستی دستور العمل پورٹ بلیئر کی تیار کر کے بجنور صاحب جیٹ کشنر بہادر روانہ کی تو لکھا کہ اس کتاب کی تیاری میں غشی محمد جعفر میرنشی سدرن ڈسٹرکٹ نے مجھ کو بڑی مدد دی ہے۔ اُسے اپنے اوقات فرصت میں نہایت خوشی و رغبت کے ساتھ اس کام کو کیا ہے۔ اور اُسکی بارہ تیرہ برس کی و افکاری ساتھ احکام و قواعد شلٹنٹ کی اس کتاب کی تیاری میں نہایت درجہ کو کارآمد ہوئی۔ اُسے بلا اعانت احد سے اس تمام کتاب کو انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اسکے بعد صاحب مدوح نے جب میری شرطیہ رہائی کے واسطے سفارش کی تو لکھا کہ میں فروری ۱۸۶۹ء عیسوی سے محمد جعفر کو جانا ہوں سو اسوقت سے آج تک جہاں کہ مجھ کو موقع اسکی چال چلن کے دریافت کا ملا ہے میں نے اُسکو ایک بے نظیر و لاثانی آدمی پایا ہے یہ شخص بڑا علم دوست اور نہایت جفاکش آدمی ہے۔ پورٹ بلیئر میں آکر اُسے علم انگریزی بھی سیکھ لیا ہے کہ اُسکو نہایت عمدگی سے پڑھتا لکھتا اور نہوتا ہے۔ لہذا بہت موقعوں میں جان جہاں یہ سرکاری کچھریوں میں رہا ہے نہایت کارآمد سرکار ہوا ہے۔ اور اُن تمامی نقشجات و ریپوٹوں کا جو اس شلٹنٹ میں جاری ہیں یہی شخص مصنف ہے۔ اور جب کسی کام کے واسطے اُسکو حکم ملا ہے تو ہمیشہ نہایت خوشی سے اُسے اُسکو انجام دیا ہے۔ اور کیا ہے اور کیہ قدر کام ہوں میں ہمیشہ اُسکو اُسکے



بدولعت محمد جعفر مؤلف اوراق ہذا بخدمت ناظرین اس کتاب کے عرض  
 کہ یہ عاجز تھا نیسر عوف کو چھپتر کا باشندہ ہو۔ سترہ برس کی عمر سے پیش برس  
 انگریزی کچریون میں وکالت و مختار کاری کرتا تھا۔ سترہ سال میں جب  
 رٹائی ہوئی تو یہ خاکسار بھی مجرم اعانت مجاہدین گھڑ بیٹھا بٹھایا سزا پاب  
 بقبور دریائے شور کا ہو کر یہاں پورٹ بلیر کو پہونچا۔ یہاں جہاز سے اترنے  
 کے پھر صاحب چیف کسٹمر و سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر میں منشی ہو گیا۔  
 سٹنڈنٹ نے جو جھکو سارٹیفکٹ عمدہ کارگزاری و خوشنودی مزاج  
 کے عطا فرمائے وہ ایسے ہیں کہ ملک کے بڑے بڑے عمدہ کارکن





۱۴۹	پنجابی زبان کے جملے۔	۱۰۵	کشمیری زبان کے جملے۔
۱۸۰	کول و ہنتھالی زبان کے جملے۔	۱۱۲	اسامی و بھوٹیا زبان کے جملے۔
۱۸۴	علائی زبان کے جملے۔	۱۱۳	برہما زبان کے جملے۔
۱۸۶	چینا زبان کے جملے۔	۱۱۴	بندیل کھنڈی زبان کے جملے۔
۱۸۸	مارواڑی زبان کے جملے۔	۱۱۵	اودھیا زبان کے جملے۔
۱۹۲	تنگی زبان کے جملے۔	۱۱۶	گجراتی زبان کے جملے۔
۱۹۴	گجراتی زبان کے جملے۔	۱۱۷	کشمیری زبان کے جملے۔
۱۹۶	کشمیری زبان کے جملے۔	۱۱۸	کشمیری زبان کے جملے۔
۲۰۱	کشمیری زبان کے جملے۔	۱۱۹	کشمیری زبان کے جملے۔
۲۰۳	کشمیری زبان کے جملے۔	۱۲۰	کشمیری زبان کے جملے۔
۲۰۵	کشمیری زبان کے جملے۔	۱۲۱	کشمیری زبان کے جملے۔
۲۰۷	کشمیری زبان کے جملے۔	۱۲۲	کشمیری زبان کے جملے۔
۲۰۹	کشمیری زبان کے جملے۔	۱۲۳	کشمیری زبان کے جملے۔
۲۱۰	کشمیری زبان کے جملے۔	۱۲۴	کشمیری زبان کے جملے۔
۲۱۳	کشمیری زبان کے جملے۔	۱۲۵	کشمیری زبان کے جملے۔
۲۱۴	کشمیری زبان کے جملے۔	۱۲۶	کشمیری زبان کے جملے۔
۲۲۰	کشمیری زبان کے جملے۔	۱۲۷	کشمیری زبان کے جملے۔
۲۲۸	کشمیری زبان کے جملے۔	۱۲۸	کشمیری زبان کے جملے۔

صفحہ ۹۹	اس وقت شادی قیدیوں کی سطر سے ہوتی ہے۔	صفحہ ۸۷	ذکر آزادہ نرسل و رسائل قیدیان باہم سابق۔
۱۰۰	ذکر بند و بست موصفات قیدیان۔	۸۸	ذکر مالدار قیدیان باہم سابق۔
۸۹	ذکر پابندی پاس۔	۸۹	ذکر آنے عیال اطفال قیدیوں کا مکاسب بندہ۔
۹۰	ذکر رسل قیدی چسب قواعد و وجہ حال۔	۹۱	ذکر قواعد شادی قیدیان ساتھ قیدی عورت کا۔
۹۱	ذکر انوکھہ قسم کی جاہداد اور پیہ کھنے کی اجازت۔	۹۲	ذکر کلاس بندی سوم بعد کرنل مین صاحب۔
۱۰۱	ذکر فرار قیدیان۔	۹۳	ذکر کلاس بندی چہارم بعد کرنل اسٹوارٹ۔
۹۲	ذکر عدالت دیوانی میں عی مدعا علیہ ہو سکتی ہے۔	۹۴	مع ایجاد بھٹا و حبس کین لارڈ میو صاحب۔
۹۳	ذکر والوں کی کشتکاری کا بیان۔	۹۵	خلاصہ مضمون قانون لارڈ میو صاحب بہادر۔
۹۴	تعطیل قیدیان۔	۹۶	وزن رسد مندرجہ قانون لارڈ میو صاحب بہادر۔
۹۵	بڑھے اور اطفال سنٹ میں نہیں آتے کم عمر۔	۹۷	کیمبل صاحب کی سختی کی رائے۔
۹۶	عائحدہ بارک مین رہیں۔	۹۸	محمد و ہونا رسل و رسائل قیدیان۔
۹۷	ذکر اہل قیدیان بھٹا خلاصہ و زری قواعد سنٹ۔	۹۹	اجداد قواعد مالی قیدیان کم کم بعد بیس برس کے۔
۹۸	معافی میعاد چہارم قیدیان میعاد باہم سابق۔	۱۰۰	خلاصہ قانون مشن نام۔
۱۰۲	بکر معافی ششم میعاد قیدیان میعاد سابق۔	۱۰۱	حبس معبود ریاض شوریٰ تعریف۔
۹۹	وزن رسد قیدیان حسب وجہ حال۔	۱۰۲	آمد کے وقت سواب جو کارروائی شروع ہوتی ہے۔
۱۰۰	پورٹ بلیر مین قیدی جیل مین مین رہتے۔	۱۰۳	حود قون کا ذکر حسب قواعد و وجہ حال۔
۱۰۱	شقتی اور کٹ والوں کو ریل جیل رکھ کر کی نسبت ہے۔	۱۰۴	کلاس قیدیان ہندوستانی حسب وجہ حال۔
۱۰۲	ذکر اشام و عرائضات قیدیان۔	۱۰۵	اوقات شقت قیدیان۔
۱۰۳	ذکر بند و بست قیدیان شقتی حسب قواعد و وجہ حال۔	۱۰۶	تقسیم کام قیدیان۔

# فہرست مقاصد کتاب تاریخ عجیب

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۵	عہد کرنل مین صاحب سپرنٹنڈنٹ پنجم۔	۱	ویساچہ
۳۸	عہد جنرل اسٹوارٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ ششم۔	۵	فصل اول ذکر موقع انڈمان مع ذکر آبادی
۵۱	عہد جنرل بارول صاحب سپرنٹنڈنٹ ہفتم۔	۵	سابقہ و حال و پیداوار شلست دیگر حالات متعلقہ
۵۲	عہد کرنل کیڈل صاحب سپرنٹنڈنٹ ہشتم۔	۱۱	انڈمان کے جوالا گھی یا گندھک پہاڑ کا ذکر۔
۵۹	بیان انتظام حکومت قواعد اداری تقسیم کام ہزار	۶	لعاب ابابیل کا ذکر۔
	انتظام پولیس۔	۷	انڈمان کی لکڑیوں اور بیڑوں اور گھوٹکیوں
۶۲	گوشتوارہ آمدنی و خرچ سالانہ پورٹ بلیر ذکر	۸	اور کوڑیوں کا ذکر۔
۶۵	فصل سوم حالات قتل لارڈ میو صاحب بہادر	۱۳	انڈمان کے جنگلیوں کا ذکر۔
	اشعار سوانحہ مولوی ایوب خان صاحب شہر	۲۶	گوشتوارہ شیش کلاس ارٹل قیدیوں پورٹ بلیر
۸۲	قتل لارڈ میو صاحب بہادر	۲۸	گوشتوارہ آبادی و نباتات قیدیوں۔
۸۴	فصل چہارم دستور العمل سابقہ و حال انڈمان	۳۰	فہرست علمہ کچہری۔
	۱۔ ذکر جہندارہ شروع آبادی۔		نرخ نامہ پورٹ بلیر۔
۸۵	۲۔ ذکر محکمہ کئی جنگل باہام سابق۔	۳۴	جینی بندر کا بیان۔
	۳۔ ذکر کلاس بندی اولیٰ جہندارہ اگر و اگر صاحب۔	۳۵	فصل دوم حالات تاریخی عہد سپرنٹنڈنٹ
۸۶	۴۔ ذکر عین جبرہ کپڑے سالانہ قیدیوں کو۔		عہد ڈاکٹر واکر صاحب سپرنٹنڈنٹ اول۔
	۵۔ کلاس بندی دوم بعد کرنل فورڈ صاحب۔	۳۸	عہد کرنل جان مائن صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم۔
	۶۔ ذکر تقرری پیشہ وران بعد جان مائن صاحب۔	۴۱	عہد کرنل ٹیلر صاحب سپرنٹنڈنٹ سوم۔
۸۷	۷۔ ذکر عدم پابندی پاس باہام سابق۔	۴۳	عہد کرنل فورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ چہارم۔

## PREFACE

---

I Mohamed Jaffer, the humble author, was a resident of the famous City of Thanésur or Coorcheettur. From the age of 17 till I was 25 I was employed as an attorney in Court. In 1863 at the time of the Umbeyla War I was charged with abetting the waging of War against the Queen and sentenced to transportation for life at the Andamans. On my arrival at Port Blair I was made a Munshi in the Chief Commissioner and Superintendent's Office.

The Superintendent's certificates of my good conduct and ability surpass those of the native high officials in India.

Major Protherve under whose immediate orders I served for 10 years and who is more acquainted with the circumstances of my case, conduct and ability than others wrote 2 or 3 letters about my release. I would apologize to my readers for quoting a few passage from these which I trust may interest them. When my Master sent the Hand-book to the Chief Commissioner he wrote "I have received great assistance from Saikh Syed Mohamed Jaffer No. 11450, Head Munshi in the Southern District, in the preparation of this work he has laboured most willingly at it during his leisure hours, and his intimate acquaintance with the numerous Settlement orders of the past 12 or 13 years has proved very useful in its compilation. He has also unaided translated the whole of the work from English into Urdu." After this he recommended me for conditional release

he wrote, " that I have known Mohamed Jaffer as he states since 1869, his conduct since which time *so far* as I have had opportunities of judging has been unexceptionable, he is a very studious hardworking man, and since his arrival in Port Blair in transportation has taught himself English, which he now reads, writes and speaks with fluency; he has on many occasions been of great use in the offices to which he has been attached, and is I believe the author of most of the returns and forms at present in use with convict Vernacular department, his services whenever required have been cheerfully rendered, and have always found him ready for any amount of work; I am of course aware that the expediency or otherwise of the conditional release of Mohamed Jaffer will be decided on quite different grounds to those above set forth, my object however in making these remarks is to show that really there are no reasons why Mohamed Jaffer should not be allowed a conditional release within the limits of the settlement of Port Blair," and when owing to some causes there was a delay in recommending my release he wrote another letter and said " that since the date of my last letter on the subject Mohamed Jaffer's conduct has been very good and his work performed entirely to my great satisfaction." On the receipt of this last letter Chief Commissioner was pleased to recommend my conditional release and sent the copies of all the letters to the Government of India, the Secretary of the Government of India declined to grant me the conditional release which was not accepted by many convicts in 1877. My master consoled me by saying that after the Cabool War is over he would again recommend my release as the proverb says, " the world stands on hope" let us see what will come out of the hidden curtain.

Volumns would not contain the wonders, the transformations and changes that it has been my lot witness.

For a long time many gentlemen, who have read Persian, Urdu, and Nagri with me, have desired me to write a work in Urdu as spoken at Port Blair from which they might derive benefit in learning the language, besides which many of my friends in India and Port Blair have requested me to write a work on Port Blair, shewing the population, habits, customs, administration, law and languages spoken at Port Blair, as well as an account of the aborigines in order that they might acquire some knowledge of the place.

Impressed by these two causes, I have ventured to put before the public a brief History of Port Blair and have named it "Tarikh Ajib" عجیب تاریخ (wonderful History) the nine letters of which the name is composed give the no of the present Hijree era (1296).

In conclusion I beg my readers to overlook any mistakes that may have occurred, and they would pray that our great Government relieve me from the Society of naked friends so as to enable me to complete the other volumn of this book in my own pure country language.

PORT BLAIRE :	}	S. S. MOHAMED JAFFER,
1st April 1879.		Head Muzili Sepoy District.



## INTRODUCTION.

The following work was compiled at the urgent request of Sardar Bhagel Singh, the District Superintendent of Police, and his son Sardar Thakur Singh, and in April last it was dedicated to the said Sardars who after perusing the work approved of it very much.

The said Sardar by his letter dated 5th April 1879, sent this work to Major Wimberley, the Deputy Superintendent to ask his permission to get the said work published, Major Wimberley in his reply said he saw "no objection to the work being published" but at Port Blair there is no good Press the work has therefore not yet been published. Being a convict, I beg to give up my right of authorship, and I authorize the Proprietor of the Newul Kishore Press of Lucknow to get this work printed and reprinted at his ownwill and accord and I hand over its copy right to him.

PORT BLAIR : -

1st July 1879.

S. S. MOHAMED JAFFER,

*Head Munshi Supdt. District*



## عرض مولف

کتاب مندرجہ ذیل حسب مالیش سردار کجیل سنگھ صاحب شرکت سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر اور  
سردار ٹھاکر سنگھ خلع الرشید سردار صاحب موصوف کے تالیف ہو کر اپریل گذشتہ میں  
انکی نذر کی گئی تھی کہ اُسکو ہر دو سردار مطالعہ کر کے نہایت محظوظ ہوئے اور بہت پسند فرمایا۔  
اُسکے بعد سردار صاحب مدح نے کتاب مذکور کو بذریعہ اپنی چھپی مورخہ نمبر اپریل ۱۹۷۸ء  
کے بخیریت میجر و جری صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے بطلب اجازت چھپوانے کتاب کو  
کے بھیج دیا کہ جواب اُسکے صاحب موصوف نے بذریعہ اپنی چھپی مورخہ نمبر اپریل ۱۹۷۸ء  
کے سردار صاحب کو لکھا کہ ہمارے نزدیک اس کتاب کے چھپنے میں کچھ قباحت نہیں ہو  
آپ شوق سے چھپوا دیں۔ لیکن پورٹ بلیر میں کوئی عمدہ مطبع نہ ہونے کے سبب سے  
یہ کتاب آج تک نہیں چھپی۔ چونکہ میں قیدی ہوں اس واسطے میں نے اپنا حق تصنیف  
جو مجھ کو قانوناً حاصل تھا اُسکی رو سے مطبع منشی نول کشور صاحب کو اجازت دیتا ہوں کہ فی الحال  
اور آئندہ جب چاہیں اس کتاب کو بطور خود چھپہ آمین میری طرف سے حق تصنیف کامل  
مطبع منشی نول کشور صاحب لکھنؤ کو منتقل کیا گیا۔

یکم جولائی ۱۹۷۸ء

محمد جعفر عنفی عنہ میر منشی سدرن ڈسٹرکٹ









194

صفحہ	سطر	غلط
۶۹	۲۱	ایکینہ
۷۹	۱۲	جولوگ
۸۳	۱۲	برالی
۸۷	۶	گلا
۸۸	۱۷	کرتے رہیں
۸۹	۷	ہوسے نشے
۹۰	۱۳	میر کاوسے
۹۷	۱۳	کہ اون کے
۱۰۰	۶	غذ کے
۱۰۳	۱۶	
۱۰۴	۱۵	
۱۱۰	۸	
۱۲۱	۱۲	
۱۲۸		
۱۳۳		
۱۳۸		
۱۴۱		



صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۲۱	ایکینتہ	براہینتہ
۷۹	۱۲	جو لوگ	لوگ
۸۳	۱۲	برائی	لڑائی
۸۷	۶	گلا	گلا
۱۰	۱۷	کرتے رہیں	کرتے رہیں
۸۸	۱۶	پہسے تھے	پہسے تھے دتے راضی تھے
۸۹	۷	میرنگو کے	میرنگو کے
۹۰	۱۳	کراؤں کے	کراؤں کے
۹۱	۱۳	غینہ کے	غینہ کے
۹۷	۶	بتاؤ	بتاؤ
۱۰۰	۱۶	نیو یونین ایک	ایک
۱۰۳	۱۵	اختیارات	اختیارات
۱۰۴	۱۵	اختیار	اختیار
۱۰۷	۱۲	دشمنیت	دشمنیت
۱۰۸	۱۳	دشمنیت	دشمنیت
۱۱۰	۱۵	دشمنیت	دشمنیت
۱۱۱	۱۵	دشمنیت	دشمنیت
۱۱۲	۱۵	دشمنیت	دشمنیت
۱۱۳	۱۵	دشمنیت	دشمنیت
۱۱۴	۱۵	دشمنیت	دشمنیت
۱۱۵	۱۵	دشمنیت	دشمنیت
۱۱۶	۱۵	دشمنیت	دشمنیت
۱۱۷	۱۵	دشمنیت	دشمنیت
۱۱۸	۱۵	دشمنیت	دشمنیت
۱۱۹	۱۵	دشمنیت	دشمنیت
۱۲۰	۱۵	دشمنیت	دشمنیت



وہ واسطے جو تجویز اور طریقہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک بہتر معلوم ہو  
 پور میں رپورٹ کرے تو اسکو سزا منظور کر کے کما صادر فرما دیگی پہلے جو جان ہمارے  
 بہت بین حکم ہاں بچوں کے بلائے کلا جادی ہوا تھا اہمین کسی تقدیر تم تھا اور غلام  
 کے بوجہ قرب آیام بغاوت کے لوگ اس سٹنڈنٹ کو آنا پسند نہیں کرتے تھے پس اب اس  
 غم اور غلطی کے رفع کرنے کو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک یہ عمدہ بندوبست قیدیوں  
 کیال واطفال جملانے کے واسطے ہوا اور یہی مضمون کی صاحب سپرنٹنڈنٹ پر حتم  
 نوٹسٹ رپورٹ کرتے ہیں اور وہ یہ کہ جو کوئی قیدی اپنے عیال واطفال کو بلانا چاہے  
 وہ اول ایک خط اپنی طرف سے اس مضمون کا انکو لکھو کہ تم عورتوں میں سے جو کوئی  
 ہمارے پاس آنا چاہے ایک مختبر آدمی غریزون سے ساتھ لاوی اور مجسٹریٹ ضلع تمکو  
 خارج راہ دیوے گا اور اس ہر آدمی کے ساتھ تم بذریعہ خرچ سرکاری کلکتہ بدراس یا  
 بیٹی میں ہو چکا وادو پھر وہاں سے صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بائیر کا بندوبست  
 منع ہو گا جس قیدی کا بال بچہ آنے کو راضی ہو اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ ایک چٹھی  
 باجمہ کپتان گھاٹ کلکتہ یا بدراس یا بیٹی کے دیوے گیے اور وہ چٹھی بذریعہ اپنے خط کے  
 قیدی اپنے گھر کو بھیج دیوے گا کہ اس کے عیال واطفال کلکتہ وغیرہ میں جیسی صورت ہو  
 پوچھ کر اس چٹھی کو صاحب موصوف کے حوالہ کرینگے وہ اپکسال میں چار مرتبہ عیال  
 مال قیدیوں کو پورٹ بلیر روانہ کیا کرے گا اور جب تک وہ لوگ کلکتہ وغیرہ میں  
 رہیں صاحب انکو خوراک اور مکان سکونتی کا بندوبست کر دیوے گا اور جس چٹھی  
 بہ عورتیں لکھی اس جہاز کا کپتان اور دوسرے افسر اسے عورت دار و شرم و  
 ان کے تاکہ قیدیوں کی عورتوں کو نہایت خبر داری اور عزت واپروستہ بیان

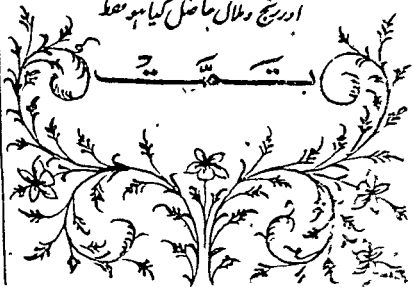
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۲۱	ایک نیتہ	برائی نیتہ
۷۹	۱۲	جو لوگ	لوگ
۸۳	۱۲	برائی	لڑائی
۸۷	۶	گلا	گلہ
۱	۱۷	کر لے رہیں	کر لے رہیں
۸۸	۱۶	ہب سے نتے	ہب سے تے دے راضی ہے
۸۹	۷	میر کا دے	میر کا دے
۹۰	۱۳	کہ اون کے	اون کے
۹۱	۱۳	غنیہ کے	غنیہ کے
۹۷	۶	بتلا	بتلایا
۱۰۰	۱۶	نیپولین ایک	ایک
۱۰۳	۱۵	اختیارات	اخبارات
۱۰۳	۳	انعام	احکام
۱۱۰	۱۲	کھنی	کھنی
۱۲۱	۱۸	ومشیانہ	وحشیانہ
۱۲۸	۱۲	خانچہ	اور
۱۳۳	۱۶	اوس کی	روس کی
۱۳۸	۱۵	لڑائی	لڑائی ہوئی
۱۴۱	۱۶	یہ قوت کے	قوت
۱۶۲	۱۱	نیپولین کے	نیپولین کے
۱۶۳	۳	دشمن کی	دشمن کی
۱۷۰	۳	خود غرضی	خود غرضی
۱۷۱	۱۸	چراغ تے تے	چراغ تے تے

# غلطنامہ کتاب گزشتہ نیپولین بوناپارٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۱	۱۳۱ و ۱۳۲	اور کنکریوں سے	کنکریوں سے
۱۲	۳	اوسادون	اوستادون
۳۳	۱۰	قومی	قوی
۳۶	۱۲	اوس	کے اوس
۳۹	۷	دولت	ذات
۴۰	۱۲	وہ ذاتی	نیپولین نے وہ ذاتی
۴۰	۵	نسبت کیا کرتا تھا	نسبت ذکر کیا کرتا تو کہا کرتا تھا
۴۵	۱۶	اوسوقت	اسوقت
۴۷	۱	جب	جب میں
۴۷	۷	گزر گیا تھا	پہنچ گیا تھا
۴۸	۷	اوس	اون
۵۱	۵	اوسنے اسطرح پر	اسطرح پر
۵۲	۱	سائنسے	سائنسے
۵۳	۶	یعنی جوزی فین	جوزی فین
۵۳	۱۸	اصل مناد	اس مناد
۵۵	۱۹	مترود	مترود
۵۷	۱۱	ڈاکٹر کٹر	ڈاکٹر کٹری
۵۹	۹	گہر	گہر
۶۱	۱۳	فرانس	اہل فرانس
۶۱	۱۱	کرشل	کر وہ مثل
۶۲	۷	اوس خطرناک	خطرناک
۶۳	۱	ہمین	مین
۶۳	۱۱	اور لیکین	اور لیکین
۶۳	۲	رتیا اور یانی سے	رتیا اور نے سے

اہمیت بڑے بڑے موقع اور سکو خدا کے فضل و برکت کے شکر ادا کرنے کے واسطے  
 حاصل ہوئے اور خدا نے اس کو اس قابل کیا کہ انسانوں کی آسائش  
 اور خوشی کو طرح طرح سے ترقی دے سکے لیکن افسوس ہے کہ اس نے  
 اس عمدہ شہسوار کو بالکل ضائع کر دیا اور بہت خود غرضی اور دون ہمتی کو  
 کام میں لایا اور تمام تر اپنی بے بہا زندگی کو اسی دنیا سے دون سکے  
 حاصل کرنے میں خرچ کیا اور جیسا اور اس قسم کے سب لوگوں کو اپنے  
 ان اعمال کا بدلا جلد یا بدیر مل جاتا ہے نیپولین کو بھی وہی روزیہ  
 پیش آیا اور اس نے بھی جلد جان لیا کہ جو طریقہ اس نے اختیار کیا وہ  
 بالکل بیہودہ اور نہایت ذلت اور خرابی کا سبب ہے۔ چنانچہ سینٹ ایلنا  
 میں اس کو ایسے شخص کے مانند سناٹا چسکی سب امیدیں خاک میں  
 مل گئی ہوں اور جسکی ہر طرح کی خدمتیں پامال ہو چکی ہیں اور جس نے  
 بڑی بڑی لیاقتوں کو نہایت خراب طرح پر استعمال کر کے انجام کو نشیانی  
 اور رنج و ملال حاصل کیا ہو فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم



امیر کا کچھ خیال کیا جاتا تھا نہ غریب کا نہ الغرض جب مرے ہوئے  
 آرمینو کی تباہی اور بگیاہوں کی مصیبت اور مازنیوں کی آہ و زاری  
 اس جذبہ کو سیری ہوئی تو خاتمہ اونسکا ایسے ایک شفا کی اور ظالم قوت  
 قائم ہونے پر یعنی نیپولین کے ظہور پر ہوا جسکی سنگدلی کچھ حد سے  
 گزری ہوئی تھی۔ پس یہ ایک نہایت عبرت کا مقام ہے اور اس قسم کی  
 آفتوں سے آئندہ محفوظ رہنے کے واسطے نہایت عمدہ درجہ صرف  
 ایک یہی ہے کہ ہر کو اپنے مذہب سے نہایت وابستہ رہنا چاہیے اور  
 صرف ظاہری اور بناوٹ ہی کا مذہب نہیں بلکہ وہ مذہب جسکی بنیاد  
 انسان کے دل پر ہوتی ہے یعنی اقرار باللسان ہی کافی نہیں قصہ  
 بالقلب بھی چاہیے اور وہ مذہب ایسا بھی نہ ہو جو فاسفسہ کی نازک خیالیوں  
 سبب سے ابر اور خراب ہو گیا ہو بلکہ وہ مذہب چاہیے جسکے اصول  
 نہایت سیدھے سادھے اور سچے اور منجانب اللہ ہوں

فصیحہیں جو نیپولین کی سرگزشت سے ہر کو حاصل ہوتی ہیں وہ انواع  
 انواع کی ہیں اور جنکا دل پر بہت اثر ہوتا ہے لیکن ہماری اس مختصر کتاب  
 زیادہ بیان کی گنجائش نہیں ہے اسلئے ہم صرف اتنا کہنا کافی سمجھتے ہیں  
 کہ نیپولین کے حالات زندگی سے ایک خاص طور پر ہر کو یہ بات ثابت  
 ہوتی ہے کہ دنیا کے کاروبار میں جب مذہبی پابندی کا دخل نہیں ہوتا  
 ان کاموں کا انجام نہایت خراب ہوتا ہے جیسا نیپولین کا انجام ہوا  
 اوسکو خداوند تعالیٰ نے اگرچہ نہایت عمدہ اور اعلیٰ قیمتیں بخانیات فرمائی

ان عیش و عشرت کے سامان میں اور ہر سہ کی تسکین اور ترقی معلوم  
 ہوتی تھی لیکن مذہب اور نیک کرداری کو متزل تھا مگر اب وہ وقت  
 قریب آ پہنچا تھا کہ خدا اذکی نا خدا پرستی کی سزا اونکو دے۔ اب بڑی  
 عبرت کے ساتھ انسان کو غور کرنا چاہیے کہ خدا نے اس سزا دی کیوں  
 کیا طریقہ اختیار کیا جب اس قادر مطلق نے جسکی کہنہ انسانی اور اس سے  
 باہر ہے اور جسکی قدرت اور دانائی کی کوئی انتہا نہیں ہو سکتی اس کو  
 پورا کرتا جا تا تو اپنی قدرت کے خزانوں میں سے ایک ایسا اختیار نکالا  
 جواب تک کام میں نہیں آیا تھا اور اس اختیار کے ذریعے سے اس نے  
 اون ظالموں کو ایسی سخت سزا دی جی جی جو ان کے سخت گناہوں کے  
 مناسب تھی اس نے اونکو وحشی قوموں کے حلقے میں مبتلا نہیں کیا اور  
 نہ اس طرح اونکو برباد کیا جس طرح عموماً اور چیزوں کو برباد کرتا ہے نہ اس نے  
 اون پر زلزلے عائد کیے اور نہ اون میں کوئی وبا پھیلانی بلکہ اس نے  
 اون میں کے دلوں میں ایک ایسا خونخوار جذبہ پیدا کیا جو تمام مذکورہ بالا  
 آفتوں سے زیادہ بربادی کا باعث ہوا اس خونخواری میں ایک حکمت  
 اس حکیم مطلق کی طرف سے یہ رکھی گئی تھی کہ بظاہر اس میں آزادی کے  
 واسطے کوشش پائی جاتی تھی اور اس لیے زیادہ ناگوار نہ گذرتی تھی اور  
 بڑی بڑی تدبیروں سے جو بالکل تقدیر کے مخالفت تھیں اس میں مدد  
 لجاتی تھی اس جذبہ کے سبب سے ہر آدمی نے انجو مہمائی پر دست درازی  
 کی نہ بڑھے کا کچھ لحاظ و پاس باقی رہا نہ جو ان کا نہ مرد کی کچھ تمیز تھی نہ عورت کی

اون عجیب ہنگاموں میں جو خراب خراب کام اہل فرانس سے ہر روز ہو  
 اُن کا ٹھیک ٹھیک انتظام اوس خدا نے جو منتقم حقیقی ہے خود اویں  
 ہنگامہ پر دارون کے ذریعے سے لیا اور بظاہر نیپولین کو اس نراوچی کا  
 آلہ بنایا زمانہ حال کے ایک فصیح موزع نے جو اسے اس موقع پر تحریر کی ہے  
 اوسکا عجیبہ نقل کرنا ہم مناسب سمجھتے ہیں \* وہو ہذا

اگر تم کسی ایسے ملک کا تصور کرنا چاہو جو نہایت اقبال مند ہو  
 ہو بچا ہو تو بے شک تمھاری نظر فرانس کی اوس حالت پر پڑے گی جو  
 ہنگامہ سے چند برس پیشتر تھی فرانس اوس وقت میں علم اور فضل اور  
 کمالات کے واسطے مشہور اور فنون کی ترقی کا خاص گھر اور ہر قسم کی  
 وضع اور قطع کا مخج تھا۔ تمام ملکین سے منتخب منتخب امرا اوس کہاں  
 لطافت اور لیاقت کی تحصیل کے واسطے اس مقام پر آتے تھے جو انسان کو  
 حاصل ہونا ممکن ہے آخر اوس ملک کے لوگ اس قدر عیش و عشرت میں  
 ڈوبے کہ خدا تعالیٰ پر اُن کو کچھ توکل نہ رہا اور ایک نہایت اعلیٰ اور  
 عمدہ موقع جو انسان کے واسطے کتب آسمانی کی رو سے آنے والا ہے  
 (یعنی بہشت کی نعمتیں) اوسکی نسبت فرانس والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ  
 زمانہ ہمارے واسطے اسی وقت میں حاصل ہو گیا اُن کا یہ حال بالکل  
 اون لوگوں کے حال سے مشابہ تھا جو حضرت نوح علیہ السلام کے  
 طوفان سے پہلے گذرے ہیں اہل فرانس اب ہر وقت خوشی کے ساتھ  
 کھانے اور پینے اور کھیل تماشوں اور شادیوں میں مصروف رہنے لگے

مگر قبول شخصہ کہ عیب می جملہ کیفیتیں ہنرشن نیز گویا انصافاً حکومت  
 بھی تسلیم کرنا ضرور ہے کہ نیپولین پسندیدہ اور ہر دل عزیز اوصاف سے  
 بالکل خالی بھی نہ تھا چنانچہ جو کوششیں اوس نے فرامیڈیون میں اپنی سر  
 معاشرت کے طریقوں کے قائم کرنے میں کیں اور قانونوں کی درستی  
 جب قدر جانشانیان اوس سے بطور میں آئیں اور نہراور فنون کی ترقی  
 جس طرح اوس نے ہمیشہ اپنی توجہ مصروف رکھی یہ سب کام اوس کے  
 اس لائق ہیں کہ اوس کے لحاظ سے بلاشبہ وہ بڑے رتبے کے آدمیوں  
 داخل ہوتا ہے اور جو جنگی نامی اوس کو ان ذریعوں سے حاصل ہوئی او  
 وجوہات اون نام آوریوں اور شہرتوں کی وجوہات سے بالکل علیحدہ ہیں  
 جو جنگی مہمات کی کامیابیوں کے لحاظ سے اوس کو حاصل ہیں۔ نیپولین  
 ایک سپاہی ہونے کی حیثیت سے بھی اور فہمندیوں کے مقابلے میں  
 اچھا درجہ رکھتا ہے اور گو وہ اون اور فہمندیوں کی نسبت زیادہ  
 بلند نظر تھا جو انسان کے لیے ایک عیب ٹھہرایا گیا ہے لیکن اس  
 ایک برائی کے سوا اوس کی ذات میں وہ بہت سے عمدہ اوصاف بھی  
 مجتمع تھے جن سے اوز نامور فہمندان آتش سے غصے تھے۔ لیکن ان تمام  
 خوبیوں سے جو اوس کی ذات میں تھیں وہ بدنامی کا دھبا جو نہایت  
 عام تکلیف اور بربادی اور تباہی کے سبب سے اوپر عائد ہوا نہیں کیا  
 نیپولین کی کارروائی فرانس کے پہلے ہنگاموں سے ہقدر  
 مخلوط ہے کہ ایک واقعہ کی تاریخ سے دوسرے واقعہ کا نتیجہ نکل آتا ہی



لوگوں کو اودھانا پڑین تو غالباً کوئی انسان ایسا نہ ہوگا جو ان مولد  
 نتیجوں پر خیریت اور انسانوں کی اس مٹیابی اور بد قسمتی پر افسوس  
 نہ کرے گا۔ ایسے ہی واقعات پر مطلع ہونے سے آدمی کو امن اور  
 کی نعمتوں کی قدر ہوتی ہے اور اس بات کی خواہش ہوتی ہے کہ  
 خدا کرے تمام دنیا کی قوموں میں ہمیشہ امن و امان قائم رہے +  
 مختلف فرقہ کے آدمیوں نے نیپولین بونا پارٹ کے  
 چال و چلن کی نسبت اپنے اپنے ڈھنگ پر مختلف رائیں قائم  
 کی ہیں اور اسکے وہ مہم جو انگلستان اور اور ملکوں میں تھے اور  
 جنگ اور اس سے میدان جنگ میں پالا پڑا تھا وہ لوگ عموماً اسکی  
 نسبت یہ رائے دیتے ہیں کہ نیپولین آدمی تھا بلکہ ایک مہیب دیوتا  
 جو آدمی کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔ اور اسکے وہ ستم رسیدہ مخالف جنگو  
 اور اسکے ظلم اور اسکی اول خواہشوں کے سبب سے جو لڑائیوں میں جنگی  
 فخر حاصل کرنے کی غرض سے اوس میں سمائی ہوئی تھیں ایذا پہنچی تھی  
 وہ اسکو ہر قسم کی بدنامی اور برائی کا الزام لگاتے ہیں اور کایہ بیان  
 کہ اس ناشدنی نامراد میں ایک بات بھی انسانیت کی یا تعریف کو لائق  
 تھی۔ تاہم جون جون زمانہ گذرنا گیا وہ شکایتیں کم ہوتی گئیں اور  
 اب پچھلے زمانے میں اسکی نسبت وہ پہلے سے سخت رائے نہیں رہی ہے  
 اور اگرچہ ہمارے فرض ہے کہ ہم اسکی خود غرضی اور عالی مہتی سے نفرت  
 کریں جسکے سبب سے اس نے ایسے ایسے ستم اور قہر لوگوں پر ڈھائے

اس طرح نیمپولین اعظم کے عالی خاندان کا خاتمہ ہوا اور ایک سبے بنیا  
اور خیالی عمارت کے مانند نظروں کے سامنے تباہ ہو گیا۔ بیک گریٹ  
چرخ نیلو فری + نہ نا در سجا ماند و نے ناوری +

نیمپولین کے زوال سے یورپ کے لڑائی جھگڑے سب فرو ہو گئے اور  
اب اس بات کا تصفیہ بخوبی ہو گیا کہ نیمپولین جو اون بہت سی لڑائیوں کا  
الزام جنہن وہ مشغول رہا غیر قوموں پر لگاتا تھا وہ الزام اوس کا  
بالکل نا واجب تھا اس لیے کہ ملکی معاملات میں سپہ او کو خارج ہو ہی  
دنیا میں بالکل امن چل رہا تھا۔ سمجھئے اس بیان میں نیمپولین کے  
چھوٹے چھوٹے جنگی مہمات کو عہد افضل ذکر کرنے سے کنارہ کیا ہے  
اور اس لیے اس بات کا اندیشہ ہے کہ ناظرین کتاب پر وہ تمام مصیبتیں اور  
بربادیاں بخوبی ظاہر نہ ہوں گی جو نیمپولین کے سبب سے لوگوں پر پڑیں  
اور اس صورت میں ناظرین کی نظر شاید نیمپولین کے عیون پر چلی  
جاسیے ویسی نہ پڑے اور صرف اوسکی عقل اور دانائی ہی ذہن نشین ہو  
لیکن درحقیقت جب یہ بات یاد آتی ہے کہ اوس آفت روزگار کے  
بلند ارادوں کے سبب سے انسانوں کی کئی لاکھ دہائیوں قتل ہوئیں  
اور جب ہر مقتول کے پس ماندوں کی مصیبت پر لحاظ کیا جاوے اور  
اس بات کا خیال کیا جاوے کہ کس طرح لاکھوں سیچے یتیم ہوئے اور  
لاکھوں عورتیں بیوہ ہوئیں غرض جب اون تمام مصیبتوں اور  
تباہیوں کو جمع کیا جاوے جو نیمپولین کے اقبال و زوال کی بدولت

نیپولین خاندان کے چند آدمی اوسکے مرنے کے بعد بھی مدت  
زندہ رہے اور گو وہ لوگ بہت کچھ ثروت بھی رکھتے تھے لیکن  
وہ بات اور وہ غرتیں جو نیپولین نے اُنکو بخشی تھیں اب اُن  
کوسوں دور تھیں۔ نیپولین کی ماں جسے اپنے بیٹے کا وہ تمام  
عروج اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اب اُسکے زوال اور تباہیوں کے  
دیکھنے کے واسطے نیپولین کے مرنے سے دس برس بعد تک زندہ رہی  
اور اُس ضعیفہ نے اُن تمام گردشون اور بدقسمتیوں کو جو اُسکے  
خاندان اور اُسکے پیارے بیٹے نیپولین پر پڑیں بہت ہی صبر اور  
استقلال کے ساتھ برداشت کیا۔ نیپولین کا وہ لاڈلا اور سکھون پایا  
بیٹا جسکو اُسکی ولادت کے وقت روم کے شہنشاہ کا خطاب دیا گیا تھا  
سل کے عارضے میں اس جہان فانی سے گزر گیا۔ نیپولین کی و  
قابلہ مطلقہ بی بی جوزی فین جسکے جاہ و جلال اور زوال کا حال اور پیم  
مفصل بیان کر چکے ہیں دل شکستہ ہو کر نہایت مایوس اور رنج میں  
اپنی زندگی سے بیزار ہو کر رہا۔ اُسے عالم باقی ہوئی۔ مرلیاوی غزا اور  
ملکہ کے جو شہنشاہ آسٹریا کی بیٹی تھی اور جسکے ساتھ نیپولین نے  
کیسی کیسی آرزوئیں سے شادی کی تھی اُسے نیپولین کے مرنے کے بعد  
وہ ماعقول حرکت کی جسکا بیان افسوس سے خالی نہیں ہے یعنی  
اُسے اپنے ایک خاندان کے ساتھ نکاح کر لیا اور اپنی بقیہ عمر  
گناہی کے ساتھ بسر کی اور سب سے پیچھے اُسکا انتقال ہوا۔

اور وہ کیننہ میں بھی اس وصیت نامہ سے ظاہر ہوتا ہے جو نیپولین کے مزاج میں بہت کچھ تھا نیپولین اس وصیت میں اس سپاہی کو کچھ بخش گیا جسے نیپولین کے اس حریف کے قتل کا ارادہ کیا تھا جو وائر کو کے میدان میں نیپولین پر غالب آیا تھا اس وصیت نامہ کے ایک جملہ میں نیپولین نے اپنی یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ میری مٹی فرانس کے لوگوں میں منکومین نے نہایت عزیز رکھا ہو ورنہ اس کے کنارے دفن کیا وے یہ خواہش اس کی منظور ہوئی اور ۱۴ ستمبر ۱۸۰۷ء میں گورنمنٹ فرانس کی تحریک سے یہ تجویز کی گئی کہ نیپولین کی لاش جزیرہ سینٹ ہلنا سے فرانس کے دار الحکومت کو منتقل کیا وے۔

قبر کو کھولنے کے وقت نیپولین کی لاش نہایت صحیح و سالم پائی گئی جس سے دیکھنے والوں کو بہت تعجب ہوا۔ نیپولین جس طرح میدان جنگ میں ظاہر ہوا کرتا تھا اسی طرح لوگوں نے اس موقع پر بھی اس کی گشتہ ٹوپی اس کے سر پر رکھے اور اس کا جنگی کوٹ اور بوٹ اس کو پہنا یا تھا شاہیوں نے جب اس وضع اور قطع سے اس مسافر عدم لاش کو دیکھا ڈر گئے اور کچھ دیر تک اون لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ گویا وہ جسم بجان خواب میں ہے نہایت شان و شوکت اور جاہ و خشم کے ساتھ آخر کار اس کی لاش پیرس کو پہنچائی گئی اور وہاں پہونچ کر بیسے تھل شامانہ سے دفن ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ تمام تزارع بھی اس کی قبر میں دفن ہوئے جو انگلستان اور فرانس میں واقع تھے

آیا کرتا تھا تمام فضا اوس مقام پر ایسی تھی جیسے گماون کا سا سما  
 نظر آتا تھا اور گزر بھی لوگوں کا وہاں بہت کم ہوتا تھا یہ خوشگوار اور  
 امن کے سامان جنہیں نیمپولین دفن ہوا نیمپولین کی خصلت کے بالکل  
 مخالف تھے ایک قسم کے بید کا درخت اوس عاشق کی قبر پر بسایا  
 کیے ہوئے تھے بھروسوں تک یہ حال رہا کہ لوگ اوس درخت کی ٹہنیوں  
 نیمپولین کی یادگار کے طور پر کہاں آرزوؤں کے ساتھ لے لے گئے  
 یہاں تک کہ اوس مقام کے گورنر نے اس اندیشہ سے کہ مبادا اس  
 وہ درخت بالکل نیست و نابود ہو جاوے اوس مقام پر پہرہ بٹھایا  
 کر دیا تاکہ کوئی شخص اوسکی ٹہنی نہ توڑنے پاوے ۛ

نیمپولین کی وفات کی خبر بہت جلد تمام یورپ میں پھیل گئی لیکن  
 اوسکے سبب سے کوئی بڑا جوش پیدا نہ ہوا جسکی پیشتر سے شاید  
 لوگوں کو توقع تھی کچھ برسوں سے یہ بھی سمجھ لیا گیا تھا کہ اب نئی  
 معاملات میں نیمپولین کو کوئی بڑا دخل باقی نہیں رہا تاہم لوگوں کے  
 دل میں اس بات کا اثر ہوا کہ نئی آدم میں سے ایک نہایت عجیب آدمی  
 اس دارفانی سے گزر گیا اور یورپ کی قوموں کو گویا اب دم لینے کا موقع  
 اور ایسے شخص کی سازشوں سے جو تمام دنیا کی امن اور چین میں  
 خلل انداز تھا ہمیشہ کو اطمینان حاصل ہوا ۛ

نیمپولین کا وصیت نامہ حجابا گیا ہے اوسکی ہیت سی باتیں دلچسپ  
 اور بہت سی ایسی بھی ہیں جنسے طبیعت پر ایک بڑا اثر پیدا ہوا ہے

پانچویں مئی ۱۸۱۲ء کو نیپولین نے اپنی زندگی کا اخیر دم لیا  
اوس حالت میں بھی جو لفظ کبھی کبھی بلیا ختہ اوس کے منہ سے نکلے  
اوس سے ایک بڑا جذبہ مرتے وقت بھی اوسکی طبیعت میں ظاہر ہو گیا  
یعنی اوس وقت بھی اوس کے تمام خیالات جنگ و جدل سے معمور تھے۔

جس روز نیپولین مرا اوس دن شام کو اوس جزیرے میں آندھلی اور منہ  
وغیرہ کا ایک طوفان آیا گویا ان عنصر وں پر بھی ایسے شخص کی حلیت کا  
اثر ہوا جس نے انسان کی جوشون کو لڑائی جھگڑوں میں طوفان کے ہند  
برانگینتہ کر رکھا تھا۔ آٹھویں مئی سنہ مذکور کو وہ ستوفی شہنشاہ  
سنگ قبر کو سپرد ہوا مارنگو کی لڑائی میں جو لبادہ نیپولین نے زیب بدن  
کیا تھا وہی اس موقع پر اوس کے تابوت پر ڈالا گیا اوس کے جنازے کو  
مغموم ساتھی آہستہ آہستہ مدفن تک جنازے کے ہمراہ گئے انگیزی  
فوج کا ایک گروہ اوسکی لاش کو اٹھائے ہوئے تھا نیپولین جوت  
قبر میں رکھا گیا تو سچا نو نے اور بند و قون نے اوسکی آخر سلامی ادا کی  
مٹی مٹی میں بل گئی اور خاک خاک میں اور خاکستر خاکستر میں۔ اس سے  
زیادہ موثر قصہ بھی انسان کی بیہودہ بلند نظری کا شاید کسی نے نہ لکھا  
نہ کیا ہو گا یہ وہ واقعہ تھا جس کے ملاحظے سے ایک نہایت بے پروا آدمی  
کو بھی عبرت ہوتی تھی +

نیپولین نے اپنے مرنے سے پہلے اپنی قبر کا مقام تجویز کر دیا تھا یہ مقام  
ایک چشمہ کے کنارہ پر واقع تھا جہاں سے اوس کے واسطے پانی پینے کو

ایک پھوڑا نمودار ہوا اور یہ وہ بیماری تھی کہ اسی میں اوسکی باپ نے بھی اس جان سے انتقال کیا تھا۔ اس بیماری میں نیپولین کی بہت بہت شکستہ ہو گئی تھی وہ یہ آپہن سبھا کرتا تھا کہ میں اب نیپولین اعظم نہیں رہا افسوس کیون میں توپ کے اون بڑے بڑے گولوں سے بچ رہا جو اس شراب حالت میں مبتلا ہوا ارفع ہے کہ مرتے وقت تک بھی نیپولین کو اپنے گناہوں سے پشیمانی نہ ہوئی پچھانچہ جو تقریر اوسنے مرتے وقت کی وہ ایسی تقریر تھی جیسے کوئی قدیم زمانے کا ہادیست کرتا ہے اوسنے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ میں جب مر جاؤں گا تو تم خوش ہوؤ گے اور یورپ کو لوٹ جانے کی امید کرو گے تم میں سے ایک اپنے رشتہ داروں سے ملیگا اور دوسرا اپنے دوستوں سے ملکر خوش ہوگا اور میں اپنے بہادر متوفی ساتھیوں سے بہت کے میدانوں میں ملاقات کروں گا نیپولین نے اس گفتگو میں بکا ریکا کر اپنے اون ساتھیوں کا نام تفصیل لینا شروع کیا کلیور ڈونہکس لمبی ارز دوراں سے مسینا مورلٹ برتھیر اور کہا کہ یہ سب میرے پاس آونگے اور بہت میں مجھکو مبارکباد دینگے اور ہم اور وہ آپس میں اپنے گذشتہ کاموں کا ذکر کریں گے میں اونسے اپنی اخیر زندگی کے حالات بیان کروں گا مجھکو وہ دیکھتے ہی ایک دفعہ جوش اور حرارت سے مخمور ہو جاوینگے اور پھر ہم اپنی اون لڑائیوں کا حال بیان کریں گے جو گویا ایسے ایسے بہادر و دلورساتہ ہو میں جیسے سپیو ہنریل تمیر اور فریڈرک کی خاندان اور

دو پادری بھی یورپ سے بولا کر اسکی خدمت میں متعین کر دیے گئے تھے  
 نیپولین کے رفیقوں اور دوستوں نے بہت سی تدبیریں  
 اس باب میں کیں کہ جس طرح سے ہو سکے نیپولین کو اس جزیرے سے  
 نکال لیجاوین لیکن گورنمنٹ کی بیدار مغزی کے سبب سے اون میں سے  
 کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی ان تجویزوں میں سے ایک نہایت عمدہ اور  
 عجیب تجویز جو ایک بڑے گھاتی آدمی نے جیکانام جانسن تھا مذکورہ بالا  
 مقصد کے واسطے کی تھی وہ یہ تھی کہ اوسنے ایک ایسی کشتی بنائی  
 جس میں ہوا نکلنے کے نل لگائے تاکہ پانی میں ڈوب جانے کے بعد بھی  
 ہوا نکلتی رہے اور جب چاہیں اوسکو پانی کے تلے لیجاوین اور جب چاہیں  
 پیپوں کے ذریعہ سے اوسکو پھر اوپر لے آوین۔ اس پر فین ایجاو  
 ذریعہ سے یہ بھروسہ کیا گیا تھا کہ رات کے وقت میں یہ کشتی اس  
 جزیرے پر لگادی جاوے تاکہ لوگوں کو اوسکی آمد کا حال معلوم نہوا  
 اوسوقت تک وہ کشتی اوس موقع پر مخفی رہے جب تک نیپولین کے  
 نکل چلنے کا موقع ملے آوے۔ بیان ہوا ہے کہ یہ کشتی دریائی ٹیمز کے  
 کنارے پر تیار ہوتی تھی جہاں جہازوں کے بنانے کا کارخانہ تھا لیکن  
 اوسکی عجیب شکل کے سبب سے حاکوں کی توجہ اوس طرف مصروف ہوئی  
 اور اصل غشا اوسکی ساخت کا معلوم ہو گیا اور اسلئے اوسکو توڑوا ڈالا گیا  
 مدت کی قید کے بعد جس سے نیپولین بھی عاجز آ گیا تھا  
 بیماری کی سی علامتیں اوسپر معلوم ہوئیں اور آخر کار اوسکو معدے پر



اس مقام پر اوترا اور اوس مکان میں رہنے سے ہنسنے لگا۔ اس کے بعد  
 نپولین کی بقیہ زندگی کے حالات چند لفظوں میں بیان ہو سکتے ہیں  
 اگرچہ انگریزی گورنمنٹ کی طرف سے اس مقام پر ہر طرح کے سامان  
 اس غرض سے مہیا کر دیے گئے تھے کہ نپولین کو اپنی قید گران معلوم  
 لیکن با این ہمہ ہمیشہ نپولین نے اپنے آپ کو رنجیدہ و خاطر ظاہر کیا اور  
 ہمیشہ شاکہ ربا اور اس نیت سے کہ اب بھی اس کا نام یورپ میں کسی  
 نہ کسی پیرائے میں باقی رہے اوسے اوس خبریرے کے گورنر سے خواہ مخواہ  
 جھگڑے کی طرح ڈالی اور تمام یورپ میں ہر جا ہر طرف بہت مبالغہ کے ساتھ  
 یہ جھوٹی خبریں اور باتیں کہ میرے اوپر بہت کچھ تشدد اور سختی کی جاتی ہے  
 بعض اوقات نپولین اپنے رفیقوں سے اپنی گذشتہ زندگی کی یاد دہانی  
 کر کے اپنا جی بہلا لیتا تھا اور کبھی اوں مسافروں سے گفتگو کرتا تھا  
 جو ہندوستان سے آتے جاتے ہوئے سینٹ ہلنا میں لنگر انداز ہوئے تھے  
 ان کی ہم سرگزشت غم سے خاطر شاد کرتے ہیں و تڑپ جلاتے ہیں  
 جب دل کا تڑپنا یاد کرتے ہیں و اگرچہ نپولین نہایت ضابطہ شخص تھا  
 اور اسی لیے اپنے خیالات کو بیکانہ لوگوں پر ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا  
 لیکن اوسکے بشرے سے یہ بات بخوبی ظاہر ہوتی تھی کہ وہ نہایت  
 رنج میں رہتا ہے و عیون عشق نہان داشت ز مردم لکین و  
 زردی رنگ رخ و خشکی لب را چہ علاج و نپولین بظاہر رومن کہیں کسک  
 مذہب کا معتقد تھا اس لیے اوسکی درخواست کی بموجب اوسی نوٹے کے

جسے تمام دنیا میں شعلہ بلند کر رکھا تھا اپنے ملک میں رہنے سے دوبارہ  
پھر اوسکو بھیجا جانے کا موقع دیتے تو اوسکے لئے یہ بہت بڑا الزام  
عائد ہوتا \* .

سینٹ بلنا انگلستان اور ہندوستان کے درمیان واقع ہے اور  
اون روزوں وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی عملداری میں تھا یہ دریائی سفر  
بغیر کسی مشہور واقعہ کے ختم ہوا شہنشاہ مغول تمام سفر میں اپنا بہت بڑا  
ولی اطمینان نگاہ کرتا ہوا جلاتا تھا اور اپنی دلربا عادتوں سے اوس  
جہازرانوں کے خیالات کو جو اوسکی کشتی پر تھے اپنی طرف راغب کر لیا  
پندرہویں اکتوبر ۱۸۰۵ء کو نیپولین اپنے آئندہ کے قید خانے کے  
سامنے آیا تاریک چٹانیں جنہر کسی قسم کی بھی گھانس ٹک نہ تھی اور  
اون پر توپیں چمکتی ہوئیں نیپولین کو دکھائی دین اور جدہر نظر اٹھا  
دیکھا کوئی دلکش اور خوشنما فضا وہاں نظر نہ پڑی۔ بہت دیر تک نیپولین  
ایک دور میں کے وسیلے سے اوس مقام کی سیر کرتا رہا اور اگرچہ بظاہر  
وسوقت اوسکے خیالات رنج سے بھرے ہوئے تھے لیکن ظاہر میں  
ہرگز اوسنے اپنے اوپر اضطراب کی علامتوں کو ظاہر نہیں ہونے دیا  
مقام لانگ وڈ میں جو گرمیوں کے موسم میں اوس جزیرے کے حاکموں کے  
یون کا صدر مقام ہوتا تھا نیپولین کے رہنے کے واسطے ایک مکان  
ستہ کیا گیا۔ نیپولین اپنے چند وفادار مرہیون سمیت جنہوں نے  
زوال اور بد اقبالی کے وقت میں بھی اوسکا ساتھ نہ چھوڑا تھا

بری بری طرح سے ظلم اور زیادتیوں کی تھیلین۔ اور ان کتابوں سے بھی  
 جو حال کے زمانے میں مشتر ہوئی ہیں ثابت ہوتا ہے کہ نیپولین کا  
 یہ اندیشہ درحقیقت بیجا نہیں تھا کیونکہ اوسکے یورپ کی چند دہائیوں  
 اس بات کا قوی ارادہ کر لیا تھا کہ اوسکو گولی سے مار دیجیے گا  
 انگلستان کے کناروں پر پہونچنے کے بعد نیپولین کو  
 زمین پر اترنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی تاہم تاشائیوں کو ایک  
 جم غفیر نے چاروں طرف سے اوسکی سواری کی کشتی کو گھیر لیا  
 اور ان میں سے ہر ایک تنفس ایسے شخص کے ایک نظارے کا مشنا  
 ہو رہا تھا جسکی شہرت یورپ میں گھر گھر تھی۔ نیپولین نے اس باب  
 نہایت کوشش کی کہ اوسکی بود و باش خاص انگلستان میں قائم ہو جاوے  
 لیکن ملکی مصلحتوں کے لحاظ سے اوسکی یہ درخواست منظور نہ ہوئی  
 اور اوسکی جلا وطن سکونت کے واسطے سینٹ ہلنا کا جزیرہ منتخب  
 کیا گیا یہ ایسا مقام تھا جہاں نیپولین کی حفاظت اور نگہداری بخوبی تمام  
 ہو سکتی تھی اور وہاں اوسپر کچھ زیادہ روک ٹوک کرنے کی بھی چند  
 ضرورت نہ تھی۔ انگریزی گورنمنٹ کی فیاضی پر بیگانہ ملکوں کے  
 مورخوں نے اس بات سے بہت اعتراض کیا ہے کہ نیپولین نے  
 انگریزوں سے اوسکے ملک میں پناہ لینے کی درخواست کی اور  
 انگریزی گورنمنٹ نے اوسکو منظور نہ کیا لیکن تھوڑے سے تامل اور  
 غور سے معلوم ہو جاوے گا کہ اگر انگریز نیپولین سے شخص کو

ایک مقام پر اکٹھے ہو سکے لیکن اب اوسکی فوج میں وہ دم خم باقی نہ رہا تھا  
 جیسے پہلے اوسکو فخر تھا۔ غرض کہ اٹھارہویں جون ۱۸۰۵ء کو دوسرا لڑاکا  
 وہ مشہور معرکہ واقع ہوا جو دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا  
 ایک پورے دن بھر کی سخت لڑائی کے بعد جو انگریزی فوج سے رہی اور  
 جسکا سپہ سالار دیوک ویلنگٹن تھا نیپولین کو شکست فاش ہوئی اور  
 جس سلطنت کو اوسنے اسقدر مدت تک انسانوں کی ضرر رسانی کیو اسلئے  
 اپنے قبضے میں رکھا تھا اب وہ ہمیشہ کے واسلئے اوسکی ماتہ سوجاتی رہی  
 نیپولین شکست پا کر بہت جلدی کے ساتھ پیرس کو لوٹا  
 اور یہاں پہونچکر اوسنے ایک بے فائدہ کوشش اس باب میں کی کہ  
 فوج کے منتشر ٹکڑوں کو پھر جمع کرے مگر بہت جلد اوسکو یہ بات  
 معلوم ہوئی کہ اب سوائے فرانس کے اور کوئی بچاؤ کی صورت نہیں ہے  
 پس کنارہ سمندر پر پہونچکر اوسنے ایک کشتی تلاش کی جسپر سوار ہو کر  
 امریکا کو بھاگ جاوے لیکن انگریزی تعاقب کر نیوالے جازوں کے  
 بیڑے نے کل کنارے کو روک رکھا تھا اسلئے نیپولین کی وہ تجویز  
 بالکل بیکار گئی۔ نیپولین کو اب اپنی حالت خطرناک معلوم ہوئی  
 اور مجبور ہو کر اونٹون پر آکر انگریزی جہاز کو کیتان کے حوالہ کر دیا اور یہ بھی  
 اوسکی بہت ٹھیک تھی اسلئے کہ اس تدبیر سے اوسکی جا کو بہت کم خطرہ تھا بہت  
 اسکے کہ یورپ کے اور اون بادشاہوں کے ہاتھ پڑ جاتا جن پر اوسنے  
 یہی ڈر کر ویلنگٹن منہ دستان کے گورنر جنرل ہو کر آئے تھے

۱۸۰۵ء کو دوسرا لڑاکا  
 ۱۸۰۵ء کو دوسرا لڑاکا  
 ۱۸۰۵ء کو دوسرا لڑاکا

پنجرے میں بند کر کے لے آؤنگا اور اسکو بھی یہ عام رو بہا لے گئی اور طوعاً  
 و کرہاً وہ بھی اپنی تمام ماتحت فوج کے ساتھ نیپولین سے آ ملا +  
 اس نجات کی ترقی سے یورپ کے خاندان کو بہت  
 پریشانی ہوئی یہاں تک کہ وہ خوف زدہ ہو کر پیرس سے بھاگ گیا  
 اور بیسٹون مارچ ۱۸۱۴ء کو نیپولین بھڑکتے و فیر و زری سے دار الحکومت  
 میں داخل ہوا اور ٹیبلر کے محل میں آرام کیا +  
 اول روزوں میں جب کہ نیپولین فرانس پر اور تادم کورہ بالا سلاطین متفقہ  
 یورپ کے نابون کی مجلس مقام وینا میں منعقد ہو رہی تھی وہ لوگ اس  
 خبر کو سنتے ہی چونک پڑے اور یہ خبر ایسی خلاف توقع تھی کہ جس کے  
 سبب سے تمام وہ تدبیریں جو اون لوگوں نے یورپ کے آئندہ انتظام  
 کی واسطے کی تھیں سب اس ماجرے سے تہ و بالا ہوئی جاتی تھیں  
 پس تمام مجلس نے اس ناگہانی خبر پر قہقہہ مارا لیکن اس بے موقع خوشی کے  
 بعد بہت ہی جلد نہایت تیزی اور چستی سے برسی تیاران کی گٹنیز  
 اور تھوٹسے عرصہ میں دس لاکھ سپاہ نے فرانس کے مقابلے پر کوچ کیا  
 نیپولین بھی اس اثنا میں غافل نہیں تھا اور سنے بھی اس عرصہ میں  
 چھ لاکھ فوج فراہم کر لی تھی اور اسکو اپنی سلطنت کے مختلف حصوں پر  
 متعین کر دیا تھا - نیپولین بلیجیم کی طرف جلد آگے کو بڑھا اس  
 غرض سے کہ اپنی معمولی لڑائی کے فائدہ و فطرتوں سے دوبارہ اپنے  
 غنیمت کو ایسی جلدی سے اور قبل اسکے ایک رک دی کہ اونکی فوج

گرم گرم فقرے اوسنے اپنی سپاہ کو سنانے یہاں تک کہ اپنے اقوال کو اپنی حرکتوں سے مطابق کرنے کی غرض سے نیپولین نے سپاہیوں کے سامنے اپنا سینہ کھول دیا اس تقریر کا اثر اولن سپاہیوں پر بلاشبہ نہایت کچھ ہوا اور وہ اپنے اولن تمام مخالف خیالات سے درگزر کر اور اپنے آپ کو نیپولین کے قدموں پر ڈالا اور بہت شوق کے ساتھ اوس سے ملے اور اوسکی فوج میں شامل ہو گئے۔ اب نیپولین خاص شہر گرے نوبل کی طرف کو بڑھا اور دیکھا کہ میرے مقابلے کی واسطے شہر کے دروازے بند ہیں اور شہر نپاہ کی روئیاں مسلح آدمیوں اور توپوں سے جھلک رہی ہیں نیپولین نے اوسی قسم کی اور ویسی ہی گفتگو ان قلعہ کے آدمیوں سے بھی کی اور اس موقع پر بھی ایسی کامیابی حاصل ہوئی جو عہد و بیان ان فوجوں کے جدید گورنر سے کیے تھے اولن سب کو بھلا دیا اور نیپولین کے آجانے سے خوش ہوئے تاہم جنگی قاعدے کے پاس ولحاظ سے وہ لوگ خود دروازہ نہ کھول سکے لیکن نیپولین کی بھی کچھ مزاحمت نہ کی اور بلا تکلف اوسکو ایک ہی توپ سے دروازہ توڑنے دیا یہاں تک کہ نیپولین شہر میں داخل ہوا لوگوں نے طرح طرح سے اوسکے آنے پر خوشیوں کو ظاہر کیا جسے خود نیپولین بھی سیر ہو گیا۔ مسمی نے جو اوسکے پرانے جنگی سرداروں میں سے تھا اور جسکو بوریں کے خاندان نے اوس مقام کی فوج پر حکمران کیا تھا اور جس نے یہ شیخی ماری تھی کہ میں نیپولین کو لوہے کے

اور شور کے ساتھ یہ جیذا بلند کی کہ دشمن شاہ کی عمر درازم پس نبیولین  
اب پیرس پر کوچ کیا لیکن اوسکا یہ کوچ ایسا معلوم نہیں ہوتا تھا کہ  
جیسے کوئی حملہ آور کوچ کرتا ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے فتح کو  
کسی فتح مند بادشاہ کی آرزو ہوتی ہے۔ ایک فصیح البیان موزع کا  
قول ہے کہ نبیولین اب اسطرح پروا پس آیا جیسے کوئی موج اسطرح  
لوٹتی ہے کہ جب قدر در سے لوٹ کر وہ موج پھرتی ہے اویس قدر  
زیادہ زور و شور اوسمیں ہوتا ہے \*

گرے تو بل کے مقام پر خاص کر نبیولین کی طاقت کا اثر اوسکی  
برائی سپاہ کے دل پر بہت کچھ ہوا نبیولین بہت ہی تھوڑے  
آدمیوں کے ساتھ اس شہر کی طرف کوڑ بھا اس موقع پر اوسنے  
دیکھا کہ ایک فوج اوسکے مقابلے کے واسطے تیار کھڑی ہے جبکہ  
وس شہر کے گورنر نے اوسکی فراحت کے واسطے بھیجا تھا یہ  
دیکھتے ہی نبیولین سخت متحیر ہو گیا اسلئے کہ اب تک اوسکو یہ سمجھی  
تھی کہ برائی فوج میری ہمدردی کرے گی حالانکہ اب برخلاف اوسکے  
حمت پیش آئی۔ نبیولین بڑی بہادری کے ساتھ آگے کو  
اور ایک دردناک آواز سے اوسنے اپنی اوس برائی سپاہ  
کو کہے کہ تم مجھ کو پہچانتے ہو میں تمھارا دشمن ہوں  
میری ایسی ہی خواہش ہے تو لو میرے اوپر خیر کرو اپنا بواب  
پر اپنے تھکے ہوئے غریب علی ہذا القیاس اور بھی کچھ ایسے ہی

تو اپنے پہلے سردار کے زوال پر زور و شور کے ساتھ علانیہ داد دیا مچایا اور صاف اس بات کا اقرار کیا کہ اگر ہم نیپولین کے زوال کے وقت اس کے پاس ہوتے تو ایسا حادثہ ہرگز واقع نہ ہوتا۔ نیپولین ان تمام اشاروں کو بہت غور سے دیکھا کرتا تھا اور خفیہ خفیہ فرانس کے تخت پر بھر قائم ہونے کی تدبیر کو مستحکم کرتا جاتا تھا اور یورپ کی سلطنت حاصل کرنے کے واسطے پھر ایک جھگڑا برپا کرنے کی فکر میں لگا ہوا تھا۔

۲۶ چھبیسویں فروری ۱۸۱۵ء کو کشینہ کے دن نیپولین نے اپنا رادو کو اوس تھوڑی سی فوج پر ظاہر کیا جواب بھی اوسکی خدمت میں حاضر تھی چنانچہ اول سب لوگوں نے بڑی سرگرمی کے ساتھ اوس تجویز کو اتفاق کیا پس اوس دن شام کے وقت نیپولین اپنے اول ہر ایمون سمیت خباہت پر سوار ہوا اور یکم مارچ کو پھر فرانس میں بندرگاہ گینٹس میں آؤدراج فرانس کے متصل واقع ہے +

وہ بڑا رعب جو فرانس کی قوم کی طبیعتوں پر نیپولین کو حاصل تھا اوسکا اظہار جیسا صاف صاف اس موقع پر ہوا ایسا کبھی نہیں ہوا تھا جن لوگوں اوسکے خلع جانے پر خوشی کی تھی اب اونہوں نے ایک عجیب تلون فرامی اور بہت سرگرمی کے ساتھ نیپولین کی آمد کو مبارک سمجھا اور بالخصوص فرانس کی فوج پر اس خبر نے اپنا اثر بہت تیزی کے ساتھ کیا حال کی گورنمنٹ نے جن مختلف رجمنٹوں کو نیپولین کے مقابلے کے واسطے روانہ کیا تھا وہ بہت خوشی سے نیپولین سے آمین اور بہت خوشی



بہت کچھ یا نہ لیا تھا۔ ایک روز کا مذکور ہے کہ فیوہین اور وکیشتر  
 یوہین کو لڑا رکھوئے تھا ایک کشتی پر سوار ہو کر تھے فیوہین نے  
 اوبہ کشتی سے کہا کہ اس وقت میرے اور تمہارے موبے کوئی اور  
 موجود نہیں ہے اب جو تمہارے ہی میں آوے بے تکلیف مجھ سے  
 دریافت کرو میں اس کا جواب دوں گا یعنی طاہرین فیوہین نے اوبہ  
 کشتی کو اپنا بڑا زور دھرا۔ بہت سے غور ایجاد بھی اظہار میں ہوئے  
 بہت سے مسافر اسے بھی وہاں گئے اور فیوہین اوبہ سب کو راج  
 بہت مہربانی سے پیش آیا۔ اس وقت میں فیوہین اپنی نسبت ہمیشہ  
 یہ بات کہتا تھا کہ اب میری ملکی کارروائی ختم ہو چکی اور اب میری  
 زندگی ایک ایسے رنج کے ماتھے پر جو اور لوگوں کو جنگی کارروائی میں  
 مصروف دیکھتا ہے اور خود اس کو اوس میں کچھ غرض نہیں ہوتی نہ  
 لیکن باوجود ان تمام باتوں کے کہ فیوہین اپنی زبان سے  
 اطمینان کی باتیں کرتا تھا اور ایسے پرامن ارادوں کا اقرار  
 تھا تاہم دل میں ایک بڑی لڑائی کا مشہورہ پھر درست کر رہا تھا  
 کے خاندان کے بحال ہونے سے اہل فرانس کو کچھ سرت منوی  
 میں جاہ و چشمہ اور بے بنیاد شوکت کے جاری رہنے سے جس سے  
 ان کے ترانے میں پیریں محو رہ رہا تھا وہ لوگ شاکی تھے  
 کے فیوہین کے بحال کے وقت بہت سی فوج یورپ کے  
 فوجیوں میں متعین تھی یہ فوج جب اپنے ملک کو لوٹ کر آئی

لائے پڑ گئے اور بدشواری تمام اوسے ایک قاصد کا پیچس بد لکرا اپنی  
جان بچائی۔ اس سفر میں نیپولین بعض اوقات نہایت رنجیدہ اور  
ہراسان رہتا تھا اوسکی بی بی مرالو میا اگرچہ اس قسمت نصیب میں  
اوسکے شریک حال ہونے کو حاضر تھی لیکن ملکی مصلحت کے لحاظ سے اور  
لوگوں نے اوسکو ایسا کرنے سے باز رکھا۔ اوسکی دوسری بی بی جوزفین  
بھی ان امتحان کے وقتوں میں اوسکا ساتھ دینے کے واسطے آمادہ ہوتی  
لیکن اوسکو بیماری کچھ اس قسم کی لاحق ہو گئی کہ نیپولین کے فرانس چھوڑ  
سے ایک مہینے بعد وہ بھی اس جان سے سفر کر گئی۔

ایلیا میں ہو سکتے ہی جو ایک مختصر سی سلطنت تھی اور چند میل سے زیادہ  
وسعت نہ رکھتی تھی نیپولین نے مختلف قسم کی ترقیان دینے سے اپنی  
لیاقت کو بہت جلد ظاہر کر دیا۔ نئی شہرین اور نہرین اور خوش قسم  
کیے گئے اور ایک محل بھی تعمیر کرایا گیا قرب وجوار میں ایک اور جزیرہ  
پر بھی دخل کر لیا گیا۔ ایجریر کے غارت گردن کی دست برد سے محفوظ  
رکھنے کے واسطے اوس جزیرے کی قلعہ بندی بھی کی گئی ایک نیا  
قومی جھنڈا بلند کیا گیا سپر ہمال کی تین کھیاں اوس نشان کی نشاندہ  
کیا واسطے نبی ہوئی تھیں۔ شور و غوغا اور دولت و اقبال کی علامت  
جلد وہاں موجود ہو گئیں جس سے ایلیا والے اب تک بالکل نا آشنا تھے  
انگریزوں کی طرف سے ایک کشتہ نیپولین کی نگرانی کے واسطے  
دلیا میں متعین کیا گیا تھا لیکن نیپولین نے اوسکو ابھی ظاہر میں

خوشبودار ہوا جو کسی سخت جارے کے بعد آتی ہے اور لوگوں کو اس واقعے  
 اس قدر مسرت ہوئی جیسی کسی کو ایک طوفان کی آفت سے بچنے کے بعد  
 ہوتی ہے سچ ہے (قدر نعمت کے داند کہ مصیبتے گرفتار آید)۔  
 نیپولین نے بہت جلد فرانس کو ترک کرنے کے انتظام  
 ٹھیک ٹھاک کیے اور بیسویں اپریل ۱۸۰۴ء کو ایلبا کی جانب روانہ ہوا  
 اس موقع پر اوسکی اخیر سلامی ادا کرنے کے واسطے اوسکے پرانے  
 ذاتی خطاط کے سپاہی فوئین بلا کے محل میں صنف باندھ کر کھڑے  
 ہوئے۔ نیپولین نے اونسے چند لفظ کہے جس سے اولن لوگوں کی  
 آنکھوں سے بے اختیار آنسو ٹپک پڑے۔ نیپولین نے اولن کے  
 نشان کو منگا کر اوس عقاب کو بوسہ دیا جو اس نشان پر بنا ہوا تھا  
 اور کہا کہ لو خدا حافظ اے خدایہ بوسہ میرے بہادر آدمیوں کے ولین ہمیشہ  
 یاد رہیں لو خدا حافظ اے میرے بہادر رفیقو ایک دفعہ اور اس موقع پر  
 تم میرے پاس پاس جمع ہو جاؤ میں تمکو ہمیشہ یاد رکھوں گا اور تم مجھکو  
 یاد رکھنا۔ اس گفتگو کے بعد نیپولین گاڑی پر سوار ہوا اور اپنی جلاوطنی کا  
 راستہ لیا۔

تمام مسافت آٹھ دن میں تیر ہوئی اس سفر میں نیپولین کو بہت کچھ  
 فتنے اور تشنہ اولن شہروں کے باشندوں کی زبانی سننے پڑے زمین ہو کر  
 سکا گذر ہوا وہ لوگ اوسکی بیجا اولوالعزمی پر اوسکو جڑاتے تھے اور  
 مقام پر تو نیپولین ایسے خطرے میں پھنس گیا کہ اوسکی جان کے

جو نیپولین کا ایک عزیز سردار تھا اول اویسی نے نیپولین کو چھوڑا علیٰ مذاق  
 رومانی نامی جو نیپولین کا مصری ملازم تھا وہ بھی اس بدنام فرارین  
 شامل ہوا۔ اگرچہ نیپولین کو لوگون کا دیکھتی آنکھوں یہ کنارہ کرنا  
 نہایت ہی کڑوا معلوم ہوا ہوگا لیکن درحقیقت وہ اس خور غرضی کا  
 ایک قدرتی نتیجہ تھا جسیر نیپولین کی تمام طاقت غبی تھی جس  
 نیپولین کے مخالف سلاطین متفقہ نے بہت کچھ فکر و تامل  
 بعد یہ ارادہ کیا کہ فرانس کے تحت سلطنت پر اسٹھارہویں لوتی کو قائم  
 کریں یہ لوتی اس بد قسمت بادشاہ کا بھائی تھا جسکو فرانس کے  
 انقلاب کے دنوں میں بھانسی دی گئی تھی۔ نیپولین کے واسطے  
 یہ قطعی فیصلہ کیا گیا کہ وہ ایلپا کا بادشاہ مقرر ہووے یہ ایک مختصر سا  
 جزیرہ اٹلی کے مقابلے پر واقع ہے اس جزیرے میں نیپولین کے  
 بادشاہ ہونے سے یہ امید تھی کہ وہ اپنی ماویہ اولو الغرمی سے  
 یورپ کی امن و امان میں خلل انداز نہ ہو سکے گا لیکن اس ماجرو کے بعد  
 بہت ہی جلد یہ بات معلوم ہو گئی کہ یہ امیدیں بالکل غلط ہیں۔  
 اس اثنا میں نیپولین کے زوال کی خبر سے تمام یورپ میں شادیاں  
 بچنے لگے لوگون کو مشکل اس بات کا یقین آتا تھا کہ وہ طاقت جو کسی  
 زمانے میں اس قدر غالب اور بالکل ناممکن التسخیر معلوم ہوتی تھی وہ اب  
 بالکل نہ وبالا ہو گئی۔ اس زمانے کا ایک موزج بیان کرتا ہے کہ  
 دنیا پر یہ امن و امان ایسی معلوم ہوتی جیسی موسم بہار کی تروتازہ اور

قانون پر دستخط کر دینے اور اس کے ذریعے سے اپنے اور اپنی وارثوں کے  
 طرف سے فرانس اور اٹلی کے تحت سے دست بردار ہوا۔  
 جون ہی نیکولین کے ہمراہیوں نے اس استغفے کا حال سنا وہ اوس سے  
 کنارہ کش ہوئے شروع ہو گئے اور نیکولین کے مخالفوں کے دربار میں  
 حاضر ہوئے اور اونسے یہ التجا کی کہ نئی سلطنت جو مختصر فرانس میں  
 قائم ہوئے والی ہے اوس میں بھونڈ کر بیان عطایت ہوں۔ ایک سردار  
 جو اس تمام بغاوت اور مصیبت کے ذیوں میں اپنے پرانے آقا کا  
 رفیق رہا تھا اونسے اون خود غرضیوں کا حال جو اس موقع پر برقی گھنٹہ  
 مفصل بیان کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ نیکولین کے تمام اہل دربار  
 اس بات کے سخت شاکی تھے کہ کیوں شہنشاہ نے خلع سلطنت کے  
 قانون پر دستخط کرنے میں اس قدر تاخیر کی علاوہ اسکے بولیوں ٹھوٹوں  
 یہ بھی کہتے تھے کہ ایسے وقت میں جبکہ پیرس میں اور لوگوں طرح  
 سرفراز ہو رہے ہیں سارا نیکولین کے ساتھ فونیٹیں بلا میں رہنا نہایت  
 نادانی کی بات ہے۔ نیکولین کے مکر سے کا دروازہ ہر وقت اسلئے  
 کھلا ہوا پایا جاتا تھا کہ مہرت سے اسکے ہمراہی ہر لمحہ اوس کمرے میں  
 جھک جھک کر یہ بات دیکھتے تھے کہ دیکھیے یہ کنجٹ (یعنی نیکولین)  
 خلع سلطنت کے قانون پر کب تک دستخط کرتا ہے خباخہ میں ساؤیر کے  
 مکمل ہونے ہی اعلیٰ درجے کے افسروں سے لیکر چھوٹے درجے کے  
 افسروں تک سب نیکولین کو چھوڑ چھوڑ کر زنجیروں میں لگے برہنہ

اور سکے کاموں کی یادگار میں باقی رہ گئے جبکہ فریچو سے اس نے بہت بری  
 طرح سے سلطنت حاصل کی تھی اور جس سلطنت نے اب اس وقت میں  
 اوسکو کچھ بھی نفع نہ پہنچا۔ نیپولین اپنی باقی منتشر فوج کو لیکر فوٹین کے  
 محل کی جانب کو چلا گیا جو دار الحکومت سے ٹھوڑے فاصلے پر تھا اور یہ مقام  
 پہنچ کر اپنے دشمنوں سے باہم عہد ویمان ہو جانے کے باب میں رسل و  
 رسائل محل میں آئے۔ نیپولین نے اول اس باب میں کوشش کی کہ عظیم  
 یہ بات منظور کر اوسے کہ خود نیپولین تخت سے دست بردار ہوا اور  
 اوسکا بیٹا اوسکی جگہ تخت نشین ہوا اور اوسکی بی بی عی نامہ سلطنت مقرر  
 لیکن اوسکے مخالفوں نے اس تجویز کو منظور نہ کیا اور انھوں نے یہ خیال کیا  
 کہ اس تدبیر سے آخر کار نیپولین پھر تخت پر لوٹ آوے گا پس نیپولین  
 حسب ضابطہ یہ درخواست کی گئی کہ صرف اس شرط پر آپ سے صلح ہونا  
 کہ ہے کہ آپ تخت سلطنت سے اپنا تعلق بالکل منقطع کر دیں۔  
 مگر اوسے جو نیپولین کا ایک پرانا جنگی سردار تھا اوس نے اس عہد نامہ کو  
 پسینے کے حضور میں دستخطوں کے واسطے پیش کیا وہ بیان کرتا ہوں  
 کہ میں اس وقت میں ڈھیلی بوشاک پہنے ہوئے آگ کے سامنے  
 بیٹھ کر رہتا تھا ہنرمیں ڈوبا ہوا تھا گدا گدا جو وقت نیپولین کے  
 پاس سے گزرتا تھا اور گدا گدا سے بنگلیز ہو کر مٹا اور اوسکی  
 نہ نہ خیر سے لائیے سے ایک نہایت عمدہ ترکستانی تلوار اوسکو  
 پہنچا کر اسے عطا فرمائی اور قلم اوسکا کراوس خلع سلطنت کے

مسلک کا حکم اور تخت والہ سے اسے اس کا

اور دل سے اوسکے زوال کے خواہاں تھے اور وہ یہ جانتے تھے کہ نیپولین  
 زوال سے عام امن و امان ملک میں از سر نو پھر حاصل ہو جاوے گی۔ سلطان  
 متفقہ نے جو نیپولین کے مخالف تھے نیپولین کو یہ درخواست کی (اگرچہ  
 اسوقت اس بات کا تصفیہ کرنا مشکل ہے کہ وہ درخواست کتنی صفائی میں  
 کی گئی تھی) کہ وہ اپنی نئی فتوحات سے ہاتھ اوٹھاوے اور فرانس کی  
 سلطنت کی حد جو پہلے سے تھی اوسی پر قناعت کرے لیکن نیپولین نے  
 بڑے غرور کے ساتھ اس تجویز سے انکار کیا۔ بہت سے مورخے جو  
 غنیمت کی سپاہ اورہ اور الحاقہ فرانس کے درمیان میں واقع تھے وہ کے  
 بعد دیگرے نیپولین کے قبضے سے نکلے چلے گئے آخر یہاں تک کہ بہت  
 بچی کہ وہ پیرس جس سے اس قدر فتوحات کی تجویزین اور تدبیریں نکلی  
 ہیں اور جہاں اور قوموں کو تکلیف دینے کے واسطے ایسی بہت سی  
 تدبیریں کی گئی تھیں آسٹریا اور روس اور پروشیا کی افواج متفقہ کا  
 ہوا گیا۔

ن نے جن ہی یہ خبر سنی کہ پیرس پر غنیم مسلط ہو گیا اوسکے بلوون  
 گئی اور اوسکی پیشانی سے پسینا ٹپکنے لگا اور ایک دیر تک دم بخود  
 سکوت میں رہا اور بلاشبہ اس واقعہ سے اسنے ایسا دلی صدمہ  
 کے واسطے اور کسی آدمی کا ذہن بھی تحمل نہیں ہو سکتا جو بڑی بڑی  
 نے ایک مدت کی جانکاہی کے بعد کیسے تھے وہ اب سب  
 تھیں برآں کی طرح بالکل مٹ گئے اور صرف وہ بہت سے ظلم

نہایت دانا بودہ ہو چکے تھے اور اب اس نئی بھرتی سے کیسے صرف ایسے لڑکر  
 باقی رہ گئے تھے جو ٹرامپون کے خوفناک خطرے جھیلنے کی بہ نسبت ابھی  
 کمکت میں پڑھنے کے بہت لائق تھے۔ نیپولین اس نا تجربہ کار فوج کو  
 جلد اکٹھا کر کے حسب معمول خود دشمن کے مقابلے کے واسطے آگے کو بڑھا  
 اور اگرچہ ابتداء ایک دو لوگ جھونک میں نیپولین کو کچھ کچھ کامیابی  
 حاصل ہوئی لیکن جلد ہی اسکو یہ بات معلوم ہو گئی کہ فتح نے اب  
 مجھے روگردانی کی۔ نیپولین نے جنگی ہزروں کو نئی نئی طرح کام میں  
 لانے میں ہر خد کو شش کی اور ہر خد او سے اپنی فوج کی جا پوسی کی  
 اور انکو بڑھا دے دیے مگر کچھ فائدہ نہوا اور ہر ایک مقام پر اسکو  
 شکست پر شکست ہوتی چلی گئی اور پیچھے کی طرف کو جرمنی میں ہٹنا چلا آیا  
 آخر میان تک نوبت پہونچی کہ خود فرانس کے ملک میں لڑائی آسری او  
 وہ قاتل موج جو اکثر فرانس سے نکلکر دوسرے ملکوں کو تباہ کیا کرتی  
 تھی اب بہت انصاف کے ساتھ اسکا عوض اوتارنے کی غرض سے  
 خود فرانس پر لوٹی \*

نیپولین نے فرانس کی رعایا کو آمادہ کرنے میں دیوانہ وار بہت کچھ  
 کوششیں کیں اور حملہ آوروں کے مقابلے پر انکو برا نگہتہ کیا لیکن  
 اسکو معلوم ہوا کہ اب لوگوں پر اسکا پہلا سا وہ رعب و داب جو  
 ایک یوکا سارعب تھا باقی نہیں رہا بہت سے آدمی جو نیپولین کے  
 رات دن کی بھرتی سے تنگ آ گئے تھے نہایت افسردہ دل ہو گئے



ہماری آزادی کا وقت نزدیک آگیا ہے۔ تین سال اور وہیں تمام بادشاہوں  
ایک عام اشتہار اس غرض سے جاری کیا کہ سب ہماری فوج سے شامل  
ہو جائیں۔ شاہ شاہ موصوف نے اس اشتہار میں ظاہر کیا کہ وقت  
ازدست رفتہ بازمی آید اب یہ عین مناسب وقت ہے اس مفید موقع کو  
جو پھر سیکڑوں برس تک نصیب نہ ہوگا ہاتھ سے جانے دینا اور یورپ کو  
اعتدال کی حالت پر نہ لانا اور بنی نوع انسان کی بھلائی اور ہر فرد بشر کی  
آرام و آسائش کو مستحکم کرنا حقیقت میں خدا کی عنایتوں کی ناشکری ہے  
یہ اشتہار پور شاہ لون کے پاس ہی بھیجا گیا تھا وہ بھی روس کے  
شریک حال ہو گئے۔ آسٹریا نے بھی باوجود اس رشتہ داری اور رفاقت  
جو اس کو نیپولین کے ساتھ تھی اس گزروہ متفقہ کا ساتھ دیا انگلستان بھی  
اس اتفاق کو روپی پیسے سے بہت مدد دی اور ایک تازہ جوش و خروش  
کے ساتھ اس جھگڑے کو بھی قائم رکھا جو اسپین میں برپا ہوا تھا۔  
اب نیپولین نے دیکھا کہ ٹھکڑے بڑے بڑے خطرے پیش ہیں  
اس لیے اس نے اپنی بد قسمت رعیت میں سے ایک تازہ فوج کی بھرتی کی  
مگر رعایا نے اس موقع پر بڑی واویلا اور فریاد مچائی۔ ہدیت جو روس کی  
لڑائی سے پیدا ہوتی تھی وہ فرانس کے تمام گرد و نواح میں بہت موثر  
طور سے پھیل گئی تھی روس سے بازگشت کرنے کے بعد چھ مہینے تک  
برابر فرانس والوں کا لباس ماتی رہا شاہ و نادر ہی کوئی خاندان ایسا  
بچا ہوگا جن کا کوئی نہ کوئی رشتہ دار اس لشکر کشی میں مارا نہ گیا ہو جان آدمی

یورپ کی قوموں کا نیپولین پر لشکر کشی کرنا

برابر

یہ افواہ مشہور کر دی تھی کہ نیپولین روس کی لڑائی میں مارا گیا چند اور  
 وائسرائے بھی اس کے ساتھ ہونگے اور یہ شہر آرمی امریکی مجلس کی طرف سے  
 ایک جعلی حکم اس غرض سے سرکاری دفتر میں لیکر گئے کہ اور ایک ہی  
 حکومت قائم کرنے کی فکر کریں یہ سازش اس قدر قوی تھی اور سازشیوں نے  
 اپنے ارادے کو ایسی جا لاکھی سے پورا کیا تھا کہ نیپولین کے چند وزراء کو بھی  
 قید کر لیا اور ابھی وہ لوگ اس سے بھی زیادہ اپنے ارادوں کو وسعت دیتے  
 لیکن قہمت سے ایک پولیس کے آدمی نے مالٹ کو کسی موقع پر بیان لیا  
 کہ یہ وہی فراری قیدی ہے اور پھر اس کو گرفتار کر لیا۔ یہ تمام سازشیں  
 نیپولین کی مراجعت سے پہلے پہلے درہم برہم کر دی گئی تھیں لیکن بائیں  
 نیپولین پر اس واقع کے سننے سے بہت کچھ اثر ہوا اس لیے کہ اس نے  
 دیکھ لیا کہ وہ بنیاد جبر اور اسکی حکومت قائم تھی بالکل غیر مستحکم تھی  
 اور اس کے غیر مستحکم ہونے کا اس لیے اور بھی زیادہ یقین ہوا کہ جو منصوبہ  
 اس کے مخالفوں نے اس کے تہ بالا کر دینے کے واسطے باندھا تھا وہ  
 قریب اس کے پہنچا تھا کہ سازشی لوگ اوسمیں پورے پورے کامیاب ہو  
 اور بھی طرح طرح کے انتشار چاروں طرف سے نیپولین پر جھوم جھوم کر لے  
 مصیبت ناک نتیجہ جو روس کی لڑائی سے نیپولین کو حاصل ہوا تمام لوہے  
 دھن بر دھن ہو گیا اور جو شہرت اسکی فوج کلاب تک اس باب میں  
 حاصل تھی کہ اس کا مغلوب ہونا ناممکن ہے وہ اب بالکل بدل گئی اور  
 جو قومیں نیپولین کے ظلم سے مالاں تھیں ان کو بھی اب یہ امید ہوئی کہ

چھوڑ آیا تھا دن بدن زیادہ نقصان اٹھاتا رہی تھی اونکی غیر مساوی  
 لڑائی جو روسیوں سے ہمیشہ جازی رہی اس نے اور بھی اداں کو  
 ضعیف کر دیا اور آب و ہوا کی سردی دشمن کی تلوار سے بھی زیادہ  
 کام کرتی تھی۔ جھلاکھ فوج میں سے صرف پچاس ہزار آدمی باقی  
 کم و بیش جانبر ہوئے جن میں سے بیس ہزار آدمی ہسپتال میں اگر اور مر گئے  
 اور باقی فوج خواہ لڑائیوں میں کام آئی یا برف میں تمام ہو گئی اور ایک  
 آدمی اپنی خوش قسمتی سے اس تباہی کے عالم میں دشمن کے ہاتھ میں  
 قید ہو گئے۔ انکو اس لیے خوش قسمت کہا جاتا ہے کہ اور تباہ شدہ  
 لوگوں کے مقابلے میں انکی بچہ بھی کسی قدر اچھی گزری +

### باب نہم

نالت صاحب کی سازش۔ پورپ کی قوموں کا نیپولین پر لشکر کشی کرنا  
 نیپولین کی سلطنت کا زوال۔ مخالفوں کا فرانس پر حملہ آور ہونا اور  
 مجبور بنی نیپولین کا تخت سے دست بردار ہونا۔ اٹھارویں لوی کا  
 تخت فرانس پر قائم ہونا اور نیپولین کا ایلیا کو چلا جانا اور پھر فرانس  
 کو لوٹنا۔ نیپولین کی کامل بربادی اور سینٹ الین میں ملا وطن ہو کر جانا  
 اور اوسے مقام پر مرنا۔ نتیجے جو نیپولین کی مہمات سے پیدا ہوئے ہیں  
 نیپولین جب پیرس میں پہنچا تو وہاں بھی اسے ایسے  
 معاملات موجود پائے جن سے اسکا تردد اور زیادہ ہوا نالت نامی ایک  
 جو مقید تھا قید خانے سے نکل گیا تھا اور اس نے اپنی فہم و فطرت سے

یہ مذکورہ بالا کائنات باقی رہ گئی تھی۔ ایک تنگ و تاریک کمرہ کا دروازہ  
 آہستہ سے کھولا گیا اور عین تنہا شہنشاہ کے حضور میں حاضر ہوا جو شاہانہ  
 پوشاک پہنے ہوئے تھا اور چہرہ سخی جہاں لرگی مولیٰ تھی اور کنارہ اوسکا  
 سمور کا تھا اور وقت شہنشاہ جلد جلد ادھر ادھر اوس کمرے میں  
 چل قدمی کر رہا تھا اور ایک خادمہ آگ کو بھونک رہی تھی جو گیلی  
 لکڑی سے سلگائی گئی تھی اور اس لیے وہ ہرگز نہ جلتی تھی اور تمام  
 کمرے میں بھاب اور دھواں بھر گیا تھا نیپولین نے اسی گفتگو میں  
 ادس خوفناک تباہی کو جو اوپر بڑی تھی بہت ہی خلوت کر کے بیان کیا  
 اور کہا کہ مجھ کو یقین ہے کہ میرے پیرس پہونچنے ہی اوسکا مدارک چاہیگا  
 بہت تھوڑی دیر آرام کر کے شہنشاہ نے پیرس کو کوچ کیا اور اُن کے  
 وہاں پہونچ گیا اور درحقیقت نیپولین کے جو جہتی اور چالاک کی اس موقع  
 برقی اوسکے لیے نہایت مفید پڑی اس لیے کہ پروتیا کے حاکم انہی حکمت عملی  
 اوسکے گرفتار کرنے کی فکر میں تھے۔ نیپولین جو وقت پیرس میں  
 داخل ہوا میرا تو کیا اپنے آرام کے کمرے میں جا چکی تھی مکان کے  
 پرے والے وغیرہ لوگ باگ ایک ایسی صورت کے ظاہر ہونے سے  
 جو سموز میں لپٹی ہوئی تھی چونکہ پڑے اور بڑے خوف کے ساتھ  
 چیخ اور ٹھے مگر جب ہی اُونھوں نے اپنے شہنشاہ کی وہ مشہور آواز  
 پہچانی اونکی خوفناک آواز میں خوشی کے ساتھ بدل گئیں +  
 اس اثنا میں وہ فوج جسکو نیپولین روس کی برف میں

معلوم ہوتا تھا کہ اوس کے ہزاروں دوست آب و ہوا کی سزاؤں سے مرے جاتے ہیں۔ روس والے بھی اپنے دشمن کی بازگشت سے قوی ہو گئے اور ایک بیرحم سختی کے ساتھ اور اکثر ایک خوفناک سنگدلی سے فرانس والوں کے قیدیوں کو زخمی کر کے اور برہند کر کے برف میں چھوڑ دیتے تھے۔ اس بازگشت میں نیپولین کے خیالات اگرچہ بہت ہی تلخ ہوئے لیکن اوس نے بڑی قابلیت اور استقلال سے اپنے اوس رنج کو دیکھنے والوں کی نظروں سے چھپائے رکھا۔ اٹناے سفر میں نیپولین کے پاس پیرس سے ایک ایسی ضروری خبر ہو چکی جس کے سبب سے اوس نے اپنے گھر پہنچنے کی بہت جلدی کی اور اپنی بقیہ خراب خستہ فوج کو اپنے اور سرداروں کے سپرد کیا۔

سے بی وی پرنٹ جو مقام وارسا میں نیپولین کی طرف سے بہ طور جی کے مقیم تھا اوس نے ایک نہایت دلچسپ طور سے بیان کیا ہے کہ عہد نیپولین وارسا کے شہر میں ہو کر گذرا اور جو تقریر اوس میں اور ولین میں اوس وقت ہوئی اوس کو بھی اس ایلی نے کچھ کچھ بیان ہے وہ لکھتا ہے کہ رات کو ایک بچے کے بعد تین منٹ گذرے تھے میں نیپولین کے ہوٹل میں پہنچا مگر مکان میں ایک چھوٹی سی لگاری تھی جو بغیر مہیوں کے برف پر گھسٹتی ہوئی چلتی ہے دو ٹوٹی ٹا اسی قسم کی کھلی گاڑیاں اور بھی حاضر تھیں اور اوس تمام دشمن میں سے جو اس ہم میں نیپولین کے ساتھ گیا تھا اب صرف

خجے جاسنے کے لائق تھیں سپاہی خراب کھانا بنے گھوڑوں کا گوشت  
 رکھ رکھ کر کھاتے تھے۔ ایک قرص نان کے عوض جو گرد نواح کے  
 کسان لوگ بیچنے کو لاتے تھے بہت بیش قیمتی اسباب بخوشی تمام حوالہ  
 کیا جاتا تھا۔ سچ ہے کہ مرد افتادہ و زیبا بنے + برکرمبدا و چہ زر  
 چہ خذوف + فیولین بھی اس موقع کے پورے خطروں سے واقف تھا  
 اور اسی لیے اوسنے انگلنڈر شہنشاہ روس کے پاس چند پیام صلح کے  
 لئے گئے اور جب ان کا کچھ جواب اوسنے نہ دیا تو فیولین نے مجبور ہو کر  
 اپنے قدم فرانس کی طرف کو پھیرے اور بازگشت کے واسطے تیاریاں  
 کیں۔ اگرچہ فیولین اس بات سے بھی بخوبی واقف تھا کہ اس طرح  
 سے کہنے سے اوسکی وہ تمام شہرت برباد ہو جائیگی جس کا تمام ملک  
 پر بھروسہ ہے کہ کوئی اوسکا مقابلہ نہیں کر سکتا اور جو اوسکی کامیابی کا  
 سبب ہے لیکن رسد کی نایابی سے مجبور تھا +

یہ وقت فرانس کی فوج کی کیفیت چند افسروں نے اپنی آنکھ کی  
 دیکھ کر بڑھتی ہوئی طبیعت پر بہت اثر ہوتا ہے۔ جب قدر  
 سے یہ فوج آج تک اوس سے زیادہ ہرگز کسی  
 پہنچا تھا اور فوج کے راستے پر ایسے ملک  
 تھے کہ یہ زبان کھانا عیسر آئے اور کسی قسم کی رسد  
 کے بغیر ان کے راستے پر بغیر آگ کے اور  
 یہ ہر فرد کو ختم کرنے کے بعد



نیپولین کے جمع کی تھی اور اسکی تعداد چھ لاکھ آدمیوں سے بھی زیادہ تھی  
 مگر اسقدر کثرت فوج سے کچھ فائدہ نہیں تھا۔ آخر الامر جباریوں کی ہار مار  
 اور بے ترتیبیوں کی بدولت وہ فوج دن بدن گھٹنے لگی اور یہاں تک  
 گھٹی کہ اس کے سبب سے لوگوں کو ایک قسم کا ہراس ہونے لگا۔  
 قصہ مختصر لڑائیاں ٹھن ہی گئیں اور اکثر لڑائیوں میں نیپولین  
 غالب رہا اور اہل روس کو شکست پر شکست ہوئی لیکن باوجود ان  
 شکستوں کے روس والے نہایت ہی عمدہ انتظام اور ترتیب کے ساتھ  
 بمیدان جنگ سے پیچھے کو ہٹے اور اب اونھوں نے اپنے دشمن کو  
 ہلاک کرنے کے واسطے یہ خوفناک تدبیر مرقی کہ جو شہر اور آبادی دشمن کے  
 کوچ میں راستہ پر پڑی اور اسکو پہلے ہی سے خود روس والوں نے آب  
 خاک سیاہ کر دیا اور اس تمام ملک کو ایسا مہیت نامک ویرانہ بنا دیا  
 کہ فرانس کی فوج کو مطلق اس سے رسد نہ مل سکے۔ یہی حکمت  
 اہل روس نے اسکو کے مقام پر بھی کی جو ان روزوں میں روس کا  
 خاص دارالخلافہ تھا اس عظیم الشان شہر کے تمام لوگ یہ خبر سنتے ہی کہ  
 فتح مند نیپولین کی فوجیں قریب آ پہنچی ہیں یک لخت شہر کو چھو کر  
 بھاگ گئے۔ نیپولین اس مقام پر داخل ہوا اور یہ حال دیکھ کر اس  
 دارالخلافہ کے تمام بازار بالکل آجڑے پڑے ہوئے ہیں نیپولین کو  
 اور اسکی فوج کو نہایت تعجب ہوا۔ لیکن جب رات ہوئی تو روسیوں کا  
 یہ منصوبہ بخوبی کھل گیا شہر کی ہر ایک طرف سے یک بیک آگ کے



نئی بھرتی شروع ہو گئی یہ واقعات ہمیں سنہ اٹھارہ سو بارہ عیسوی کے  
 (۱۸۱۷ء) ایک مورخ کا بیان ہے کہ اس وقت میں یورپ کی تمام  
 جنگی قوت نیپولین کے قبضہ اختیار میں تھی اور یہ ایک سخت تعجب کی  
 بات ہے کہ ایک ہی زبان اور ایک ہی طریقہ کی اور ایک ہی ہی قومیں صرف  
 ایک آدمی کی خاطر ایک ایسی سلطنت سے لڑنے مرنے پر آمادہ تھیں  
 جس نے ان کا کچھ نہ بگاڑا تھا۔ کچھ شک نہیں کہ سکندر کی فتح ہندو کو بعد  
 نہایت بری مہم جو انسان نے اپنی عالی حوصلگی سے کی وہ بھی بری مہم  
 جس کا نیپولین نے ہیرہ اوٹھایا اور جس پر سب لوگوں کی توجہ اور سب کے  
 خیالات اور سب کی عقل اور فکر لگی ہوئی تھی۔ نیپولین کے سرداروں نے  
 قبل اسکے کہ نیپولین ایک ایسے خطرناک ملک پر جیسا روس تھا اور  
 جس میں حملہ آور فوج کے واسطے بہت سے موانع پیش تھے اس کو بہت  
 سمجھایا کہ آپ فوراً سوچ کر اس مہم کا قصد کریں لیکن نیپولین نے ایک نئی  
 اور دیوانہ وار یہ حکم دیا کہ تمام عمدہ عمدہ زرق برق کے سامان جو اس کی  
 سواری کے جلوس سے متعلق تھے اس مہم میں ساتھ لیے جائیں اس  
 غرض سے کہ روس پر فتح پانے کے بعد روس کے دار السلطنت میں اس تمام  
 جاہ و حشم اور ساز و سامان اور بڑی شان و شوکت اور کروڑوں آدمی  
 سواری داخل ہو۔ اس محل کو مفصل بیان کرنے کے واسطے اور  
 لڑائی کی خوفناک کیفیت بیان کرنے کے لیے کئی جلدیں اور کالمیں  
 لیکن مگر اس موقع پر صرف اس قدر بیان کرنا کافی ہے کہ جو بڑی فوج

یورپ کے ساتھ جھگڑا اٹھانا اور اسکی دنیاوی حکومت کو چھین کر اسکو  
 مقام نمونین بلا میں پس کے قریب مقید کیا لیکن اس مقام پر نیپولین  
 یورپ کے ساتھ نہایت خوش خلقی اور توجہ سے پیش آیا اس زمانے میں  
 نیپولین کی طاقت کمال کے درجے کو پہنچ چکی تھی اور ظاہر یہ بات معلوم  
 ہوتی تھی کہ کوئی انسانی قوت اسکو عمارت کر سکے گی مگر درحقیقت اسکو  
 زوال کا وقت بہت ہی قریب آ پہنچا تھا یعنی جس مقصد کے واسطے خدا  
 نیپولین کو دنیا میں پیدا کیا تھا وہ صرف یہ تھا کہ اسکو اس  
 یورپ کی قوموں کی گمشدہ ملی کرے اور یہ کام اب پورا ہو چکنے کو تھا علاوہ  
 اسکو نیپولین کے معاملات سے ذہن مطلق تمام دنیا کے لوگوں پر  
 عمرت کے ساتھ یہ بات ظاہر کرنے کو تھا کہ خدا جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے  
 تو گو وہ کام لوگوں کی نظروں میں کیسا ہی بڑا اور اہم کیوں نہ معلوم ہو ہو  
 لیکن وہ نہایت آسان اور سہل طریقہ سے اسکو پورا کرتا ہے قال  
 تبارک وتعالیٰ (انا قولنا لشی اذا ارزاه ان نقول کہ کن فیکون)  
 نیپولین اور اسکو پرانے دوست الگنڈر روس کے شاہین  
 ایک نزاع اس بات پر برپا ہو کہ نیپولین نے یورپ کی تجارت کو متعلق  
 جو انتظام کیا تھا اسکی شرائط کی تعمیل الگنڈر نے قرار دیا اسکی  
 نوکی جس سے بہت کچھ ظلم اور فساد ملک میں پھیل جاتا۔ پس نیپولین نے  
 مرنے پر آمادہ ہو گیا اور اسنے لڑائی کے واسطے بڑے بڑے ٹھکانے  
 کیے اور اہتمام ریاستوں میں جان بھان نیپولین سے اتفاق تھا فوج

ورورہ نہایت خطرناک تھا اور بہت دیر تک ملکہ کی جان کے لاسے پڑے  
 رہے۔ وہ ڈاکٹر بھی جو اس موقع پر حاضر تھا گھبرا گیا اور حواس باختہ  
 ہونے لگا۔ نپولین نے اس سے کہا کہ تم اس بات کا خیال بالکل دل  
 نکال ڈالو کہ یہ ملکہ نہیں بلکہ تم یون سمجھو کہ یہ بھی شہر کی بیبیوں میں سے  
 ایک بی بی ہے اور اس کے معالجہ کرنے میں کچھ تکلف نہ کرو۔ الغرض ہزار  
 خرابی و دشواری جب وہ لڑکا پیدا ہوا تو طاہرین مردہ معلوم ہوتا تھا لیکن  
 کچھ دیر کے بعد نہایت آہستہ اور ضعیف آواز سے زویا نپولین نے  
 بہت خوشی سے اس کو گود میں اٹھالیا اور اپنے حاضرین و بار کو دکھایا  
 اہل دربار نے اس بچے کی بادشاہ روم کے خطاب سے مبارکباد دی اور  
 یہ خطاب اس کے واسطے پہلے ہی سے تجویز ہو چکا تھا۔ دنیا کے تمام  
 معاطے بے ثبات ہیں وہ نونہال گلشن آرزو جو ایسے اللہ آمین کے ساتھ  
 پیدا ہوا ایسا کم بھلا اور بچھو لاکہ اس کی سرگزشت صرف چند لفظوں پر  
 مشتمل ہے۔ نپولین کے زوال کے بعد اس نے اپنے ناما یقینے فرانس  
 شہنشاہ آسٹریا کے دربار میں تعلیم پائی یہ بادشاہ اس کو نہایت عنبریز  
 رکھتا تھا شاہزادہ ممدوح الوصف نہایت نیک مزاج اور اپنے چال چلن  
 میں نہایت شریف تھا لیکن اس کی عمر نے وفا کی اور ۱۸۳۶ء ع  
 میں سن بلوغ کو پہنچتے ہی ایک سخت بیماری میں مبتلا ہو کر اس جان  
 گزران سے گزر گیا +

نپولین کا یوتھ پورٹریٹ

ان واقعات سے جو ہم ابھی بیان کر چکے کچھ دنوں پہلے نپولین نے

جو زنی نین کو طلاق دینے کے بعد نیپولین کی شادی جلد شاہ آسٹریا کی بیٹی مریا لویا کے ساتھ ہو گئی۔ نیپولین کا جو بیان ہے کہ مریا لویا ایک مہربان اور ہر دل عزیز بی بی تھی اور جن بڑے بڑے کاموں پر جو اس مرتبہ سے متعلق تھے نیپولین نے اسکو سرفراز کیا اور اسے سب کو اسنے نیپولین کی مرضی کے مطابق بہت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا اور اسکے علاوہ اس بی بی کی بدولت وہ جو پیشین بھی پوری ہوئیں نیپولین کی دل میں اپنا وارث پیدا ہونے کی نسبت تھیں۔ اور نیپولین مارچ ۱۸۰۴ء کو اونس ملک کے لڑکا پیدا ہوا تو یوں کی گرج نے اسے خبر کو پیرس میں مشہور کر دیا جسکی بڑی آرزوؤں کے ساتھ ایک مدت سے خواہش کی جاتی تھی اس شانہراہ کی ولادت کے وقت ملک کو بڑی کٹھن مشکلیں جھیلنا پڑیں

پولیس والوں سے بڑی بڑی رشوتیں لیتی تھی اور پھر ہم آئندہ ایک مقام پر اسی کتاب میں یہ دیکھتے ہیں کہ نیپولین کے جلاوطن ہوتے وقت جب مریا لویا اسکی دوسری بی بی کو لوگوں نے علیٰ صحت کے لحاظ سے نیپولین کے ہماراد جانے سے باز رکھا تو جو زنی نین اس بد قسمتی کے وقت نیپولین کا ساتھ دینے کو آمادہ تھی لیکن بیمار ہی سے مجبور ہو گئی اور نیپولین کا زوال جو شاید اسکی خوشی کا سبب ہوتا اسکو نہایت صدمہ پہنچا تو ان حالات سے جو زنی نین کی کمال انسانیت اور خلوص محبت پراقرار کرنے سے جکا موقع تھا کہ ترو ہوتا ہے اور میان بی بی دونوں کے مکار چال چلن کے لحاظ سے ہمارا گمان بعد اس طلاق کے بھی کسی اور طرف جاتا ہے واللہ اعلم بالصواب

قائم رکھنے کے واسطے نیپولین ایسے بڑے گناہ کا مرتکب ہوا وہ جینگی  
برس بعد ایسا فنا ہو گیا کہ سوائے ایک تو وہ گناہ کے جواب دہ نہ ہو سکے قائم  
کرنے میں ہوا تھا اور کوئی نشان بھی اوس خاندان کا باقی نہ رہا۔

۱۵۴ واضح ہو اہل مصنف کتاب نے جو اسے اس مقام پر تحریر کی تھی اوسکو جیسے مقام پر  
نقل کیا اور ہماری جو اسے اس موقع پر ہے وہ یہ ہے کہ مصنف کی یہ لعنت ملاست  
لحاظ اونسکے مذہبی اصول کے نیپولین کی نسبت بالکل ٹھیک ہے لیکن قانون  
قدرت کے صریح مخالف ہے اور اسی لیے جام پڑھنے والے اوس سے اتفاق  
نہیں کر سکتے نیپولین نے اپنا عیش بڑھانے کے واسطے یہ کام نہیں کیا وہ اس بات  
مجبور تھا کہ جزی فیمن سے اوسکے کچھ اولاد منوبی اور طلاق دینے پر اسلئے مجبور  
ہوا کہ ایک بی بی کے ہوتے ہوئے دوسری بی بی سے نکاح نہیں کر سکتا تھا نہ دوسری  
بی بی اور اوسکے اولیا اس بات پر راضی ہو سکتے تھے اور یہ بات کچھ نیپولین ہی  
خاص نہیں ہے ہر صاحب تحت و ناج بلکہ ہر امیر نہاں تک کہ ایک فقیر بھی اولاد کا  
خواتن کا رہتا ہے با این مہم ہم دیکھتے ہیں کہ نیپولین نے بعد طلاق کے بھی  
اوسکے ساتھ سلوک جاری رکھا اور بیش قرار سالانہ وظیفہ اوسکو عنایت کیا اور  
جب ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ جزی فیمن نے جسے اپنی ایک خاوند کے مرنے کے بعد  
نیپولین سے دوسرا نکاح کیا تھا اس طلاق کے بعد کسی اور امیر سے نکاح نہ کیا اور  
جب ہم اسی کتاب میں مصنف کی طرف سے جان اونھون نے جزی فیمن کے چال چلن  
سے بحث کی ہے یہ بیان ہوا پاتے ہیں کہ وہ ایک مکار اور عجیازہ عورت تھی اور  
ہمیشہ نیپولین کو فریب اور دھوکہ دیتی تھی اور اوسکی بھید کی باتیں تباہت کر

واسطے عنایت ہوا اور چند برس اوسی طرح اوسنے غلام تنہائی میں کالے  
 ماسم وہ بہت دنوں تک زندہ رہی اور یہاں تک زندہ رہی کہ اوسنے  
 نیپولین کا وہ تمام زوال جیسا ذکر ہم آئندہ کریں گے اپنی آنکھ سے دیکھا  
 اور اگرچہ نیپولین کا وہ زوال ایک ایسا واقعہ تھا کہ جوزی فین کا دل  
 اوس سے ٹھنڈا ہوتا لیکن برعکس اسکے وہ اس صدمہ کو ایسی سخت  
 بجا رہی کہ آخر کو اوس میں اوسکا کام تمام ہو گیا۔ اور صحیح یہ ہے کہ  
 جوزی فین جسکے ساتھ ایسی نا احسانمندی اور نا انصافی برتی گئی تھی اپنی  
 بد قسمتی کے رنج و افسوس میں اس جان سے رخصت ہوئی۔ نیپولین کی  
 سرگزشت میں کئی باتیں ایسی پائی جاتی ہیں جسے اوسکو جالین بہت  
 براحت آتا ہے چنانچہ جوزی فین کو طلاق دینا یہ بھی ایک ایسا ہی  
 واقعہ ہے جوزی فین جو ہر وقت اور ہر حال میں نیپولین کے ساتھ  
 کیسا محبت سے پیش آتی رہی اوسکے لحاظ سے کسی طرح وہ ایسوی کی  
 ستمی تھی جو نیپولین کے حضور سے اوسکو مرحمت ہوا۔ اگر یہ عذر کیا جا  
 کہ وہاں وہ بہت نیپولین کو ایسی بری طرح نصیب ہوئی تھی اوسکے  
 ساتھ وہ نہایت کمزور تھا اور اس لحاظ سے نیپولین کو اس  
 نہایت کمزوری پر عذر کا جواب اوس نتیجہ سے بخوبی  
 واضح ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے  
 حکم کی بات ہے یعنی خیر خاندان کے  
 حق دیکھو اسی کے لیے نصیب کا یہ

تخلیے میں عملدرہ رہنا چاہتا ہے۔ حالت تخلیے میں جو معاملہ گذرا وہ خا  
 جوزی فین کے مفصلہ ذیل دیگر فقرات سے تجویزی ظاہر ہوگا۔ جوزی فین کا  
 قول ہے کہ میں نے دیکھا کہ اب میرا وقت آخر ہوا۔ نیپولین کا اوست  
 یہ حال ہو گیا کہ تمام جسم پر عیشہ چڑھ آیا اور میرے اوپر بھی ویسا ہی خوف  
 طاری ہو گیا۔ نیپولین میرے قریب آیا اور میرا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا  
 اور ایک لمحہ تک مجھ کو دیکھتا رہا اور زبان سے کہہ نہ سکا کہ کیا اور بالآخر  
 یہ خوفناک باتیں کہیں۔ اسے میرے پیاری جوزی فین تو جانتی ہے  
 کہ میں تجھ کو کیسا عزیز رکھتا ہوں اور اس دنیا بھر میں جو خط مجھ کو چل  
 ہوتا ہے وہ تیری ہی بدولت ہوتا ہے لیکن میری قسمت میری مرضی پر  
 غالب ہے پس اب ضرور ہوا کہ فرانس کے فائدوں کے مقابلے میں  
 میں اپنی نہایت عزیز محبتوں سے دست بردار ہوں۔ میں نے جواب دیا  
 کہ۔ اب زیادہ نہ کہو مجھ کو پہلے سے یہی توقع تھی اور میں تمہارے منشا کو  
 خوب سمجھتی ہوں لیکن با این ہمہ یہ صدرہ میرے حق میں نہایت قاتل ہے  
 جوزی فین کو لوگ غش کی حالت میں کمرے سے باہر لائے اور  
 چند روز کے بعد اوسمیں اس قدر توانائی آئی کہ وہ ایک کونسل میں حاضر ہوئی  
 جان اوسکو علانیہ طلاق دی گئی۔ اس موقع پر اس لحاظ سے کہ نیپولین  
 اور جوزی فین دونوں نے فرانس کی مہبودی کے واسطے اس طرح پر  
 صدرہ اٹھایا اور خود غرضی کو کام نفاذ کیا دونوں کے سامنے ٹپکے  
 خوشامد آمیز سامنا دیا۔ گئے ایک بہت بڑا سالانہ وظیفہ جوزی فین

چاروں طرف موت کا بازار گرم ہو رہا تھا اور خونریزی و تباہی پھیل رہی تھی۔ نیپولین کو اس وقت میں یہ خبر لگی کہ آسٹریا کی ایک نیا نیا شاہی محل میں بیاربرٹی ہوئی ہے اور اسکو شاہی خاندان کے ادبگوں اسی حالت میں رہنا چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں یہ دریافت کر کے نیپولین نے حکم دیا کہ اس مکان پر گولہ اندازی بند کیا وے یہ شاہزادی جسکی طرف نیپولین نے یہ التفات ظاہر کیا مریا لویا نامی تھی جو آئندہ نیپولین کی بی بی ہوئی۔ اب لوگوں کو یہ امید تھی کہ نیپولین آسٹریا کے شہنشاہ کو اپنے مقام کا پورا پورا مزہ چکھا وے گا لیکن اس بات سے تمام لوگوں کو تعجب ہوا کہ بڑی متدل شرطوں کے ساتھ صلح ہو گئی۔ نیپولین کی ان عنایتوں کا اصلی سبب بھی تھوڑے عرصہ میں ظاہر ہو گیا۔ پیرس اس آنے کے بعد نیپولین نے ملکہ جوزی فین سے بہت کچھ سردھری برتی۔ جوزی فین سے نیپولین کے اب تک کچھ اولاد نہیں ہوئی تھی اور اسی لیے بہت برسوں سے جوزی فین اپنے خاوند کے عروج کو نہایت رنج اور ترو کے ساتھ دیکھا کرتی تھی اس لیے کہ وہ اس بات سے بخوبی واقف تھی کہ انہی بلند نظری کی ترقی کے ہر درجہ پر نیپولین کے دل میں اپنا وارث ہونے کے سبب سے جو اتنی بڑی سلطنت پر اس کے بعد اسکا جانشین ہو رہا وہ رنج بڑھتا جاوے گا۔ اب جوزی فین کے خوف پورے ہونے لگے۔ ایک دن شام کو کھانا کھانے کے بعد نیپولین نے اپنے ہمراہیوں کو جمع کیا اور کہنا یہ ادبگوں یہ یہ ظاہر کرے یا کہ اسوقت ہلکے کرتا



شاہ کے مقابلہ پر اوہ کھڑے ہوئے۔ انگلستان نے بھی اس  
برایک مربانہ عیش طاهر کیا اور باغیوں کو آدمیوں اور ہتھیاروں

تکچہ بددی +

یہ نازک زمانہ کے قریب ڈیوک وولینگٹن نے جو اس وقت میں  
آرٹھر وولینگٹن کے خطاب سے مشہور تھا جنگی کاموں کے وہ سلسلے  
شروع کیے جنہوں نے آخر الامر فرانس کی فوجوں کو ہسپانیہ سے

دکال دیا اور نیپولین کی کامل تباہی کی بنیاد ڈالی یہ تاجر کے واقعہ  
۱۸۰۸ء میں - نیپولین جن روزوں ہسپانیہ کی لڑائی میں مصروف تھا

اوسکو یہ پرچہ لگا کہ آسٹریا نے باطنیان تمام نئی فوج بھرتی کر لی ہے  
اور اب وہ نیپولین کے مقابلہ پر مخالفت کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے

نیپولین اس وقت پیرس میں نہیں تھا لیکن اب وہ معاہدوں کو  
ٹوٹا اور گھوڑے پر سوار ہوا اور ایسی غیر معمولی تیزی کے ساتھ روانہ ہوا کہ

پچھتر میل راستہ ساڑھے پانچ گھنٹہ میں طے کر گیا اور جو خبر اوسکو آسٹریا کی  
بابت ملی تھی اوسکو صحیح پایا پس اپنی معمولی تیزی اور مستعدی کے ساتھ

آسٹریا سے لڑنے پر آمادہ ہو گیا اور اوسمیں کامیاب ہوا۔ آسٹریا کی  
فوج کو چند گھنٹوں میں متواتر شکستیں ہوئیں یہاں تک کہ خاص

دارالسلطنت وینا پر گولہ اندازی ہوئی اور اسپر بھی نیپولین قابض ہو گیا  
اس شہر کے محاصرے کے وقت باشندوں کی تکلیفیں حد سے زیادہ بڑھ گئیں

راستوں پر یہ حال تھا کہ ہزار ہا ہم کے گولے ٹپکتے تھے جنکے سبب سے

خبر نیپولین کی لڑائی آسٹریا سے

سپر دکر کے آپ الگ ہو بیٹھا فریدی ٹنڈے نے یہ بے احتیاطی برتی کہ  
اپنی حدود سے گذر کر نیپولین کے پاس اس امید سے چلا گیا کہ  
اوسکا التفات حاصل کرے لیکن بجائے التفات حاصل کرنے کے  
وہ ان قید ہو گیا اور کئی برس تک قید رہا اور اپنی قید کے دنوں کو  
بادشاہ سلامت نے حضرت مریم کی مورت کے واسطے ایک سایہ  
بنانے میں صرف کیا ۔

اسپین کے شاہی خاندان کا زوال ٹھیک ٹھیک اوس نا انصافی کی  
سزا تھی جس میں وہ سلطنت بدنام ہو رہی تھی ۔ مٹر لاک ہارٹ کا  
قول ہے ۔ کیا دوسرے جرم کے ذریعے سے پہلے جرم کی تلافی  
ممکن ہے کیا ایک خراب اخلاق والی قوم اپنی بیجا خواہشوں اور  
نحوت آمیز خیالات سے ایسے جرم کا غذر کر سکتی ہے جو دیدہ و  
اوس قوم کے بڑے بڑے رتبہ والوں سے سرزد ہو ۔ پس جو  
ملکی تدبیر نیپولین نے شاید اپنی بلند نظری سے اسپین کے ملک کی  
نسبت عمل میں لانی چاہی اوسکی معذرت کے واسطے نیپولین کو  
یہ خاصہ حیلہ اور بہانہ تھا کہ اسپین کے دربار کی حرکات و افعال نا اہستہ  
اسی لائق تھے بالکلہ نیپولین کی فوجیں جلد ہسپانیہ میں داخل  
ہوئیں اور نیپولین نے اپنے بھائی جوزف کو نیپاس کے تخت شاہی  
منتقل کر کے ہسپانیہ کا بادشاہ مقرر کیا ۔ نیپولین کی اس عالی  
حد ملکی اسپین کا تمام ملک غضبناک ہو گیا اور سب لوگ باہم متحد ہو کر

دو تیزہ مقدسہ یہ بات تیری خاص محبت کی علامت ہے جو جھکو  
 سپیون کی نسبت ہے اور تو نے اپنے بیٹے (یعنی نیپولین) کو سنا  
 ہے کہ اپنا رعب و دبدبہ اس طرح برتا ہے کہ تو نے اپنے نہایت  
 اچھے دنوں میں سے خاص اپنے بڑے ویکو نیپولین عالی تبار کی  
 ولادت کا روز بنایا یہ بات ازل میں لکھی تھی کہ تیری قبر سے ایک ہلو  
 پیدا ہو فقط

اوسے زمانہ میں جب کہ یہ ناقص فرما دین کی گئیں نیپولین نے ان  
 تجویزوں کا سلسلہ شروع کیا جو بالآخر اوسکے دولت و اقتبال کے  
 زوال کا باعث ہوئیں۔ نیپولین نے ہر گال پر حملہ کیا اور آسانی  
 اوسے قابض ہو گیا اور جب ہی نیپولین کے آنے کی خبر گرم ہوئی  
 اوس ملک کا حکمران خاندان بھاگ گیا اور جہازوں میں بیٹھا امریکا کو  
 چل دیا جہاں اپنے رہنے سہنے کا منصوبہ اوسے قرار دیا تھا۔ فراموش  
 ایک گروہ اسپین میں بھی قائم ہو گیا تھا اور سازشیں شروع ہوئی یہ  
 جبکہ نتیجہ یہ ہوا کہ اوس ملک کے ضعیف القاب بادشاہ کو بھی ہر گال  
 والوں کی طرح بھاگ جانے کی ترغیب ہوئی چنانچہ بادشاہ موصوف نے  
 سیول کے مقام سے امریکا کو بھاگ جانے کی تمام تیاریاں کر لیں اور سو  
 عام لوگوں کو اوسکے کاموں کی طرف سے شہرہ پیدا ہوا اور لوہے  
 میان ملک پہنچی کہ غدر کے سے شہرہ شروع ہونے لگے الحاصل  
 بادشاہ اپنے ارا و می سے باز رہا اور اپنے بیٹے فریدی نیپولین کو ملک

نیپولین کا حال اور اس کی



سعدی بہت اقلیم اربگیر و بادشاہ بہ ہجیان در بند اقلیم و گہ  
 چنانچہ نیپولین کا حال بھی اس قول کا مصداق ہے نیپولین کی قوت  
 کو اگرچہ بے نظیر وسعت حاصل تھی اور اگرچہ اسکی قلمرو استقدر  
 بڑھ گئی تھی کہ اس کے انتظام کرنے کے واسطے ایک وقت درکار تھا  
 اور خود نیپولین اس بات کا محتاج تھا کہ کچھ فرصت اور امن ملے تو اپنی  
 طاقت کو مستحکم کرے لیکن با این ہمہ وہ نئی نئی فتوحات کے واسطے  
 نہایت بقیہ را اور بے چین رہتا تھا۔ اس زمانہ میں نیپولین نے  
 اپنے بھائیوں کو بادشاہتیں عطا کیں۔ نیکلس میں جوڑت کو  
 بادشاہ کیا اور لانس کو ہائی لند میں بادشاہ کیا۔ ولٹ فلیٹا کی  
 بادشاہت اس نے جرمی کو عطا فرمائی۔ نیپولین کے ایک اور  
 بھائی لیوسین نے نیپولین کے مصر سے لوٹتے وقت ایسی بے احتیاطی  
 برتی تھی کہ نیپولین کو اس پر بھروسہ نہ رہا اور اسلئے اسکو کوئی بادشاہت  
 مرحمت نہ ہوئی \*

اس غفلت کے الزام سے جو اس پر لگایا گیا تھا لیوسین متنفر ہو کر اول  
 اٹلی کو بھاگ گیا اور اٹلی سے انگلستان کو چلا گیا اور وہاں مقیم ہو کر  
 علمی تلاشوں میں مصروف ہوا۔ نیپولین نے اپنی سلطنت میں انہماک  
 مشہور مشہور ڈوک اور سردار جمع کیے اور ان لوگوں کے ایک  
 منتخب گروہ کو مارشل کے خطاب سے معزز کیا۔ نیپولین کے برتاؤ سے  
 یہ بات ظاہر ہوئی کہ وہ فرانس کے پرانے اصول سلطنت کو دوبارہ بچھ

تو وہ خیالات جو صحت ان لڑائیوں کی تکلیفوں سے پیدا ہو سکتے ہیں ان کو  
 دل پر گزریں گے۔ مثلاً نیپولین کے کاموں میں ایک روس پر چڑھائی  
 تھی۔ اس کے حال میں بیان ہوا ہے کہ زخمیوں کے واسطے تیس ہزار  
 خیمے کاٹے جا کر پٹیاں بنائی گئی تھیں۔ ایک مورخ بیان کرتا ہے کہ  
 پہلی اکتوبر شام سے یسویں جون شام تک نو مہینے کے  
 عرصہ میں جنگی اسپتال میں دس لاکھ آدمی آئے جن میں سے کم سے کم  
 ایک لاکھ آدمی مر گئے۔ علیٰ ہذا القیاس لڑائی میں جو آدمی ماری گئے  
 وہ بھی اسی قدر تھے۔ یہ ایسی سخت اور بیشمار تکلیفیں ہیں کہ وہ ہم  
 و گمان میں نہیں آسکتیں اور بڑے بڑے عالی خیال ان کے ادراک سے  
 قاصر ہیں فقط

## باب ہشتم

نیپولین کی عالی ہمتی اور اس کا عروج اور اپنے بھائیوں کو بادشاہتیں  
 عنایت کرنا۔ حملہ پرنگال اور اسپین پر۔ آسٹریا سے بھر لڑائی ہونا  
 نیپولین کا جوڑی فین کو ملاو دنیا۔ نیپولین کا نکاح ثانی۔ نیپولین  
 ٹیپے کا پیدا ہونا۔ نیپولین کا یوپ کو قید کرنا۔ چڑھائی نیپولین کی  
 روس پر۔ مصیبتیں فرانس والوں کی۔ اور شکست فاش نیپولین کی  
 فوج پر۔

انسان کی ہوا و حرص کا اگر خدا اس کو انہی عنایت سے نروس کے خواہش  
 کہ ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی کی خواہش کرنے لگتا ہے

نیپولین کی عالی ہمتی اور اس کا عروج اور اس کے بھائیوں کو بادشاہتیں عنایت کرنا

ان ڈرا سیر کی کامیابی کا بڑا سبب وہ تھا اور یہ بھی مبرا کرتا تھا کہ فرانسیسی  
 کا جنگل جہیز میں آؤ سنے پہنچ چاند رکی کاشت کرانی تھی تاہم یورپ کے  
 شکر دیا کر دیا گیا۔ ملکی پیداواری کے محفوظ رکھنے میں نیپولین کو بیان  
 اہتمام تھا کہ ایک موقع پر کسی غریب خاندان کے کسی بزرگ کے گھر میں  
 کچھ شکر ملی جو انگریزوں کی آبادیوں سے آئی تھی وہ غریب اس  
 جرم میں مرتے مرتے سچ گیا۔ یورپ میں بیان کرتا ہے کہ چھپا چوری کیسے  
 لوگ تاہم باہر سے شکر لے ہی آتے تھے اور ہر طرح لائے تھے کہ ریت  
 بھر کے برتنوں میں سفید شکر بھر کر اور ان پر بھری کی پتلی تلی نہ لگا کر  
 شکر کو چھپا دیا کرتے تھے اور پھر ان برتنوں کو کارٹوں میں بھر کر  
 لے آتے تھے۔ اس کارروائی سے لوگوں کو البتہ بہت سخت  
 تکلیف ہوئی۔ فرانس کے ایک مصنف کا قول ہے کہ اس زمانہ میں  
 یہ بات دیکھنا نہایت مشکل ہے کہ یورپ نے کس طرح پر اس علم کو ایک  
 گھنٹہ بھر بھی برداشت کیا جسے اشیاء کی قیمت کو تین صدیوں تک  
 برابر اس قدر ارزان کر دیا تھا کہ وہ اشیاء میر وغریب سب کے لیے یکساں  
 ہو گئی تھیں ؟

لیکن ان سب باتوں سے بڑھ کر نیپولین کی حکمت عملی کی لڑائی کا وہ  
 نتیجہ تھا جس کے ذریعہ سے انسانوں کی زندگی ہلاکت میں پڑی۔ ہم  
 اس موقع پر اختصار کتاب کی وجہ سے اس کو مفصل بیان کر سکتے  
 متعذر ہوں تاہم ناظرین جیسا ان واقعات کا ملاحظہ فرماویں گے

وہ تدبیر جس کا اوپر ذکر ہوا یہ تھی کہ نیپولین نے قطعی اس بات کی ممانعت کر دی کہ فرانس میں خواہ اور ملکوں میں جو نیپولین سے اتفاق رکھتے ہیں ان کے ساتھ کسی دشمنی کی کوئی چیز نہ آنے پاوے۔ اس حکم کی تعمیل کے واسطے اس نے بہت سے پرمٹ کے افسر مامور کیے لیکن برخلاف اس کے نیپولین کی تجویزین چھپا چوہی بہت کچھ توڑی گئیں نہایت سے مکر اور فریب ظہور میں آئے اور بہت سے موقعوں پر نیپولین کے کارندے قانون کی خلاف ورزی پر حتم کوئی کرنے میں مجبور ہوئے اور فوج کے واسطے وروی کا سامان انگلستان سے طلب کیا گیا۔

یورپ میں جب مقام مہرگ میں متعین تھا تو خود اس نے سپاس نزار بڑے بڑے کوٹ اور سولہ ہزار دردیان اور دولاکھ جوتوں کے جوتوں کے واسطے حجرہ ملک میں آنے دیا۔ اس برتاوے سے جو کلیغین عموماً اہل فرانس کو پہونچیں وہ نہایت سخت تھیں۔ یہ سچ ہے کہ نیپولین نے بہت بڑے بڑے انعام اپنے ملک کی دستکار یون پر امداد کے طور سے اور ان اشیاء کی ساخت کے صلہ میں اور کارگیروں کی مہمت بڑا کر کمواسطے عنایت کیے جن چیزوں کے باہر سے آئے تھے واسطے اور ممانعت کر دی تھی لیکن جو چیزیں اس نے اس طرح پر تیار کرائیں اس نے اسے کھانا کار بر آری نہ ہوتی۔

اولیٰ کو ششون میں جو کوشش اب تک بھی فرانس میں باقی ہے نہ کہ کرنے کے لائق ہے اور وہ چند سے فکر کا انکالنا ہے۔ نیپولین



تمام مہینے اس بات پر متفق ہوئے کہ ملٹ کے عہد و چمان کے وقت  
 نیپولین کے اقبال کا آفتاب اپنے نصف النہار پر تھا جسے ریاضیت  
 پہنچ گیا تھا۔ اس کے بعد یہ آفتاب آہستہ آہستہ غروب ہونا شروع  
 رہا یہاں تک کہ بالکل غروب ہو گیا۔ نیپولین اپنے انجام سے بالکل  
 غافل رہا اور اپنی کامیابیوں کے خیال سے بہت مغرور اور تشکیں ہو گیا  
 اور اپنی طاقت کو غرور کے ساتھ ظاہر کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو قومیں اس  
 اسکی مطیع ہو گئی تھیں وہی اخیر کو اسکی سخت دشمن ہو گئیں۔  
 نیپولین نے یورپ کی قدیم حدوں کو مٹا ڈالا تھا اور یہ حال کر دیا تھا  
 کہ بلا لحاظ باشندوں کی خواہشوں کے جس صوبہ کا چاہا ایک ملک سے  
 نکال کر دوسرے میں شامل کر دیا اور جن ریاستوں کو اس نے مطیع کر لیا تھا  
 ان پر نہایت بھاری بھاری محصول روپیہ پسیہ اور آدمیوں کے لگا  
 اور نہایت سختی سے وصول کیے۔ جن کی لڑائی کے بعد چھ کروڑ اسی لاکھ  
 روپیہ اسی طرح پریشا کو بھی ادا کرنا پڑا۔ اور سٹین کے شہر کو جس میں  
 صرف تیس ہزار آدمی بستے تھے اسی لاکھ روپیہ کا چنڈہ دینا آیا۔  
 انگلستان نے اب بھی اپنی مخالفتیں جاری رکھیں اور نیپولین کو یہ  
 یہ قوت نہ ہوئی کہ اسکی بحری فوج کا مقابلہ کرے اس لیے نیپولین نے  
 انتقام لینے کی خواہش سے اپنا وہ مشہور طریقہ اختیار کیا جو اس نے  
 کل یورپ کی نسبت برتا اور جس کے ذریعہ سے وہ انگلستان کی سٹوگری  
 کو ایک سخت خسارہ پہنچانا چاہتا تھا۔

دو تانہ طور سے صفت باندھے ہوئے گھری تھیں تو سچاٹون نے سلام  
 ادا کی جو جنون بادشاہوں کے کشتیوں پر قدم رکھا اور اس جو تری  
 کینٹرف بڑھے۔ اول نیپولین اس مقام پر پہنچا اور انگلینڈ کے  
 آئے کے واسطے دروازہ کھولا اور چند ہی لمحہ میں وہ دونوں بادشاہ  
 جو اپنی ٹراؤن میں اس قدر بے باخیزری کا سبب ہوئے تھے ایسے  
 پیارا اور ارتباط سے ہم کلام ہوئے گویا بڑے پرانے دوست ہیں  
 فریقین میں ایک جھوٹا عہد و پیمان منعقد ہوا جسکی نسبت ازل میں  
 یہ حکم ہو چکا تھا کہ ایک جیلہ کے ساتھ آئندہ توڑا جاوے گا۔ بہت محو  
 طرفین سے اس موقع پر عہد نامہ زمین داخل کیے گئے جنسے یہ بات  
 غائب ہوتی ہے کہ انگلینڈ پر بھی اپنی عالی ہمتی میں نیپولین کا ہم بلہ تھا۔  
 انگلینڈ نے یہ عہد کیا کہ اگر اس کے اون فتنہ انگیز ارادوں میں جو  
 فرید لبند اور ترک کی نسبت تھے نیپولین کی طرف سے کوئی فراحت  
 نہوگی تو اس کے معاوضہ میں انگلینڈ ارادوں کا مزاحم نہوگا جو  
 نیپولین کو ترکال اور اسپین پر ہیں۔ لیکن مثل مشہور ہے کہ  
 چاہ کن را چاہ و پریش خدا کو انگلینڈ کی یہ کارروائی پسند نہ آئی  
 اور انگلینڈ پر خدا کا قہر نازل ہوا اسکا مفصل بیان ہم اس مقام پر  
 کریں گے جہاں نیپولین نے روس پر حملہ کیا ہے۔ غرض کہ انگلینڈ نے  
 جو مہم دو سروں کے واسطے تجویز کی تھی خدا نے بڑے انداز  
 کے ساتھ خود انگلینڈ پر پہنچائی +

بازگشت کرنے پر مجبور کیے گئے تاہم انھوں نے ایسی قوت کے ساتھ مزاحمت ظاہر کی جسکا پہلی لڑائیوں میں نیمولین کو تجربہ نہیں ہوا تھا۔ نیمولین نے جس قدر لڑائیاں لڑی تھیں ان میں چند ہی ایسی لڑائیاں پیش آئی ہونگی جنہیں آگے لاکھ لڑائی کے برابر سخت خونریزی اور مصیبتیں واقع ہوئی ہوں۔ یہ لڑائی جارجی موسم بہار میں واقع ہوئی اور لڑائی کے خاتمہ پر پچاس ہزار لاشیں میدان جنگ پر پڑی ہوئی نظر آئیں یہ بد بخت سپاہی برف پر بھیجے ہوئے پڑے تھے اور العطش العطش بکا رہے تھے اور اسکے علاوہ ہزاروں زخمی گھوڑوں کی سخت تکلیف اور شور و غل سے میدان جنگ گونج گیا اور کان پڑتی بات نہیں سائی دیتی تھی۔ ایسی ہی ایسی ہیست ناک لڑائیوں پر غور و فکر کرنے سے لڑائیوں کی سخت مصیبتوں کا اثر آشکارا ہوتا ہے اور امن و امان کی بے بہا نعمتوں کی قدر دینی خرابیوں کے مقابلہ پر ظاہر ہوتی ہے۔

سکھ کا مقام برطانوی ہندوستان میں

نیمولین اور روس کا شاہنشاہ الکترندرووٹون اب اس بات کے دہشت مند تھے کہ چند روز کے لیے جنگ و جدل کو موقوف کر کے حاصل کریں پس اس بات پر اتفاق ہوا کہ دونوں بادشاہ بات کریں اور شرطوں کا تصفیہ عمل میں لادیں چنانچہ دریائے ڈنیپروں کا ایک چوڑا تیار کیا گیا اور اوس میں مناسب مناسب کر کے کئی طرفین کی فوجوں میں سے جو دیا کے دونوں طرف

فتح کر کے اوسمیں داخل ہوا اوس وقت اوسکی رکاب میں نہایت بڑی سرداروں کا گروہ نہایت زرق برق سے موجود تھا۔ تمام یورپ اس بات کو دیکھ کر بہت حیران و مضطرب ہوا کہ یورپ میں نیپولین کی بلند نظری مقابلوں میں جو اخیر مزاحمت باقی رہی تھی وہ بھی اوٹھ گئی اور بالکل میدانِ غاصف ہو گیا کسی ہتھیار میں یہ اثر نہ رہا تھا کہ نیپولین کے مقابل میں کامیاب ہوتا۔ جو لوگ آزادی کو پسند کرتے تھے وہ ناامید ہو گئے۔ اور نیپولین کے مداحوں اور خوشامدیوں نے اوسکو اس قدر بڑھایا کہ اوسکو انسان کے زمرے سے کچھ زیادہ سمجھتے تھے۔ تاہم تیز فہم لوگوں نے اوسی وقت میں اوسکے زوال کی پیشین گوئی کر دی تھی۔

اگرچہ نیپولین نے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے پریشا کی جنگی طاقت کو پامال کر دیا تھا تاہم ابھی اوس فوج سے مقابلہ باقی رہا جس کو شاہنشاہ روس نے پریشا کی دوستی کے لحاظ سے جمع کیا تھا۔ اس موقع پر نیپولین نے اپنی معمولی تیزی کے ساتھ نئی فوج کی بھرتی کو لگے بڑھایا۔ اگرچہ معقول شرطوں پر یہ لڑائی باز رہ سکتی تھی لیکن صلح نہ ہوئی اور لڑائی نیپولین کی کامیابی ایسے محقق طور سے اس لڑائی میں ظاہر ہوئی جیسی پہلی لڑائیوں میں رہی تھی۔ ان لڑائیوں سے ایک بڑی لڑائی میں جو آٹھویں فروری سن ۱۸۰۷ء کو آئی لاسکے تمام پر واقع ہوئی فریقین کو یہ دعویٰ رہا کہ فتح ہماری ہوئی۔ اوسکے بعد ایک اور لڑائی جو فریڈلینڈ پر ہوئی اگرچہ اوس میں روس

مہرت سمجھتی ہے اور نکلے ساتھ کرتا تھا۔ اور جب پریشیا والوں کو یہ بات دریافت ہوئی کہ نیپولین نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ صلح کی صورت میں ہینوور کی ریاست جو پہلے انگلستان کی مقبوضہ تھی پھر انگلستان کو ملجاوے جو پریشیا نے بے ایمانی کی راہ سے بطریق رشوت اس معاوضہ میں حاصل کی تھی کہ پہلی لڑائی میں طرفین میں سے کسی کی طرف داری نہ کرے۔ پریشیا کے دربار نے نادائی کی راہ سے فرانس کے مقابلے میں لڑائی کو ظاہر کیا اور بغیر اسکے کہ ہوشیاری کے ساتھ انہو آپ کو لائق دوستوں کے فریوہ سے محفوظ و مستحکم کریں اور بغیر اون سامانوں کی درستی کے جو بمقتضائے وقت ہونی ضروری رہے پریشیا واسلے بیٹھے تھے ایکایک جھگڑوں میں گھس پڑے۔

طویلہ کی بلاندر کے سر اور تو سب آپ کو ہو گئے تمام قیمتیں اور مصیبتیں اس جھگڑے کی صرف پریشیا کو اٹھانا پڑیں نہ اعظم کی سلطنتوں میں سے جو طاقت پریشیا کی مدد کے واسطے آئی وہ رہیں کی سلطنت تھی لیکن نیپولین نے اتنی فرصت بخوشی کہ روس کی فوج اپنے قرار کے بموجب پریشیا کی مدد پر آئی اور نے سیلاب کے مانند اپنی فوجوں پریشیا کے ملکوں پر حملہ کیا اور جنگی لڑائی میں جو چودھویں کتور پریشیا واقع ہوئی پریشیا کی فوج کو اس طرح ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا جیسے مٹی کے برتن کو کوئی پاش پاش کر ڈالتا ہے۔ یہ لڑائی جس تاریخ شروع ہوئی اوس سے تین مہینے کے اندر اندر اختتام کو پہنچ گئی نیپولین برلن کو

مگر چونکہ نیپولین کو اس وقت پریشا سے لڑنا منظور نہیں تھا اس لیے اسے  
 اس وقت اپنے غرض کو ضبط کیا اور دل میں یہ بات ٹھان لی کہ تھوری غی  
 عوصی میں پریشا کو ضرور اسکا مزا چکھا دینا چاہیے۔ آسٹرلر کی لڑائی کی  
 خبر نے مسٹرٹ صاحب انگلستان کے وزیر اعظم کے دل پر بہت حد  
 پہونچایا یہی وزیر اس وقت اتفاق کا باعث ہوا تھا جسکو نیپولین نے اب  
 ایسی جلد بالکل توڑ دیا۔ اس صدمہ سے اس وزیر باتدبیر کی روح کو  
 کبھی خلاصی نہ ملی اور بعد اس کے ہمیشہ رینج والہم کے دریا میں ڈوب رہا  
 اور ایک سخت بیماری میں مبتلا ہو گیا اور انگلستان کی آئندہ بہبود کی  
 طرف سے اسکو بہت کچھ خوف و ہراس پیدا ہوا \*  
 آسٹرلر کی لڑائی کو ابھی پورا ایک برس نہ گزرنے پایا تھا کہ نیپولین کو  
 پریشا کی سرادھی کا موقع ملتا آیا اور جسکا ارادہ پریشا کے مذبذب  
 چال و چلن کے سبب سے پہلے سے اس کے دل میں تھا۔ نیپولین نے  
 کوئی موقع ملتا سے نہ دیا تھا جو اس ملک پر لعن و طعن کرنے کے  
 واسطے پیش آیا تھا اور جو ریاستیں پریشا کی سرحد پر واقع تھیں انکو  
 نیپولین نے ہمیشہ ضبط اور اپنے ملک میں شامل کرتے رہنے سے اپنا  
 یہ ارادہ صاف ظاہر کر دیا تھا کہ وہ کسی روز پریشا کو بھی اپنا ایک صوبہ  
 بنا وے گا۔ لیکن ان کامیابیوں کے زعم میں جو پریشا واسے  
 اپنے پہلے بادشاہ فریڈرک اعظم کے وقت میں حاصل کیا کرتے تھے  
 اہل پریشا اس برسے بڑا وکی برداشت اچھی طرح نہ کر کے جو نیپولین

اوس سرد پانی میں غرق ہو گیا اور بہت مصیبت کے ساتھ برباد ہو گیا۔  
 لڑائی کے بعد آسٹریا کا وہ مغلوب شہنشاہ نیپولین سے اس  
 غرض سے ملنے کو آیا کہ صلح کی شرطوں کا تصفیہ کرے جو آسٹریا کی واسطے  
 بہت مضر تھیں وہ مکان جہاں یہ جلسہ واقع ہوا میدان جنگ کے  
 قرب و حواریں کسی ایک غریب کا جھوٹا سا تھا نیپولین نے اپنے  
 مغلوب دشمن سے کہا کہ دیکھو یہ کس قسم کا محل ہے جہیں میں نے مجھ کو ہجو  
 مجبور کیا ہے۔ شہنشاہ نے جواب دیا کہ میرے نزدیک آپ کو ایسی  
 شکایت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لیے کہ یہ تمام ویرانی آپ ہی کی  
 بدولت ہے۔ پرشیا بہت دنوں تک نیپولین اور اورسلاطین متفقہ  
 جھگڑوں سے الگ تھلاک رہی لیکن آخر کار نیپولین کے مقابلہ پر لڑنے  
 کے واسطے آمادہ ہوئی۔ پرشیا کا ایلچی نیپولین کی خیمہ گاہ پر اس پیام  
 کو ساتھ آسٹریا کی لڑائی کو شروع میں پہنچا لیکن اوس نے یہ انائی برتی  
 کہ اوس مخالف پیام رسائی کو خستام لڑائی تک ملتوی رکھا۔  
 جب اوس نے یہ دیکھا کہ یہ لڑائی ہر طرح سے فرانس کے حق میں ختم ہوئی تو  
 اوس نے پرشیا کی لڑائی کے اشتہار کو جو اس کے سپرد تھا قطعی مخفی کر دیا  
 اور ملاقات کے وقت نیپولین کو اوس فتح کی بابت اوسو مبارکباد دی  
 نیپولین نے چپکے سے اوس ایلچی کے کان میں کہا کہ جو پیغام آپ کے  
 پاس ہے اوس سے ہم بخوبی واقف ہیں لیکن آپ نے حالات کے  
 بدل جانے کے سبب سے اس کے اظہار میں فرق برتا ہے۔

مجبور کیا گیا کہ نیپولین کے حوالہ کر دیا جاوے۔ آسٹریا کی فوجیں اوسے  
 پہنچنے سے پہلے ہی شہر کو خالی کر کے شہنشاہ روس سے متفق ہو چکی  
 واسطے چلی گئی تھیں۔ چنانچہ آسٹریا اور روس کی یہ فوجیں باہم متفق  
 ہوئیں اور فرانس کی فوج سے ایک بڑی لڑائی کے واسطے تیار ہوا  
 کی گئیں اور بالآخر یہ لڑائی مقام آسٹریا پر واقع ہوئی یہ دن نیپولین کے  
 بادشاہ ہونے سے ایک برس بعد واقع ہوا اور ٹھیک وہی دن تھا  
 جس روز وہ تخت پر بیٹھا تھا۔ اس موقع پر جو ہنر لڑائی کے نیپولین کی  
 ذات سے ظہور میں آئے وہ اس فن کے ماہر دن کے نزدیک نہایت  
 تعریف کے قابل تھے کوئی اور لڑائی ایسے ہزوں کے ساتھ نہیں  
 لڑی گئی تھی جیسی یہ لڑائی ہوئی۔ بہت سے داؤ اور حکمتوں سے  
 نیپولین اپنے دشمن کو ایک بے موقع مقام پر ٹہا کر لایا اور پھر اپنی تمام  
 فوج سے اوپر یک بیک حملہ کیا اور انکو شکست فاش دی۔ مسٹر  
 خنزیری اس لڑائی میں واقع ہوئی اوس سے ناظرین کو ایک در انگلیز  
 خوف پیدا ہوا ہوگا۔ فرانس کی فوج نے چاروں طرف سے دشمن کی  
 فوج کو گھیر لیا اور ہر طرف سے شعلہ افگن توپوں کی ماروں پر پڑی۔  
 اوسکی فوج کے چند ہزار سپاہیوں نے اس باب میں کوشش کی کہ ایک  
 برف کی جہی ہوئی جھیل پر سے گذر کر اپنی جانوں کو بچا دیں لیکن  
 نیپولین کی طرف سے گولوں اور گراں کی بوچھاڑ فوجا ہی اوس  
 برف پر کی گئی جو ہر جگہ سے باش باش ہو گیا اور مصیبت زدہ گرو

لڑائی آسٹریا کی



اپنے جنگی انتظاموں کو کافی طور سے ٹھیک ٹھاک بھی نہ کرنے پائے تھے +  
آسٹریا نے اس وقت میں اپنی فوج کے ایک بڑے حصے کی  
سرداری تاکہ نامی ایک سردار کو سپرد کر دی تھی یہ سردار بہت ہی کم لیا  
اور نیپولین کی رہنمائی کے مقابلے کے ہرگز لائق نہ تھا اس لیے اس نے  
مجبوری نیپولین کی اطاعت اختیار کی اور ایلیم کے مقام پر اس نے  
اپنے آپ کو مع تیس ہزار سپاہیوں کے لڑائی کے قیدیوں کی طسج  
نیپولین کے سپرد کیا۔ اس واقعہ سے آسٹریا اور اس کے رفیقوں پر  
نہایت حیرت اور مہمیت چھا گئی +

نیپولین اپنے سرداروں سمیت ایک بہت بلند ٹیلے پر کھڑا ہوا اور بہت  
غور کے ساتھ آسٹریا کی اون فوجوں کی طول طویل صفوں پر نظر ڈالی  
جو اس وقت ہتھیار دوہینے کے واسطے مرتب ہوئی تھیں۔ نیپولین نے  
بہت اچھی طرح سے مغلوب سرداروں کو خاطر و تواضع سے تسفی اور  
دلاسا دیا۔ لوگوں کو نیپولین کے نام سے ایسی حیرت تھی کہ آسٹریا  
سپاہی بھی جب اس کے پاس ہو کر گزرتے تھے اس کے دیکھنے کیو  
ٹھہر کر جاتے تھے جسکی کامیابیوں کی کوئی حد معلوم نہیں ہوتی تھی  
نیپولین نے اپنے دشمن کو اس بات کی فرصت نہ دی کہ جو حادثہ اور  
پریشانی اس کے دشمنوں پر ایلیم کے معاملہ سے طاری ہو گئی ہے  
اس سے وہ بے نیاز ہو سکیں۔ پس اس لیے نیپولین نے مقام دنیا  
دار الخلافہ آسٹریا پر کوچ کیا جو بغیر کسی مہم مقابلے کے اس بات پر

سبب سے اس کو معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا مذکورہ بہت بری طرح سے  
انجام دی گئی ہے

بونا پارٹ نے انگلستان کے علاوہ اور مخالفت قوتوں میں بھی اپنی آہٹ  
چھنسا ہوا پایا اور لڑائی کا یہ خاصہ ہے کہ خود بخود پیدا ہو جاتی ہے  
اور ایک مقام سے تمام مقاموں میں پھیل جاتی ہے۔ یوگوسلاویہ کے  
قبل کا حال اوپر کے باب میں بیان ہو چکا ہے اس واقعہ سے بادشاہ  
سویڈن اور شاہ روس دونوں نہایت غضبناک ہوئے اور ناخوشی کا  
یہ اثر غصہ آمیز رسل و رسائل سے جو واقع ہوئی اور فتنہ پیدا کرنا  
جو نیپولین نے ہینڈور اور نیملر کی ریاستوں کو ساتھ ساتھ برتے اور بھی ترقی  
پکڑ گیا۔ پس لڑائی باضابطہ مشتر ہوئی۔ اسٹریا والے اول اول  
شاہ شاہ فرانس کے مخالفوں کے ساتھ شریک ہوئے۔ شاہ  
رہے لیکن جب شاہ فرانس الکی کا بھی بادشاہ بن بیٹھا اور ابھی  
اوس ملک پر اس نے دست اندازیاں کیں یعنی جیٹوا کی جمہوری سلطنت کو  
اپنی قلمرو میں شامل کر لیا تب اسٹریا اپنے غصہ کو زیادہ نہ روک سکی اور  
نومشی خوشی میڈولین کے مخالفوں کے ساتھ موافق ہو گئی۔ بونا پارٹ  
نے یہ شکر کہ یہ خوفناک خبیث میرے مقابل پر واقع ہوئی ہے معمولی  
دائمی سے بھی کچھ زیادہ کام کیا اور بولون سے اپنا لشکر اٹھایا اور  
سخت سخت کوچ کرتا ہوا آسٹریا کے شاہ کی قلمرو میں داخل ہوا  
اور ایسی جلدی سے جا پہنچا کہ آسٹریا والے اور اس کے ساتھی

پیش آنے والے تھے بخوبی واقف تھا پس اس نے اس کام میں جلدی  
کام نظر آیا۔ انگلستان کے تمام باشندوں نے بھی نہایت مستعدی  
کے ساتھ اپنے بچاؤ کی تیاریاں کیں ہر ایک صوبہ میں ایسے لوگوں  
فوجیں مرتب ہو گئیں جو بلا تنخواہ اپنی رضا و رغبت سے اپنی ملک کی  
حمایت پر لڑنا چاہتے تھے۔ دریا کے کنارے پر چاروں طرف اونچی  
اونچی زمینوں پر اس غرض سے دلدے قائم کیے گئے کہ دور سے  
دیکھ کر دشمن کی آمد سے اطلاع دیوں۔ ہر درجہ کے آدمیوں کو لیے  
اوس وقت کے واسطے جدا جدا کام آپس میں تقسیم ہو گئے جب  
نیپولین مخالفانہ اونکے ملک میں داخل ہو جاوے۔ حاکموں نے  
اپنی رعایا کو حکم دیا کہ خباب باری میں بہ عاجزی و زاری رجوع لائیں  
روزہ کے دن مقرر کیے گئے کہ اون میں خدا سے ملک کی بھلائی  
کے واسطے دعا مانگی جاوے۔ خدا میقالے نے اونکی ان دعاؤں کو  
رد نہ کیا اور اونکو دشمن کے ہاتھوں سے محفوظ رکھا۔ نیپولین نے  
جس قدر فن و فطرت اس باب میں کی کہ گریٹ برٹن یعنی انگلستان  
اور اسکاٹ لینڈ کے جہازوں کو اوس ملک کے کناروں سے  
جبکی وہ حفاظت کر رہے تھے کہیں دور لیجاوے وہ سب  
مشترک صاحب کی دانائی کے سبب سے درہم برہم ہو گئے نیپولین کو  
معلوم ہوا کہ اس حملہ کی کوشش میں کچھ کامیابی کی امید نہیں رہے  
سلیم اوسکو اپنے اون بھری افسروں پر بہت غصہ آیا جبکی لالاشی کے

دوسرا کام جبکی طرف نیپولین نے اپنی ہمت کو مصروف کیا وہ انگلستان  
 حملہ کرنا تھا جسکے پورا کرنے کے واسطے نیپولین نے ہر ایک طرح سے  
 نہایت مرتبہ پر اور جد سے زیادہ کوششیں کیں اور کوئی دقیقہ اٹھا  
 نہ رکھا تاہم فرانس نے نیپولین کے اس ارادہ کی نسبت نہایت شوق  
 سرگرمی ظاہر کی اور اس موقع پر بمشکل کوئی ایسا شہر یا ضلع ہوگا جسے  
 اولنکشیوں کے بنانے کے واسطے چندہ ندیا ہو جسکے ذریعہ سے  
 کناروں انگلستان پر حملہ آور فوج روانہ ہونے کو تھی۔ بندرگاہ بالون  
 مین یہ کشتبان بتدریج نہایت کثرت کے ساتھ اکٹھی ہو گئیں باوجود  
 انگلستان کی فوج نے انکے جمع ہونے میں ہر قسم کی مداخلت کی۔  
 ایک لاکھ چھیالیس ہزار آدمیوں کی ایک فوج جمع ہو گئی اور آئندہ کو فتوح  
 کی امید میں خوشی سے پھول کر بہت بے صبری سے اس وقت کا  
 انتظار کیا جب انکو جہاز پر سوار ہونے کا اشارہ کیا جاوے۔ فوج  
 جس بات کے انتظار میں بقیہ رہتی وہی اشارہ میپولین نے ایک مرتبہ  
 اپنی فوج کی چستی و چالاکی آزمانے کے واسطے کیا۔ توپ کی آواز سنتے ہی  
 تمام فوج کیساں بڑی چالاکی اور چستی کے ساتھ آگے بڑھنے کے واسطے  
 سواری ہوئی خوشی کی آوازون سے ہوا گونج گئی اور جب فوج کو یہ  
 معلوم ہوا کہ یہ ہماری مسعدی کا ایک امتحان تھا تو انکی وہ سب  
 خوشی کی آوازیں شور و فریاد کے ساتھ تبدیل ہو گئیں +  
 تاہم میپولین اولن بہت بڑے خطروں سے جو انگلستان پر حملہ کرنے کی

اور لڑائی کے نتیجے میں اس کے سبب سے کچھ فرق نہ آیا اور یہ نیاں نہ کیا کہ  
 انجام ان جھگڑوں کا کیا ہوگا۔ نیپولین نے یہ حکم محکم جاری کیا کہ  
 تمام انگلستان کے باشندے جو فرانس کی عسکری میں اسٹارہ بر  
 عمر سے ساٹھ برس کی عمر تک کے سفر کر رہے ہوں وہ سب گرفتار  
 کر لیے جاویں۔ یہ ایک وحشیانہ برتاؤ تھا جسے دس ہزار آدمیوں کو  
 کئی برس تک آزادی سے محروم کر دیا آدھی رات کا وقت تھا جب  
 نیپولین نے جیوناٹ نامی اپنے ایک سردار کو جو بالآخر انٹرس کا ڈوکیٹ ہوا  
 یہ خراب حکم دیا وہ سردار بیان کرتا ہے کہ نیپولین کی آنکھیں اس وقت  
 غصے کے مارے لال ہو رہی تھیں اور اسکا تمام جسم غصے سے کانپ  
 رہا تھا نیپولین نے چلا کر کہا کہ دیکھو اون میں سے کوئی بچکر بچا نہ پاوے  
 جیوناٹ نے اس ذلیل حکم کی تعمیل کرنے سے پہلے اس غرض سے کہ  
 یہ حکم ملتوی رہے نیپولین کی بہت کچھ منت و سماجت کی لیکن کچھ فائدہ  
 نہ دیا اور نیپولین نے اسکو بہت سخت ڈپا۔ بونا پارٹ نے کہا کہ  
 کیا ہم پھر وہی موقع دیکھیں جیسا پہلے دیکھ چکے ہیں۔ میں یہ  
 جانتا تھا کہ دیوراک انہی تمناؤں اور ظرافت سے مجھکو غلط کرنے  
 آوے گا مگر تم دیکھو گے کہ میرے اس حکم کی تعمیل کیسی جی طرح ہوتی ہے  
 الحاصل لڑائی کے تمام دستور اور قواعد کے برخلاف نیپولین کے اس  
 حکم کی تعمیل عمل میں لائی گئی اور اس کا رد وانی کا یہ اثر ہوا کہ ہر ایک  
 قسم کے جنگی کاروبار فوراً چھڑ گئے۔

آغاز ہی میں پامال کر دیا جاوے اور اسکو اتنی فرصت نہ دی جاوے کہ وہ زور بیکڑ کر کل دنیا کی آزادی کو خطرہ میں ڈال دی جیسا عاقلوں کا قول ہے کہ گزشتہ کشتن روز اول۔ اس موقع پر انگلستان نے جو کچھ سکھار روائی کی ادسکی نسبت ایک مشہور موزج کا قول بیان کرنا کچھ زیادہ مضائقہ نہیں رکھتا اس مصنف کے بیان سے اون حملوں کا حال بھی معلوم ہوگا جو مختلف وقتوں میں براعظم کے بڑے بڑے بادشاہوں نے نیپولین پر کیے تھے اور وہ بیان اس مصنف کا بشرح ذیل ہے۔ کہ اس بات کے تحقیق کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہے کہ اس لگائے کا ظاہری سبب کیا تھا مگر بات اتنی تھی کہ لوگوں کو جو ہر عقول اس بات کا بھروسہ نہ تھا کہ نیپولین امن و امان کا خوابانہ چنانچہ اون لوگوں کے اس خیال کی تصدیق آئندہ واقعات سے سنوبی ہوگئی چنانچہ یہ بات ثابت ہوگئی کہ نیپولین انگلستان پر ایک سخت حملہ کی تیاریاں کر رہا تھا اور اگر اسکو جب قدر امن اس صلح کے ذریعہ ملتی بلاشبہ وہ اس کے ذریعہ سے اور اپنی کمال لیاقت کے زور سے انگلستان کے برخلاف تھوڑے ہی عرصہ میں بہت کچھ فائدہ اٹھاتا اور غالب ہے کہ آئندہ زمانہ کے لوگ بھی اس رائے کو تسلیم کر کے اسکو اور استحکام بخشیں گے۔

نیپولین نے اپنی ایک کارروائی کے ذریعہ سے مخالفت کے معاملات کی چھپر شروع کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خاص خاص آدمیوں کو سخت تکلیف پہنچی۔

## باب ہفتم

فرانس اور انگلستان میں پھر مخالفت کا شروع ہونا۔ نیپولین کے سخت سخت انتظام۔ انگلستان پر ایک حملے کی تجویز۔ واقع ہونا لڑائی کا برا عظم میں۔ عہد نامہ مقام الم کا۔ لڑائی آسٹر لٹز کی۔ پریشا سے لگاڑ ہونا۔ لڑائی جنیا کی۔ روس سے لگاڑ ہونا۔ لڑائی آئی لاک کی۔ ٹکٹ کے مقام پر عہد و پیمان منعقد ہونا۔ نیپولین کا سخت محصول لینا۔ برتاو نیپولین کا برا عظم میں لڑائی کی مصیبتیں۔ نیپولین کے شہنشاہ ہونے سے پہلے فرانس اور انگلستان لڑائی کے شعلے مشتعل ہوئے۔ ہم اس رسالہ کے اختصار کی وجہ سے اولن مباحثوں میں پڑنا نہیں چاہتے جبکہ مختلف مورخوں نے آئینہ کی صلیح ٹوٹنے کا باعث بیان کیا ہے مختصر یہ ہے کہ نیپولین نے جو برا برا عظم کی بعض چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے ساتھ اختیار کیا اوس سے یہ بات علامہ ثابت ہو گئی کہ منہورا و سکی بلند نظری میں کچھ کمی نہیں ہوئی اور صلیح سے اوسکی صرف یہ غرض ہے کہ اس فرصت میں اوسکو آئندہ فسادوں کے واسطے بری اور بحری فوج بھرتی کر نیکا موقع ملتا آوے اسلیئے وزیر اے انگلستان نے بہت سے ممبران پارلیمنٹ کے اتفاق اور بہت سے لوگوں کی عام راج کی شرکت سے مجبوری یہ تجویز قرار دی کہ گو لڑائی کرنا بہت افسوس کے قابل ہے لیکن یہ بات بھی نہایت ضرور ہے کہ نیپولین کی بڑھی ہوئی طاقت

فرانس اور انگلستان میں پھر مخالفت کا شروع ہونا

رجا یا گیا تھا واقع ہوئی۔ توپ جو وقت گرجا میں داخل ہوا پانسو  
 گولیوں کے ساتھ حاضر تھے جنہوں نے بہت خوش الحانی کے ساتھ مگر  
 بالکل بے محل انجیل کے یہ الفاظ گائے تو سب پیر تو سب پیر۔ جب  
 وقت آیا کہ نیپولین کو تاج پہنایا جاوے تو توپ تاج کو گدی سے  
 اٹھانا چاہتا کہ نیپولین کے سر پر رکھے لیکن نیپولین نے خود اپنے  
 ہاتھ سے اوسکو اٹھاکر اپنے سر پر رکھ لیا اور بعد اوسکے نیپولین  
 اوس تاج کو اپنی بی بی جوزیٹین کے سر پر رکھا جو اوس موقع پر چشم برآب  
 ہو گئی۔ جاہ و شہر اور رونق جب قدر ہونا ممکن ہے سب کچھ اوس موقع  
 دنیا تھی لیکن باوجود اس تمام ساز و سامان کے ناظرین کی نظر و بین  
 اور اسی چہار ہی تھی۔ تھیون نے باؤار بلند یہ صد آئین بلندین  
 نیپولین شہنشاہ فرانس کا۔ نیپولین شہنشاہ فرانس کا۔ تو نچا توکی  
 گرج اور فوج کے غافلہ خوشی سے ہوا گونج گئی۔ نیپولین کی مراد  
 براکتی اور جس بات کی اوسکو مدت سے تمنا تھی وہ اب اوسکو  
 حاصل ہوئی فقط



بادشاہ کے وقت میں بھی ایسی ہی دھوم دھام ہوئی تھی خیرانس کا  
شاہی تاج اوس کے سر پر کھا گیا تھا لیکن ان دونوں تقریبوں میں  
اس قدر فرق تھا کہ شاری کی رسم پیرس میں نہیں ہوئی تھی بلکہ روم کے  
گرجا سینٹ پیر میں ہوئی تھی اور نیپولین کے واسطے خود پوپ  
روم سے آیا۔ نیپولین کی اس عزت کو جو اس طرح بڑا و سکو و بگمی پورے  
تمام روم میں کھٹھاک ملکوں کی پوشیدہ حسد ساتہ دیکھا۔ نیپولین نے  
پوپ کی عیشوائی کے واسطے نہایت مرتبہ پر اہتمام کیا۔ کوہ ایلڈیس  
راستے جنہر سے پوپ گزرنے والا تھا وہاں کے ذریعہ سے برابر  
اور بے نظر کر دیے گئے تھے۔ اور جب پوپ پیرس میں پہنچا تو اس  
محل میں وارد ہوا جو اوس کے واسطے پہلے سے مرتب کیا گیا تھا تو اس نے  
پنی خواہ گاہ کے گردن کو نہایت نفاستہ اور نہایت کوشش کے ساتہ  
بیک ٹھیک اوس ہی طرز پر آراستہ پایا جس طرح اوسکی خواہ گاہ میں  
م میں تھیں ۔

یہ رسم تحت نشینی کے واسطے بڑے بڑے ٹھاٹ درست کیے گئے۔  
لیکن کالیاس اوس وقت اوس روش و انداز کا تھا جو بندہ یوں  
میں رائج تھا اور جسکو نیپولین کے زمانہ کے ایک نہایت مشہور  
لکھنے کے تیار کیا تھا۔ پوپ کے تمام حصوں سے ایک بڑا مجمع  
روم کے دیکھنے کے واسطے جمع ہو گیا تھا جو نو ٹریڈیم کے گرجا میں  
بند برس پیشتر انقلاب کے دنوں میں عقل و تدبیر کی دیہی کا میلہ

نیپولین نے اس بات کا بھروسہ کر کے کہ اس کو سب لوگ دل سے عزیز  
 رکھتے ہیں اور ایک مجوزہ گورنمنٹ کے نمونے سے اون لوگوں کا  
 ایک بڑا حصہ مست ہو گیا ہے تمام لوگوں سے اس بات میں عام  
 رائے لینا چاہا کہ کانسل کا غدرہ نیپولین کے جیتے جی تک قائم رہے  
 نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ جو کچھ اوس نے خیال کیا تھا وہی وقوع میں آیا  
 منجملہ بیٹیس لاکھ ستاون ہزار آٹھ سو پچاسی ایون کے بیٹیس لاکھ آٹھ سو  
 دوسوا ولسٹھہ راین نیپولین کے مفید مطلب دی گئیں اور جب ہی یہ خبر  
 عام طور پر مشہر ہوئی جا بجا بہت سا روپیہ لوگوں نے جمع کیا اوسکے بعد  
 دو برس میں نیپولین کے خوشامدیوں نے زیادہ تر تحریک اس باب میں کی  
 کہ نیپولین کو شاہنشاہی کا خطاب ملنا چاہیے اور فرانس کا تاج تخت  
 اوسکے خاندان میں نسلاً بعد نسل قائم رہے۔ نیپولین کی حیرت انگیز  
 لیاقتوں کے سبب سے تمام قوم نیپولین پر فریفتہ ہو رہی تھی اسلئے  
 جس قدر لوگوں نے نیپولین کے حین حیات کانسل ہونے کی بابت  
 منظوری کی تھی اوس سے زیادہ آدمیوں نے اوسکی بادشاہت  
 کے واسطے رضا مندی ظاہر کی +

نیپولین نے اپنی توجہ تمام تر اس باب میں صرف کی کہ اس موقع پر جہاں  
 ہوسکے دھوم دھام کیا وے اور اس معاملہ میں وہ یہاں تک کامیاب  
 ہوا کہ پوپ بھی اوسکی تخت نشینی کے وقت روم سے واپس  
 تشریف لایا۔ بہت سی صدیوں قبل اسکے ساری میں ایک مشہور

اوس رسالے میں مصنف نے نیپولین اور قیصر اور کرام وں کا مقابلہ کیا اور نیپولین کی بہت کچھ تعریف و توصیف لکھی اور یہ بھی لکھا کہ نیپولین ایک ایسا آدمی ہے جسکے واسطے چاہیے کہ فرانس ہمیشہ کے لئے پوری طاقت عنایت کرے نیپولین نے جب دیکھا کہ یہ رسالہ لوگوں کو کچھ پسند نہ آیا تو خود بھی بظاہر اپنی ناخوشی ظاہر کی اور فوجی کو اپنے سامنے طلب فرما کر بناوٹ سے یہ حکم دیا کہ اس رسالہ کے مصنف کو گرفتار کرے۔ فوجی جب نیپولین کے حضور سے چلا آیا تو اسے کہتا کہ اسے اور زیادہ خرابی پیدا ہوگی فوجی کا بیان ہے کہ میں نے لیوسین سے یہ کہا تھا کہ اس رسالہ کا چھاپنا مناسب نہیں ہے تو وہ اوس رسالہ کا اصلی مسودہ نکال لایا میں نے دیکھا کہ اوس میں اصلاحیں اور کچھ زیادہ عبارتیں خاص نیپولین کے قلم کی لکھی ہوئی موجود تھیں۔

نیپولین نے یہ دیکھ کر کہ یہ مقصد کچھ اچھی طرح سے متحرک ہوا اس نے اوس اولوالعزم اراف کو بلاتوی کر دیا تاہم اون دونوں کو نسلوں یعنی مجلس امرا اور مجلس وکلاء عام رعایا نے نیپولین کی پوشیدہ خواہشوں سے مطلع ہو کر نیپولین کی خاطر اور رعایت سے آخر کار یہ تجویز کی کہ نیپولین اوس برس کے واسطے عہدہ کانسل پریمور کیا جاوے۔ نیپولین اس بات سے بدل آزرده ہوا کیونکہ اوس کے واسطے اس عہدہ میں وسعت نہیں دی گئی اور بظاہر اشرم سے اپنی اس وسعت طاقت کے قبول کرنے سے اس وقت تک انکار کیا جب تک کہ رعایا بھی اس اتفاق پر

نیپولین نے اوبسکے قتل میں یہ مصلحت سمجھی کہ بادشاہی خاندان کی طرف  
 آئندہ اپنے قتل کا دغہ نہ بٹ جاوے اور پھر مارے خوف کے کوئی اور  
 طرف داری کی جرأت نہ کر سکے۔ تاہم معاملہ جو پیش آیا اوسپر کچھ تاویل  
 نہیں ہو سکتی۔ یعنی کم سے کم اتنا تو ضرور ہے کہ ایک بیگناہ آدمی کا خون  
 بہت سنگدلی کے ساتھ ہوا۔ اس ہیئت ناک واقعہ کے بعد جو نیپولین  
 ظہور میں آیا نیپولین نے افسوس سے باور بلند یہ کہا کہ ہمارے ہاتھوں  
 یہ معاملہ محض ایک گناہ بے لذت ہوا۔ اس کے جواب میں اوسکے ایک  
 بے رحم وزیر صغیہ پولیس نے عرض کیا کہ خیر گناہ تو جیسا ہوا ویسا ہوا  
 لیکن ہاں یہ معاملہ مصلحت علی کے لحاظ سے البتہ بہت قبیح ہوا۔ اس  
 ماجرم کے سبب سے تمام یورپ کو نیپولین کے چال و چلن پر غصہ آیا۔  
 مشرقی صاحب انگلستان کے وزیر اعظم نے یہ کہہ کر گویا ایک عام راک  
 ظاہر کی کہ نیپولین کو اس حرکت سے اس قدر نقصان پہونچا ہے جو  
 مخالفانہ لڑائیوں سے برسوں میں بھی نہ پہونچتا +  
 وہ لالچ جسے نیپولین کو براہیگمتہ کیا اور جس کے سبب سے نیپولین نے  
 اس بیگناہ خون سے اپنے ہاتھوں کو آلودہ کیا فرانس کا شاہی تاج  
 جسکا نیپولین جی جان سے خواہشمند تھا۔ تین برس تک اوسکا  
 خطاب کا نسل رہا اور اس لیے شروع سے نیپولین کا مقصد یہ تھا کہ  
 اوس عہد کی میعاد میں وسعت حاصل کرے۔ اوسکی بیانی لیونین  
 خود نیپولین کی تحریک سے ایک رسالہ لکھا اور مصنف کا نام ظاہر کیا

شہادت پیش ہوئی اوس سے اوس سردار پر بہت ہی کم الزام ثابت ہوا  
 یہاں تک کہ وہ سردار برطانی کے قابل ہو گیا۔ غالب یہ ہے کہ اوسکی طاقت  
 اور شہرت کے سبب سے نیپولین کو اوس کے ساتھ رقابت پیدا ہوئی اور  
 اس لیے اوس نے یہ چاہا کہ اس حیلہ سے اپنے رقیب کو ٹھکانے لگا دے  
 تاہم موریہ کے واسطے کوئی سزا تجویز ہوئی ججون نے علامہ نیپولین سے  
 کہا کہ اگر آج ہم اس سردار پر قصاص جاری کر دیں تو کل پھر ہم کو کون  
 بری کرے گا۔

اور بھی چند بدنامیاں اسی قسم کی نیپولین پر قائم ہیں اور وہ یہ ہیں  
 کہ نیپولین کا قدیمی ہم مکتب پیکر و قید خانہ میں مرا جیکے سب کو گونگو  
 یہ شبہ ہوا کہ نیپولین نے خود اوسکو مروا ڈالا لیکن سب سے زیادہ سخت  
 علامہ نیپولین کی سنگدلی کے حالات میں ڈیوک ڈی انگیبین کا قتل ہے  
 جس نے شریعت آدمی پر غلط خیالات اور جھوٹی شہادت کے ذریعہ سے  
 الزام لگایا گیا کہ وہ قدیم شاہی خاندان کی سازشوں میں شریک تھا  
 لیکن کے کچھ سواروں سے نیک بیک اوسکو ایسی حالت میں جا پکڑا  
 کہ وہ ایک دوسرے ملک میں مقیم تھا اور اوسکو فرانس میں لے آئے  
 لے آئے سے تھوڑی دیر بعد پوشیدہ عدالت کے ذریعہ سے اوسکی  
 ت عمل میں آئی اور کوئی موقع اوسکو ایسا نہ ملا کہ اپنی بے قصوری  
 رتا اور بہت و مشیائہ پن کے ساتھ گولی سے مار دیا گیا —  
 ی انگیبین بوریس کے جلا وطن خاندان کا ایک رکن تھا

کسی دھوکہ سے قتل کر دیا جاوے اگرچہ بنیان ہوا ہے کہ بوریس کے  
 خاندان کو اس سادش کی مطلق اطلاع تک پہنچی نہ  
 ایک شام کو نیپولین کی سواری حسبِ معمول فرانس کی ایک ٹنگ ٹرک  
 پر گزر کر گدڑی اور وقت نیپولین نیند میں تھا کہ دفعۃً ایک سخت اور  
 مہیب آواز سے جو ایک تو سچانہ کی سی آواز معلوم ہوئی چونک پڑا اور  
 درحقیقت یہ آواز اونس باروت کے چھوٹنے کی تھی جو نیپولین کے  
 مخالفوں نے ایک بڑے پیرو میں بھر کر عین راستہ کے سرے پر  
 رکھ دی تھی اس باروت کے اڑنے سے آٹھ آدمی جان سے  
 مارے گئے اور اٹھائیس خستہ و مجروح ہوئے۔ نیپولین کی سواری  
 کھڑکیاں بھی اسی صدمہ سے پاش پاش ہو گئیں اور اگر اتفاقاً  
 یہ نہوا ہوتا کہ اوسکا کو جوان سواری کو اور وقت معمول سے زیادہ تیز  
 ہانکے ہوئے جاتا تھا تو نیپولین بھی اس موقع پر غارت ہو جاتا۔  
 دوسرے موقع پر شاہی خاندان کے آدمی ایک اور سادش دست  
 کرنے کی غرض سے پیرس میں آئے اور ناکامیاب رہے لیکن اس  
 دوسرے واقعہ کے سبب سے نیپولین کے آئندہ کے واسطے وہ  
 تدبیریں برتن جس سے نیپولین کی خصلت پر بدنامی کا دھبہ پڑتا  
 ایک سو سالار سے موریا جو سپاہ کی نظروں میں ایسا ہی عزیز تھا  
 جیسا نیپولین اور پھر اس جرم کی تحقیقات ہوئی کہ گویا وہ بھی  
 مر یا کرنے والا ہے لیکن تحقیقات کے وقت جو

ترنگون پر غالب تھی جو آدمیوں میں موجود ہوتے ہیں \*  
 جو لوگ بونا پارٹ کی ترقی کے حالات کو بغور دیکھتے بھلتے رہا کرتے  
 تھے وہ یورپین کے اوس شاہی خاندان کے واسطے لوگ تھے جو  
 انقلاب کے دنوں میں جلا وطن ہو گیا تھا۔ ان جلا وطنوں میں سے  
 کچھ لوگ جو انگلستان اور اور ملکوں میں جا رہے تھے وہ نیپولین کی  
 نوازش ہائے مصلحت ملکی سے پھر فرانس میں آکر آباد ہو گئے۔  
 نیپولین نے اون سخت قانونوں کو جو کنولوش سے اون جلا وطن  
 لوگوں کے برخلاف جاری کیے گئے تھے منسوخ کر دیا اور انکی بہت سی  
 ایجاد جو گورنمنٹ فرانس نے ضبط کر لی تھی پھر انکو واپس کر دی۔  
 جلا وطن خاندان جو انگلستان میں مقیم تھا اوسے نیپولین سے  
 خط و کتابت کے سلسلہ کو جاری کیا اور نیپولین کی طبیعت کو اس  
 بے مین ٹھوکانہ وہ انکی بادشاہت بجا لہوئے میں انکو کچھ مدد  
 دیکھا یا نہیں۔ بونا پارٹ نے اس درخواست کو نامنظور کیا اور اسکو  
 وض میں یہ چاہا کہ اون شاہزادوں کو اٹلی میں ایک بڑی رہت  
 مایت کرے اور علاوہ اسکے ایک پیش قرار وظیفہ بھی اس شرط سے  
 یا منظور کیا کہ وہ شاہزادی فرانس کے شاہی تخت کو استحقاق سے  
 مست بردار ہوں لیکن اون شاہزادوں نے اس شجور کو منظور کیا  
 نہ ہی درخواست کی نامنظوری سے شاہی خاندان نیپولین سے  
 وہ خاطر ہو گئے اور اون میں سے بعض نے یہ ارادہ کیا کہ نیپولین

کہ لوگوں کو اکثر اوسکے منصب سے فرا آجاتا تھا۔ اوسکی محالوں میں سے  
ایک محل بڑی شان و شوکت کے ساتھ مرتب کیا گیا تھا اوسکے علاوہ  
کے وقت نیپولین نے ایک مسیری میں سے ایک سنہری پھندا کاٹ کر  
اپنی جیب میں ڈال لیا اوسوقت نیپولین کی اس حرکت سے اوسکے ہر  
مہبت متعجب ہوئے لیکن چند روز کے بعد نیپولین نے ایک دوسرے  
اونہی مکان پر سے کچھ کم قیمت پر خرید کیا اور جن لوگوں نے اوسکا مکان  
تعمیر کیا تھا اونسے یہ جھگڑا کیا کہ اونہوں نے اوس مکان کی لاگت  
زیادہ لی ہے۔ اس کتاب کے موزع نے بحیثیت خود تجھنے کی ایک فروخت  
کی ہے جو نیپولین کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اوسکے خانگی اسباب کی درستی  
کے باب میں تھی وہ فرو بھی ایک اعجوبہ تھی۔ دیکھنے میں مختصر لیکن خوب  
استحکام کے ساتھ تفصیل میں کی گئی تھیں۔ مجوزہ رقموں کی ایک تہائی کو  
سب کام پورا کر دیا گیا تھا اور باقی دوثلث لاگت ایسی خوبصورتی کی  
ساتھ تخفیف کی گئی تھی گویا اوسکی کچھ ضرورت ہی نہیں ہوتی تھی۔  
نیپولین کی نگاہ اگرچہ ظاہر میں اس قدر سخت معلوم ہوتی تھی لیکن  
روپیہ کا لالچ اوسکو ہرگز نہ تھا وہ بہت کچھ روپیہ اپنے ساتھیوں پر  
تقسیم کرتا تھا اور تجارت کو ترقی دینے کی عرض سے بڑے بڑے کارخانے  
نہایت بڑے اخراجات کے ساتھ قائم کرتا تھا۔ تاہم وہ اپنی ذات  
نہایت سیدھا سادھا اور کفایت شعار رہا مگر اوسکی بلند نظر می  
حواد کے تمام معمولوں پر غالب تھی اون تمام کسرا دون اور



نہیں ہوئے دیتا۔ نیپولین باوجود اس بات کے کہ بڑے بڑے اہم معاملات کا متحمل ہو رہا تھا لیکن بااہنہ اون چھوٹے چھوٹے معاملات پر بھی وہ متوجہ رہا جو اسکو پیش آتے رہے۔ عام وقرون کو محض ایک بھی اس خیال سے اپنے فرض کو ادا کرتے تھے کہ بادشاہ اونکے کام کا نگران حال ہے اور کسی نہ کسی وقت ہمارا کام ضرور اوسکی نظر سے گزر گیا ہو۔ خانگی معاملات میں بھی نیپولین اونٹھیں اصولوں پر چلتا تھا وہ اپنے سچ کے حاملوں کو بھی ایسے اچھے طریقے سے جانچا کرتا تھا

حاصل ہو تو ہم صبر مضمون کی طرف چاہیں اپنے خیالات کو مائل کر سکتے ہیں اور بہت استقلال کے ساتھ اور بہترین اور سپر قائم رہ سکتے ہیں۔ طبیعت کی یہ حالت تمام اخلاقی حالات کی بنیاد ہے اور ایسی تربیت سے غفلت برتنے میں طبیعت کی قوت اور خفیف باتوں میں ضائع ہو جاتی ہے جو پیش آتی رہتی ہیں یا بقاء تخیلات اور فریبوں کے سبب طبیعت کو ولعب میں مصروف ہو جاتی ہے اور یہ لغو خیالات اوسکی عالی مقصدوں کے ہرگز نمایاں نہیں ہوتے۔ پس طبیعت کی اونٹھوں کو ٹھیک رکھنا اور اس پر خوب اثر جسے قائم ہونا یہی اون تمام باتوں کی بنیاد ہے جو ہمارے جملہ عالی اور عمدہ پائی جاتی ہیں جو شخص اوسکو اچھی طرح سے کام میں نہیں لاتا اور جو اتفاقی خیالات اوسکو پیش آویں اونکے لحاظ سے اور اون خارجی معاملات کی نظر سے جیسے طبیعت ہمیشہ متوجہ ہو جاتی ہے پریشان خاطر ہو جاتا ہے وہ اپنے اون نہایت برے بڑے فائدوں کو خطرہ میں ڈالتا ہے جو ایک عاقل اور اچھے خلیق آدمے ہونے سے متعلق ہیں۔

اسے روشنی طبع تو برین بلا شادی ہے ان سکڑے بون کو ہر وقت جب ضرورت  
 ہوتی تھی حاضر ہونا پڑتا تھا اور بعض اوقات ایسا اتفاق بھی ہوتا تھا  
 کہ وہ کئی کئی راتوں تک برابر کام کرتا رہتا تھا۔ ایک موقع پر اتفاق سے  
 کوئی سکڑی بہت کسیند ہو کر انہی جگہ پر سو گیا تھا جب اس کی آنکھ  
 کھلی تو اس نے دیکھا کہ اس کا آقا یعنی نیپولین خود اس چٹھی کو  
 اپنے ہاتھ سے پورا کر رہا ہے جس کو وہ سکڑی لکھتے لکھتے سو گیا تھا۔  
 یہ بات خاص نیپولین کی ذات کے واسطے مخصوص تھی کہ وہ اپنے  
 تواریہاں تک قابو رکھتا تھا کہ جب اس کا جی چاہتا تھا اس کو  
 غنیمت آجاتی تھی نیپولین اس مشقت اور ورزش کے فائدہ کی قدر  
 کو بخوبی سمجھتا تھا جس کے سبب سے طبیعت اس بات کی عادی ہو جاتی  
 ہے کہ جس کام پر اس کو مصروف کیا جاوے اسی طرف لگی رہے  
 اور اس کی طرف بٹنے نہ پاوے نیپولین کی یہی بے با عادت اس  
 بات کا بڑا سبب تھی کہ وہ اس قدر کام بہت آسانی سے انجام دیتا تھا  
 چنانچہ نیپولین کہا کرتا تھا کہ میرا دل درازوں کے مانند ہے اور میں  
 ایک مضمون کو میں کہتا ہوں اور جب اس کو ختم کر لیتا ہوں پھر  
 بند کر کے رکھ لیتا ہوں اور اس لیے میں اپنے خیالات کو منتقل  
 یہ ضبط نفس جو نیپولین سے ظاہر نہایت بے با چیز ہے اور اس سے ایک  
 مشہور موجد کی مفصلہ ذیل رائے کو ثابت ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ عقل و فہم کی  
 تربیت کی تمام بنیاد اس بات پر ہے کہ آدمی اپنی طبیعت پر قادر ہے اگر یہ بات

۱۱۵  
 نے مین جبکہ اب ہم بہت محنت سے دوبارہ قائم کرتے ہوئے ہیں

فرائین مین :  
 اور بہت سی تبدیلیوں کی وجہ سے جنگا باجٹ نیپولین ہوا اور اس کا  
 کامل محنت اور فکر کے سبب سے جو نیپولین نے نہایت مشکل موقع پر  
 طاہر کی تمام یورپ کی آنکھیں اوپر لگی ہوئی تھیں۔ تمام لوگ اسے  
 آدمی کی بہت کان محنتوں پر تعجب کرتے تھے جسے نزدیک کسی محنت  
 کی بھی کچھ حقیقت نہ تھی۔ اس کے حضور مین بہت سے سکریٹریوں کی  
 قوتیں کام کرتے کرتے صلب ہو گئیں اور وہ خود کبھی عاجز معلوم  
 نیپولین کہا کرتا تھا کہ محنت میرے عناصر میں سے ایک عنصر ہے  
 مین اوسے کے واسطے پیدا ہوا ہوں مجھے وہ انتہا تو معلوم ہو گئی ہے  
 جس سے آگے میرے ہاتھ نہیں جاسکتے لیکن اپنی محنت کی قوتوں کی  
 مین کوئی حد بیان نہیں کر سکتا۔ مین نے اپنے سکریٹریوں کو کثرت  
 محنت سے موت کے قریب قریب پہنچا دیا۔ نیپولین کے سکریٹریوں کی  
 قدر و منزلت پر کوئی حسد نہیں کر سکتا تھا خلیج اسی عہد کی کثرت کاری  
 بدولت اس کے سکریٹری دیرین کی تندرستی مین بھی خراب ہو گیا۔ اور  
 جو لوگ بعد اس کے اس عہدوں پر مامور ہوئے انھوں نے بھی  
 ویسا ہی صدمہ اٹھایا اور چونکہ ان سکریٹریوں کا کام نہایت اہم و  
 کام ہوتا تھا اس لیے نیپولین نے ان کو اور کسی محرر کے کھنکھنے کی قطعاً  
 کر دی تھی تاکہ کوئی راز فاش نہ ہوئے اور اس سے یہ بھی مطلع ہو

قیدی کو پانی لگنے کو ہوتی تھی رو میں تھک پادری اور اس کے پاس جا  
 تھے اور وہ مجرم اول پادریوں کے حضور میں اپنے گناہ کا اعتراف  
 کر کر اپنے گناہ کی معافی چاہتا تھا اور وہ پادری اس پر ظاہر کو دیکھ کر  
 سمجھتا کہ یہ تھارے گناہ سمجھتے گئے۔ نیپولین اس طریقہ پر راضی نہ ہوا  
 اوسنے یہ سمجھا کہ اس سہل طریقہ میں علانیہ گناہوں کی معافی سے  
 اور لوگوں کو بھی اذیت کا جرم کی جرأت ہوتی ہے اور یہ ایک بڑا  
 خطرناک اثر ہے پس نیپولین نے قطعی یہ حکم دیدیا کہ سچائی دینے کے  
 وقت پادری لوگ مجرم کے پاس نہ جایا کریں اسلئے ہذا القیاس اور  
 بہت سے طریقوں میں بھی نیپولین نے اس بات میں کوشش کی کہ  
 پادریوں کے اوس اختیار کو روکے جس کے سبب سے ہر ایک سناہ میں  
 مدبران و مصلحتان سلطنت کو دشواریاں اٹھانا پڑی ہیں۔ گرجا سے  
 ٹورڈیم میں جب اول ہی اول جماعت کی نماز ہوئی تو نیپولین مع  
 اپنے چند بڑے بڑے افسروں کے اوس جماعت میں شریک ہوا  
 جبکہ وہ پسینے میں لپکتا تھا سمجھا بوجھا کر اپنے ساتھ لیا ان افسروں نے اوس  
 نماز کی حقارت ظاہر کرنے میں کچھ وسواس نہیں کیا۔ نیپولین نے  
 اول سرداروں میں سے ایک سردار سے دریافت کیا کہ آجکی اس رسم  
 کی بابت تم کیا خیال کرتے ہو اس نے جواب دیا کہ سبحان اللہ ایک  
 بہت اچھا تا مشا تھا اور اس جلسہ کی کامل رونق میں صرف ایک سرگرمی  
 کو روک کر ان آدمی موجود تھے جنہوں نے اس مذہب کے توبہ والا

کسی شخص کو جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب سچ ہے

کاروانج بھی نہایت مرتبہ برقرار رہے۔ اور یہ بات بھی اچھی طرح  
 سمجھا کہ سنگا مہ کے وقفوں سے فرانس میں حالت کفر میں دو بی  
 ملی ہے اور اس حالت میں تبدیل ہونا بہتر ہے۔ اس طرح برہمنی  
 علامات کی طرف اور اسکی علامت توجہ دیکھ کر اس کے بد دین رفیقوں کو  
 ریشانی واقع ہوئی۔ نیپولین نے ان لوگوں کے جو آپ میں بہت  
 استقلال کے ساتھ بیان کیا کہ مذہب ایک ایسا اصول ہے جسکی  
 کسی رنگ میں انسان کے دل کو مرغوب ہونا چاہیے مذہب کی شہر نیپا  
 کھوونہ کے واسطے کوشش کرنا محض بیفائدہ بات ہے اسی زمانہ  
 میں ایک دن اتوار کو شام کے وقت نیپولین اکیلا اٹھل رہا تھا اسکا  
 بیان ہے کہ اسی وقت میں رول کے گرجا کے گھنٹے بجنے شروع  
 ہوئے جبکی آواز سے میرے دل پر بہت اثر ہوا اور اس آواز کو سنتے ہی  
 اوائل عمر کے خیالات میرے ذہن میں حاضر ہو گئے پس جب میرا یہ  
 حال ہوا تو اور لوگوں کا خدا معلوم کیا حال ہوتا ہوگا ؟  
 اس میں مذہب رومن کیتھولک پھر قائم ہونے کے وقت بہت ہی  
 احمقین اور مذہب کی قوت کے مقابلہ پر پیدا ہوئیں۔ نیپولین  
 اس عہد نامہ میں جو اسنے پوپ کے ساتھ کیا یہ شرط کی تھی کہ پڑے  
 افسر و کا تقرر گورنمنٹ کے اختیار میں رہے اور پوپ کے وہ  
 تم فرمان جنگو نیپولین منظور نہ کرے گا فرانس میں جاری نہونگے  
 فرانس سے فسوخ کیے جاونگے۔ دستور یہ ہو رہا تھا کہ کسی

بے دینی کے اصول نیپولین کے ابتدائے عروج میں نیشل کنونشن سے  
 ظاہر ہوئی تھی اور اسے بہت بڑے نتیجے پرورش دیتے تھے یہاں تک کہ  
 شائع میں جب ڈاکٹر لوگ صاحب اور اور صاحبان انگریز دار الخلافہ  
 پیرس میں وارد ہوئے تو انکو تمام دینی تلاش میں کتب فروشوں کے یہاں  
 بیبل مقدس کی صرف ایک جلد فرانسیسی زبان میں دستیاب ہوئی۔  
 انگریز اس کتاب نے خاص نیپولین کے اس طریقہ سے عداوت سے  
 مصر میں بتایا یہ بات دریافت کی ہوگی کہ وہ اپنے مذہبی اصول سے کس قدر  
 بے بہرہ تھا۔ نیپولین نے ایک موقع پر بیان کیا کہ ہر ایک پھر سے  
 خدا کا واحد ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا اور  
 یہ بات کہ میں کہاں سے آیا اور کہاں جاتا ہوں اور میں کیا ہوں  
 میری اور اک سے باہر بات ہے۔ نیپولین علانیہ کہا کرتا تھا کہ میرے  
 دلیں کس طرح ان عقائد کی جگہ ہو سکتی ہے جب کہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ  
 بہت سے وہ لوگ جنکا کام حکمو و عطا کرنے کا ہے بیوہ تقریریں اور  
 برے برے کام کرتے ہیں۔ میں بہت سے ایسے پادری دیکھتا ہوں  
 جو ہمیشہ یہ بات کہتے ہیں کہ ہماری بادشاہت دنیا کی سب سے زیادہ  
 نہیں ہے اور باوجود اسکے کہ کچھ ان کے ہاتھ پلے پڑ جاتا ہے اور کو  
 موکار جانتے ہیں +

نیپولین اگرچہ اس طرح پر اپنی ذات سے کسی مذہب کا معتقد نہ تھا  
 لیکن با اس مہمہ وہ یہ خوب سمجھتا تھا کہ لوگوں کے حسن معاشرت کو لیے

اور انقلابیوں کی لڑائیوں کے سبب سے جو جہالت اور ناشائستگی فرما  
 میں پھیل گئی تھی اس کے لحاظ سے بہت غنیمت سمجھا۔ نپولین نے  
 گورنمنٹ کی طرف سے جو چھ ہزار فرانسیسی طلب علموں کے واسطے  
 مقرر کیے اور اس ذریعہ سے اس کی تدبیر کا بہت بڑا اثر تعلیم کے کام میں  
 ہو گیا۔ نپولین نے اول فضول خرمیوں کی عادتوں کو جو اس کی طالب علمی  
 کے زمانہ میں تمام مدارس میں برقی جاتی تھیں ترمیم کر دیا اور اس کی جگہ  
 تعلیم کا ایک ایسا سلسلہ قائم کیا جس سے طالب علم محنت اور مشقت کے  
 عادی ہو جاویں۔ سرداروں کے لڑکے جو مدارس میں تعلیم پاتے  
 تھے ان کو یہ بتلایا جاتا تھا کہ اپنے گھوڑے کی نعل خود آپ باندھیں  
 اور علاوہ اسکے سائیس کے اور کام بھی خود آپ انجام دیں اور ساڑ  
 کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ مغز طبقہ کی لڑکیوں کے واسطے  
 علمی رہ مدرسے قائم کیے گئے تھے ان میں جو لڑکیاں جوان ہوتی تھیں  
 ان کو قطعی یہ حکم تھا کہ مختلف قسم کے اشیاء جو خانہ داری کے واسطے  
 درکار ہوتی تھیں خود اپنے ہاتھ سے بنا دیں اور تمام عیاشیوں اور  
 فضول خرمیوں سے ان کو قطعی منع کیا گیا تھا تاکہ بہت جفاکشی اور  
 تکلیفوں کی خوگر ہو جاویں اور گھر کی اچھی منتظم بیبیاں بن جاویں +  
 نپولین کی وہ تدبیریں جن کے ذریعہ سے اس نے فرانس کے  
 لوگوں کی حالت میں ترقی بخشنا جایا اور جن کے ذریعہ سے اس نے یہ  
 ارادہ کیا کہ فرانس کا قومی مذہب رہے بلا شبہ بہت مشہور ہیں جو

فرانس میں ان دنوں کچھ کھانا تو بھی ذریعہ تیار کیا

بے متعجب کر دیتا تھا۔ اس زمانہ کے بعد نیپولین پھر اس بات کا شاکہ رہا کہ باوجود اسکی تمام کوششوں کے جو اسنے قانون کے سہل اور عام فہم کرنے میں کیے پھر بھی مقننون نے اسکو اکثر پیچیدہ کر دیا۔ نیپولین نے کہا کہ میں نے اول میں خیال کیا تھا کہ تمام قوانین ایسے مختصر اور صاف اور ریاضی کے مانند ثابت اور محقق ہو جائیں ممکن ہیں جن سے ہر آدمی جو اوقاف و قانون کو دیکھے خود انکا مطلب سمجھ لے لیکن اب سمجھ کر یہ یقین ہو گیا کہ میرا یہ خیال بالکل لغو ہے اور متفنان زمانہ کی پیچیدار رائیں کبھی اسکو صاف نہونے دینگی اور مقننون کے نزدیک ایسا ارادہ کرنا خیالی پولاؤ پکانا ہے۔ نیپولین اپنے مجموعہ قوانین کے مشہر کرنے کے بعد جو نہایت ہی سلیس عبارت میں لکھا گیا تھا اس بات سے بہت رنجیدہ ہوا کہ مقننون نے اس کے مجموعہ پر بھی اپنی لیاقت بگھارنے کے واسطے شرحیں کہنی شروع کر دیں اور اس کے معنی بیان کرنے شروع کیے ہیں۔ نیپولین نے ان لوگوں سے جو اس کام میں اس کے شریک ہوئے تھے کہا کہ اسے صاف جو ہم نے بری وقت سے آج اس کے اس طویلہ کو صاف کر دیا ہے اب برابر بخدا دوبارہ اسکو غلط مت کرو۔

اس کے نیپولین عام تعلیم کی طرف متوجہ ہوا اور اپنی توجہ سے تعلیم کا یہ سرشتہ قائم کر دیا یہ سرشتہ اگرچہ بوجہ کمالات تھا ایک مہینہ میں سے تیس دن تک رہتا تھا اور اس کے طویلہ میں برسوں کا قیام جمع رہتا تھا۔



جسکے ذریعہ سے اولاً عدالتوں کے فیصلوں میں باہم تناقض اور مخالفت نہوا کرے۔ نیپولین نے جو قوت فرانس کے قانون میں برہم کرنے کا قصد کیا اور سو قوت وہ قانون نہایت اہتر حالت میں اور نہایت منتشر تھا اور جن لوگوں کو اس سے کام پڑتا تھا ان کے لیے بڑی نا اہلیوں کا منہج ہو رہا تھا۔ مقدمہ معاملہ والوں کو اس اہتری کے سبب سے بڑی حیرانی اور وقت واقع ہوتی رہتی تھی۔ نیپولین کے زمانہ سے پہلے بھی مروجہ قواعد کی تبدیلی کی بہت بڑی ضرورت لوگوں کو معلوم ہوتی تھی لیکن وہ سب کام ان لوگوں کے نزدیک میں ایسا دشوار تھا جیسے سرکاری کاموں کو مشکل مشکل کام پیش آتے تھے +

نیپولین نے اس کام میں اپنی مدد کے واسطے اس وقت کے چند نہایت مشہور مشہور مقنون کو بھی طلب کیا اور نہایت محنت اور جان کاہی کے بعد نیپولین نے ان پر مطلب میں کامیاب ہوا اور فرانس کے پرانے قاعدوں اور قانونوں کو مختصر صورت میں لے آیا بالآخر نیپولین کی یہ محنتیں مجموعہ قوانین نیپولین کے نام سے مشہور ہوئیں اور یہ مجموعہ اب نیپولین کی فہم و فراست کا ایک پراسن یادگار ہے جو اسکی جنگی فتوحات کے شانوں سے زیادہ عرصہ تک قائم رہے گا۔ نیپولین ان مقنون کے جلاسوں میں جو اس کام پر مامور کیے گئے تھے بہت خوشی سے شریک ہوا کرتا تھا اور انکو اپنے علم اصول قوانین کے ظاہر کرنے سے ہر گز نہیں ایک بڑا مشہور یونانی سردار گڈرازی اور بڑی بڑی کٹھن کام اختیار کیے تھے +

فوجی ان خدمتوں پر مامور کرنا تھا۔ چاہے اسکے کہ وہ مفیدہ کو  
 برفع دفع کریں کثرتہ لوگ اپنی کارگزاری و کھلانے کے واسطے خود  
 فتنہ و فساد کا باعث ہو جاتے تھے۔ اونے سے لیکر راستے تک سب  
 فرقوں میں رشوت جاری ہو گئی تھی نہایت تک کہ جزی فیق نیپولین کے  
 اعلیٰ افسر سے اپنے خاوند کے راز مظاہر کر دینے کے عوض میں ایک بڑا  
 وظیفہ پاتی تھی۔ الغرض انجام ہمت سلطنت میں جو اصول نیپولین  
 برتنا تھا اون سب میں اپنی ذاتی اغراض شامل ہوتی تھیں نیپولین  
 علانیہ اقرار کیا کہ جس قاعدہ سے انسانوں پر حکمرانی ہو سکتی ہے وہ  
 صرف ایک طریقہ ہے یعنی یہ کہ ہر محکوم آدمی کو اسکی ذاتی غرض کی  
 پیٹی پر پانی چاہیے فقط

### باب ششم

کونٹس نیپولین کی قوانین فرانس کے ترمیم کر کے مین۔ او سکی توجہ  
 عام تعلیم پر۔ فرانس میں رومن کتھلیک کا قومی مذہب قرار پانا۔  
 نیپولین کے عادات۔ قتل ڈکوی ڈمی انگیامین کا۔ نیپولین کا بادشاہ ہونا  
 کانسل کے اختیارات حاصل کرنے کے بعد نیپولین جس کام میں  
 اول ہی اہل معروف ہوا وہ قوانین فرانس کا ترمیم کرنا اور اونکے  
 نتائج اور بے ترتیبیوں کو برفع کرنا تھا۔ صوبوں کی عدالتوں اور  
 مصلحت کی پارلیمنٹوں کی کثرت کے سبب سے جو پرانی سلطنت میں  
 بات نہایت ضروری تھی کہ کوئی ایسی تدبیر کی جاوے

اسے میرے عزیز جرنیل جو رائین تم بیان کر رہے ہو اور لکا عمل میں آنا  
 ممکن نہیں ہے میری ہمیشہ سے یہ رائے ہے کہ اگر بالفرض کسی بادشاہ کا  
 انتظام کفایت شعاروں کی کفایت شعاری کے سبب سے ایسا ضعیف  
 ہو گیا ہو جیسے بھڑ بھڑا پتھر تو یہ دیوانے کفایت شعار بد براپنی عقل کی  
 تیزی سے اوسکو اور بھی اس قدر ضعیف کر دینگے جیسے اوس پتھر کو  
 کوئی پس پس کر سر مہ کر دیوے پس اسے سردار تم ان باتوں کو اب  
 رہنے ہی دو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تکونیند آگئی اور تم نے خواب  
 دیکھا ہے جرنیل نے جواب دیا کہ حضور کیا فرماتے ہیں بھلا ایسے وقت  
 میں اور نیند۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ جہاں آپ تشریف رکھتے ہوں  
 وہاں بھر کوئی سو سکتا ہے آپ تو خود ہمارے سونے نڈیوں کے وسط ایک  
 وبال جان ہیں۔ اس حاضر جوابی سے تمام حاضرین جلسہ بے اختیار  
 ہنس پڑے اور راوی کہتا ہے کہ نبیولین خود سب سے زیادہ  
 ہنسنے مار کر مٹھتا ہے

ولیکن نے گورنمنٹ کے جو انتظام اور قاعدے تجویز کیے تھے انہیں  
 یہ بات بہت نفرت کے قابل تھی کہ اوس نے مجبوراً کا بھی ایک  
 شتہ قائم کیا تھا اس فرقہ کی سرداری ایک مشہور آدمی مسے  
 کو عنایت ہوئی تھی جسکے مزاج میں مطلق رعایت اور مروت  
 خلاق نہ تھا۔ اس بکروہ طریقہ سے لوگوں کو اپنے گھروں  
 بادشاہ کو گیا تھا اور ہر قسم کا فریب ہونے لگا وہ لوگ جنکو

لغات سے نیپولین کی کونسل کے اکثر ممبروں نے اپنا منہایت تعجب ظاہر کیا ہے  
بعض وقت مباحثہ یہاں تک طویل ہو جاتا تھا کہ دنگے گیارہ بجے سے  
رات کے نو بجے تک مباحثہ رہتا تھا لیکن اختتام مباحثہ کے وقت نیپولین  
ہمیشہ ایسا تازہ دم معلوم ہوتا تھا جیسا ابنا سے مباحثہ میں اور اور ممبروں کا  
یہ حال ہوتا تھا کہ مکان کے مارے گرے پڑتے تھے شربت کا ایک گلاس  
نیپولین کی قوت تر و تازہ کرنے کے واسطے کافی ہوتا تھا۔ نیپولین ایک  
بہت لمبے چوڑے مباحثہ کے ختم ہونے پر اپنی کل گفتگو کو چند صاف اور  
روشن فقروں میں ممبروں پر اس غرض سے ظاہر کرتا تھا کہ وہ اس پر  
اچھی طرح سے رائے لگا سکیں۔ نیپولین جیت دیکھتا تھا کہ کوئی ممبر اپنی  
پوری رائے ظاہر کرنے میں کچھ متردد ہو رہا ہے تو بآواز بلند اور زور سے  
یہ بات کہتا تھا کہ صاحب آپ جرات کو کام میں لا کر کچھ فرمائیے اور اپنے  
خیالات کے بیان کرنے میں کوتاہی نہ کیجیے جو کچھ آپ کو بیان کرنا ہو  
بے تکلف اور آزادانہ بیان فرمائیے اسلئے کہ یہاں سب آپس میں ہیں  
اور ہمارے سوا کوئی غیر نہیں ہے۔ بعض وقت نیپولین تقریر کر دیا تو  
مسلام کو طرافت سے قطع کرتا تھا چنانچہ ایک موقع پر تو سچانہ کا ایک چٹا  
فرانس کے پرانے کفایت شعاروں کی رائیں نقل کر رہا تھا اور نیپولین  
ان باتوں سے قطعی نفرت تھی پس نیپولین نے یک ایک اسکی بات  
کاٹ کر اس سے کہا کہ یہ بڑی لیاقتیں حضرت نے کہاں سے ہم پہنچا  
اور نہ بھی بر محل جواب دیا کہ حضور آپ ہی سے نیپولین نے کہا کہ

م لوگوں کے کان تک نہیں پہنچنے پاتی تھی۔ نیپولین کی کوئی نہایت  
 وجہ تجویز بھی نامعلوم ہوتی تھی تو نیپولین اوپر بھی مذاق کی راہ سے  
 یہی کہتا تھا کہ خیر صابو چاری ہی رائے غلط سی۔ اور بعض موقعوں پر  
 اوسکو طیش بھی آجاتا تھا اور اس طیش میں اوس سے طرح طرح کی ہتھار کی  
 علامتیں ظاہر ہوتی تھیں اور غصہ کے مارے تیار کر سی کی پوشا اور اس کے  
 عمدہ کندہ کاری کے کام کو بیٹھا بیٹھا خراب کر دیتا تھا۔ مجلس میں سے  
 جب کوئی ممبر بہت پریشان تقریر کرتا تھا اور بہت دیر تک نیپولین سے  
 کلام ہوتا تھا تو نیپولین اون کا غدون پر جو اس کے سامنے پڑے رہتے  
 تھے اپنی آنکھوں میں اگر خیالی نقشے اور خاکے تیار کرتا تھا اور کبھی بے اختیار  
 ماتہ بڑھا کر کسی ممبر کی ہولاسدانی مانگ لیتا تھا اور تھوڑی دیر تک اوسکو  
 دیکھتا رہتا اور پھر اوجھل کر اپنی جیب میں ڈال لیتا تھا ایک دن  
 کے قریب جوزی فین نے اس کے انگرکھ میں سے ایک درجن  
 دانیان نکالیں جنکو نیپولین اپنی بے خبری اور اوس کی خیال کی  
 میں اپنی جیب میں ڈال لیا کرتا تھا۔ جوزی فین نے نیپولین سے  
 جو میں نے آپ کی جیب میں سے نکالایہ کیا چیز ہیں اور کیا  
 دواگری کریں گے۔ یہ ہولاس دانیان جن لوگوں سے نیپولین  
 ماونکو اسلئے شکایت کا موقع نہیں ملتا تھا کہ نیپولین اس کے  
 مت بیش قیمت ہولاس دانیان بھیج دیا کرتا تھا +  
 اس سے جو عقلی قوت کونسلوں میں مشاہدہ ہوتی ہے اس کے

اوہ کی جگہ دو اور مجلسیں قائم ہوئیں ایک مجلس امیر و ملکی اور دوسری  
 مجلس شام لوگوں کی وکلاء کی۔ امیر و ملکی مجلس ایک ایسا گروہ تھا کہ اس سے  
 نیپولین کو کچھ وقت نہیں ہوتی تھی چنانچہ اوہ کا جرم یہ کام تھا کہ  
 جو انعام نیپولین جاری کرتا تھا اس کو قلمبند کرتے تھے اس کے سوا  
 اور کام اوہ کا بہت تھوڑا تھا۔ دوسری جماعت میں نیپولین کے  
 خاص آوروں کو بکثرت بھرتی ہوئے تھے جو بطور چھوٹے چھوٹے معاملات  
 آزاد دی جاتا کرتے تھے لیکن نیپولین کی اون تدبیر و ملکی مطلق لفت  
 نہ کرتے تھے جسے آزادی کو بہت سخت صدمہ پہنچتا تھا تاہم لوگوں کو  
 اظہار رائے کے واسطے کچھ وسیلہ برائے نام باقی تھا لیکن طرح طرح کی  
 مداخلتیں جو اوس میں پیش آتی تھیں ان کے ذریعے سے وہ وسیلہ  
 اس قابل نہ رہتا تھا کہ اس سے نیپولین کی خواہشوں کو کوئی بڑی مزا  
 پیش آوے۔

نیپولین کی مشہور کونسلوں میں سے کونسل سلطنت نہایت مشہور کونسل تھی  
 وہ مجلس بڑے بڑے عقلمندوں سے مرکب تھی جو سب سے پہلے اون  
 معاملات پر گفتگو کرتے تھے جن کی بابت آخر کار قانون تراشنے کا ارادہ  
 کیا جاتا تھا۔ جن روزوں میں نیپولین کو لڑائیوں کے کاروبار سے فرج  
 ملتی تھی اون روزوں میں وہ اون مجلسوں میں شریک ہوتا تھا اور  
 مجلسوں کی کارروائی میں اپنا بہت شوق ظاہر کرتا تھا۔ ممبران کو بائیں وقت  
 بہت آزادی ہوتی تھی البتہ یہ بات مشہور ہے کہ اون مباحثوں کی خبر

نئی نیپولین کی کوئی نہایت

جو سرگرمین دار الخلافہ کو ان کی صورت پر

سبب سے ہوا بھی سر نیپولین اور عرب

رسم بھی بکثرت موجود ہو گئی فتح کی خوشی کی

عالیشان باغچوں اور حیرت افزا تصویر خانوں کے

دار الخلافہ کے باشندوں کو بہت خوشی ہوئی اس لیے کہ وہ لوگ

مدت ہائے دراز سے اس قسم کی رونق سے آگاہ تھے۔ جب ہم

اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ان عمدہ کاموں کے سبب سے نیپولین

کی داناوی ظاہر ہوئی اور جن غرقوں کا نیپولین مستحق تھا اس کا ہم

اعتراف کرتے ہیں تو یہ بات بھی ہم کو بیان کرنا ناگزیر ہے کہ یہ تمام

عمدہ کام نیپولین نے بہت ہوشیاری کے ساتھ اس غرض سے اختیار

کیے کہ اس کو اختیارات ناطق حاصل ہو جاویں غرض کہ نیپولین نے

اون بیرون پر سونے کا ملمع کیا جنہیں فرانس کے سیلاب صفت

آرمیوں کو وہ رکھنا چاہتا تھا۔ نیپولین نے اول ہی بسم اللہ چھاپ

آزادی سے حسد کیا اور پیرس کے اختیارات کو اس حکم سے گویا

مبذ کر دیا کہ اون میں سوائے اون مضامین کے جو نیپولین کے

منفید مطلب ہوں اور کوئی مضمون نہ چھاپا جاوے۔ اسی طرح

برتاو نیپولین نے اور آزادی کے معاون کاموں کے حق میں برتا

مجلسین جو جمہوری قواعد کی معاون تھیں موقوف کر دی گئیں اور

اوسنے اپنے بڑے بڑے گھڑے گھاٹ اور اپنے اپنے تخت و تاج  
 کا مون کے نقشے ڈالے جیسے مصرعین پاسے جانتے ہیں۔ نیپولین  
 حکم دیا کہ نہرین کھودی جاوین اور پل بنائے جاوین اور دلد لونگی  
 صفائی کے واسطے ناکیاں تعمیر کیاوین۔ یہ سرکین ایلپس کے  
 راستوں میں شروع ہوئیں جنکے ذریعے سمیلن اور کوہ سندس  
 راستے آسان ہو گئے اور پیرس خاص بہت سی خوش نما عمارتوں کے  
 سبب خوبصورت ہو گیا یہ عمارتیں آنکھوں ہی میں خوش نہ معلوم  
 ہوتی تھیں بلکہ تذرستی اور عام آسائش کے واسطے بھی بہت  
 مفید تھیں جس طرح وہ سرعت تعریف کے لائق ہے جس سے وہ کام  
 شرف کیے گئے تھے ویسے ہی وہ عقل اور بہت بھی شہرت کے  
 لائق ہے جسکے ذریعے سے وہ کام انجام کو پہنچائے گئے۔ نیپولین  
 اپنے محل پر سے دیکھا کہ دریائے سین کے بائیں کنارے پر گھاٹ دھیرا  
 پڑا ہے پس اوس وقت اوسنے یہ حکم دیا کہ اوس موقع پر ایک بہت بڑا  
 گھاٹ تعمیر کیا جاوے دوسرے ایک اور موقع پر نیپولین کو ایک  
 گھاٹ سے اترنے میں ایسے کچھ دیر لگی کہ وہاں ناوون میں کچھ  
 کمی تھی تب اوسنے حکم دیا کہ آئندہ سال میں وہاں بھی ایک پل  
 بنادیا جاوے چنانچہ یہ کام ٹھیک ٹھیک سجالائے گئے۔ تو میں جو  
 نیپولین نے دشمن سے لڑا یونین چینی تھیں وہ گلائی گئیں اور  
 اونسے ایک بڑا عینار لوہے کا ڈھالا گیا اور اوس پر نیپولین کی شہادت



میلے رزمین داخل ہوا جسکے دروازے پر گویا لوگوں کے گھیانے کیوڑے  
 یہ عبارت لکھی گئی تھی کہ (بادشاہی فرانس سے غصب کی گئی اور پھر  
 ہرگز قائم نہیں ہو سکتی) یہ فقرے نیشنل کنونشن کے وقت میں  
 ۹۲ء میں نافذ ہوئے تھے۔ دوسرے روز نیپولین اپنے محل کی  
 کھڑکیوں میں بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا اوسے اتنا زمین اوس نے اپنے  
 سکڑی ہوئی کپڑے طعن و تشنیع یا دولائی جو دس برس پہلے لوگ  
 سولہویں بادشاہ لوئیس کو دیا کرتے تھے اس تذکرے پر نیپولین نے  
 یہ پر معنی فقرہ اور مستر او کیا کہ اب کوئی دن میں ہمارے ذریعے سے بھی  
 لوگوں کو وہی موقع پھر ملے گا۔

نیپولین کی تقریر میں اوس وقت میں یہ تھیں کہ اپنے سکڑی ہوئی سمیت  
 بیس بدل بدل کر دکانوں پر جاتا اور خرید و فروخت کے بعد لوگوں کا  
 عندیہ دریافت کرتا کہ وہ لوگ نیپولین کی نسبت کیا خیال رکھتے ہیں  
 ایک اور شخص نے جو ایسے موقعوں پر نیپولین کے ہمراہ رہا کرتا تھا  
 بیان کیا ہے کہ ایک موقع پر نیپولین ایک دکان سے اس بات پر  
 نکالا گیا کہ اوسے نیپولین کے حق میں کچھ نامناسب لفظ کہے تھے  
 اس حرکت پر نیپولین بہت ہی غصہ ہوا۔ اسی وقت میں نیپولین نے  
 بہت بڑی عالیشان سرکاری عمارتوں اور مفید عام عمارتوں کا  
 سلسلہ شروع کیا جو اسکی معات کا بہت اچھا نشان نسبت اوسکی  
 خوزیر لائیوں کے باقی رہا۔ ہڈر گاہ چربرگ اور انیسٹھورپ میں

اس قسم کی عزت کے نشانوں کو خالی خالی انعام کہتے ہیں لیکن حقیقت  
 اتھیں چیزوں سے انسان محکوم انسان بنے رہتے ہیں +  
 نیپولین نے دوسری بات یہ کہ ٹیپلے ریزین اپنی سیکونت اختیار کرنا  
 چاہی جو پہلے سے فرانس کے بادشاہوں کا دارالقرارت تھا۔ اس کام کے  
 کرنے میں نیپولین نے نہایت مکاری برتی اور ہر طرح سے بظاہر آزادی  
 کے مضمون کو قائم رکھا لیکن درحقیقت اوسے زمانہ میں وہ پوشیدہ  
 پوشیدہ اپنی ظالم حکومت کا جال بھیلارہا تھا اور اس خیال سے کہ  
 شہر کے رئیس اپنی آزادی کا خیال کر کے خوش ہو جائیں نیپولین نے  
 یہ حکم دیا کہ ٹیپلے ریزین بروٹس کا بت بنایا جاوے جو ظالموں کا دشمن تھا  
 وہاں شنگسن جو امریکہ کا جیل تھا اوسکے مرنے کی خبر اس عرصہ میں فرانس  
 میں پہونچی تب نیپولین نے ایک اشتہار جاری کیا اور اوس میں  
 وہاں شنگسن کی اون کو ششونگی تعریف کی جاوے شے ملک کی آزادی قائم  
 رکھنے میں کی تھیں اور حکم دیا کہ دس دن تک اوس سردار متوفی کی  
 عزت کی یادگاری میں نوج کے جھنڈوں پر ماتمی علامتیں ظاہر کی جائیں  
 نیپولین نے اپنی اس حکمت سے غام آدمیوں کا دل اپنی طرف مائل  
 کر لینے کے بعد نیپولین ایک دھوم دھام سے سرکاری جلسے  
 لے یہ بروٹس ایک رومی سردار تھا اور جمہوری سلطنت کا نہایت طرفدار تھا  
 اوسنے قبضہ روم کو باوجودیکہ وہ بادشاہ اوسکے حال پر نہایت مہربانی کرتا  
 صرف اس بات پر قتل کیا کہ بادشاہ اوس کا دشمن تھا +

دراپیو کی تحقیقات کر کے خاص مجھکو اسکی اطلاع دیا کرتی۔ لیکن خیالی  
 اوسکا ویسا کا ویسا ہی رہا اور اوسکو اس کام کے کرینکا کبھی وقت ملتا نہ آیا  
 کانسل ہونے کے بعد نیپولین نے شاہی اختیارات کے حامل  
 کرنے میں بہت کوشش کی اور کوئی دقیقہ اوشھانہ رکھا لیکن یقیناً  
 اس شو کے سے سمجھکر رکھنا قدم دشت خارج مجنون ہو گیا اس نواح میں  
 سودا بہنہ پا بھی ہے۔ نیپولین نے اس آرزو کے میدان میں بہت ہی  
 بھونک بھونک کر قدم رکھا اوسنے پہلے ہی پہل اور نفاذ کو ٹورا  
 جنرل جمہوریہ سلطنت کی بنیاد بھی اور وہ سطح ہوا کہ اوسنے فوج میں خاص  
 آدمیوں کی عزت بڑھاٹے کے واسطے خلعتوں اور تمغوں کے طور پر  
 ہتھیار عنایت کیے ایک موقع پر نیپولین نے گرے نڈر پاسیوں کے  
 ایک سارجنٹ کو پیرس میں اپنے محل میں بلانے کے واسطے ایک چھی  
 لکھی اور اوسمیں لکھا کہ (اے میرے بہادر ساتھی) اعلیٰ حاکم کے احکام  
 التفات سے تمام فوج نیپولین کی مداح ہو گئی اور یہ سمجھی کہ میں کیا  
 فیہ ہے۔ کچھ دنوں بعد ہتھیاروں کی یہ بخشش ایک اچھی صورت پر لکھی اور  
 وہ لوگ جنکو یہ ہتھیار عنایت ہوتے تھے مغز طبقہ کے نام سے مشہور  
 ہوئے اور اس عزت کی بدولت فرانس کے لوگ پھر امارت اور ہر دار  
 دستوروں سے آشنا ہوئے۔ نیپولین نے ایک دن اور ملکوں کے  
 ایلیپوں کے سینہ پر مختلف قسم کے تمغے لگتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ  
 اچھی چیز ہے ہکو بھی کوئی اسی قسم کا تمغہ جاری کرنا چاہیے۔

خاتمہ پر نیپولین نے گلبرین کی شجاعت اور سردہری کو اس طرح پر سارا  
 کہ (گلبرین نے آج خیر اچھا جملہ کیا) گلبرین نے جواب دیا کہ ہاں  
 اور اس حملہ نے تم کو بادشاہ بنا دیا۔ اس سچے جواب کی درستی نیپولین  
 دل میں ہمیشہ کھٹکتی رہی۔ مارنگو اوزہ پوین لندن کی ٹراپیونین  
 مغلوب ہو کر آسٹریا والے بخوشی صلح پر راضی ہو گئے اور کچھ تھوڑے  
 عرصہ بعد انگلستان نے بھی اسلئے لڑائی سے کنارہ اختیار کیا کہ اس  
 ساتھی اوس سے علیحدہ ہو گئے آسٹریا والے مخالفت سے دست بردار  
 ہوئے اور ۱۸۰۶ء میں امینیس کے تمام پر صلح نامہ پر دستخط ہو گئے  
 لیکن وہ شرائط جو اٹلیاٹان کے قابل تھیں بد قسمتی سے دیر پا نہیں  
 مگر کسی قدر عرصہ تک لڑائی کا وہ خطرناک غلغلہ خاموش رہا اور اس  
 ملک میں جو ویران ہو گیا تھا پھر از سر نو امن و امان ہوئی +  
 امن کے اوس زمانہ میں جو ایلی نہیں کی صلح کے بعد آیا نیپولین  
 کے بڑے بڑے اوصاف نہایت خوبی سے ظاہر ہوئے۔ کانسل  
 مقرر ہونے کے چھ دن بعد نیپولین نے اچانک جلیا نو کا خط  
 فرمایا اور بہت سے نقصانات جو اس نے ملاحظہ کیے ان کے رفع  
 کرنے کا حکم دیا۔ اس کے کئی برس بعد نیپولین نے سینٹ ہلنا میں  
 پہونچ کر اسی ذکر میں یہ بیان کیا کہ میرے ذہن میں مدت سے یہ بات تھی  
 کہ ٹراپیون کے ختم ہونے کے بعد بارہ ایسے آدمیوں کو جو تصدیق میں  
 انسان و دست ہوں اس عملہ کام پر مقرر کروں کہ وہ جلیا نو کی

وچھوٹی سی مزارحت اوزن تمام فائدون کو بیکار کر دیوئے جو اس میرانہ ہم سے  
 ایندا ہوئے واسطہ تھے۔ آخر کار قرب و جوار کی چٹانوں میں ایک راستہ  
 ایسا دریافت کیا گیا جس سے سواروں کا گذر دشمن کی توپوں کی مار سے  
 بچکر ممکن تھا نپولین فوراً موقع پر پہونچا اور بہت غور سے دور بین  
 کے ذریعہ سے اوس قلعہ کو ملاحظہ کر کے اپنی فوج کو اوسپر حملہ کرنے کا  
 ڈھنگ بتلا جو نتیجہ اس تجویز سے ہوا اوس سے نپولین کے ہنر کی  
 خوبی اچھی طرح سے ثابت ہوئی یہ گدھی فتح ہو گئی۔ فرانسیسی فوج  
 آسٹریا کے سپہ سالار میلانس نامی پر حملہ کرنے کو آگے بڑھی جسکو بہت کم  
 یہ امید تھی کہ سچھے سے ایک خوفناک دشمن کیلئے اوسپر حملہ ہوگا۔  
 بعد کچھ ابتدائی چھیڑ چھاڑ کے جہیں فرانس والے فتحیاب ہوئے مارنگو پر  
 ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی اس لڑائی کا نتیجہ بہت عرصہ تک مشتبہ رہا  
 بلکہ آسٹریا والوں ہی کا پلہ جھکنا ہوا معلوم ہوا مگر جب نپولین نے  
 دیکھا کہ لڑائی ہارنے میں اب کچھ نہیں رہا ہے تب اوسکے ایک سردار  
 کلرین نے اپنے سواروں سے دشمن کی صف پر حملہ کیا اور اس  
 حملہ کے ذریعہ سے میدان جنگ کی صورت کو بالکل بدل دیا اور اپنے  
 دشمن کو شکست فاش دی۔ نپولین کے چال چلن پر یہ ایک تھکے  
 بات ہے کہ اوسو اپنے ایک ایسے سردار کے ساتھ خدا کیا جو نپولین کی  
 شہرت اور نیکیا می قائم رکھنے میں ایسی سرگرمی سے شریک ہوا تھا  
 اب وجہ دایسے کار نمایان کے کلرین کی کچھ ترقی نہوئی لڑائی کے

کیا کیا چیز و برکار بنے اور جب نیپولین نے اونسکوز رخصت کیا تو اسکو  
 ایک پروانہ عنایت کیا جسکے ذریعہ سے وہ تمام چیزیں اسکو ملجائیں  
 جس جس کی اسنے اس سفر میں نیپولین سے خواہش کی تھی وہ تھا  
 نیپولین کی اس فیاضی سے دنگ رہ گیا۔ فوج نے اتنا سے راہ میں  
 دیرسٹ برنڈ پر کچھ دیر کے واسطے قیام کیا جہاں اس دیر کے  
 درویشوں نے فوج کے واسطے ماحضر موجود کیا نیپولین نے خود بھی  
 وہ کھانا جو اس کے واسطے تیار ہوا تھا نوش فرمایا اور کس قدر وقت  
 نیپولین نے وہاں کے کتب خانہ میں کچھ پرانی کتابوں کے پڑھنے میں  
 صرف کیا۔ الغرض بعد مختلف قسم کی وقفوں کے جنکا تذکرہ کر دیا گیا  
 فوج نے بہت امن کے ساتھ ایلین کے راستے کو طے کیا اور اٹلی کے  
 میدان میں داخل ہوئے یہاں ہونچکر فوج کو ایک ایسی فراحت  
 پیش آئی جسکا پہلے سے کچھ سان و گمان بھی نہ تھا اس فراحت کے  
 سبب سے قریب تھا کہ نیپولین کی وہ تمام کوششیں بیکار ہو جائیں  
 جواب تک اسنے کی تھیں ایک تنگ راستہ میں جہاں سے ہوکر  
 فوج کا گذر ضروری تھا بارڈ کا ایک چھوٹا سا قلعہ ملا جس میں آسٹریا کا  
 ایک گارڈ تحنیات تھا وہ لوگ نیپولین کے آگے جانے کے مفرام  
 ہوئے۔ بہت سی ناکامیاں کوششیں نیپولین کی فوج کی طرف سے  
 اس باب میں ہوئیں کہ دبا واکر کے اس قلعہ کو لے لیجیے لیکن  
 یہاں تک وقت پیش آئی کہ ایک موقع پر قریب تھا کہ اس قلعہ کی

وہ چھوٹی سی مزارحت اوان تمام فائدوں کو بیکار کر دیونسے جو اس میرانہ ہم سے  
 ایندہ ہونے والے تھے۔ آخر کار قرب و چوار کی چٹانوں میں ایک رہتہ  
 ایسا دریافت کیا گیا جس سے سواروں کا گدزد و دشمن کی توپوں کی مار سے  
 بچکر ٹکین تھا نیپولین فوراً موقع پر پہونچا اور بہت غور سے دور بین  
 کے ذریعہ سے اوس قلعہ کو ملاحظہ کر کے اپنی فوج کو اوپر حملہ کرنے کا  
 ڈھنگ بتلا جو نتیجہ اس تجویز سے ہوا اوس سے نیپولین کے ہنر کی  
 خوبی اچھی طرح سے ثابت ہوئی یہ گدھی فتح ہو گئی۔ فرانسیسی فوج  
 آسٹریا کے سپہ سالار میل اس نامی پر حملہ کرنے کو آگے بڑھی جسکو بہت کم  
 یہ امید تھی کہ پیچھے سے ایک خوفناک دشمن کی طرف سے اوپر حملہ ہوگا۔  
 بعد کچھ ابتدائی چھیڑ چھاڑ کے جمین فرانس والے فتحیاب ہوئے مارنگو پر  
 ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی اس لڑائی کا نتیجہ بہت عرصہ تک مشتبہ رہا  
 بلکہ آسٹریا والوں ہی کا بلکہ جھگڑا ہوا معلوم ہوا مگر جب نیپولین نے  
 دیکھا کہ لڑائی مارنے میں اب کچھ نہیں رہا ہے تب اوسکے ایک سردار  
 کلر مین نے اپنے سواروں سے دشمن کی صف پر حملہ کیا اور اس  
 حملہ کے ذریعہ سے میدان جنگ کی صورت کو بالکل بدل دیا اور اپنے  
 دشمن کو شکست فاش دی۔ نیپولین کے چال چلن پر یہ ایک ہتھیار  
 بات ہے کہ اوسو اپنے ایک ایسے سردار کے ساتھ خدا کیا جو نیپولین کی  
 شہرت اور نیکیا می قائم رکھنے میں ایسی سرگرمی سے شریک ہوا تھا  
 پس باوجود ایسے کار نمایان کے کلر مین کی کچھ ترقی نہوئی لڑائی کے

کیا کیا چیزیں دیکھا رہے اور جب نیپولین نے اوسکو رخصت کیا تو اوسکو  
 ایک پروانہ عنایت کیا جسکے ذریعے سے وہ تمام خیرین اوسکو عجائبات  
 جس جس کی اوسنے اس سفر میں نیپولین نے خواہش کی تھی وہ مقابلاً  
 نیپولین کی اس فیاضی سے دنگ رہ گیا۔ فوج نے اشنائے راہ میں  
 ویرسینٹ برنڈ پر کچھ دیر کے واسطے قیام کیا جہاں اوس دیر کے  
 درویشوں نے فوج کے واسطے ماحضر موجود کیا نیپولین نے خود بھی  
 وہ کھانا جو اوسکے واسطے تیار ہوا تھا نوش فرمایا اور کس قدر وقت  
 نیپولین نے وہاں کے کتب خانہ میں کچھ پرائی کتابوں کے پڑھنے میں  
 صرف کیا۔ الغرض بعد مختلف قسم کی وقفوں کے جنگا تدارک کر دیا گیا  
 صبح نے بہت امن کے ساتھ ایلین کے راستے کو طے کیا اور اٹلی کے  
 میدان میں داخل ہوئے یہاں پہونچ کر فوج کو ایک ایسی فراحت  
 پیش آئی جسکا پہلے سے کچھ سان و گمان بھی نہ تھا اس فراحت کے  
 سبب سے قریب تھا کہ نیپولین کی وہ تمام کوششیں بیکار ہو جان  
 جواب تک اوسنے کی تحسین ایک تنگ راستے میں جہاں سے ہو کر  
 فوج کا گذر ضروری تھا بارڈ کا ایک چھوٹا سا قلعہ ملا جس میں آسٹریا کا  
 ایک گاڑو تعینات تھا وہ لوگ نیپولین کے آگے جانے کے فراحم  
 ہوئے۔ بہت سی ناکامیاب کوششیں نیپولین کی فوج کی طرف سے  
 اس باب میں ہوئیں کہ دبا واکر کے اوس قلعہ کو لے لیجیے لیکن  
 یہاں تک وقت پیش آئی کہ ایک موقع پر قریب تھا کہ اس قلعہ کی آہ



خوشامدی لوگ اور کمزور بہت مشکل بیان کرتے ہیں لیکن فریقین کے بیانات پر غور کریں گے کافی شہادت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ راستے میں نہایت خطرے پیش آئے ہونگے۔ سواروں کا ایک حصہ رات کے ایک ٹیلے کے گرنے سے بالکل غارت ہو گیا اور سپاہیوں کو لڑاؤ میں ایسی زحماتیں پیش آئیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ سپاہی آگے نہ بڑھ سکیں گے۔

ایسے موقعوں پر نیپولین خود آگے بڑھنے کا عادی تھا اور ہر مقام پر بذات خود موجود ہو جانے سے اپنی فوج کو تازہ طاقت اور جرات دے دیتا۔ وہ دھارم بند باگڑی رکھتا تھا نیپولین کی ہم کو حالات اس تصور سے بچو لی ہر جگہ حکمت ہیں جو ایک مشہور مصور نے جب کا نام دیوڈی کھینچی ہی اس تصور سے تصویر میں نیپولین کا یہ سامان باندھا ہے کہ وہ ایک تند و تیز طور پر سوار ہے اور ایلپس کے خطرناک غاروں میں سر پٹے ہوئے چلا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ نیپولین نے اس سفر کو بہ جو قرب و جوار کے ایک مجدد سے اس کے ماتہ آیا تھا مادہ وضع سے اختیار کیا قدم اس حجر کا بہت ہی درست اور ذرا لغزش نہیں کرتا تھا۔ ایک دہقان اس راستے میں راستہ بتانے کی واسطے اس کے ہمراہ تھا۔ نیپولین اپنے سے بہت اخلاق کی باتیں کیا کرتا تھا نیپولین نے فتنہ کیا کہ تم کو مالدار اور آسودہ ہونے کے واسطے

وہ راستہ جس میں موکر نیو پلین نے اپنی فوجوں کا روانہ کرنا تجویز کیا تھا کسی بڑے گروہ کے گزرنے کے باعث خیال نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اب تک اس راستے میں صرف اودن آرمیوں کی آمد و رفت تھی جو محسوس سمجھنے کے واسطے چھپا چوری کوئی مال اودھ کو موکر لیجاتے تھے یا وہ اکاؤٹ کا مسافر جو اس راستے کے خطروں کے جھیلنے کی قوت رکھتے تھے اوس میں سفر کرتے تھے ایک موزج بیان کرتا ہے کہ اس راستے کنار کو کنار کی گھٹے ہوئے ٹیلے چاندیوں کے اور ایسی برف کے تھے جو کبھی کم نہیں ہوتا تھا اور صرف چرواہے پہاڑ کے شکاری اور چھپا چوری سے مال لیجانے والے اس مقام پر آمد و رفت رکھنے کے عادی تھے اور جہاں ایسے ایسے خطرناک مقام تھے کہ اوپر ایک فٹ بھی پھسلنا موت کے منہ میں جانا تھا اور برف کے ایسے ایچے انچے ٹیلے تھے کہ مذوق کی ایک گولی سے برف کا ایک ٹھیکڑا ہلکا لوڑک آتا تھا پہاڑوں کے غار پانی اور برف سے بٹے پڑے تھے غرض کہ وہ راستہ جس کے طے کرنے پر نیو پلین آما وہ ہوا بقدر شوار گزار تھا۔ انجینیر جو اس راستے کی پیائش کے واسطے مقرر ہوا اوس نے یہ رپورٹ کی کہ راستہ اگرچہ ایک فوج کے واسطے خطرناک اور دشوار گذار ہے لیکن تاہم ناقابل گذار نہیں ہے۔ نیو پلین نے اس کا جواب دیا کہ اب ہمارا جلد روانہ ہونا چاہیے۔ حالِ کارِ موخوں نے بیان کیا ہے کہ وہ راستہ کہ زیادہ مشکل نہیں تھا اور نیو پلین کے

چندل شکستہ بلینین بھی او کو روکے ہوئے تھیں اس لیے آسٹریا وائے  
 فرانس پر حملہ نہیں کر سکتے تھے۔ نیپولین کو جو خیال اب پیدا ہوا  
 یہ تھا کہ کوہ ایلپس میں سے کوئی راستہ تلاش کرے اور اگر کوئی راستہ  
 اوسمیں کو ہو کر لجاوے تو خفیہ خفیہ ایک فوج ایلپس کی دوسری جانب  
 اوتا روپیا وائے اور اوس کے ذریعے سے دفعہ آسٹریا کی فوج کو کھیلو جھڑپ  
 حملہ کیا جاوے اور سطح آسٹریا کی فوج کو دو فوجوں میں کھیر کر ہلاک  
 کر دیا جاوے۔ ایک دن جبکہ صبح کو نیپولین کا سکریٹری بیان کرتا ہے کہ  
 کمپ میں داخل ہوا تو اوس نے دیکھا کہ نیپولین کے سامنے اکی کا  
 بڑا نقشہ بچھایا ہوا ہے اور نیپولین بہت جستی کے ساتھ اوسمیں بیٹھا  
 گھور رہا ہے اور تینز کے واسطے اون سوئیوں کے سروں پر سرخ اور  
 سیاہ لاکھ لگا دی ہے اس ڈھنگ سے نیپولین نے اپنے آئندہ  
 کوچ کی ہر ایک منزل کو تجویز کر لیا۔ اوسکا سکریٹری بیان کرتا ہے کہ میں  
 اوس وقت بہت متعجب ہوا جبکہ میں نے چار منٹ بعد نیپولین کی متعجب  
 فوجوں کو اوس مقام پر موجود پایا جو نیپولین نے اوس وقت نقشہ میں  
 تجویز کر لیا تھا۔ ایلپس کا وہ مشہور راستہ اول ہی اول دریافت ہوا  
 اور یہ کام اس لائق ہے کہ نیپولین کی مشہور جنات میں سے یہ بھی ایک  
 یاوکار ہے گھما اور اوسکا یہ کام ایسی کامیابیوں کے واسطے ایک دلیل ہے  
 جو استقلال و ہمت کے ذریعے سے ایسے ایسے موانع پر حاصل ہو سکتی ہے  
 جو اب ہر لاجل معلوم ہوتے ہوں ۴۰

پارلیمنٹ سے کثرت رائے پر نا منظور ہوئی۔ نیپولین نے اسی طرح آسٹریا کو بھی ایک درخواست بھیجی اور اس میں یہ لکھا کہ ایک کونسل صلح کے معاملات کے تصفیہ کے واسطے منعقد کیا جائے لیکن وہاں سے بھی اس کی یہ درخواست نا منظور ہوئی۔ اس پر نیپولین نے یہ کہا کہ دیکھو کیا اس صورت میں بھی اب اگلے زمانہ کے لوگ سمجھو اس بات کا الزام دینگے کہ نیپولین ہی کو لڑنے بھڑنے کا بہت شوق تھا اور یہ بات سجدی ظاہر ہے کہ ہمیشہ اور دن ہی دن میرے اوپر حملہ کرنے میں ابتدا کی ہے چنانچہ اس کے اس بیان کی تصدیق اس لشکر کشی میں ہو گئی جو اب عنقریب شروع ہونے کو تھی اور اب مورخ اس بار میں متروک ہیں غور فرمائیے جو اس موقع پر واقع ہوئی اس کا الزام نیپولین پر عاید کرنا چاہیے یا اس کے دشمنوں پر۔ ناہم نیپولین کے گذشتہ اور آئندہ حالات اس بات کا بخوبی یقین ہوتا ہے کہ اس موقع پر نیپولین کی طرف سے صلح کی درخواست کرنا اپنی ذاتی غرض سے تھا صرف اس نیت سے کہ اس عرصہ میں اپنے حملوں کے واسطے ساز و سامان تیار کر لوں ۛ

نیپولین انگلستان کی بحری فوج سے لڑنے کے لائق تھا اس لیے اس نے اپنے زور و دندان کا تمام نچوڑ آسٹریا پر ڈالا۔ تجویز جو نیپولین نے اس حاملہ میں کی اس کی خاموشی بجز اس کے اور اس کی لیاقت کی عیب دہیل تھی۔ آسٹریا کی فوج اور اسٹیون کو روکے ہوئے تھی جبکہ اٹلی سے فرانس کو جانے میں اور اس موقع پر ابھی تک فرانس کی

چند دل شکستہ بلجئین بھی او کو پورے کے ہوئے تھیں اس لیے آسٹریا والے  
 فرانس پر حملہ نہیں کر سکے تھے۔ نیپولین کو جو خیال اب پیدا ہوا  
 یہ تھا کہ کوہ ایلپس میں سے کوئی راستہ تلاش کرے اور اگر کوئی راستہ  
 اوس میں کو ہو کر ملجاوے تو خفیہ خفیہ ایک فوج ایلپس کی دوسری جانب  
 اوتا رو جیاوے اور اس کے ذریعے سے دفعہ آسٹریا کی فوج کو بھلا دیتی  
 حملہ کیا جاوے اور سطح آسٹریا کی فوج کو دو فوجوں میں کھیر کر ہلاک  
 کر دیا جاوے۔ ایک دن جبکہ صبح کو نیپولین کا سکرٹری نیپولین کے  
 کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ نیپولین کے سامنے اٹلی کا  
 بڑا نقشہ پھیلا ہوا ہے اور نیپولین بہت جستی کے ساتھ اوس میں سوچتا  
 کہ وہاں ہے اور تینز کے واسطے اون سو یون کے سرورن پر سرخ اور  
 سیاہ لاکھ لگا دی ہے اس ڈھنگ سے نیپولین نے اپنے آئندہ  
 کوچ کی ہر ایک منزل کو تجویز کر لیا۔ اس کا سکرٹری بیان کرتا ہے کہ میں  
 اس وقت بہت متعجب ہوا جبکہ میں نے چار ہفتے بعد نیپولین کی فتح مند  
 فوجوں کو اس مقام پر موجود پایا جو نیپولین نے اس وقت نقشہ میں  
 تجویز کر لیا تھا۔ ایلپس کا وہ مشہور راستہ اول ہی اول دریافت ہوا  
 اور یہ کام اس لائق ہے کہ نیپولین کی مشہور خدمات میں سے یہ بھی ایک  
 یادگار ہے گا اور اس کا یہ کام ایسی کامیابیوں کے واسطے ایک دلیل ہے  
 جو اسے قائل و مرتبہ کے ذریعے سے ایسے ایسے موانع پر حاصل ہو سکتی تھی  
 جو بطور لاجل معلوم ہوتے ہوں ۴۰

پارلیمنٹ سے کثرت رائے پر نامنظور ہوئی۔ نیپو لین نے اسی طرح آرڈر  
 کو بھی ایک درخواست بھیجی اور انہیں یہ لکھا کہ ایک کونسل صلاح  
 معاملات کے تصفیہ کے واسطے منعقد کی جاوے لیکن وہاں سے بھی  
 اسکی یہ درخواست نامنظور ہوئی۔ اسپر نیپو لین نے یہ کہا کہ دیکھو کیا  
 اس صورت میں بھی اب اگلے زمانہ کے لوگ مجھ کو اس بات کا الزام دیں  
 کہ نیپو لین جی کو لڑنے بھڑنے کا بہت شوق تھا اور یہ بات بخوبی  
 ظاہر ہے کہ ہمیشہ اور دن ہی دن میرے اوپر حملہ کرنے میں ابتدا کی  
 چنانچہ اس کے اس بیان کی تصدیق اس لشکر کفایت میں ہو گئی جو اب  
 عنقریب شروع ہونی کو تھی اور اب مورخ اس باب میں مترودہم کین غور فرما  
 جو اس موقع پر واقع ہوتی اسکا الزام نیپو لین پر عاید کرنا چاہیے  
 یا اس کے دشمنوں پر۔ تاہم نیپو لین کے گذشتہ اور آئندہ حالات  
 - بات کا بخوبی یقین ہوتا ہے کہ اس موقع پر نیپو لین کی طرف سے  
 کسی نہ درخواست کرنا اپنی ذاتی غرض سے تھا صرف اس نیت سے کہ  
 - عین اس لئے حملوں کے واسطے ساز و سامان مہیا کر لوں  
 نیپو لین انگلستان کی بحری فوج سے لڑنے کے لائق نہ تھا  
 سے - - - - - سب سے زبردن کا تمام نچوڑ آسٹریا پر ڈالا۔ تجویز نیپو لین  
 - - - - - کی اسکی خاص تلخوار اور اسکی لیاقت کی عمارت  
 - - - - - کی فوج اور راستوں کو روکے ہوئے بڑی تھی جو  
 - - - - - نے ہمیں اور اس موقع پر ابھی تک فرانس کی

جو فرانس میں باقی رہ گئے تھے بلا لحاظ اس کے ملکی امتیاز اور فخر کے اپنی  
 کو نسل میں طلب کیا اور بڑے بڑے انعام و اکرام کے وعدے دیے اور انکو  
 اپنی خدمت میں حاضر رکھا اور بعد اسکے کہ خزانہ عامرہ میں روپیہ اکٹھا  
 ہو گیا وہ انعاموں کے وعدے بہت وفاداری سے وفا کیے گئے  
 محاصل کے انتظام جو ڈاکٹر کٹری کے وقت میں جاری ہوئے تھے انکو  
 بھی نیپولین نے ترمیم کر دیا اور جلد ادون تمام باتوں کو جن میں اتھری  
 ہو رہی تھی ٹھیک ٹھاک کر دیا۔ نیپولین لاؤندی کے باغیوں پر  
 کچھ کچھ تالیف قلوب کے ذریعے سے اور کچھ بزور شمشیر غالب آیا  
 لیکن انگلستان اور آسٹریا کی گورنمنٹوں سے لڑنے جھگڑنے کا  
 بڑا مشکل کام ہنوز اوسکو باقی تھا یہ دونوں سلطنتیں اب تک فرانس کی  
 مخالف تھیں۔ نیپولین کو یہ سوچنی معلوم تھا کہ اوسکی حکومت کے  
 قیام کے واسطے آرام و سکون و کاروبار اسلئے نیپولین نے  
 انگلستان سے صلح کی درخواست کی اور اپنے ہاتھ سے شاہ جارج سوم  
 نام چٹھی لکھی۔ ان درخواستوں پر پارلیمنٹ کے دونوں درباروں  
 مام اور خاص میں بہت مباحثہ ہوا لیکن نیپولین کی دغا بازی پر  
 سب کو ایسا مضبوط یقین ہو رہا تھا اور یہ یقین اوسکی نسبت ایسا  
 پختہ ہو گیا تھا کہ نیپولین کی یہ خواہش صرف اوسکے بڑے مقصد و لوغز میں  
 ایک پردہ معلوم ہوتی اور یہ بات سمجھی گئی کہ نیپولین اپنے ارادوں کے  
 پورا کرنے کے واسطے کسی موقع وقت کا منتظر ہے پس اوسکی یہ درخواست

اس لیے نیپولین کو بے انتہا غصہ آیا اور اس نے باؤاز بلند کہا کہ آئین  
 کچھ شبہ نہیں کہ سلطنت جہوریہ کے پہلے مجسٹریٹوں نے عام رعایا کے  
 مالی کو غلبہ کیا اور تمام ذخیروں کو کیا سونے چاندی کے برتن اور کیا  
 کپڑے اور کیا ہر قسم کا جنگی سامان اور انھوں نے ان سب کو طمع سے  
 خراب کر دیا ہے اب کوئی راہ اون سے اون چیزوں کے اوگلو لینی کی  
 نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت فرانس کے محاصل کی  
 صورت اور وہاں کے لوگوں کی اخلاق کی کیفیت بہت اتر چکی تھی  
 تمام قسم کے محصولات بشکل تمام وصول ہوتے تھے روپے عیسے کا چلن  
 اوشکھ گیا تھا۔ خزانہ عامرہ کی حالت یہاں تک تباہ تھی کہ نیپولین نے  
 صاحب اختیار ہونے کے وقت بشکل تمام ایک قاصد کے خرچ کا انجام  
 کر سکا۔ لاؤندی میں ملکی لڑائی کے شعلے پھر مشتعل ہوئے اور دوردست  
 ملکوں میں صرف یہی نہیں ہوا کہ فرانس کے رفیقوں کے پاس سے  
 کہ اون کے مفتوحہ ملک اون کے قبضے سے نکل گئے ہوں  
 بلکہ فرانس کی فوجوں نے متواتر شکستیں اوشھائیں اور غنیمت کے  
 پیرس پر حملے کی تیاریاں کیں اس غرض سے کہ بار بولس کے خاندان  
 پھر تخت شاہی پر بٹھلا دیں +

اس موقع پر نیپولین کی لیاقتیں انتظام سلطنت کے معاملات میں  
 اس کی اون لیاقتوں سے بھی زیادہ روشن ہوئیں جو لڑائیوں میں  
 اس سے ظہور میں آئی تھیں نیپولین نے تمام اون لحاظوں کو



اور تمام فرقہ کے لوگ اس بات کو بخوبی سمجھ جاتے ہیں کہ جو فائدے سرگت  
کسی تبدیلی اور گھبراہٹ سے حاصل ہونے والے ہوں اور نہ نظر کرنا سچا ہے  
بلکہ اپنے کاموں میں بہت سنجیدگی اور ناک اندیشی اور متانت سے تہذیب  
و ترقی کرنا مناسب ہے ۔

### باب پنجم

نیپولین کی حکومت اول درجہ کے کانسل ہوئی جسیت سے ۔ اور  
اسٹریا والون سے لڑائی ۔ نیپولین کا مشہور راستہ ایلپس کو اور لڑائی  
میریکو کی ۔ اور پھر ملک میں امن وامان ہو جانا ۔ نیپولین کا ارادہ  
واسطے اختیار کرنے شاہی اختیارات کے ۔ امن وامان کے دونوں  
نیپولین کا ملک کی حالت میں تہذیب و ترقی دینا یعنی بنانا عمارت  
سرکاری اور اور مفید عام کاموں کا ۔ اور مقرر کرنا شاہی کونسل کا ۔  
اور مقرر کرنا مجوزوں کا ۔

نیپولین نے اول درجہ کی طاقت حاصل کرنے کے بعد اپنا وقت ضائع  
نہیں جانے دیا اور اپنے جبری دل کو اون ذریعوں کے حصول کی طرف  
مائل کیا جن سے فرانس کو اون انواع انواع کی دقتوں سے آزادی  
حاصل ہوئی جس میں وہ ڈاکٹری کے کمزور اور خراب حکومت کے سبب سے  
دوبل ہوئی تھی ۔ روز روز نیپولین کے سامنے نئے نئے معاملات  
پیش آئے جن کے سبب سے نیپولین کو یہ معلوم ہو گیا کہ اس سے پہلے  
حکمرانوں کی حکومت بالکل ایک غارت گری کے اصولوں پر مبنی تھی اور

ہو گئی تھی چند کار پرواز لوگ حالت انتشار میں باہم ایک گوشہ میں مجتمع ہوئے اور چند خدمتگار شمع ہاتھ میں لیے ہوئے حاضر تھے، جنگی دھندلی روشنی میں وہ احکام جاری کیے گئے جنکا نتیجہ یہ تھا کہ ایک آدمی کو کل اختیارات سنبھالے جاویں اور فرانس کا وہ انقلاب جس میں بہت سی جانیں تلف ہوئی تھیں اور بہت سا مال برباد کیا تھا اس طرح پر خاتمہ کو پہونچا \*

کیونکہ اس انقلاب کی

دوسرے دن صبح کو بونا پارٹ کی منادی ہوئی جس میں نہایت جھونٹ طہریز نیپولین نے ظاہر کیا کہ کونسلوں کی رائیں اون بعض مفکر پروازوں کے سبب سے روکی گئیں جنہوں نے تلوار کے زور سے اونکی فراحت کی اور جب وہ مفسد خارج کر دیے گئے تو عام لوگوں نے کثرت رائے سے یہ تجویزین صادر کیں (یعنی وہی تجویزین جنکا اوپر ذکر ہو چکا)۔ لیکن لوگوں نے کچھ اسطرح توجہ نہ کی کہ جو بات نیپولین نے مشترک تھی اور جھونٹ سچ کو مخفی طور سے تحقیق کرتے۔ لوگوں نے نیپولین کی اس ترقی کو بہت مبارک سمجھا اس لیے کہ ہر مقام کے آدمی اون غدروں اور مصیبتوں کے سبب سے جو اون انقلابوں کے سبب سے اوپر بڑھی تھیں جنکے باعث وہ خود ہوئے تھے۔ نیپولین کی سرگزشت میں یہ موقع بھی عجیب عبرت خیز ہے اس واقعہ سے اور اسی قسم کے اور تاریخی واقعات سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ عام بد عملی کا انجام آخر کار یہ ہوتا ہے کہ سپاہیوں کی ظالمانہ حکومت قائم ہو جاتی ہے

میان سے اپنی تلوار نکال کر اور پوری بد لکھ کہا کہ اگر مجھ کو یہ یقین ہو جاوے  
کہ نیکوچلین اپنے ملک کی آزادی میں خلل انداز ہوا چاہتا ہے تو خود  
میں اس تلوار کو اپنے بھائی کو میٹھیں گے تگول ونگا کہ پس فوجیں  
اس کے کوڑھیں اور اس مجلس پر بجا پرین مجلس کے ممبر اس سنی  
خطرہ سے سخت حیران رہ گئے اور بعض سنی ادین میں سے ہجرات  
کر کے پامپین سے گلا کرنا شروع کیا اور سپر سیاہی پھر رک سب  
لیکن اوسے نازک وقت میں ایک نئی پلیٹین اور آہو پوچی اور شروع  
چلا کر کہا کہ دیا کرو تمہارے پیارے شیر ہو کر ایک طرف کو جہاں جسکے  
سنگاں سمائے بھاگ نکلتے اور بعض کھریاں کو دس گئے

اپنے ساتھیوں کے منتشر ہو جانے کے بعد چند کار پر وہ لوگ  
جو نیکوچلین کے طرفدار تھے انہوں نے ملکر پھر اجلاس کیا اور  
مسلحہ تجویزین نافذ کیں جبکہ غائب تھا کہ ملک واسے نیکوچلین اور اوسکی  
فوج کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آئیں۔ انہوں نے یہ بھی تجویز  
کیا کہ موجودہ مجلسین معطل کیے جاویں اور گورنمنٹ یقین افسروں سے  
مرکب ہو جو کانسل کے نام سے ملقب ہوں انہیں سے اول خبر  
نیکوچلین ہو اور دواور افسر ہوں اور وہ دونوں افسر نیکوچلین کے  
کاموں کی روک تھام کرتے رہیں۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ دونوں  
افسر محض ایک سفیر کا حکم رکھتے تھے۔ ان تجویزوں کے ناطق  
ہو جانے کے بعد اجلاس کی کیفیت صبح کی نسبت اب کچھ اور بھی

خود مختاری چاہتے تھے اس کے ساتھ ساتھ۔ نیپولین نے ہر چند اس باب میں کوشش کی  
 کہ لوگ اس کی بات پر کان لگادیں لیکن کچھ مفید نہ ہوئی یہ حال دیکھ کر  
 نیپولین نے ہر امنی دو سپاہیوں کو نیپولین کی سلامتی کی طرف سے اندیشہ  
 پیدا ہوا اور اس لیے وہ نیپولین کو ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر مجلس سے باہر  
 لے گئے اس مجلس کا میر مجلس لیوسین تھا جو نیپولین کا بھائی تھا  
 اس نے بھی ہر چند اس باب میں کوشش کی اہل مجلس کو نیپولین کی طرف سے  
 خفا کرے لیکن اس کی یہ کوشش کچھ بکا آمد نہ ہوئی لوگوں نے اس بات پر  
 اصرار کیا کہ لوہا پارٹ کو علانیہ سلطنت کا باغی قرار دیا جاوے۔ لیوسین نے  
 اس کوشش کو روکا مگر جب دیکھا کہ جماعت کے لوگ اس کا کہنا نہیں  
 مانتے تب وہ اپنے عہدہ میر مجلسی سے دست بردار ہو کر مجلس سے باہر چلا آیا  
 مجلس سے باہر آ کر لیوسین نے دیکھا کہ نیپولین غصہ میں بھرا ہوا کھڑا ہے  
 اور اپنی فوج سے یہ استفسار کر رہا ہے کہ آیا میں اس وقت میں بھڑک  
 اوپر بھروسہ کروں یا نہیں۔ لیوسین نے بھی موقع پا کر استبازی  
 کنارہ کیا اور کہا کہ اے سپاہیو! آؤ میوں کی کونسل کا پریسڈنٹ  
 تم کو اطلاع دیتا ہے کہ اس مجلس میں جو لوگ مسلح ہو کر آئے ہیں وہ  
 مجلس کے مشورون میں خلل انداز ہوتے ہیں پریسڈنٹ تم کو حکم  
 دیتا ہے کہ اپنی قوت کو کام میں لاؤ۔ اور پریسڈنٹ حکم دیتا ہے  
 کہ یہ مجلس توڑ دی جائے۔ فوجیت نے ایک لمحہ اس کی اس درجہ  
 نہر کرنے میں تامل کیا لیکن لیوسین نے اور طرح سے ان کی دلیلی کی

پیدا ہوتا اگر میر مجلس اس وقت یہ حکم دیتا کہ پرہ والو کو لی جائے نہ پاور  
 شاید یہ نتیجہ ہوتا کہ بجائے اسکے کہ نیپولین نے دوسرے روز محل لکھن  
 میں آرام کیا اوسکی کارروائی کا خاتمہ بچائیں ہی ہوتا۔  
 دوسری کونسل میں جسکو پانسو آدمیوں کی کونسل کہتے تھے جسقدر کارروائی  
 ہوتی وہ سب پہلی مجلس کی کارروائی سے بھی زیادہ نیپولین کے برخلاف  
 تھی۔ نیپولین کی اولوالعزمی کے مقصدوں کی اطلاع اس گروہ کو پہنچ  
 گئی تھی وہ لوگ نیپولین کے برخلاف نہایت بدزبانی سے پیش آئے۔  
 ٹھیک اس وقت میں کہ یہ شور و شر ترقی پر تھا نیپولین اجلاس کے  
 بڑے کمرے میں داخل ہوا اوسکے وہاں پہنچنے سے جبر نہایت  
 برا لگیختہ ہوئے اور چاروں طرف سے یہ آوازیں سنائی دیں۔ کرام و  
 کرام ول۔ بونا پارٹ نے جو فخر حاصل کیا تھا اوسکو داغ لگا دیا۔  
 اس انگلستان کے بادشاہ چارلس سے پارلیمنٹ کی مخالفت ہوئی کئی برس میں لڑائی بھڑائی  
 کے بعد پارلیمنٹ غالب آیا پارلیمنٹ کی طرف سے اس موکو میں کرام ول نامی ایک سردار نے  
 بڑے بڑے کارہائے نمایاں کیے تھے لیکن آخر کو اسنے یہ حال کیا۔ کہ ازخپال گرگم  
 در بودی۔ چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی۔ خود کرام ول سلطنت جمہوری کے  
 نام سے سلطنت پر و خیل ہو گیا اوسنے پارلیمنٹ کے ممبروں کو بہت ہی تنگ بیکر  
 اور تین چار برس تک بادشاہ رہا اپنے دشمنوں کے غصے رات اور دن ہر وقت  
 مسلح رہتا تھا سوتا تھا تو بھی ہتھیار لگائے ہوئے مسلح سوتا تھا اوسنے اپنی اس  
 سلطنت کا نام حافظ سلطنت جمہوریہ رکھ دیا تھا۔ (مترجم)

سردار نے کہا کہ عجیب کیفیت ہو رہی ہے۔ نیپولین نے جواب دیا کہ اطمینان رکھو کیا تم بھول گئے آرگولائی کی لڑائی میں تو اس سے بھی زیادہ بڑے آثار نمودار کئے تھے۔

نیپولین اپنے اوس جماعت کے بڑے کمرہ میں داخل ہوا اور چند دوسرے ساتھ ساتھ اور دو ایک سپاہی اوسکے گرد و پیش میں تھے۔ میرمجلس نے نیپولین کو اجازت دی کہ جس سازش کی تمکو اطلاع ہوئی ہے اوسکو ممبروں کے سامنے بیان کرو۔ نیپولین نے فوراً ہی ایک ایسی لپیٹوان تقریر شروع کی جو امرستفسرہ سے کچھ علاوہ نہ کھتی تھی۔ اس تقریر کے خاتمہ پر میرمجلس نے جواب دیا کہ ابھی تک ممبروں کو اس سازش سے بخوبی اطلاع نہیں ہوئی پس اوسکو زیادہ شرح بیان کرو۔ نیپولین نے پھر ایک اویچھا ہوا اور بیڈ ہنگامہ تقریر کا شروع کیا اور اوسکو اس بات پر ختم کیا کہ جہاں میں جاتا ہوں وہاں لڑائی اور قسمت دیوتا میرے مددگار رہتے ہیں اوسکے دوستوں نے یہ بات دیکھ کر کہ اس کلام سے سامعین پر ایک خراب اثر پیدا ہوا ہے نیپولین کا کوٹ کھینچا اور کہا کہ چلو اسے سردار تم نہیں جانتے کہ کیا تم کہہ رہے ہو۔ نیپولین فوراً ہی وہاں سے اولٹ کر چلا گیا اور باواز بند یہ کہا کہ تمام وہ لوگ جو مجھ سے محبت کرتے ہیں میرے ساتھ آویں سپاہیوں نے لبتہ اوسکی معاودت کے وقت اوسکی فراحت نکلی۔ ایک شخص جو اس وقت حاضر تھا یہ حال واقعی بیان کرتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کیا نتیجہ

یا اسکا بالکل زوال ہوتا ہے وہ تمام جسکے بعد یہ صبح آئی اوسمیں نیپولین  
 تمام تر کوشش اس باب میں صرف کی کہ پانچون ڈائرکٹروں کو اپنا حامی  
 بنالیں۔ اول میں سے دو ڈائرکٹر نیپولین کے طرفدار تھے اور دو اس  
 سخت مخالفت اور پانچون نہ اللذمی نہ اوللذمی۔ اوس صبح کو جب  
 یہ کام ہونے کو تھا نیپولین کے مکان پر بہت سے جنگی افسر جو اس کے  
 طرفدار تھے جمع ہو گئے غرض اس جان نثار گروہ اور کچھ فوج کے ساتھ جو  
 بطاہر ملا خطہ کے واسطے جمع ہوئے تھے نیپولین اوس مقام کو سوار ہوا  
 جہاں وہ دونوں مذکورہ بالا کونسلین اجلاس کرتی تھیں۔ اور بطرح  
 اور نہایت خطرناک موقعوں پر نیپولین کے اوسان جمع رہتے تھے  
 اوسی طرح اس سخت امتحان میں بھی اس کے اوسان بجا رہے۔ اس  
 موقع کے حاضر بنوں میں سے ایک شخص یہ لکھتا ہے کہ نیپولین اس  
 صبح کو ایسا ہی مطمئن تھا جیسا وہ کسی بڑائی کی صبح کو مطمئن ہوتا تھا۔  
 قدیمی کونسل کے پاس آنے پر نیپولین نے دیکھا کہ معاملات کا طور کچھ  
 بے طور ہے سلطنت جمہوریہ کے بعض ممبروں کو اس کے مقصدوں پر  
 علم حاصل تھا اونہوں نے بڑی گراگرچی کے ساتھ مباحثہ شروع کیا  
 جس میں نیپولین کے اولوالعزم مقصدوں کی علانیہ تشہیر کی۔ نیپولین  
 پوشیدہ مددگار اوس مخالفت سے جو اور ممبروں کی طرف سے ظہور میں  
 آئی سم گئے اور بہت بار نے لگے اوسوقت ہر ایک خیر نیپولین کو  
 اپنے مقصدوں کے برخلاف نظر آئی۔ نیپولین سے اس کے ایک چہرے

اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتا تھا لیکن اپنی معمولی حکمت عملی سے وہ اس بات کا خوشمخبر تھا کہ ظاہر میں غلام کو گون کی راین کو اپنے مطلب کے واسطے مددگار بنالینوسے۔ ڈاکٹر کمری کا حال جیسا ہم ابھی بیان کر چکے یہ تھا کہ نیپولین نے اس میں سے بھی کم سے کم ایک حصے کو اپنی طرف کر لیا تھا تاہم رعایا کی طرف سے اسے دینے والے وکیلوں کے دوا کر وہ منہور باقی تھے جنہیں ایک پوزانی کو گون کی کونسل کے نام سے موسوم تھا اور دوسرا اگر وہ پائسو کو گون سے مرکب تھا نیپولین نے بڑے بڑے وکیلوں کے ذریعہ سے ان دونوں جماعتوں میں سے ایک قوی گروہ اپنی طرف کر لیا۔ اب نیپولین کو یہ امید تھی کہ اس کے طرفدار لوگ ایسے ایک کم کو صاف کر کے واسطے راعب ہو سکیں گے جس کے ذریعہ سے نیپولین کو معاملات مملکت میں ایک اعلیٰ حکومت حاصل ہو جاوے اور ظاہر داری قائم رکھنے کے واسطے فریب کی راو سے یہ منصوبہ درست کیا گیا تھا کہ جنرل پوزا پارٹ اور دونوں کونسلوں میں جاوے اور یہ جیلہ کرے کہ میں نے سلطنت جمہوریہ کے مخالف ایک ایسی خطرناک خبر پائی ہے جسکی رو سے لازم ہے کہ وہ کونسلین محکوم (یعنی نیپولین کو) اعلیٰ درجہ کے اختیارات حکومت میں عنایت کریں کہ اس تدبیر سے ان کو نساؤں پر کوئی الزام نہ لگ سکے گا۔

آخر کار وہ آفت ناک صبح آئی جس پر اس بات کا تصدیق ہو گیا کہ وہ فریب کا جال کامیاب ہوتا ہے یا نہیں ہوتا اور نیپولین کو اقبال نصیب ہوتا ہے



یہ غرا کوٹ پہنچے ہوئے اور ترکستانی سیٹ ایک طرف کو لٹکائے ہوئے  
 اس پوشاک کے ذریعہ سے وہ مصر کی قدیم ہینارو کی لڑائی اور فتح کو یاد  
 دلاتا تھا۔ اور کبھی نیپولین علمی اسٹوٹ کو ایک ممبر کو لباس میں ہر شام  
 در بہت شوق کے ساتھ عالموں فاضلوں کی گفتگو سنتے ہوئے دیکھا گیا  
 رہا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا علمی تحقیقات اور تلاش اس کی خوشنویس  
 سب سے اعلیٰ مقصد تھا۔ اسکا حال اس شعر کا مصداق تھا  
 گئے در صورت لیلے فروشندہ گئے بر صورت مجنون برآمدہ لیکن اسی  
 عرصہ میں اس کی طبیعت در حقیقت اون معاملات کی طرف مصروف تھی  
 جنگ و ریاضی اور بہت سے کچھ سرکار تھا۔ چنانچہ اپنے کارندوں کے  
 ذریعہ سے نیپولین نے اس وقت کے بڑے بڑے جنگی افسروں سے  
 فقیہ خفیہ سازش کر کے اونکو اس بات پر راضی کر لیا تھا کہ وہ لوگ  
 پولین کو اعلیٰ درجہ کی طاقت حاصل کرنے میں نیپولین کے معین و  
 کار ہوں۔ ڈاکٹر کے بھی دو معزز اور مشاور الیہ ممبروں کو  
 میں نے نئے انتظام کے وقت بے انتہا اختیار بخشے اور عدو  
 وٹ توڑ لیا۔ بلاشبہ اس عرصہ میں امورات ملکی کی حالت انتظام  
 کے واسطے ایسی متقاضی ہو گئی تھی کہ جو مختلف تدبیریں پہنچنے  
 لیں وہ نیپولین کے پیرس میں آجانے کے بعد آٹھ ہی دنوں  
 میں۔ نیپولین کو جنگی طاقت اس قدر حاصل تھی کہ وہ اس  
 کرنے کے واسطے علانیہ جھگڑا برپا کر سکتا تھا اور ہر دشمن

حکمرانوں میں کوئی تبدیلی واقع ہوگئی وہ ازاد می بھی ماتہ سے جاتی رہے  
 جسکے واسطے ابتدا سے انقلابیوں فرانس سے لوگ نہایت خوشامد رہے تھے  
 نیپولین فوراً آتے ہی ڈائرکٹری سے ملاقی ہوا اس ملاقات میں  
 دونوں کو فکر لاحق تھی اور ڈائرکٹری کو یہ تردد تھا کہ نیپولین اور انکو  
 اٹلی کے ماتہ سے نکل جانے پر ملامت کرے گا اور ہر نیپولین کو یہ  
 اندیشہ کہ ڈائرکٹری مجھ کو مصر میں فوج کے چھوڑ آنے سے ملزم ٹھہراوے گی  
 الغرض ملاقات دونوں طرف سے بہت بے لطفی اور سرد مہر کی سی  
 ہوئی اور ایک دوسرے سے بدگمانی اور نفرت کے ساتھ ختم ہوا  
 لیکن عام لوگ اپنے حکمرانوں کی رایوں کے شریک نہوے بلکہ  
 اونہوں نے نیپولین کے ساتھ ایک بڑی رغبت ظاہر کی چنانچہ نیپولین  
 جب کہیں باہر نکلتا تو لوگ بہت اشتیاق سے اس کے دیکھنے کے  
 مشتاق ہو جاتے لوگوں کو اپنی طرف لکھا لینے کا مالکہ نیپولین کو بخوبی  
 حاصل تھا اسلیئے اسنے یہ ہوشیاری برتی کہ اس جوش و خروش کو  
 جو لوگوں کے دل میں اسکی طرف سے تھا اور بھی شوق و لالہ لاکرا اسکو  
 دوبا لاکیا۔ نیپولین اسوقت میں عام آمد و رفت کے مقامات پر  
 کنارہ کش رہتا تھا لیکن جب کبھی وہ عام مجمعوں میں شریک ہوتا تھا  
 تو ہمیشہ ایسی پوشاک پہنے ہوئے کہ اگرچہ ظاہر میں وہ سادہ ہوتی  
 تھی لیکن دیکھنے والوں کو اسکی جنگی کامیابیاں یاد آ جاتی تھیں  
 ابھی وہ اس طرح سے بہرگاہاں تھا کہ ایک روز ایک کالہ

نیپولین کی کشتیاں بہت مدت کی غیر حاضری کے سبب سے اون خاص  
 خاص اشارات کا جواب نہ دے سکیں جو کنار پر سے کیے گئے تو  
 کنارے کی فوج نے اون کشتیوں پر توپیں چلانا شروع کیں جب  
 شتی والوں نے نہایت جوش و خروش سے خوشی کی علامتوں کو  
 کیا تو کنارے پر سے توپیں چلنا بند ہو گئیں اور بہت جلد یہ شہر  
 لی کہ بونا پارٹ نے معاودت کی پس فوراً وہ تمام خلیج کشتیوں  
 جھاگیا جن میں وہاں کے باشندے بڑی خوشی سے نیپولین کے دیکھنے  
 کی خاطر سوار تھے ان سب لوگوں نے بہت خلوص اور غایت نسیاط  
 نیپولین کو اس کے خیر و عافیت سے لوٹ آنے پر مبارکباد دی۔  
 جہاز جن میں نیپولین وارد ہوا مصر سے آئے تھے جان ہمیشہ وبا  
 ہے اس لیے ضرور تھا کہ ایک کافی عرصہ تک وہ جہاز اول  
 مقام پر ٹھہرائے جاتے لیکن وہاں جو لوگ نیپولین کو جلد  
 پر لے آئے اور کہا کہ ہم آسٹریا والوں کے ظلم کے پنجے سے ہا کو  
 تیار ہیں۔ فی الفور نیپولین کے تشریف لے آنے کی اطلاع  
 دار الخلافہ کو بھیجی گئی جان لوگوں نے اس خبر کو یہی ہی  
 کے اشارات کو ظاہر کیا جیسا اس ملک کے اور صوبوں میں  
 ان ہو کر نیپولین گذرا۔ فرانس والے آسٹریا والوں کی  
 سب سے بہت شکستہ دل ہو گئے تھے اور جہل جہل  
 موقت ہو رہی تھی وہ اس بات کی مقتضی تھی کہ وہاں

دو چھوٹی چھوٹی جنگی کشتیاں زہ گئی تھیں جنہیں بہت تھوڑے آدمی  
تھے جو ہر موقع پر اس لائق تھے کہ اپنے دشمن کے شکار ہو جاتے۔  
اس تمام دریائی سفر میں نیپولین ہر وقت اس خوف و  
اضطراب میں رہا کہ انگریزی جہاز جو دشمن کی تلاش میں بھرتے ہیں  
کہیں سکو گر قنارہ کر لین پس نیپولین نے اس فکر سے کچھ رہائی  
پانے کی غرض سے گینتھ سے اپنا جی ہلایا اور کا موز بیان کرتا ہے  
کہ اس کھیل میں بھی وہ بے دہرک فریب سے کام لگاتا تھا مگر جو  
روپیہ وہ اس کھیل کے ذریعے سے حاصل کرتا تھا چھرا و سکو واپس  
کر دیتا تھا۔ جزیرہ کارسیکا یعنی اپنے خاص وطن کی سرزمین کو چھوڑتا  
ہوا آخر کار نیپولین فرانس کے کنارہ کے قریب پہونچا تاہم یہاں شام  
کی وقت وہ انگریزی جنگی جہازوں سے بھڑ گیا اور بڑی دشواری  
گزقنار ہوتے ہوئے بچ گیا۔ اس تردد ناک رات میں جو نیپولین کے  
سفر میں پیش آئی سب کے چھکے چھوٹ گئے تھے صرف نیپولین نے  
اپنے حواسوں کو مجتمع رکھا اور جب اس کے جہاز کے افسر کے ماتہ پاؤں  
خوف کے مارے بھول گئے تو خود نیپولین نے جہاز رانی کی سربراہی کی  
آخر کار جب وہ صبح نمودار ہوئی جسکی نہایت آرزو تھی تو انگریزی جہاز  
بہت دور فاصلہ پر رہ گئے تھے اور بڑی خوش نصیبی سے نیپولین  
فرانس کے کنارہ کے نزدیک پہونچ گیا +  
نوبن اکتوبر ۱۷۹۹ء کو نیپولین خلیج فرجس میں داخل ہوا اور جب

م دیا اور اندیشہ صرف اس بات کا تھا کہ مبادا اونکی فرط خوشی اور لوگ اونکے ارادے سے مطلع نہ ہو جاویں۔ تین بیویں لگست ۱۷۹۹ء کو بوناپارٹ نہایت مخفی طور سے اور چھوڑے سے ہمراہیوں کے ساتھ دو چھوٹے چھوٹے جنگی جہازوں پر سوار ہوا جو ان عالیشان جہازوں کی بقایا تھے جنکو نیپولین فرانس سے اپنی ہمراہ لایا تھا نیپولین نے اپنے اس مراجعت کے ارادہ کو اپنی فوج سے بلکہ سزار کلیبر سے بھی جسکو اس نے اپنی غیر حاضری میں اس ملک کی حکومت پر مقرر کیا تھا نہایت ہی مخفی رکھا اور اسلئے کسی کو ہرگز یہ یقین نہوا کہ نیپولین نے مصر سے مراجعت کی اور جب یہ خبر فاش ہو گئی تو اس کے لوگوں کو اس خبر سے بہت رنج ہوا۔ نیپولین پر یہ دہمہ ہمیشہ باقی رہے گا کہ وہ اپنی فوج کو ایک خطرناک مقام پر لگایا اور انکو اسی طرح میں چھوڑ کر خود اپنی غرض کے واسطے واپس چلے یا اپنے یوں ناووت کرتے وقت نیپولین کے دل میں ضرور بہت تلخ خیالات گذرے ہونگے۔ اس موقع پر تماشائیوں کی وہ بھیڑ بھار مخفی جو نیپولین کے فرانس سے رخصت ہوتے وقت کنارہ پر بہت شوق کے ساتھ مجتمع ہو گئی تھی اب اس کے صرف چند سپاہی و بے پاؤں اور ہر ایک قدم پر ترسان و لرزان اس کے ساتھ ہوئے اس خوف سے کہ مبادا اونکی یہ فراری حرکت اور انکو معلوم ہو جاوے۔ اور ان مدہ جنگی جہازوں کی جگہ جو کئی میل تک پھیلے ہوئے تھے اب صرف

نیپولین کو ایسی ایک خبر ہو چکی کہ وہ تمام اطمینان پر مبرور ہو گیا۔  
 بعض اخلاقوں کے عوض میں بمقتضا سے ہل خراب الا حسن الا حسن  
 اوس سیرالبحر نے جو انگریزی فوج پر حکمران تھا اور ترکیستان کی فوج کی  
 حفاظت بھی کرتا تھا نیپولین کے پاس خبر میں سے کہ کچھ اخبار بھیج دیے  
 درحقیقت نیپولین کے واسطے یہ ایک بڑا احسان تھا اس لیے کہ اس  
 مہینے سے اوسکو یورپ کی کوئی خبر معلوم نہیں ہوئی تھی اور اس لیے  
 نیپولین نے اوان اخباروں کو بڑے ذوق و شوق سے پڑھا ان اخباروں کے  
 مطالعے کے وقت نیپولین کو فوراً معلوم ہوا کہ آسٹریا والے میری غیر حاضری  
 سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور پھر انھوں نے اٹلی کو فتح کر لیا ہے  
 اور اس طرح انھوں نے نیپولین کی تمام سہر بندی اور دانش کے  
 نتیجوں کو بیکار کر دیا ہے نیپولین نے اخباروں کو پڑھ کر ہاتھ سے  
 ڈال دیا اور کہا کہ ہماری بد نصیبی ہے کہ ہماری فتح کے تمام فائدے  
 اکارت گئے اور میں تباہ ہو گیا ✽

نیپولین نے اپنی ہوشیاری سے یہ تصور کیا کہ اب وہ وقت آگیا ہے  
 کہ فرانس کی بادشاہی پر تسلط کیا جاوے اس لیے کہ اہل فرانس اگر کمری  
 کی کمزور حکومت سے نفرت کرتے ہیں اور ایسے وقت میں وہ میرے  
 وہاں ہو سچنے کو بہت غنیمت تصور کریں گے چنانچہ نیپولین نے اپنے  
 چند افسروں کو یہ ہدایت کی کہ نہایت خفیہ خفیہ اوسکی روانگی کی واسطے  
 سامان تیار کریں اوان سرداروں نے اس حکم کو بڑی خوشی کے ساتھ

مرافیون کو اوس عذاب سے نجات دے جو ترکوں کی فوج نے  
 ہمیشہ فرانس کے قیدیوں پر روا رکھا تھا۔ کچھ شبہ نہیں کہ یہ جو  
 ایک غمیت وجہ تھی اور بے شک وہ ایک ایسا کام تھا کہ اوسکا  
 عذر ہو نہیں سکتا یہ بات ہرگز مناسب نہیں ہے اور قانونِ قدرت  
 بالکل برخلاف ہے کہ کسی بھلائی کی امید میں کوئی برائی روا رکھی جا  
 مورخوں نے سپاہیوں کی اوس تعداد میں جو اس طرح فرافیون کے اثر سے  
 مرے اختلاف کیا ہے بعض اوسکو بڑا کر یا تو تک پہنچاتے ہیں  
 اور بعض کم کر کے صرف ساٹھ بیان کرتے ہیں لیکن نتیجہ دونوں کا  
 واحد ہے پانسو مارے گئے یا ساٹھ یہ بات مناسب تھی کہ اس طرح  
 اذکو قتل کیا جاتا آدمی کو چاہیے کہ اس مقولہ پر عمل کرے کہ اچھے  
 کام کرنے ہمارے ذمہ ہیں اور اونسکے نتیجے خدا کے اختیار میں  
 ہیں۔ اے یسعی منی والہ تمام من اللہ +

قاہرہ میں پھر داخل ہونے کے بعد فیولین کے جھوٹ سے زیادہ  
 کام نکلتا ہوا دیکھ کر حسب معمول سچائی کی طرف سے بے اتفاقی برتی  
 اور بہت سی جھوٹی سرکاری خبروں کے ذریعے سے اپنی مراجعت کو  
 ظاہر کیا ان خبروں میں اسنے اپنی کامیابیوں کو بہت طمطراق کے ساتھ  
 بیان کیا اور اپنی مصیبتوں کو مخفی رکھا۔ بعد اسکے قسطنطنیہ سے  
 ترکوں کی فوج بھی جلد وہاں پہنچ گئی مگر فیولین نے غنیمت کی اس فوج  
 بہت بڑے نقصان کے ساتھ شکست دی تاہم اس فتح کی خوشی میں

بقعہ مار تو تھی۔ اس کوچ میں نیپولین کے بڑی و شکاری کے ساتھ اپنے  
 آپ کو ایک ناگمانی قتل سے بچایا جو عرب کے ایک خانہ بدوش کے  
 ہاتھ سے ہو سچنے والا تھا یہ قاتل شرک کے ایک کنایہ پر جباری میں  
 چھپ کر بیٹھ رہا اور جب نیپولین اوسکے برابر پہنچا تو اوسنے  
 ایک بندوق اوسپر سر کی لیکن وہ خالی گئی۔ نیپولین کے سپاہیوں نے  
 اوس عرب کو سمندر کی طرف پیچھے کو ہٹا دیا تھا کہ اچھی طرح اوسکے  
 اوپر نشانہ لگا سکیں لیکن اوسنے بھی سپاہیوں کے ہاتھ سے محفوظ  
 رہنے کے واسطے بہت کوشش کی اور سمندر میں تیر کر دور ایک  
 پہاڑی پر چڑھ گیا جہاں سے اوسکے ہٹا دینے کے واسطے بہت سی  
 کوششیں کی گئیں لیکن سب عبث تھیں کوئی کارگر نہوئی اسی  
 عرصہ میں پیچھے سے نیپولین کی ایک اور فوج آہو پئی نیپولین نے  
 اوسکو حکم دیا کہ جسطرح ہو سکے اس سحرہ کو جیتا نہ چھوڑیں چنانچہ  
 ایسا ہی ہوا اور وہ عرب گولی سے مارا گیا ۛ

قاہرہ کو جاتے وقت مشرق کی مشہور و بادلے نیپولین کے سپاہیوں کو  
 دایا اور اسلیے مجبور ہو کر نیپولین کے جغہ کے شہر کو بھی چھوڑ دیا  
 اسوقت اوس شہر کے تھا خالی میں بہت سے سپاہی اوس وہاں  
 سخت مبتلا تھے جنکے بچنے کی امید نہ ہی تھی۔ نیپولین کے حکم دیا کہ  
 انکو اسیوں کھلا دیا و سے تاکہ وہ مرا جوین۔ اس کارروائی سے  
 جو نیپولین نے اس موقع پر برائی بغرض اوسکی صرف یہ تھی کہ اول



جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ مصر میں اس کے موجود ہونے کی اسوقت بہت ضرورت ہے تو نیولین نہایت غم اور رنج سے جو اس مایوسی اور ناکامیابی سے اسکو حاصل ہوا شکست کھانے اور اپنی فوج کو مجاہد پر سے اٹھا لینے پر مجبور ہوا اور یہ پہلا ہی مرتبہ تھا جس میں اسکو شکست ہوئی تھی ❖

اس کے سپاہیوں نے اپنی آئندہ فتوحات سے مایوس ہو کر لوٹنے و بہت سے ظلم کیے مشعلیں ہاتھوں میں لیے ہوئے شوخی کے ساتھ اس تمام گروہ و فوج کی فصلوں کو جلاتے چلے جاتے تھے اور چونکہ وہ اس بات پر قادر نہ تھے کہ اون قدر ترقی چیزوں کے ذریعہ سے فائدہ اٹھائیں اس لیے جلن کے مارے اونھوں نے یہ ارادہ کیا کہ اور لوگ بھی اون چیزوں سے نفع نہ اٹھاسکیں انسانوں کا یہ خود غرض طریقہ اس موقع پر نہایت ہولناک طور سے ظاہر ہوا۔ اپنے زخمی سرداروں کو کچھہ دنوں تک اس صبح نے اپنے ساتھ رکھا اور اس کے بعد انکو ڈولپوں سے نیچے ڈال دیا اس غرض سے کہ کہیں مرچکیں۔ بہت سے سپاہی تکان کے سبب سے بالکل بے ہوش یا ہو کر ریگستانوں میں غارت غول ہو گئے اور ان کے ساتھی جو ان کے پاس ہو کر گزرتے تھے ان سے وہ مصیبت زدہ ہر چند غمتیں اور خوشامدین کرتے تھے کہ اسوقت میں ان کے ساتھ ہمدردی ظاہر کریں لیکن وہ ہر جہم و ہر کراہی کے ساتھ گزرتے اور ان کے

یورپ میں پھیل گئی اور یہ کلینک کا میکا نیپولین پر ہمیشہ قائم رہا۔  
اس بات کے بعد کہ قیدیوں نے اپنے آپ کو اس شرط سے سہرا لیا کہ  
اُنکی جانیں محفوظ رہیں اگر اُنکی تمام قوانین اور اخلاق انسانی کے  
ہر ایک اصول کے بموجب وہ قیدی اس بات کے مستحق تھے کہ اُنکی  
جانیں محفوظ رہیں۔

اس خوفناک ماجرے کے بعد نیپولین ایکری کے محاصرے کے واسطے آگے کو  
بڑھا جو اپنے عمدہ موقع کے سبب سے تمام ملک شام پر قبضہ و تابد  
رکھ سکتا تھا اسی بھروسے پر اس شہر نے نیپولین کے حملے اور  
اُسکی بلند نظر تدبیروں کے مقابلے پر ایک ناقابل گذار فراحت کی۔  
شام کی ان مشکلات نے یہاں تک طول کھینچا کہ نیپولین نے اسی عرصے  
میں اپنا ایک ایچی ٹیو سلطان کے پاس اس مقصد سے روانہ کیا کہ جہاں تک  
ممکن ہو انگریزوں کے مقابلے پر ہندوستان میں ایک بغاوت برپا کرنے  
واسطے ٹیو سلطان کو براگینہ کرے لیکن انگریزوں کی قسمت اچھی تھی کہ یہ  
کوشش کامیاب نہ ہوئی۔ ایکری میں سرسندی اسمٹ کی سرداری میں جسے  
حال ہی میں فرانس کے قید خانے سے رہائی پائی تھی نیپولین کے مقابلے پر  
وہ فراحت پیش آئی جسکی پہلے سے امید تھی۔ ان متواتر فراحتوں سے  
نیپولین جھنجھلا اٹھا اور ہر چند اس سردار کے برہنہ مظاہر پر  
نیپولین نے ایسی تیزی کے ساتھ حملے کیے جو شیخی کر گری ہونے سے  
پیدا ہوا کرتی ہے لیکن ہر مرتبہ لوٹ جانے پر مجبور ہوا اور آخر کار

دلاوری بھی بڑھتی گئی مضیبت اور سختی کے وقت میں نیپولین کی مستعدی  
 اور مضبوط عقل بڑے زور و شور کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ نیپولین کو  
 اب یہ پرچہ لگا کہ قسطنطنیہ میں ایک بڑی فوج اوس کے مقابلہ کیواسطے  
 آراستہ ہو رہی ہے اور روس کی فوج بھی اپنی اوس پرانی عداوت سے  
 جو اوسکو قسطنطنیہ کے دربار کے ساتھ تھی و شکش ہو کر اس حملہ میں اپنی  
 شریک ہو گئی ہے۔ علاوہ اسکے اوسی وقت میں انگریز بھی ہندوستان  
 ایک فوج اوس کے مقابلہ پر روانہ کرنے کو تھے ایسے خطرناک وقت میں  
 بھی نیپولین کو اتنی فرصت ملی کہ اوسنے اپنی عالی ہمتی سے بڑی بڑی  
 جدید منصوبے باندھے۔ نیپولین نے اب ارادہ کیا کہ شام پر ایک  
 حملہ کیا جاوے اور اوس ملک کی مختلف قوموں کو اوس کے حاکموں کے  
 مقابلہ پر انگینہ کر کے اور خود اولکاسر واریہ خاص قسطنطنیہ پر چڑھائی  
 کرے اور اسطر سے اپنے واسطے فرانس کا راستہ نکالے اور اپنے  
 راستے پر آسٹریا کو فتح کرتا جاوے۔ بوریہ کہتا ہے کہ میں نے اکثر  
 اون دنوں میں یہ دیکھا کہ ایک بڑا نقشہ اوس کے پیش نظر رہتا تھا  
 اور وہ اپنی ان مہات کی بابت اس نقشہ پر غور و خوض کیا کرتا تھا۔  
 اکیس کے پاشا نے جبکا نام خزرار تھا نیپولین کے ان عالی ارادوں  
 عزاحت کی اور بڑے استقلال کے ساتھ نیپولین کے بہکانے میں نہ آیا  
 یہاں تک کہ جو افسر نیپولین نے اوس سے معاملہ کرنے کے واسطے  
 بھیجا تھا اوسکو بھی اوسنے قتل کرا دیا۔ بااين مہم نیپولین نے شام پر

۹۸  
 کہ اگر میں بھی فرعون کی طرح ڈوب جاتا تو یورپ کے تمام واعظوں کے واسطے اس واقعے سے ایک اچھا مضمون ہاتھ لگتا۔ مگر محضی نرسہ کہ آخر الامر نیپولین نے بھی خبریہ سینٹ ہینا میں تمام نامراد یونکے ساتھ قید رہنے سے وہ سزا پائی جس سے انسان کو پوری عبرت اور سلی اس شوخ گفتگو کے مقابلے میں حاصل ہو سکتی ہے ۛ

### باب چہارم

نیپولین کا شام پر حملہ کرنا۔ اور مقام دیکر پریس پا ہونا۔ اور مصر کو لوٹ آنے پر مجبور ہونا۔ فرانس سے ایسی خبروں کا آنا جنکے سبب سے نیپولین جیکے جیکے سوار ہو کر فرانس کو روانہ ہوا۔ نیپولین کا بحری سفر اور فرانس میں اوسکا بڑی غرقوں کے ساتھ لیا جانا۔ نیپولین کی سارے واسطے حاصل کئے اعلیٰ اختیارات کے۔ فرانس کی مجلسوں کے مشورہ واقعات۔ نیپولین کا اپنی کوششوں میں کامیاب ہونا ۛ

مصر میں نیپولین کی حالت اس وقت میں ایسی خطرناک تھی کہ ہر ایک ایسے ویسے کے چھکے چھوٹ جاتے جہازوں کے جس بڑی سے نیپولین یہ امید تھی کہ اوسکے ذریعے سے فرانس کو اپنی فوج لیجا سکوں گا وہ تباہ ہو چکا تھا اور غنیمت کے جہازوں کا ایک مخالف بیڑہ یعنی غلیس اوسکے سامنے موجود تھا اور ایک ایسے بڑے ملک مصر پر جو فوراً موقع پاتے ہی بناوت پر آمادہ ہو جاتا نیپولین کے تھوڑے سے آدمی قابض ہو رہے تھے لیکن بقدریہ وقیمین اور خطرے زیادہ ہوتے گئے نیپولین کی

تندرست تھے اور اونکے دل بڑھے ہوئے تھے اور طرح طرح کی امیدوں کے ساتھ اپنی ماؤں اور بھوڑوں اور بہنوں سے یغلگیر ہو کر اور اونکو روٹا ہوا چھوڑ کر اور اپنے پیارے بچوں کے خفیہ جھگڑوں سے منہ موڑ کر رخصت ہوئے تھے اسے افسوس جن لوگوں کو اونھوں نے اپنے وطن میں چھوڑا تھا وہ اب تک اونکی تندرستی اور خیر سلا سو گھر کو آنے کی دعائیں مانگ رہی ہیں اور اونکی فحشوں کی خبروں کے بہت شتاق ہیں وہ اونکے لیے دعوتیں تیار کرتے ہیں اور اونکی واپسی کے انتظار میں گھریاں گن رہے ہیں اور وہ حال ہے اور آج ہر ہفتہ میں سے اون کم بختوں کی لاشیں جلتے جلے ہوئے ہیں جھلس رہی ہیں اور اونکی ہڈیاں بیگانہ ملک کے کنارے پر سفید ہو رہی ہیں نیپولین نے اپنا وقت مصر کے انتظام سلطنت کی ترمیم میں صرف کیا اور معاملات مصر کا انتظام ایسی خوبی سے کیا کہ خلافت کو جلد اس درجہ پر امن اور آسائش نصیب ہوئی جس سے وہ لوگ ایک مدت سے نا آشنا ہو رہے تھے نیپولین نے اوس ملک کے باشندوں کی تالیف قلوب کی غرض سے ترکانہ لباس اختیار کر لیا لیکن پھر یہ دیکھ کر کہ میرے سردار میری اس حرکت پر خستے ہیں اوس لباس کو اتار رکھا۔ نیپولین نے جو یہ لباس مسلمانوں کا اختیار کیا اور جو تائیدین اوسے مسلمانوں کے مذہب میں کہیں اونکی نسبت بعد اس زمانے کے جب وہ سینٹ پلین میں پہنچا تو یہ کہنا کہ مصر ہر طرح پر اس بات کے شایان تھا کہ میں اس میں مسلمانوں کا سا پایجام پہنون ❖

غیتر کے بنے ہوئے تھے یعنی یہ عیار اس قدر عرصہ دراز سے تمھارے  
آج ہی کے دنگی لڑائی کے دیکھنے کے واسطے کھڑے ہوئے ہیں۔  
لڑائی شروع ہوئی اور تھوڑے ہی عرصے تک قائم رہی لیکن نہایت سخت  
تھی اس لڑائی میں ترکستانی فوجیں بالکل تباہ ہو گئیں جنھوں نے  
فرانس کی فوج کے اول ٹھوس مربعوں کے توڑنے میں ہر چند کوشش کی  
جو سنگینیں چکار رہے تھے اور شعلے اور موٹیں بہا رہے تھے +

ایک سخت مصیبت بیویوں پر اور آئی والی تھی نلیس انگریزی  
میر البحر شام کے کناروں سے گذر کر اسکندریہ کو لوٹ آیا تھا اوسنے  
فرانس کے بیڑے کو جو خلیج ابو کرین لنگر انداز تھا بالکل تباہ کر دیا۔ فرانس  
سپاہیوں نے اپنے جہازوں کی اس تباہی کو جتنے ذریعہ سے اول کو  
اپنے وطن کو لوٹ جانے کی امید تھی نہایت رنج کے ساتھ دیکھا بہت  
نے اپنی جانوں کو آپ ہلاک کیا اور بہت سونے اپنے انسروں کو  
جو اونکے پاس سے سوار ہو کر نکلے طعنے دیے اور یہ کہا کہ دیکھو یہ فرانس  
کے قاتل قشرین لیے جاتے ہیں۔ اس واقعے کے بعد مجبور فرانس  
اپنی حالت پر قانع ہو گئے اور اوس وقت تک کہ فرانس سے اور مدد  
آوے مگر اپنا تقرب جہان کے سامان درست کیے +

دینین فرانس کا سیاح اپنے اون جنھوں کو جو خلیج ابو کر کے کنارے پر  
اوسکو سپاہیوں کی لاشوں کے دیکھنے سے پیدا ہوئے درد کو سادہ  
اسطرح بیان کرتا ہے کہ یہ بہادر سپاہی چند ہفتے پیشتر ہر طرح سے

کہ مصر کی مشہور مشہور پورانی پورانی چیزوں کی تحقیقات کریں راستہ میں  
 نیپولین نے اپنا اکثر وقت اونٹنیوں کو گولہ سے گفتگو میں صرف کیا  
 بہت سے مضمون جن پر نیپولین اور عالموں اور فاضلوں سے بحث  
 کرتا تھا خود منتخب کیا کرتا تھا۔ ان مضمونوں میں سے کچھ کچھ حال  
 نیپولین کی تاریخ لکھنے والوں نے لکھا ہے وہ مضمون یا مذہبی  
 معاملات سے متعلق ہوتے تھے یا حکومت سے اور بعض وقت  
 ایسے مضمون پیش ہوتے تھے جنہیں فکر اور غور و کار ہوتی تھی مثلاً  
 یہ کہ اجرام فلکی میں آبادی ہے یا نہیں۔ ایک اور شام کو اس مجمع میں  
 گفتگو پیش ہوئی کہ خواب صحیح ہوتا ہے یا غلط یہ مضمون اس ملک میں  
 بچکر سوچا جہاں حضرت یوسف علیہ السلام کے بہت سے عجیب  
 فی واقعات واقع ہوئے تھے۔ نیپولین کی ان فلاسفی تفریحوں میں  
 وقت اس بد مزہ اطلاع سے خلل واقع ہوا کہ انگریزی فوج کا  
 نیپولین صاحب کہیں اوسے قرب و جوار میں مقیم ہے اور فرانس کے  
 نے اس بات کا اقرار کیا کہ اگر دونوں بیرون میں مقابلہ ہو گیا  
 رکا نیپولین کی مہم کے واسطے بہت برا ہو گا۔ اور اگرچہ  
 میر البحر کی فوفون کی بہت کچھ تصدیق بھی ایک موقع پر  
 ہا ہم نیپولین نے ان کو خفیہ ٹھہرایا۔ انگریزوں کی  
 نس کے بیڑے سے ایک موقع پر صرف پندرہ میل کے  
 تھی لیکن گٹر کی نہایت کثرت کے سبب سے فرقہ سے

زوانم ہوا تو دور سے اٹلی کے پارونکی چوٹیاں اوسکو دکھلائی دین شلے  
دیکھنے سے اوسکے دل پر ایک بڑا جوش پیدا ہوا نیپولین نے اس  
موقع پر اپنی اون پہلی کامیابیوں کو یاد کیا جو اوسکو اوس ملک میں  
حاصل ہوئی تھیں \*

ایلیا کو بھی نیپولین نے ایک دور فاضلی سے ملاحظہ کیا یہ وہ مقام تھا  
جہاں کچھ دنوں ہی نیپولین جلا وطن ہو کر رہا تھا۔ اس مقام کو  
دیکھنے سے اوسوقت نیپولین کو اپنی آئندہ تکلیفات کا کچھ بھی  
خیال نہ آیا ہوگا اور اوس مقام کے ملاحظہ سے کچھ بھی اوس کو جو انکو  
افقِ خاطر کیلئے نہ کیا۔ کبھی کبھی نیپولین نے اپنی دریائی فوج کو حکم دیا  
کہ تمام جہازوں کو میر البحر کے جہاز کے پیچھے چلاوین جہاں وہ  
خود بھی سوار تھا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد اوس کے سفر میں شریک تھا بیان  
کرتا ہے کہ جب ہمارے جہاز میر البحر کے جہاز کے پاس پہنچے تھے جہاں  
وہ صاحبِ قوت یعنی (نیپولین) خود موجود تھا جو تین سو جہازوں کے  
درمیان بیٹھا ہوا رات کے نہایت سناں وقت میں حکم صادر کر رہا تھا  
تو اوسوقت جو کیفیت ہمارے جہازونکی ہوتی تھی اوسکا کھیاں کھیاں  
بیان کرنا مشکل ہے۔ چاندنی خوب کھل رہی تھی ہمارے جہاز میں  
اگرچہ پانسو آدمی تھے مگر کبھی کے ہون کے برابر بھی کھڑا نہ ہوا  
نہوئے پاتا تھا ہم لوگوں کو رانس تک لینا دشوار ہو گیا تھا۔ نیپولین  
اسے ساتھ عالموں اور فاضلوں کا ایک گروہ اس غرض سے لایا تھا



دیکھا بھالی کرتی تھی اوسکو ایک طوفان نے منتشر کر دیا ہجرا اوسکے  
نیپولین نے اپنی فوج کو ہزاروں پرسوار کیا۔ جس صبح کو یہ صبح روز  
ہونے کو تھی بہت پر فضا صبح تھی سوچ کی شعاعوں نے سمندر کو سنوار  
کر دیا تھا جہر حید میل تک جہاز ہی جہاز دکھائی دیتے تھے ہر ایک  
شخص کا سینہ امیدوں کے ساتھ بھرک رہا تھا اور چونکہ مقصد اس  
مہم کی کارروائی کا سب لوگوں سے مخفی رکھا گیا تھا اسلیے لوگوں کو  
یہ واقعہ اور بھی زیادہ دلچسپ معلوم ہوتا تھا۔ فرانس کی فوج نے  
اپنے اس دریائی سفر میں تھوڑی دیر کے واسطے مقام میلیا میں مقام  
کیا یہ بات پہلے سے پکی ہو چکی تھی کہ یہ مقام نیپولین کو سپرد کر دیا جائیگا  
قلعہ کے پاسیوں کی وفاداری اون پوشیدہ اہلکاروں کے ذریعے سے  
جنکو ڈاکٹر نے اسی مقصد کے واسطے روانہ کیا تھا بیکار کر دی گئی تھی  
جو لوگ قلعے کی فصیلوں پر تعینات تھے اونھوں نے جھوٹ موٹ  
دکھلاوے کے لیے دو چار توپیں سرکین اور صرف برائے نام کچھ  
تھوڑی دیر قلعے کی محافظت کی۔ نیپولین جب اس قلعہ کے دروازوں میں  
داخل ہوا تو اوسکے استحکام کو دیکھا کہ اس قلعے کا سطح پر ہاتھ آ جانا  
بہت اچھا ہوا اور یہ کام ہمارے اون دوستوں کی بدولت بن پڑا  
جو قلعے میں موجود تھے ورنہ اس قلعے کا فتح کرنا بڑی دشواریات ہو جاتی  
اس قلعے میں اپنی فوج کی ایک کافی جماعت چھوڑ کر نیپولین  
اپنی بچی فوج کے ساتھ مصر کو روانہ ہوا اور جب ہی وہ اس مقام سے

محفوظ رہنے کی فکر میں پڑے ہوئے تھے اس لیے اونٹنوں نے یہ سمجھ کر  
 کہ کسی طرح یہ آتی ہوئی بلا سر سے اٹے او سکی نہی تجویزوں کی مخالفت  
 نہیں کی با آنکہ یہ بات ظاہر تھی کہ نیپولین کی غیر حاضری سے فائدہ  
 اٹھا کر اشریا والے اٹلی پر لڑائی شروع کر کے کامیاب ہو جاؤ گے  
 علاوہ اسکے یہ بھی دغدغہ لگا ہوا تھا کہ فرانس کی فوج جن جازوں  
 بیڑہ پر مصر کو روانہ ہوگی او سکو انگریز جہیں لینگے۔ لیکن نیپولین نے  
 اپنی محبوبی تیزی کے ساتھ ان مشکلات کو خفیہ سمجھا اور اپنے سامان کو  
 نہایت محنت کے ساتھ تیار کرنا شروع کیا اور ایک بہت بڑا بیڑہ جمایا  
 فراہم کر لیا جسکی نسبت جیسا قیاس چاہتا ہے انگلستان کو ابتدا  
 یہ کھٹکا ہوا کہ اس بیڑہ کے ذریعہ سے ہمارے ہی ملک کی حدود پر  
 حملہ ہوگا۔ اس اثنا میں نیپولین نے فرانسیسیوں کے مصر میں آباد  
 کرنے کے ساز و سامان بھی تیار کیے چنانچہ اس نے بہت سے مزدور  
 اور کاریگر یوگون کو جمع کیا جو یورپ کی کاریگریوں اور دستکاریوں سے  
 واقف تھے اور اپنے سکریٹری بورین کو مددیت کی کہ ہمارے واسطہ  
 ایک کتب خانہ جمع کرے یہ کتب خانہ چھ حصوں پر منقسم اور مرتب  
 کیا گیا تھا اول علوم دقیق دوم جغرافیہ سوم تواریخ چہارم نظم  
 پنجم قصہ کہانیات ششم سیاست مدن اس اخیر حصہ میں نیپولین  
 نے قرآن اور عبادت و تربت اور انجیل ان سب کو منسلک کر دیا تھا

بڑی بڑی سنگین وارداتوں کے صادر ہونے کی اجازت دینے کے  
وہی عادی ہو رہے تھے ۛ

بونا پارٹ کی چالاک طبیعت بہت دلوں تک شغل سے خالی نہ رہ سکی  
اور آخر کار اوسنے فرانس کے ہندو گاہوں کا دورہ کیا اس غرض سے  
کہ باہمی گیرون اور کنارون انگلستان کے اور واقعہ کارون سے  
اس بات کی تحقیقات کرے کہ اوس ملک پر فوج کے اتارنے کی وسطی  
کو نسا موقع بہت اچھا ہے تاکہ اوس ملک پر حملہ آور ہو۔ لیکن  
تحقیقات کے بعد اوسکو اس بات کا بخوبی اطمینان ہو گیا کہ اس امر میں  
کوئی تدبیر نہیں چل سکتی نیپولین نے کہا کہ میں فرانس کی فوج کو ایسے  
تنگ مقام پر لیجا کر خطر عین نہ ڈالوں گا۔ پس نیپولین نے اپنے  
اس حملے سے مایوس ہو کر اپنی توجہ کو ایک اور بہت بڑے مقصد کی  
طرف مصروف کیا اوسکا حوصلہ مصر کی طرف مائل ہوا اوسنے یہ  
خیال کیا کہ مصر پر قابض ہو جانے سے ایسا مقام ہاتھ لگے گا جہاں  
اون فرانسسوں کو آبا و کر سکیں گے جنکو انگریزوں نے امر کیا ہے  
جلا وطن کر کے اونکی بستیاں چھین لی تھیں اور مصر میں فرانسسوں  
بسنے سے بالآخر ہندوستان بھی انگریزوں کے قبضہ سے نکلے فرانس  
کے قبضہ میں آ جاوے گا ۛ

ڈاکٹر گری کے لوگ بونا پارٹ کے اوس رعب و داب سے جو اوسکو  
فرانس میں حاصل ہوتا جاتا تھا مترد رہے اور اوسکے ہاتھوں سے

جبر تغیل کا عالم ہے۔ ایک پاسبانے کا جواب جزاؤں میں مجمع کے بڑے بڑے  
 عالموں نے نیپولین کو دیا نیپولین نے اس طرح رد کیا کہ یہی فتوحات  
 حقیقت میں وہ فتوحات ہیں جو علم کو جہالت پر حاصل ہوتی ہیں اور  
 صرف انہیں فتوحات میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ ان کے سبب سے  
 لوگوں کو نڈا نہیں پہنچتی۔ پیرس کی مینوسپل کے محکمے نے نیپولین  
 کی عزت کے واسطے اس کی سڑک کا پہلا نام بدل کر اوس کا نام  
 اسٹریٹ وکٹری یعنی فتح کا کوچہ رکھا۔ لیکن وہ اپنی فتوحات کی  
 خوشیوں کے زمانے میں رنجوں سے محفوظ نہ رہ سکا یعنی جزیری نہیں  
 کی فضول خرچیوں کے سبب سے نیپولین کا ناک میں دم اگیا تھا  
 نیپولین کی غیر حاضری کے دنوں میں جزیری نہیں نے اوس کے مکان  
 کو نہایت ہی عمدہ عمدہ سامانوں سے جو بالکل نا واجب قیمتوں پر  
 خریدے گئے تھے آراستہ کیا تھا۔ ایک موقع پر نیپولین کو اپنی  
 جان کے لالے پڑ گئے تھے اور وہ یہ سمجھا کہ ایک عورت نے آکر  
 نیپولین کو یہ اطلاع دی کہ تیرے مار ڈالنے کے واسطے ایک سازش  
 ہو رہی ہے نیپولین جب تیار ہو کر اوس سازش کے موقع پر پہنچا  
 تو اوس نے یہ دیکھا کہ وہ عورت اوس جگہ مقتول پڑی ہوئی ہے۔  
 اب اس قدر عرصے کے بعد یہ بات معلوم ہونا دشوار ہے کہ اوس  
 سازش کا بانی کون تھا۔ ڈاکٹر کٹری کے لوگ اگر اصل فساد کے  
 اصل موجد نہ قرار دیے جاویں تاہم اس میں تو شبہ نہیں کہ ایسی

طور پر ظاہر کیا جسوقت نیپولین نے ڈاکٹر ٹرون سے ملاقات کی ٹیلی زڈیٹھا  
 نے ایک بڑی گفتگو کی اور اس میں نیپولین کے مہمت کی بہت کچھ تعریف  
 و توصیف کی۔ اس مکار فصیح اور خوش تقریر نے کہا کہ یہ بات نہایت  
 بعید ہے کہ نیپولین کی بلند نظری سلطنت جمہوریہ کے واسطہ خطرناک  
 ہووے بلکہ یہ جواب یہ بات ضرور ہے کہ نیپولین کو اس بات پر آمادہ  
 کریں کہ جو شوق تحصیل علم کا ابتداء سے اوسکو ہے بالفضل اوسکو ملتوی  
 کر کے اون نئی نئی مہمت کو اختیار کرے جو اپنے ملک کے فخر اور عزت کا  
 باعث ہوں۔ نیپولین نے اس گفتگو کا جواب ایک بڑی خوش خروش  
 کی تقریر سے دیا اور جو باتیں میان میں وہ سب سے ڈھنگی۔ ڈاکٹر ٹرون  
 نے دوسری گفتگو میں نیپولین کو انگلستان کے ملک کی طرف اشارہ  
 کیا کہ وہ ایسا مقام ہے جہاں کو ظفر مند کا میا بیان حاصل کرنا چاہیے  
 نیپولین نے پیرس میں بہت سکونت اختیار کی اور اپنے  
 طریقہ زندگی میں بہت سادگی برتی وہ اس زمانہ میں اس طرح اپنے  
 بندوبست کر رہا تھا کہ وہ زبردست تدبیر میں جنگا وہ خفیہ خفیہ منصوبہ  
 باندھ رہا تھا لوگوں کو معلوم نہوں۔ اوسنے ایک علمی اسٹیوٹ کی  
 درخواست کو منظور کیا جسے یہ التماس کیا تھا کہ آپ ہمارے جلسہ کے  
 ممبر ہو جاویں چنانچہ اور جلسوں کی بہ نسبت اوس گروہ کی مجلسوں  
 میں اکثر شریک ہو ا کرتا تھا اس مجمع نے نیپولین کو عزت سکے ساتھ  
 یہ خطاب دیا کہ وہ لڑائیوں کی تحریر اقلیدس میں کامل اور فتوحات کے

ذریعہ سے ایک مختصر دائرہ میں نیپولین کی فتوحات کا نقشہ کھینچا ہوا تھا۔  
 ایسی فتوحات ایک آدمی کے ذریعہ سے بہت کم حاصل ہوئی ہیں۔  
 نیپولین اس مقام پر بہت دنوں تک نہیں ٹھہرا اس خیال سے کہ  
 پیرس کے واقعات تھوڑے عرصہ میں ایسے موقع پر پہنچ جائیں گے جو  
 اس کے بلند ارادوں کے موافق مفید تھا۔ نیپولین اپنے گھر کو  
 لوٹتے وقت ہر ایک منزل پر نہایت ظفر مند غزفوں کے ساتھ لیا گیا  
 اس نوجوان تختہ اٹلی کی طرف بہت شوق کے ساتھ لوگوں کی نظر میں  
 لڑی ہوئی تھیں۔ اس زمانہ کا ایکسپوزیٹ بیان کرتا ہے کہ میں نے نیپولین  
 کو اسکی ثبوتیرون کے بہت کچھ مشاہدہ پایا۔ وہ پتہ قدار و دبلا تھا  
 اور اس کے زرد چہرہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس نے بہت محنت  
 اٹھائی ہے اور قیافہ سے اس میں دانشمندی پائی جاتی تھی اور  
 اس میں ایسی سچ اور فکر کی عادت ظاہر ہوتی تھی جسکا خاصہ یہ ہے  
 کہ جو کچھ خیال طبیعت میں گذرتا ہے وہ ظاہر نہیں ہونے پاتا۔  
 مگر میں نے کہ نیپولین کی پر فکر طبیعت اور عالی دماغ میں بعض ایسے  
 خیالات موجود نہوں جو یورپ کے معاملات کے تغصیہ میں بہت کچھ  
 داخل تھے +

نیپولین کے آنے پر ڈائرکٹروں نے اس کا بڑی عزت کے ساتھ  
 استقبال کیا اور باشندگان پیرس ڈائرکٹروں اور نیپولین کی ملاقات  
 دیکھنے کے واسطے جمع ہوئے ڈائرکٹروں نے انکی ملاقات کو سرکاری

ریزہ ریزہ کر دوں گا جیسا میں نے اس پھولدارن کا حال کر دیا ہے۔  
 اٹلی کے عہد نامہ کے مکمل ہونے کے بعد نیپولین کی بی بی جوزی فین نے  
 خاوند سوا اٹلی جن جن شہروں میں ہو کر اوسکا گذر ہوا وہاں کو لوگوں نے  
 شاہانہ ترک و احتشام کے ساتھ اوسکا استقبال کیا۔ نیپولین نے  
 جوزی فین کے ساتھ اٹلی کے بہت سے حصوں کی سیر کی اوسنے سطرچر  
 گویا وہ تخت پر بیٹھ چکا ہے مائی بلیو میں اوسنے ایک براؤن بارہن مقد کیا  
 جس میں عمدہ عمدہ اور ذی وجاہت لوگ جمع ہوئے۔ اس بڑی شان  
 شوکت کے موقع پر جو فخر نیپولین کو حاصل ہوا تھا اوس میں ایک چھٹی  
 آنے سے نیپولین کو بلال پیدا ہوا یہ چھٹی اوسکی بہن نے بھیجی تھی جسے  
 ایک گنام آدمی سے اپنی شادی کر لی تھی چھٹی کا مضمون یہ تھا کہ اے  
 نیپولین تم بہن اسلئے نظروں سے نہ گراؤ کہ ہم غریب ہیں آخر تم سارے  
 مائی ہو۔ نیپولین کی سرگزشت لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ نیپولین  
 اس چھٹی کو بڑے غصے سے زمین پر ٹپک دیا ہے۔  
 اسے اپنے معاملات پورا کرنے کے بعد نیپولین نے پیرس کو اپنی مرا  
 ریان کین لوگ عموماً اوسکی آمد کے منتظر اور آرزو مند تھے اور  
 مقام پر سب شخص اوسکا راستہ دیکھ رہے تھے۔ کچھ دنوں تک  
 نے بعض معاملات کی درستی کے واسطے مقام رساڈ پر مقام کیا  
 سنے پہلے سے ڈائریکٹروں کے مجمع کے پاس اپنا ایک نشان  
 سپر نیپولین کی مختلف فتوحات کا حال تحریر تھا گویا اوسکے

نیپولین کی توجہ کے صدر مقام بون پر بظاہر بعض بعض اور ضرورتوں کے  
 بہانے سے کچھ کچھ سرکاروں کو بھیجا اور درحقیقت اس غرض سے کہ وہ  
 ذریعے سے نیپولین کی کارروائی کی اطلاعیں حاصل ہوں نیپولین اور  
 سرکاروں کے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آیا مگر یہ بات اوسے جاوے  
 بہت صفائی سے اوب کو گون پر ظاہر کر دی کہ عنان سلطنت میرے  
 قبضہ اختیار میں ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں اس حکومت کو اپنے ہاتھ  
 میں رکھوں گا اسکے بعد نیپولین کا خود مختار ارادہ اوس کارروائی سے  
 بھی ظاہر ہوا جو اسے اٹریا کے ایلمچی سے خط و کتابت کرنے میں تھا  
 جو مسودہ عہدہ بیان کا ایلمچی نے نیپولین کے سامنے پیش کیا اوسکا اول  
 فقرہ یہ تھا کہ شاہنشاہ اٹریا فرانس کی جمہوری سلطنت کے وجود کا  
 اقرار کرتا ہے نیپولین نے زور سے کہا کہ یہ معاملہ مثل آفتاب کے روشن  
 اوسکے بیان کرنے کی حاجت نہیں ہے۔ نیپولین کی سرگزشت  
 لکھنے والوں نے ایک اور واقعہ جس سے نیپولین کا دوست بونی  
 انکار کرتا ہے بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ایک اور موقع پر نیپولین  
 اوسے ایلمچی سے عہدہ بیان کی بعض شرطوں کے مقرر کرنے میں ہٹ  
 کر رہا تھا جسکے قبول کرنے سے اوس ایلمچی نے انکار کیا تب نیپولین نے  
 غصہ میں اپنا ایک قیمتی بلوری پھولدان جو وہاں رکھا ہوا تھا اٹھا کر  
 زمین پر دے مارا اور کہا کہ اگر ترے بادشاہ نے ان شرطوں کے  
 اقرار نہ کیا تو میں انکار کرتا ہوں کہ ان کے تسلیم نہ کیا تو میں انکار کرتا ہوں



بناوے۔ بورین کا بیان ہے کہ جب نیمولین کی فوج کے صدر مقام پر  
 پہنچا تو میں نے دیکھا کہ اس کے حضور میں بہت سے جلیل القدر سردار  
 حاضر ہیں۔ نیمولین بورین کو دیکھتے ہی اپنی تمام قدیمی محبت کے ساتھ  
 چلا اوٹھا اور کہا کہ اب آپ آخر کا تشریف لائے بورین اس کے جواب میں  
 نہایت ادب سے تسلیات بجالایا اس لیے کہ وہ ایسا زمانہ ساز تھا کہ اس  
 شخص سے مساوات کا رتبہ برتنا جو پہلے زمانہ کی نسبت اب اس قدر عروج  
 و اقبال کو گذر گیا تھا۔ تھلپے میں نیمولین نے بورین سے صاف کہا کہ  
 اس ادب سے مجھ نے بڑا میں بہت خوش ہوا اور اس کو فوراً اپنی خاص  
 چٹھیا کا بکس سپرد کر دیا۔ جس طرح سے نیمولین اپنی بے انتہا خط و کتابت  
 کو انجام دیتا تھا اس کو دیکھ کر اس کا سکرٹری بورین بہت متعجب ہوا اور  
 دل میں بہت ہنسنا۔ صرف وہ چٹھیاں جو قاصدوں کی معرفت آتی تھیں  
 کھولی جاتی تھیں باقی وہ تمام چٹھیاں جو اس طرح پر پہنچتی تھیں بغیر  
 کسی توجہ کے تین ہفتے تک بکس میں ڈالی گئی تھیں۔  
 بورین نے بیان کیا ہے کہ میرے ناظرین کو یقین کرنا چاہیے کہ اس  
 تذہیر سے ہماری خط و کتابت کا چار یا پانچ ان خطہ خود بخود طے ہو جاتا  
 تھا جس میں اس طرح سے ناہی خط و کتابت کرنی پڑتی۔ نیمولین  
 جب بورین کی بد اخلاقی مذکورہ بالا کا عذر اس طرح پر کرتا ہے تو اس کو  
 یہ خیال نہیں آتا کہ اس توقف کے باعث سے کس قدر وقت اور تکلیف  
 اور افسردگی خاطر لوگوں کو ہوتی ہوگی۔

اسی سبب شمار اہل وطن کو مقتول دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو بھی نکلتا تھا  
 لیکن اس موقع پر اوس جگہ کے آہ ذالہ نے میرے دل کو ہلادیا  
 اٹلی میں نیپولین کی مہم کا حال بد ریافت کرتے وقت پڑھنے والوں کو  
 اوس جرأت و استقلال اور دانائی اور ضبط طبیعت پر سخت تعجب ہو گا  
 جو اس موقع پر نیپولین نے ظاہر کیا اور ناظرین کی طبیعت خود بخود  
 اوسکی تعریف پر مائل ہوگی۔ یہ معرکہ نہایت سرگرمی کی ایک نظیر تھا  
 اور یہ ایک ایسا منصوبہ تھا جسکو بہت استقلال سے پورا کیا گیا تاہم  
 جب ہم استقلال اور غور کے ساتھ یہ خیال کرتے ہیں کہ تمام مذکورہ بالا  
 عمدہ لیاقتیں ایسے ناکارہ کاموں میں صرف ہوئیں جنکا انجام رنج اور  
 مصیبت تھا تو بہت افسوس ہوتا ہے +

### باب سوم

آناپورین ہم مکتب نیپولین کا نیپولین کے پاس۔ اور اوسکے لطیف  
 آئینہ سے صلح ہوا۔ نیپولین کا پیرس لوٹنا اور وہاں اوسکی خاطر  
 و تواضع۔ مہر کی مہم کا منصوبہ۔ ریائی سفر کا بیان اور زمین پر اندر  
 باشندوں کے خانہ بہت سی لڑائیاں لڑنا۔ مہر کا فتح ہونا۔ نیپولین کا  
 مہر کو رونق اور تہذیب بخشنا اور بہت سی حمات اوس ملک میں۔  
 اس وقت میں جب کہ نیپولین آئینہ سے صلح کے پیام سلام  
 کو براہ تھلا اٹلی میں اسے پورا نے ہم مکتب پورین سے ملاقی ہو چکا  
 تھا کہ اس نے اس غرض سے متواتر طلب کیا تھا کہ اوسکو اپنا سکریٹری

بغاوت اختیار کی تھی نیپولین کا خود بیان ہے کہ میں نے اپنی فوج کے واسطے جو نہیں گھنٹے تک اوس شہر کی لوٹ معاف کر دی لیکن تین گھنٹے کے بعد پھر مجھ سے وہ ظلم نہ دیکھا گیا اور میں نے اوس لوٹ کو بند کر دیا۔ میرے ساتھ اوس وقت صرف بارہ سو آدمی تھے عوام الناس کے آہ و زوال نے جو میرے کانوں میں پہونچا مجھ کو رحم پر پائل کر دیا۔ اسی منہم کے ایک اور دوسرے موقع پر نیپولین نے اپنے آپ کو رحیم مزاج ثابت کیا جسکا یہ مطلب ہے کہ اگرچہ اس نے پوری پوری انسانیت نہ برقی لیکن تاہم کسی قدر مزاج میں نرمی ظاہر کی جسکا حال ہم اونھیں لفظوں میں بیان کرتے ہیں جو خود نیپولین کی زبان سے نکلے۔ وہ کہتا ہے کہ میں لڑائی کے بعد ایک میدان جنگ کو دیکھ رہا تھا میں نے دیکھا کہ ایک کتا اپنی مرے ہوئے آقا کے کپڑوں میں سے نکل کر ہماری طرف کو دوڑ کر آیا اور اس کے بعد پھر وہ کتا نہایت دردناک آواز کے ساتھ کھونستا ہوا اپنی اوس جھپی ہوئی جگہ کو لوٹا۔ میدان جنگ میں کسی حادثے نے ایسا بڑا اثر میری طبیعت پر پیدا نہیں کیا تھا جیسا اوس وقت میری طبیعت پر ہوا اوس وقت میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ یہ مقتول آدمی اپنے گروہ اور اپنی فوج میں اپنے بہت سے دوست آشنا رکھتا ہو گا لیکن اوس وقت اون سب دوست آشناؤں نے اس کو تنہا چھوڑ دیا ہے اور اب صرف یہ کتا اسکی رفاقت میں ثابت قدم ہے۔ میں اکثر اپنی فوجوں کو اون لڑائیوں کا حکم دیتا تھا جن میں بالآخر ایک فوج کی فوج قتل ہو جاتی تھی اور میں کبھی اُن بھی نہ کرتا تھا اور لڑائیوں میں

وہ غور تین نیپولین کے ہارزون اور مخفی ارادوں پر مطلع ہو جاوے گی اور  
اوسکی طبیعت پر بہت اختیار حاصل کرے گی لیکن نیپولین نے اس  
دام تدبیر کو بھی نہایت استقلال اور صبر کے ساتھ روکا۔ نیپولین جب سبب  
میں تھا تو اوسنے یہ کہا کہ میری طبیعت ایسی مضبوط تھی کہ ایسے ایسے جانہن  
اوسکا پھنسا ممکن نہیں تھا اس لیے کہ یہ خیال ہر وقت میرے پیرامون خاطر  
رہتا تھا کہ ان پھولوں کے نیچے خار بھی پوشیدہ ہیں \*

نیپولین نے اُمی میں پورے سچے ہی اول اول بہت سی ہمدردیوں کا دروازہ  
کھولا یا اس لیے لوگوں کو اوسکی ذات سے بہت بڑے فائدوں کی امید  
ہوئی اور جو کہ نیپولین کا رسیکا کارہنے والا اور ایک طرح سے اُمی والوں کا  
ہم وطن بھی ہوتا تھا اس لیے اُمی والوں نے اوسکی فتوحات میں سخت  
مخالفت نہ کی اور خصوصاً اس لیے بھی وہ لوگ ان فتوحات کے مزاحم  
نہوے کہ اوسکے ذریعے سے اُنکو بڑی آزادی نصیب ہونے کی امید  
ہوئی اور نیپولین نے اُنکو اس خام خیالیوں کو بخنہ کرنے کے واسطے  
پیر و لون کے لیے اُمی والوں کی چار ریاستوں کو خود مختار جمہوریہ سلطنت  
بنادیا۔ لیکن اوسنے ایک بھاری محصول کے ذریعے سے جو اوس نے  
اپنے مقیمہ شہروں میں لگائے اور اون سخت سزاؤں کے سبب سے  
جیڑنے اُن باغیوں کو دین جنہوں نے فرانس کے مقابلے پر بغاوت  
کے تحت اُن کے ہمدردوں کو گون کو خواب غفلت سے بیدار کر دیا۔ پیویکا  
شہر متحہ دین شہروں کے تھا جنہوں نے نیپولین کے ظلم کے مقابلے پر

وہ فتح کرتا تھا اور میں سے فنون اور مہرون اور علم و فضل کی چیزیں  
اسے قبضہ میں لاتا تھا اور خوش سلایقہ آدمیوں کی ایک کمپنی عمدہ  
عمدہ تصویروں کے منتخب کرنے کے واسطے فوج کے ہمراہ رہتی تھی  
یہ عمدہ عمارت تصویریں پیرس کو روانہ ہوتی تھیں اور وہاں بطوریا و گا  
فتح کے رکھی جاتی تھیں اور اوسپر فخر کیا جاتا تھا۔ ایک موقع پر  
نیپولین کو آٹھ لاکھ روپیہ اس عوض میں نذر گذرانا گیا کہ وہ ہمیں  
ایک تصویر کو صحیح و سلامت رہنے دے اور اوسکے سرداروں نے  
بھی اوسکو اس بات پر مائل کیا کہ روپیہ کو قبول کر لیں لیکن اوسے  
انکار کیا اور کہا کہ روپیہ ایک ایسی چیز ہے جو جلد خرچ ہو جاوے گا  
لیکن تصدیق کی شہرت اور اوسکے ذریعے سے پیرس میں عمدہ عمارتوں کا  
شوق صد سال تک جاری رہے گا۔ نیپولین نے بہت مختلف  
طرح کی رشوتوں اور لالچوں سے بڑے استقلال اور صبر کے ساتھ  
اپنی طبیعت کو روکا۔ آٹھ یا والوں نے نیپولین کو یہ ترغیب دیکر  
اوسکی عنایت حاصل کرنا چاہی کہ ہم تمکو جرمنی میں ایک بڑی آمدنی  
کی زیادت دیتے ہیں لیکن نیپولین نے بلا تامل اس بات سے  
انکار کیا اسلئے کہ اوسکا حوصلہ بہت بڑی بڑی چیزوں کے حاصل  
کرنے کی امید رکھتا تھا۔ نیز اوطح طلسم کی کوششیں بھی  
حسین عورتوں کو ذریعے سے اوسکے بچانے کے واسطے اوسکے  
دشمن نے کیں جسکے ذریعے سے اوسکے مخالفوں کو یہ امید تھی کہ

اوس جو رکھا تو اس طرح پر کیا کہ لڑائی کے التوا کا نشان غنیم کے پاس  
 بھیج دیا اور یہ جیلہ کیا کہ سپر سے کچھ صلح کی درخواست آئی ہے۔  
 دوسرے ایک موقع پر نینو لٹن تھوری سی فوج کے ساتھ ایک گاؤں میں  
 مقیم تھا کہ دفعہ اوسکا آسٹریا کی ایک بڑی فوج نے آگھر لیکن آسٹریا  
 کمان افسر کو اس وقت یہ علم نہ ہوا کہ خود نینو لٹن اس تھوری سی فوج  
 میں موجود ہے اور اسے صرف یہ پیغام بھیجا کہ اپنی فوج اس اپنے آپ کو  
 ہمارے سپرد کر دیں۔ نینو لٹن نے حکم دیا کہ وہ قاصد حاضر کیا جاوے  
 اور سکی آنکھوں پر پی باندھ دی گئی تھی نینو لٹن نے پختہ سے اپنے  
 مصاحبوں کو اپنے چاروں طرف بطور حلقہ کے کھڑا کیا اور قاصد کی  
 آنکھوں سے پٹی کھلاوادی اور اوس سے کہا کہ تو نے جانا کہ بونا پارٹ  
 اپنی تمام فوج سے تیرے سامنے بھیجا نہیں ہے۔ بونا پارٹ کا نام  
 سننے میں ایلی کا یہ حال ہو گیا کہ جیسا کہ اس نے اوس پر جاو کر دیا ایلی  
 نے ہاتھوں کی خمیہ گاہ کو لوٹا اور اپنے افسروں کو جا کر اطلاع دی  
 کہ جو شخص گاہ پہ سالار بیچ اپنی تمام فوج کے موجود ہے اوس کمان افسر  
 سے سیر سمجھ رہا ہے باختم ہو کر اپنے آدمیوں کو مثل قیدیوں لڑائی  
 کے لیے لیے کھینچ کر دیا وہ افسر جس دھوکے میں آ گیا اوس کا حال  
 اوس کے دوستوں کے ہاں معلوم ہوا کہ بالکل موقع ہاتھ سے جا رہا ہے  
 یہ سب سن کر وہ اعلیٰ میں حکومت کرتا تھا لڑائی کے  
 وقت میں ایک شخص نے کچھ رواج دیا اور وہ یہ تھا کہ جب شہروں کو

اکھڑنے سے اوسکو پیچھے کی طرف کو دھکا دیا اور یہ بات کہنے سے گویا  
 اوسکی بہت تعظیم و تکریم کی کہ اسے تو اس موقع پر مر جاوے گا تو پھر وہ  
 دوسرا ایسا کون ہے جو ہم کو اس خطرے سے نجات دے؟  
 نیپولین اگرچہ عموماً اپنے تمام سپاہیوں کے ساتھ نہایت بے تکلف تھا  
 مگر اس ڈھنگ سے بھی بخوبی واقف تھا کہ ضرورت کے وقت اونسے  
 اپنے حکم کی تعمیل کس طرح پرکراوے۔ نیپولین کی رائے میں جب  
 اوسکی کوئی فوج ذلت سے شکست کھاتی تھی تو نیپولین اوسکو یوں  
 تیر ملامت سے غیرت اور دلیری دلاتا تھا کہ یہ لوگ ذرا اُس کے سپاہی  
 نہیں رہے اور یہ بات اونسے نشانہ فوج پر لکھ دی جاوے کہ وہ اٹلی  
 کی فتح مند اور بہادر فوج میں سے نہیں ہیں ایسی پر تاثر ملامت سے  
 اوس فوج کے سپاہی غیرت سے آنسو بہا بہا کر اوس سے بہت شہاب  
 یہ عرض کرتے تھے کہ ایک دفعہ ہمارا امتحان اور کر لیا جاوے یہہ  
 درخواست اونسکی منظور ہوتی تھی اور دوسرے معرکہ میں وہ نیپولین کی  
 نایت حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے تھے۔  
 مہم میں نیپولین کی فند و فطرت لڑائی کے کاروبار میں بہت اچھی  
 سے ظاہر ہوتی تھی لیکن یہ کہاں بغیر سپاہی کو چھوڑے ہوئے  
 نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ ایک وقت میں جب نیپولین لڑائی  
 غول تھا تو اوسکو ضرور ہوا کہ لڑائی کو کچھ عرصے تک ملتوی رکھے  
 ن اوسوقت میں کوئی جوڑا اپنے مفید حلقے کو کھاپس نیپولین

ایسے وقت میں بن پرست گزرتا بالکل ایک معجزہ سمجھا وہ عجیب عجیب  
 طرح اولن تمام گولیوں اور گولہ بون کی مارا اسے جو چاروں طرف سے برس  
 رہے تھے جیکے غنیمت تک پہنچ گئی اور اسے سپرختیاب ہوئی۔ آکر گولا کی  
 لڑائی میں بھی نیپولین نے وہی شجاعت ظاہر کی۔ اس وقت کے بعد  
 جب نیپولین اولن لڑائیوں کی نسبت کہا کرتا تھا کہ میں جتنی لڑائیاں  
 لڑا ان سب میں ایسی سخت لڑائیاں کبھی مجھ کو پیش نہیں آئیں۔ لودوی  
 کی لڑائی کا ذکر نیپولین کبھی بغیر اس لفظ کے زبان پر نہیں لاتا تھا  
 (لودوی کی وہ ہیبت ناک لڑائی)۔

فوج کے تمام سپاہی جیسی کہ امید تھی جی جان سے اپنے ایسے سردار  
 فدا تھے جو اپنے سپاہیوں کے تمام خطروں میں اون کا شریک حال  
 رہتا تھا۔ سپاہی اسکو چھوٹا سا سردار کہہ کر لپکارتے تھے اور علاوہ اسکے  
 اور طرح طرح کی باتیں نکال دیتے اور اسکے ساتھ کیا کرتے تھے جنکی فراحت اسے  
 نیپولین کے ساتھ تھا کہ وہ بڑا مصلحت اندیش تھا۔ نیپولین جب اپنی فوج  
 میں روزِ گشت کے واسطہ لکھتا تو اس کے سپاہی اکثر اس کے ساتھ  
 اسکی آمیزہ حملوں کی تدبیروں پر بحث کیا کرتے تھے اور بعض وقت  
 وہ ایسی تدبیریں سوچتے تھے کہ نیپولین بھی انکو عمل میں لانے کو  
 لائق سمجھتا تھا۔ ایک موقع لڑائی پر جب کہ نیپولین اپنے آپ کو  
 دبا لے جاتا تھا تو اس کے ایک چھوٹے سے عہدہ دار



نیپولین سے یہ نہ جان کر کہ وہ نیپولین سے یہ کہا کہ جسطرح لڑا  
 کی کارروائی آج کل ہوتی ہے اوس سے زیادہ اتری ہو نہیں سکتی  
 دیکھو کہ ایسا جوان آدمی جو لڑائی کے قواعد سے بالکل ناواقف ہے  
 اوسی اتری کے سبب سے کیا کہ ستم توڑ رہا ہے آج وہ ہماری پشت پر  
 ہے کل ہماری فوج کے بازوؤں پر آجاتا ہے یہیوں پھر ہماری پشت پر  
 حملہ کرتا ہے فن لڑائی کے ایسی انحرافات بھلا کیسے گوارا ہو سکتے ہیں  
 اس مہم میں نیپولین نے اپنی دولت سے وہ وہ غرائز ظاہر  
 کی تھیں جو ان الزاموں کا جواب شافی ہو سکتی ہیں جنہیں یہ بیان  
 کیا گیا کہ نیپولین اپنی فوج کو ایسے خطروں پر مامور کرتا ہے جنہ  
 خود جان چورا جاتا ہے۔ یہ حرائق نیپولین سے بالخصوص  
 و موقع پر ظہور میں آئیں ایک لودی کے پل کی لڑائی پر اور دوسری  
 دلا کی لڑائی میں اپنی وہ ذاتی دلیری اور مردانگی ظاہر کی۔ ان  
 دن میں سے لودی کے پل پر غنیمت کے ایک توپخانہ تیس توپوں کا  
 تھا اور اس توپخانہ کے ذریعہ سے دشمن نے پل کے اوس  
 ستے پر گولن اور گولیوں کا منہ برسا رکھا تھا فرائس کی  
 بد آگے کو بڑھتی تھی لیکن اوسکی کوشش بالکل عبث تھی  
 وہ فوج ایسی بدیرغ قتل ہوئی جیسے درانتی سے گھاس  
 یہ حال دیکھ کر آخر کار نیپولین نے اپنی فوج کا نشان  
 لیا اور خود اپنی فوج کے آگے آگے ہوا اوسکی فوج کا

کا زرو آئیان بالکل اونھیں اضمحل اور قواعد پر ہوتی تھیں جو پہلے سے  
 مقرر تھے آتے تھے ایک موسم میں صرف ایک یا دو لڑائیاں ہوتی  
 تھیں اور جارتہ سے بکے جونوں میں فی جین اون مقامات میں قیام  
 کرتی تھیں جو موسم کے لحاظ سے اونکے واسطہ مناسب ہوتے  
 تھے۔ مگر بوناپارٹ نے ان تمام قاعدوں کو الٹ دیا اور نے اپنی  
 فوج کو نہایت تیز رفتاری اور سبک روئی کا عادی کر دیا تھا اور فتح  
 کے بعد آرام حاصل کرنے کی جگہ او سکویہ تاکید ہوتی تھی کہ سخت  
 کوچ کر کے بہت تیزی کے ساتھ برق وار دشمن کی کسی ایسی فوج پر  
 جا پڑے جو اس خیال میں ہو کہ ابھی غنیمت کی فوج سے پچاس میل فاصلہ  
 سے ہے۔ اور حقیقت میں انھیں قاعدوں کے اختراع سے  
 وہ مسلسل اور لگاتار لڑائیاں یکے بعد دیگرے جلد جلد واقع ہوتی  
 جنکی زیلر اونسے پہلے پانی نہیں جاتی۔ نیپولین نے ایک مصور کو  
 اس کام پر مامور کیا تھا کہ وہ اسکی فتوحات کا نقشہ کھینچتا جاوے  
 لیکن نیپولین کے کاموں کی سرعتوں کے سبب سے وہ نقشہ زیلر  
 اپنے کام میں گھبرا گیا ابھی وہ ایک لڑائی کا نقشہ پورا نہ کر چکا تھا کہ  
 نیپولین اپنی جستی سے دوسری لڑائی بھی فتح کر لیتا تھا اور اس طرح  
 وہ نقشہ جو شروع کیا جاتا تھا ناقص و ناتمام رہ جاتا تھا۔ اور جتنی  
 پریشانی مصور کو اس وقت ہوتی تھی اس سے زیادہ نیپولین کے  
 دشمن کے پریشانی اور تھکاوٹ اور زحمت کا ایک اور نئے سردار

نیپولین سے خائف ہو گئی تھیں نیپولین کے بادشاہ نے اس بات کو  
 بہت غنیمت جانا کہ اپنی قلمرو کو اوس لوجوان فتح مندی آشتی کے  
 ذریعہ سے قائم رکھے۔ روم کے پوپ نے بھی عاجزی کے ساتھ  
 نیپولین کی اطاعت اختیار کی اور بعض اپنے بہت بڑے بڑے شہروں  
 نیپولین کے حوالہ کرنے سے نقصان برداشت کیا۔ شہر پینس  
 کی پورانی جمہوری سلطنت نیپولین اوسکی نظر رحم کی خواہش گزار ہوئی  
 لیکن یہ درخواست نامنظور ہوئی اور وہ سلطنت توڑ دی گئی اور علاقہ  
 اوسکے فرانس اور آسٹریا میں منقسم ہو گئے۔ نیپولین کی مشہور لشکر  
 الی کا یہ نہایت ہی مختصر سا بیان کیا گیا اس عہد کے زمانہ میں نیپولین سے  
 بہت بڑی بڑی فہم و فراست کی علامتیں ظہور میں آئیں اوسکی پختہ  
 عقل اور اوسکی جستی و چالاکی اور خطروں کے وقت میں اوسکے  
 سان درست رہنا اور اوسکے سامانوں اور حصول کامیابی کے  
 جون کی افراط اور اوسکی فطرتی تدبیر میں یہ سب نیپولین کی نہایت  
 درجہ کی لیاقت کے ثبوت کی دلیلیں تھیں \*  
 نیپولین کی فتوحات کی اصلی کارروائی پر کچھ غور کریں تو دریافت  
 ہوئے کہ اوسکا اصلی سبب بہت کچھ یہ تھا کہ اوسنے لڑائی کے  
 نکلنے سے قاعدے ایجاد کیے۔ قبل اس زمانہ کے جس کا  
 بیان کیا لوگ خیال کیا کرتے تھے کہ لڑائی کا فن انتہا کمال  
 ہے اور اسے کوئی نیا ایجاد اوس میں نہیں ہو سکتا لشکر کشی کی

جمع کر کے غنیمت کے ہر حصہ پر جدا جدا ٹوٹا اور اس طرح پراونکے ہر ایک حصہ کو  
 جدا جدا شکستین دین۔ ورم سراس بات سے کہ اوسکی اسقدر بڑی  
 اور آراستہ فوج چند ہفتہ میں تتر بتر ہو گئی جہاں ہو گیا اور تھوڑی سی  
 بقیہ اپنے فوج کی ساتھ پھر میں پو آ کے مضبوط قلعہ میں پناہ لینے کو  
 مجبوریت جانا۔ لیکن ان حیرت انگیز شکستوں سے آسٹریا کی گورنمنٹ  
 مطلق نہراسان نہوتی اور اوسنے ایک اور فوج بھرتی کر کے بسر کردگی  
 اپنے ایک اور سردار کے روانہ کی۔ اس سردار نے بھی طاقت سے  
 وہی غلطی کھاتی جو اوسکے مقدمین کھا چکے تھے یعنی اوسنے بھی  
 اپنی فوج کو چند حصوں میں تقسیم کر دیا اور اس غلطی کے سبب سے  
 نیپولین کو پھر غلبہ رہا اوس نے اپنی ایک تازہ دم فرانس کی  
 فوج کے ذریعہ سے اپنے دشمنوں کو شکست فاش دی اور جبراً قرآ  
 ورم سر کو بھی میں پو آ اوس مضبوط قلعہ کے خالی کر دینے پر مجبور کیا +  
 آسٹریا والوں کی طرف سے ایک پھیلی کوشش نیپولین کے  
 مقابلہ پر اپنے فوجوان امیر اعظم چارلس کے ہنر آزمائے کیواسطہ اور  
 عمل میں آئی لیکن یہ فوجوان امیر بھی اپنے ارادہ میں ناکامیاب رہا  
 اور مغلوب ہو کر اٹلی سے نکالا گیا۔ شاہنشاہ آسٹریا نے صلح کی درخواست  
 کی اس غرض سے کہ اپنے علاقوں کو غنیمت کے حملوں سے محفوظ  
 رکھے۔ اٹلی کی اور بھی بہت سی ریاستیں آسٹریا کی مانند نیپولین کی  
 فتوحات کی ترقی سے جو مثل شہاب ثاقب کے غلا ہر ہوتی تھی

کا حال دوسرے کو معلوم بھی نہوے پایا ان لڑائیوں کے نتیجے جو  
مونٹی لورٹ کی لڑائی کے نام سے مشہور ہوئیں بہت بڑے ہوئے  
سارڈینیا کا بادشاہ جو اپنی فوج کے موقع کے لحاظ سے کوہ الپس کے رستوں کا  
محافظ مشہور تھا اسے بھی مجبور ہو کر اپنے چند مضبوط مضبوط قلعوں کو  
نپولین کے حوالہ کر دیا اور اُورچیز دلتین بھی اُسکو اٹھانا پڑیں چنانچہ  
اوسے مایوسی سے شکستہ خاطر ہو کر وہ اس جہان سے گزر گیا \*

جو فائدے نپولین کو اس فتح سے ہوئے تھے ان سے  
فائدہ اٹھانے میں نپولین نے مطلق اپنا وقت ضائع نہیں کیا۔  
دشمن کی فوجیں ان تمام مقامات سے جہاں وہ مقیم تھیں متواتر  
ہٹائی گئیں نیورن اور ملن اور پادویا سب بڑے بڑے شہر نپولین  
کے قبضہ میں آگئے۔ آسٹریا میں غنیم کی اس غیر متوقع کامیابی سے  
ایک غلغلہ مچ گیا اور انھوں نے اپنے نہایت پرانے اور تجربہ کار  
سرداروں میں سے ایک سردار ورم سرنامی کے زیر حکم تازہ فوجیں  
جلد غنیم کے مقابلہ پر روانہ کیں یہ سردار آسٹریا ہزار آدمیوں کی فوج سے  
نپولین کی فوج پر حملہ کرنے کے واسطے آگے کو ٹہرا جسکی تعداد صرف  
تین ہزار تھی۔ سردار ورم سرنامی کے قدیمی قاعدہ کے مطابق  
اپنی فوج کو تین حصوں پر تقسیم کیا تھا جن میں باہم کچھ کچھ فاصلہ تھا۔  
یہ غلطی جو دشمن نے کھائی نپولین کو جلد معلوم ہو گئی اور جو چال  
وہ پہلے چلا تھا وہی چال اب پھر چلا یعنی اپنی تمام فوج کو ایک جگہ

ہمت بہت بڑھ گئی اس اشتہار میں نیپولین کے اپنے بپا بیوں کو آئندہ فتوحات کی بابت بہت کچھ توقع دلائی اور اس نے کہا کہ اسے سپاہیوں پر یہ سلطنت بٹھارنی بہت مفروض ہے مگر وہ اس وقت تک کہ یہ نہیں دے سکتی اور میں اس لیے آیا ہوں کہ تم کو نہایت زر خیر ملکوں میں لیجاؤں جہاں سوج خوب چمکتا ہے۔ زر خیر صوبے اور وٹمند شہر سب تمہارے قبضہ میں ہو پس اسے سپاہیوں کی ایسی عمدہ نعمتیں تمہارے روبرو ہیں پھر وہ کوسلی بات ہے جس کے سبب سے تم مغلوب ہوا چاہتے ہو۔

جو عجیب و غریب لشکر کشی آئندہ ہوئی اور سکوم اس مختصر میں مفصل بیان نہیں کر سکتے خلاصہ یہ ہے کہ نیپولین کو اب تین فوجوں سے مقابلہ کرنا پڑا جن میں آسٹریا اور ساردینیا کی فوجیں شامل تھیں اور جو جینیوا کو قرب جوار میں اول ریاستوں کی حفاظت پر مامور تھیں جو الپس کے پہاڑوں کو جاتے ہیں۔ نیپولین اپنی تمام فوج کو جمع کر کے غنیم کی فوجوں میں سے اول ایک فوج پر ایک ایک ٹوٹ پڑا اور اپنی فوج کی کثرت کے سبب سے اس کو شکست دی اور بعد اس کے فوراً ہی اس نے اپنی فوج کو پھر اکٹھا کر کے اس ملک کے دوسرے حصہ پر کوچ کیا اور ایک لمحہ کی مہلت بھی اپنی فوج کو آرام لینے کے واسطہ نہ دی اور اسی طرح اس نے باقی دو فوجوں پر ایسی سرعت کے ساتھ جدا جدا حملے کر کے ان کو شکستیں دیں کہ ایک کی شکست ملے فرانس کے ملک میں سوج کی گرمی بہت کم ہوئی ہزار ہا کٹر کٹ وغیرہ گھرا رہا تھا اور اسی لیے

فرانس نے اپنی باہر کو ایسا لالچ دیا کہ وہ نہایت تھک کر گئی تھی +

طرفین کی نہایت کرمجوشی ٹپکتی ہے۔ اسی زمانہ میں جوزی فین نے اس عرض سے کہ اپنے خاوند کی تصویر ہر وقت اوسکے سامنے حاضر رہے خود اوسے اور اوسکی بیٹی ہارٹینس نے سولی کے کام سے نیپولین کی ایک بہت عمدہ وہ تصویر تیار کی جو نیپولین کی عمدہ چیزوں میں شمار ہوتی ہے اور جواب لندن کے عجائب خانہ میں موجود ہے اور یقیناً اس کام کی بدولت اوسکے خاوند کی تصویر ہر وقت اوسکے پیش نظر رہی ہوگی۔

نیپولین بڑی شتالی اور ذوق و شوق سے اپنے نئے عمدہ پر پونچا اسلیے کہ یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ ٹولن کے محاصرہ میں جو کام نیپولین نے انجام دیے وہ بطور ایک ماتحت کے انجام دیے تھے لیکن اب اوسکو ایک بہت بڑی قومی حکومت نصیب ہوئی تھی۔ جن کاموں پر نیپولین مامور کیا گیا تھا درحقیقت بہت دشوار تھے۔ فرانس کی فوج شکستوں کے بارے میں منتشر ہو کر اٹلی کے راستوں پر پری ہوئی تھی اور کسی راستہ سے اوس ملک میں داخل نہ ہو سکتی تھی اور تعداد بڑھ رہی تھی دشمن کی فوج سے بہت کم تھی اور متیار اور ساز و سامان بھی بہت خراب۔ خستہ ہو رہا تھا سپاہیوں کی وردی کی دھجیاں لگ گئی تھیں اور پاؤں میں جوتے کا نام تک باقی نہ رہا تھا اور تنخواہ بھی بہت چڑھ گئی تھی۔ لیکن مقام جنگ پر نیپولین کے پہنچتے ہی بہت جلد تمام کاموں کا نقشہ بدل گیا نیپولین نے ایک اشتہار جاری کیا اور اپنے سپاہیوں کو اس میں ایسے ایسے دلیرانہ فقرے سنائے کہ اوسکے سبب سے اون لوگوں کی

معتی رکھا اور جب نکاح کے دن اونس کے اصطبلان کے سارٹیفکٹ پیش ہو  
 موقع آیا تو اس نے اپنے سارٹیفکٹ کی جگہ اپنی مہین کا سارٹیفکٹ پیش  
 کر دیا جو اونس نے چمچہ برش عمرین چھوٹی تھی۔ جوزی فین کو عمدہ  
 لباس سے نہایت شوق تھا اور اکثر بغیر علم و اطلاع اپنے خاوند کے  
 نہایت فضولی کے ساتھ پیرین خرید لیتی تھی اور اسی لیے حساب کے  
 قصے کے دن ایک بڑا قصہ پیش آیا کرتا تھا۔ اونس نے اسی اندیشہ  
 سے اکثر سودا گروں کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ بل مین من نصف قیمت  
 چیزوں کی درج کیا کریں۔ عیولین کی سرگزشت کے ملاحظہ کرنے والوں  
 کو چاہیے کہ ایسی بی بی کے عیولین پر افسوس کریں جو اس قدر ہزل غیر  
 لیاقتیں رکھتی تھی اور جس نے اپنے ایسے خود غرض خاوند کے اوپر  
 اپنا ایسا وقار قائم کر رکھا تھا جس کے سبب سے عیولین کو بہت کچھ  
 انسانیت برتنی پڑتی تھی۔ جوزی فین نے بھی اپنے فرقی کی اور بہت سی  
 عورتوں کے مانند دنیا کے فریب میں غوطہ کھایا اور خدا کے نام سے لکل  
 نا آشنا رہی۔ جوزی فین کا پچھلا زمانہ بھی عبرت کا ایک نمونہ ہے۔  
 شادی کے بعد زیادہ عرصے تک عیولین کو پیرس میں رہنا  
 نصیب ہوا نکاح سے بارہویں دن جوزی فین سے رخصت ہو کر  
 اٹلی کو روانہ ہوا جہاں وہ فرانس کی اوس فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا تھا  
 جو اٹلی پر تھیں تھی۔ عیولین کی چٹیاں جو اونس نے اس زمانہ میں  
 عزیمت کے نام بھجودے وہ چھاپے گئے اور اونس کے مضمونوں سے



کوٹ کوٹ کر میرانی بھری ہوئی تھی اور بے انتہا فیاض تھی اور نیپولین پر  
 جی جان سے فریفتہ تھی اور اس کے مزاج پر بہت حاوی ہو گئی تھی اور  
 اپنے اس حاوی ہونے سے اس نے بہت سی انسانیت کے کام  
 کیے یعنی بہت لوگوں کا بھلا کر دیا وہ بی بی اپنے خاوند کی بھارت  
 میں ہرگز خوش نہیں ہوتی تھی اور بہت ہنسی خوشی سے نیپولین کی اکثر  
 تکلیفوں اور خطروں میں نیپولین کے شریک حال رہی۔ نیپولین  
 کا بیان ہے کہ جب کبھی میں نے کسی بڑے سفر کے ارادے سے گاڑی  
 میں قدم رکھا جوڑی فین کو اپنے ساتھ گاڑی میں سوار دیکھا اگرچہ  
 اس کی لے چلنی کا پہلے سے مجھ کو کچھ خیال بھی نہ ہوتا تھا اگر میں اس سے  
 کہتا کہ تمہارا سفر میں چلنا ممکن معلوم نہیں ہوتا سفر بہت دور دراز  
 ہے اور اس میں بہت تکان ہوگا اس کا وہ یہ جواب دیتی تھی  
 کہ بالکل تکان نہ ہوگا اور جب میں اس سے کہتا کہ تمہارے ساتھ  
 بکیر چلے گا تو اس سے بھی وہ انکار کرتی اور کہتی تھی کہ میں بھی بالکل  
 تیار ہوں اور اسباب بھی سب بندھا ہوا تیار ہے پس لاچار مجھ کو  
 اس کی بات ماننی پڑتی تھی۔ جوڑی فین میں اگرچہ بہت سی عمدہ  
 خاصیتیں تھیں تاہم ایمانداری اس بات کی متقاضی ہے کہ اس میں جو کچھ  
 نقصان تھا اس سے بھی اپنی ناظرین کتاب کو اطلاع دیجادے۔ وہ اپنی  
 خاوند کو فریب دینے میں کچھ وسواس نہ کرتی تھی جوڑی فین کی برس  
 اپنے خاوند سے عمر میں بڑی تھی اور اس بات کو اس نے اپنی خاوند سے

بیٹھا ہوتا تھا اور سکا ایک صاحب ایک نوجوان اور خوش وضع لڑکے کو لایا  
 جسکا باپ دبی بیوی بارغیس مخاطب بختاب مارکیوس منہگامی کی کسی  
 لڑائی میں مارا گیا تھا اور ایک امیر آدمی تھا اس لڑکے نے نیپولین سے  
 اس بچے باپ کی تلوار طلب کی اور جب نیپولین نے اس کی درخواست منظور  
 کر لی اور اس لڑکے کو اپنے باپ کی تلوار مل گئی تو فوراً اس کے آنسو  
 جاری ہو گئے۔ بونا پارٹ اس لڑکے کی نرم دلی سے خوش ہوا اور بہت  
 پیار و محبت کے ساتھ اس کو تسلی اور دلاسا دی اور ایسی مہربانیوں کے  
 ساتھ اس سے پیش آیا کہ اگلے روز اس لڑکے کی ماں نے نیپولین کے  
 پاس آکر اس کا شکریہ ادا کیا اس لیڈی کا نام جوزی فین تھا جو بالآخر  
 نیپولین کی بی بی ہو گئی۔ جوزی فین کے ناز و ادائے جو اس موقع پر  
 اس نے نیپولین کے ساتھ برقی نیپولین کے دل پر بہت اثر کیا اور دل سے  
 اس کا فریضہ ہو گیا اور تھوڑے ہی عرصے میں نیپولین نے اس سے  
 شادی کا پیغام دیا اور یہ درخواست اس کی کچھ تھوڑے سے مائل  
 کے یہ مشورہ ہوئی +

[illegible]

حاضر تھے جو پیرس کے ذلیل الحشیت لوگوں میں سے تھے مگر مقدس گروہ کے خطاب کے سبب سے جو اونکو دیا گیا تھا اونکا ارادہ اور فخر بڑھ گیا تھا۔  
 اونکے علاوہ ایک گروہ اون غیر ملازم ہنگامہ برداروں کا تھا جو اوس وقت میں حکمرانی کر رہے تھے۔ نیپولین نے تو سچاؤ کو بڑی بڑی شکرانہ کے گھاؤ پر قائم کیا اور آٹھ سو ہندو قین کنوٹشن کے ممبروں کے پاس اس غرض سے بھیج دیں کہ ضرورت کے وقت وہ لوگ اویسے کام لیوں میں اس میں شہرہ نہیں کہ نیپولین کے اس انتظام سے وہ لوگ رنگ رہ گئے جو میدان جنگ میں کام دینے کی بہ نسبت زبان سے بہت کچھ لاف و کراف کرتے تھے۔ اگلے دن صبح ہوتے ہی باغیوں نے اپنا حملہ شروع کیا لیکن نیپولین کے ہر مندرجات نظام کے سبب سے جلد نہایت پاکر بالکل تتر بتر ہو گئے۔ کنوٹشن نے بے اختیار نیپولین کا شکریہ ادا کیا اور اسکو پیرس کا حاکم اور ملک کی اندرونی فوج کا سپہ سالار مقرر کیا جسکے سبب سے نیپولین اپنے افلاس و گنہامی سے دفعہ دولت اور شہرت کو پہنچ گیا۔ اور اب اوسکا غریب گھر ایک عالیشان محاصرے بدل گیا اوس کے پورا نے دوست بیان کرتے ہیں نیپولین کا اب یہ حال ہو گیا تھا کہ اپنے پورا نے دوستوں کی بے تکلف گفتگو سے خوش نہ ہوتا تھا \*۔

اسی زمانہ میں ایک اور ماجرا اسی قسم کا واقع ہوا جو نیپولین کے آئندہ حالات پر نہایت موثر ہوا ایک روز جب کہ نیپولین اپنے دفتر میں

مخواب نہ ہوئے ۔

باغیوں کی اس کامیابی سے شوش ہو کر گورنمنٹ نے جلد ہی سی چارٹ  
 طرف نظرین دوڑائیں کہ کون آدمی اس لائق ہے جو اس نازک وقت  
 میں ہمارا پیش رو بنے۔ نیو ڈائرکٹرون مین سے مسے بارس نامے  
 نے جو اتفاقاً نیپولین سے واقف تھا یہ جواب دیا کہ میں جانتا ہوں  
 کہ کارسیکا کا باشندہ جو ایک چھوٹا سا افسر ہے۔ بلا تکلف اس کام کے  
 لائق ہے چنانچہ نیپولین کے واسطے فوج میں ایک عہدہ تجویز کیا گیا  
 نیپولین کو جبوقت اس حقیقت سے مطلع کیا گیا وہ آدھے گھنٹہ تک  
 ساکت رہا اور ہر طرح کا فکر اور تامل کرتا رہا اور ہر فریق کی طاقت کو تولتا  
 اور جانچتا رہا اور اس بات پر بھی اوسنے غور کیا کہ میرا ذاتی فائدہ کس میں ہے  
 اس تمام نشیب و فراز کے بعد نیپولین نے اس عہدے کو قبول کر لیا جس  
 فوراً یہ بات ظاہر ہو گئی کہ جس طرح نیپولین لڑائی کے معاملات میں مستعدی  
 اور چستی کی قدر خوب جانتا تھا ایسا ہی وہ غور اور غرض کے کاموں میں بھی  
 مستعدی اور تہائی کے فائدہ کو خوب سمجھتا ہے۔ غرض کہ نیپولین نے اسی  
 وقت اگرچہ آدھی رات جا چکی تھی اپنے ایک افسر کو اس عرض سے روک  
 کیا کہ ایک توپ خانہ برج پریرس سے تھوڑے ہی فاصلہ پر تھا قابض ہو جا  
 او۔ درحقیقت یہ کام ایسے اچھے وقت پر ہوا کہ اوس سے تھوڑی ہی دیر بعد  
 دشمن کا ایک گرنہ اوس توپخانہ پر قابض ہونے کے واسطہ وہاں پہنچا اور  
 ان کا کام رہا۔ اسوقت نیپولین کی فوج میں پانچ ہزار سپاہیوں کے قریب

توپ خانی میں نوکری اختیار کرنا چاہیے \*

قریب اسی وقت کے سلسلہ میں فرانس کی تمام مخلوق اپنی موجود  
ہنگامہ آرا گورنمنٹ کے انتظام سے نہایت تنگ آگئی تھی۔ قومی مجلس  
جو ایک وقت میں تمام لوگوں کو بہت عزیز تھی اب بہت مکروہ اور  
ناگوار معلوم ہونے لگی اور اس لیے سب لوگوں کی یہ خواہش تھی کہ اس میں  
کچھ تبدیلی کی جاوے۔ چنانچہ ہنگامہ پردازوں کے سرداروں نے  
مصلحت وقت سمجھ کر گورنمنٹ کی شکل کو بدل دیا اور یہ تجویز قرار پائی کہ  
آئندہ سے پانچ واکٹر کٹرملکی حکومت کا کام انجام دیا کریں اور وائسیر  
کونسل میں قومی مجلس کی جگہ مقرر ہوں تاکہ کسی کونسل کو بہت غلبہ نہ ہو  
یاوے۔ جن فائدوں کی اس جدید انتظام سے توقع کی گئی تھی اگر وہ  
قومی مجلس کے اس قانون سے کہ قومی مجلس کے ممبروں میں سے  
وٹلٹ ممبر نئی مجلس کے ممبر مقرر کیے جاویں بیکار نہ ہو جائے تو بلاشبہ  
سب لوگ اس انتظام کو منظور کر لیتے۔ پیرس کے رئیس جو قومی مجلس کے  
ظلم اور ستم سے عاجز آگئے تھے ویسے کے ویسے ہی سب اختیار رہے  
تب انھوں نے انجام کار یہ سوچ کر کہ اس انتظام کی تبدیلی سے کوئی  
فائدہ مترتب نہ ہوگا اور نیشنل کونشن کے گردہ کی حکومت دوسرے  
نام سے بدستور جاری رہے گی اس جدید انتظام کے مقابلہ پر بغاوت  
اختیار کی اور جو فوجیں کونشن والوں نے ان باغیوں کے منتشر  
کردینے کے واسطے بھیجیں ان سے بھی وہ لوگ مقابلہ پیش آئے اور

نیدرلینڈ کا نوکری اختیار کرنا چاہیے



کسی کھانے کے برتنوں کی الماری میں ایک رسالہ پڑا ہوا ملکینیا جو روس کے قانون دیوانی میں تھا۔ اس کتاب کو نیپولین نے نہایت توجہ سے پڑھا اس کتاب میں مضامین کی کچھ ترتیب نہ تھی اور اس لیے نیپولین کے نزدیک وہ عملدرآمد میں مفید ہونے کے لائق نہ تھی پس نیپولین نے اسکو ترتیب مرتب کر کے یاد کر لیا۔ نیپولین کے اس کام سے جو نتیجہ ہوا اس سے اسکی وہ دشمنی ثابت ہو گئی جو ہر موقع اور وقت کو اپنے کاموں کی تہذیب اور اصلاح میں صرف کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ متعزیر گوشہ یافتہ زہر خرمنے خوشہ یافتہ چنانچہ کئی برس بعد جب نیپولین اپنا مشہور مجموعہ قوانین کا تیار کر رہا تھا تو اسے بڑے بڑے مقنون کو جو اس مشکل کام میں شریک ہوئے تھے اپنے بہت بڑے علم اصول قوانین کے ظاہر کرنے سے متعجب کر دیا۔

پیرس میں واپس آنے کے بعد نیپولین نے نئی گورنمنٹ سے اپنی نوکری کے واسطہ درخواست کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوا۔ یہ بات سچ ہے کہ گورنمنٹ نے اسکو اس فوج میں جولا دندی پر کام کر رہی تھی ایک خدمت دینا چاہی تھی لیکن نیپولین نے اس سے کار کیا یا تو اس لیے کہ اسے اپنے خاص ملک والوں کے مقابلہ پر لڑنا نہ کیا یا غالباً اس سبب سے کہ اسکو توپ خانہ میں عہدہ ملنے کی جوا اسکو بہت مرغوب تھا یہ عہدہ اسکو پیدلون میں عنایت ہوا تھا

نیپولین کا یہ قانون اسکی خدمت سے علاحدہ رہا

ہو گیا تھا۔ نیپولین نے اپنی رہائش گاہ چھوڑنے کے واسطے قید میں بھی ڈالا گیا۔ اس موقع پر نیپولین نے اس کشتی کے سامنے جسے اسکو گڑبھا کر کیا تھا اپنی رہائی کے واسطے ایک بہت بڑا بیڑہ تقریر کی۔ نیپولین نے اس سے کہا کہ اے سالی سٹی تم عامہ خلافت کے مرنے ہو کر ایک ایسے سردار کی تباہی کو رو رو کر دے گے جو جمہوری سلطنت کی خدمتوں سے قاصر نہیں ہے۔ تم میرے اس استغاثے کو سنو اور جو عزت مجھکو اپنے ملک میں حاصل تھی اوپر پھر بحال کر دو ایسا ہے تو پھر کبھی میری جان لے لینا جسکی جگہ کچھ قدر نہیں ہے اور جسکو میں نے نہایت ناچیز سمجھ رکھا ہے۔

نیپولین کی یہ تقریر کامیاب ہوئی اور اسکو اجازت ہوئی کہ پیرس کو واپس چلا جاوے۔

نیپولین کی رہائی کے بعد معلوم ہوا کہ اس نے اپنی اس تھوڑی سی قید کے وقت کو بھی مفید مفید باتوں میں صرف کیا۔ وہ سردار جو نیپولین کی حفاظت پر مامور تھا اس نے نیپولین کو قید کی حالت میں اکثر انکی کے نقشہ پر غور کرتے ہوئے پایا اور بلاشبہ نیپولین اس وقت میں اس لشکر کشی کے منصوبے درست کر رہا تھا جسکے سبب سے آئندہ اسکا نام تمام یورپ میں روشن ہو گیا۔ نیپولین بیان کرتا ہے کہ جب انکی کے نقشے کو دیکھتے دیکھتے ایک دن شام کو میں تھک گیا تو اس تلاش میں ہوا کہ کوئی کتاب مجھکو ایسی مل جاوے جسکے مطالعہ سے قید کے وقت میں اپنا عمر غلطی کروں۔ کچھ تفتیش کے بعد اس کو



کسی کھانے کے برتنوں کی الماری میں ایک رسالہ پڑا ہوا ملکینیا جو روس کے قانون دیوانی میں تھا۔ اس کتاب کو نیپولین نے نہایت توجہ سے پڑھا اس کتاب میں مضامین کی کچھ ترتیب نہ تھی اور اس لیے نیپولین کے نزدیک وہ عملدرآمد میں مفید ہونے کے لائق نہ تھی پس نیپولین نے اسکو ترتیب مرتب کر کے یاد کر لیا۔ نیپولین کے اس کام سے جو نتیجہ ہوا اس سے اسکی وہ دانشمندی ثابت ہو گئی جو ہر موقع اور وقت کو اپنے کاموں کی تہذیب اور اصلاح میں صرف کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ متعزیر گوشہ یافتہ زیر خرمنے خوشہ یافتہ چنانچہ کئی برس بعد جب نیپولین اپنا مشہور مجموعہ قوانین کا تیار کر رہا تھا تو اسنے بڑے بڑے مہتممون کو جو اس مشکل کام میں شریک ہوئے تھے اپنے بہت بڑے علم اصول قوانین کے ظاہر کرنے سے متعجب کر دیا۔

پیرس میں واپس آنے کے بعد نیپولین نے نئی گورنمنٹ سے اپنی نوکری کے واسطہ درخواست کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوا۔ یہ بات سچ ہے کہ گورنمنٹ نے اسکو اس فوج میں جولاوندی پر کام کر رہی تھی ایک خدمت دینا چاہی تھی لیکن نیپولین نے اس سے انکار کیا یا تو اس لیے کہ اسنے اپنے خاص ملک والوں کے مقابلہ پر لڑنا پسند نہ کیا یا غالباً اس سبب سے کہ اسکو توپ خانہ میں عہدہ ملنے کی ہر جوا اسکو بہت مرغوب تھا یہ عہدہ اسکو پیدلون میں عنایت ہوا تھا

نیپولین کا جو دوران ملک کوئی خدمت سے علاحدہ نہ تھا

## ننگر گزشت فیولین ہوا پڑا

گیا تھا چند دن میں رہا بلکہ چند ہفتوں کے واسطے قید میں بھی ڈالا گیا  
اس موقع پر فیولین نے اس کشتہ کے سامنے جسے اس کو گزشتا کرنا تھا  
اپنی رہائی کے واسطے ایک بہت پرانا تقریر کی۔ فیولین نے اس  
سے کہا کہ اے سالی سوسن عامہ خلافت کے مرنے ہو کر ایک ایسے سردار  
کی تباہی کو روکا رکھ گے جو بہری سلطنت کی خدمتوں سے قاصر نہیں  
تم میرے اس استغاثے کو سنو اور جو عزت مجھ کو اپنے ملک میں حاصل تھی  
اور پھر بھیر بھال کر دو ایسا ہے تو پھر کبھی میری جان لے لینا جسکی مجھ  
کے لیے قدر نہیں ہے اور جسکو میں نے نہایت ناچیز سمجھ رکھا ہے۔  
فیولین کی یہ تقریر کامیاب ہوئی اور اس کو اجازت ہوئی کہ پیرس  
واپس چلا جاوے۔

فیولین کی رہائی کے بعد معلوم ہوا کہ اوسنے اپنی اس بھوری  
کے وقت کو بھی مفید مفید باتوں میں صرف کیا۔ وہ سردار جو فیولین  
کی مخالفت پر مامور تھا اوسنے فیولین کو بہت باتیں سنیں  
کے نقشہ پر غور کرنے ہوئے پایا اور بلاشبہ فیولین کی باتوں سے  
اوس لشکر کشی کے منصوبے درست کر رہا تھا۔ فیولین نے بہت سے  
اور کا نام تمام یورپ میں روشن ہو گیا۔ فیولین نے ان ترانوں  
جب اسی کے نقشہ کو دیکھتے دیکھتے ایک دن شام کو میں تھک  
میں تلاش میں ہوا کہ کوئی کتاب مجھ کو ایسی مل جاوے جسکی مطالعہ  
میں اس کے نقشہ کے بعد اور

کسی کھانے کے برتنوں کی الماری میں ایک رسالہ پڑھا ہوا انگلیا جو روس  
 کے قانون دیوانی میں تھا۔ اس کتاب کو نیپولین نے نہایت توجہ  
 سے پڑھا اس کتاب میں مضامین کی کچھ ترتیب نہ تھی اور اس لیے  
 نیپولین کے نزدیک وہ عملدرآمد میں مفید ہونے کے لائق تھی پس  
 نیپولین نے اوسکو ترتیب مرتب کر کے یاد کر لیا۔ نیپولین کے اس  
 کام سے جو نتیجہ ہوا اوس سے اوسکی وہ دانشمندی ثابت ہو گئی جو  
 ہر موقع اور وقت کو اپنے کاموں کی تہذیب اور اصلاح میں صرف  
 کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ہر متعزیر گوشہ یافتہ ہر خرمن  
 خوشہ یافتہ چنانچہ کئی برس بعد جب نیپولین اپنا مشہور مجموعہ قوانین  
 کا تیار کر رہا تھا تو اسنے بڑے بڑے مقنون کو جو اس مشکل کام میں  
 شریک ہوئے تھے اپنے بہت بڑے علم اصول قوانین کے ظاہر کرنے  
 سے متعجب کر دیا۔

فرانس میں واپس آنے کے بعد نیپولین نے نئی گورنمنٹ سے اپنی  
 بیکری کے واسطہ درخواست کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوا۔  
 بات یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اوسکو اس فوج میں جولاوندی پر کام  
 کر رہی تھی ایک خدمت دینا چاہی تھی لیکن نیپولین نے اس سے  
 کار کیا تو اس لیے کہ اسنے اپنے خاص ملک والوں کے مقابلہ پر لڑنا  
 مذکور کیا یا غالباً اس سبب سے کہ اوسکو توپ خانہ میں عہدہ ملنے کی  
 جواوسکو بہت مرغوب تھا یہ عہدہ اوسکو پیرلون میں عنایت ہوا تھا

نیپولین کا کہہ دینا کہ اس نے گورنمنٹ سے عہدہ نہ لیا

ہو گیا تھا۔ نیپولین نے رہا بلکہ چند ہفتوں کے واسطے قید میں بھی ڈالا گیا۔ اس موقع پر نیپولین نے اس کشتی کے سامنے جسے اوسکو گزٹا کر کیا تھا اپنی رہائی کے واسطے ایک بہت پر تاثیر تقریر کی۔ نیپولین نے اس سے کہا کہ اے سالی سٹی تم عامہ خلافت کے مربی ہو کر ایک ایسے سردار کی تباہی کو رواد رکھو گے جو جمہوری سلطنت کی خدمتوں سے قاصر نہیں ہے۔ تم میرے اس استغاثے کو سنو اور جو عزت مجھ کو اپنے ملک میں حاصل تھی اوپر پھر بحال کر دو ایسا ہے تو پھر کبھی میری جان لے لینا جسکی مجھ کو کچھ قدر نہیں ہے اور جسکو میں نے نہایت ناچیز سمجھ رکھا ہے۔

نیپولین کی یہ تقریر کامیاب ہوئی اور اوسکو اجازت ہوئی کہ پیرس کو واپس چلا جاوے۔

نیپولین کی رہائی کے بعد معلوم ہوا کہ اوسنے اپنی اس تھوڑی سی قید کے وقت کو بھی مفید مفید باتوں میں صرف کیا۔ وہ سردار جو نیپولین کی حفاظت پر مامور تھا اوسنے نیپولین کو قید کی حالت میں اکثر انکی کے نقشہ پر غور کرنے ہوئے پایا اور بلاشبہ نیپولین اوسوقت میں اوس لشکر کشی کے منصوبے درست کر رہا تھا جسکے سبب سے آئندہ ایسا فاجعہ تمام یورپ میں روشن ہو گیا۔ نیپولین بیان کرتا ہے کہ جب میں اس نقشہ کو دیکھتے دیکھتے ایک دن شام کو میں تھک گیا تھا۔ آدھ شب میں میرا کوئی کتاب مجھ کو ایسی ملجاوے جسکے مطالعہ سے

عنایت ہوئی اور جب اس خدمت کو نیپولین نے گورنمنٹ کی مرضی کے مطابق انجام دیا تو اس کو اس فوج میں ایک عمدہ ملا جو اٹلی کی سرحد پر مامور تھی اگرچہ وہ عہدہ ایک کمتر درجہ کا تھا۔ کچھ دنوں بعد نیپولین جنیوا کو ایک پوشیدہ پیام رسانی کے واسطے بھیجا گیا جہاں قومی مجلس کی رائے میں فرانس کے پہلے ایچی نے قرب و جوار میں ہنگامہ برپا کرانے کی تدبیروں میں بہت سستی برتی تھی۔ یعنی جس طرح قومی مجلس نے اپنے ملک میں ہنگامہ برپا کیا تھا اسی طرح اٹلی والوں سے بھی چاہتے تھے کہ وہ بھی اپنی گورنمنٹ کے مقابلہ پر ہنگامہ برپا کریں اور جس طرح ہم نے جمہوری حکومت قائم کر لی ہے وہ بھی ایسا ہی کریں۔ واضح ہو کہ جنیوا کا نہر اوسوقت میں شہنشاہ آسٹریا کے تابع تھا \*

یہاں کانگریس گروہوں میں کے ایک گروہ میں سے رائس بائٹر کا چھوٹا بھائی بھی تھا۔ سفارت میں نیپولین کا شریک تھا اسکے دل پر نیپولین کی لیاقتوں کا عجب اثر ہوا۔ نیپولین کے اس ساتھی کو جب اس پتہ بڑے بھائی کے زوال پر اطلاع ہوئی تو وہ پیرس کو روانہ ہوا اور اپنے ساتھ نیپولین کو بھی اپنے ساتھ لے آیا لیکن نیپولین ایک دوراندیش آدمی تھا اس نے اس کے ساتھ سے انکار کیا اور حقیقت اگر وہ اوسوقت اس کے ساتھ چلا جاتا کہ نہ نہیں کہ وہ بھی اوتھیں آفتوں میں مبتلا ہو جاتا جنہیں رائس بائٹر کے طرفدار مبتلا ہوئے تھے۔ کیفیتیں جو گذر رہی تھیں ان کے بارے میں کچھ تحریر بھی نئے گروہ کے شہادت سے جواب صاحب اختیار

نیپولین کا جنیوا کو بطور ایچی کر کے بھیجا جاتا

نیپولین کا جنیوا کو بطور ایچی کر کے بھیجا جاتا

لکھی گئی صدی میں صرف ایک یا دو پیدا ہوئے ہیں۔ غیو  
 اس طرح پر غیو لکین کی لیاقتوں کی قدر کرتے تھے اور غیو لکین  
 وراثتہ اوس سے اغماض کرتے تھے اور کیوں نہ اغماض کر  
 قومی مجلس میں کارٹاگس اور ڈاپٹ سے نہایت نالائق اور  
 اہلکار ہوں ان دونوں نالائق شخصوں نے بڑی حیرت کے  
 آپ کو خطروں سے بچانے رکھا اور باوجود اسکے فتح کو تامل نہ  
 سے غصوب کیا یہاں تک کہ انہوں نے جو مراسلات اپنی مجلس  
 کیے اور ان میں غیو لکین کا ذکر تک بھی نہ آنے دیا۔ مختصر غیو لکین  
 جنگی کارروائیوں کا آغاز اس طرح پر ہوا +

## باب دوم

غیو لکین کا جنیو کو بطور ایلی گری کے بھیجا جانا۔ اور اوس کا قید ہونا  
 اور کچھ روزوں کے لیے فوجی خدمت سے علیحدہ رہنا۔ ایک غیو لکین  
 کے خانگی معاملات کے۔ اور پھر اس کا نوکر ہونا گورنمنٹ فرانسیسی میں  
 اور جینی میں سے شادی کرنا۔ اور اس فوج کا جرنیل مقرر ہونا جو اٹلی کی  
 ہم پر بھی گئی تھی۔ تاریخ لشکر کشی اٹلی کی۔ بیان غیو لکین کی  
 جنگی لیاقتوں کا +

لوگوں کے محاصرے پر غیو لکین نے جو کار نمایاں کیے تھے وہ آتے  
 نہ تھے کہ کچھ کچھ غلط ہوئے چنانچہ ان خدمات کے صلے میں غیو لکین  
 کی گورنمنٹ سے اس کو قلعجات واقع کنارہ بھر قلعہ کے مداخلت کی خدمت

۹۲ء میں نیپولین کو کپتانی کا عہدہ عنایت ہوا لیکن کوئی خاص  
 رتبہ نہ ملا اور اس کے نامزد ہونے پر اسے اوسکو نصف تنخواہ نہایت بے ترتیبی  
 سے ملتی رہی۔ بوریج جو اوس زمانہ میں بھی اوسکا رفیق تھا بیان کرتا  
 ہے کہ تنخواہ کی اوس بے ترتیبی میں نیپولین کو کچھ کچھ قرض لینے کی بھی  
 حاجت پڑتی تھی یہاں تک کہ ایک دفعہ وہ ایسا سنگدست ہو گیا کہ بھجوری  
 اوسے اپنی گھڑی گر و کرنی پڑی۔ اوس فحشہ نے اپنی آمدنی بڑھانے  
 کی ایک اور تدبیر نکالی تھی کہ خالی مکانوں کو تھوڑے تھوڑے کرائی پر لے لیا  
 تھا اور اپنی طرف سے کرایہ داروں کو معقول معقول کرایہ پر دیتا تھا لیکن بائیں ہاتھ  
 سنگدستی ہمیشہ وہ بڑی بڑی کاموں کے منصوبہ باز تھا رہتا تھا +  
 کارسیکا جو نیپولین کا خاص مولد تھا اوسکے باشندوں نے گورنمنٹ  
 افس سے سرتابی کی اور خود نیپولین اوس خبری کے مقابلہ پر مامور کیا  
 با۔ اس موقع پر اول ہی اول نیپولین نے لڑائی کی چند سختیوں کا  
 چکھا ایک مرتبہ یہاں تک حالت تنگ ہوئی کہ اوسکو اپنے ہمراہیوں  
 کی کمی دن تک صرف گھوڑوں کے گوشت پر قناعت کرنا پڑا۔  
 یکے سے مراجعت کر کے بعد جہاں نیپولین نے سپہ گری کے  
 سے ہنر ظاہر کیے تھے نیپولین ٹوکن کے محاصرے پر توپ خانے  
 مقرر ہوا۔ اس بڑے بندرگاہ ٹوکن میں فرانس کا نہایت عمدہ  
 کسے وہاں کے باشندوں نے قومی مجلس کے ظالمانہ اور  
 اور فرانس میں ایک بڑا ہنگامہ برپا ہو کر گورنمنٹ کے اختیارات ہنگامہ پردازوں کے

نیپولین کی ماموریت کا حوالہ

[illegible]



۹۲ء میں نیپولین کو کپتانی کا عمدہ عنایت ہوا لیکن کوئی خاص  
 تہنیت اوسکے نامزد نہ ہوئی اسلئے اوسکو نصیب تنخواہ نہایت ہی ترقی  
 سے ملتی رہی۔ بوریں جو اوس زمانہ میں بھی اوسکا رفیق تھا بیان کرتا  
 ہے کہ تنخواہ کی اوس بے ترقی میں نیپولین کو کچھ کچھ قرض لینے کی بھی  
 حاجت پڑتی تھی یہاں تک کہ ایک دفعہ وہ ایسا سنگدست ہو گیا کہ مجبوری  
 اوسے اپنی گھڑی گرو کرنی پڑی۔ اوس فتنہ مند نے اپنی آمدنی بڑھانے  
 کی ایک اور تدبیر یہ نکالی تھی کہ خالی مکانوں کو تھوڑے تھوڑے کرائی پر الٹیا  
 تھا اور اپنی طرف سے کرایہ داروں کو معقول معقول کرایہ پر دیتا تھا لیکن بائیسہ فی  
 سو تک دستی ہمیشہ وہ بڑی بڑی کاموں کے منصوبہ باندھتا رہتا تھا۔  
 کارسیکا جو نیپولین کا خاص مولد تھا اوسکے باشندوں نے گورنمنٹ  
 فرانس سے سرتابی کی اور خود نیپولین اوس خبری کے مقابلہ پر مامور کیا  
 گیا۔ اس موقع پر اول ہی اول نیپولین نے لڑائی کی چند سختیوں کا  
 فرائض ایک مرتبہ یہاں تک حالت تنگ ہوئی کہ اوسکو اپنے ہمراہوں  
 سمیت کئی دن تک صرف گھوڑوں کے گوشت پر قناعت کرنا پڑا۔  
 کارسیکا سے مراجعت کرنے کے بعد جہان نیپولین نے سپہ گری کے  
 مت سے ہنر ظاہر کیے تھے نیپولین ٹوکن کے محاصرہ پر توپ خانے  
 حاکم مقرر ہوا۔ اس بڑے بندرگاہ ٹوکن میں فرانس کا نہایت عمدہ  
 خانہ ہے وہاں کے باشندوں نے قومی مجلس کے ظالمانہ اور  
 انصاف پر فرانس میں ایک بڑا ہنگامہ برپا ہو کر گورنمنٹ کے اختیارات ہنگامہ پردازوں کے

نیپولین کی ماموری کا یہ تذکرہ

[illegible]

یقیناً وہ متاخرین میں نہایت پر فکر اور خوش کرنے والا شخص تھا۔ نیمہ لین جب جلاوطن ہو کر سینٹ ہلنا میں بھیجا گیا تو وہاں اپنی تصنیفات پر نظر ثانی کی اور ایک حسرت کے ساتھ خوش ہوتا تھا۔ ایک شخص جو نیمہ لین کی قید کے دنوں میں اس کی خدمت میں حاضر رہتا تھا وہ بیان کرتا ہے کہ اُن کتابوں کو دوبارہ پڑھنے سے نیمہ لین کے دل پر بڑا قوی اثر پیدا ہوا اور نیمہ لین کو ان کتابوں کا بہت شوق ہو گیا اور اس کی طبیعت بہت جوش میں آئی چنانچہ ایک موقع پر اس نے غصے میں آ کر کہا کہ دیکھو وہ لوگ کیسے گناہ تھے جو میری نسبت یہ کہتے ہیں کہ اسکو تحریر کا ملکہ نہیں ہے۔

نیمہ لین نے اپنی لکھنی کے زمانہ میں ایک نوجوان عورت سے محبت پیدا کی جس کا نام کلبر تھا لیکن یہ محبت اُن دنوں میں ہمیشہ نہ رہی۔ نیمہ لین اپنے ایام جوانی کی قدر کو خوب سمجھتا تھا اس لیے اس نے اپنی اُس وقت کو بیفائدہ کاہلی میں صرف نہیں کیا۔ اس کا ایک صاحب جو دریائی سیر میں اس کے ہمراہ تھا بیان کرتا ہے کہ دریائی سیر کے وقت نیمہ لین کی توجہ خوبصورتی اور فضا اور عمدہ عمدہ چیزوں کی طرف مائل نہ تھی بلکہ اُن خوبوں کی طرف مائل تھی جو جنگی کاروبار کے لحاظ سے پائی جاتی تھیں نیمہ لین نے اُس وقت میں اپنے دس مصاحب سے کہا کہ دیکھو کیا اچھی طرح پرہیز تو نہ آسکتا ہے ورنہ مینا جو دور سے نظر آ رہا ہے کیسی آسانی کے ساتھ تو لوں سے

نہیں ہوئی شہنشاہ نے جواب دیا کہ اسے دو بہت میری ترقی اس عہدہ سے سات برس تک نہیں ہوئی تھی اور پھر دیکھو کہ باوصف اسکے میں نے اپنے آپ کو کیسے رتبہ پر پہنچایا +

نیپولین اپنی فرصت کے وقت کو طرح طرح کی علمی کوششوں میں صرف کرتا تھا چنانچہ اس نے کارسیکا کی تاریخ چھپوانے کے قصد سے تیار کی، لیکن معلوم نہیں کہ کس وجہ سے پھر وہ تاریخ کبھی نہ چھپی۔ اسی زمانہ میں نیپولین ایک انعام حاصل کرنے میں کامیاب ہوا جو ایک صوبہ کی سویٹی نے ایک ایسے جواب مضمون کی بابت دیا تھا جس سے قومی آسودگی اور اقبال کی ترقی کے عہدہ عہدہ قاعدے معلوم ہوں۔ اسکے کچھ دنوں بعد ٹیلی زبرد صاحب کے ہاتھ نیپولین کا لکھا ہوا وہ قلمی نسخہ کہیں سے لگ گیا اور اونہوں نے وہ نیپولین کو دکھلایا نیپولین نے اسکو جلدی سے کچھ پڑھ کر اگ میں ڈال دیا اور کہا کہ ایک آدمی ہر چیز کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ اس رسالہ میں آزادانہ مضامین مندرج تھے جو شباب کی ترنگ میں نیپولین کے قلم سے نکلے تھے اور جواب بادشاہ کے برتاؤ کے بالکل برخلاف تھے۔

نیپولین کی علمی کوششوں کے بیان میں ہم ایک ایسے دانشمند مورخ کی رائے بیان کریں جن کی رائے ایسے معاملات میں بہت معتبر ہے وہ مورخ لینی ایس ہیں۔ دیکھو کہ نیپولین بونا پارٹ اگر اسے

نیپولین کی زندگی کا مختصر بیان

اوستادون کو اوسکی لیاقتیں اچھی طرح معلوم ہو گئی تھیں اور جو عالی مرتبہ  
نیپولین کو آئندہ حاصل ہوا اوسکے چنداوستادون نے پہلے ہی اوسکی  
یشیں گولی کی تھی۔ جب ہم نیپولین کی کارروائی میں بہت سے عیب  
بیان کرتے ہیں تو اس بات کے بیان کرنے سے خوشی ہوتی ہے  
کہ نیپولین نے بعد اپنے عروج کے اپنے اوستادون کا حق فراموش  
نہیں کیا جنکا وہ شاید کسی قدر اپنی حصول لیاقت میں احسانمند تھا  
پیرس کے جنگی شاہی مدرسے کے چھوڑنے کے بعد نیپولین  
تو نچاڑ کی ایک رجمنٹ میں جسکا نام لیفیر تھا لٹنی کے عہدہ پر  
مأمور ہوا۔ نیپولین جب بادشاہ ہو گیا تب بھی اوسکو اسی لٹنی کے  
زمانے کا ذکر کرنے سے کچھ شرم معلوم نہیں ہوتی تھی چنانچہ ایک دن  
جب کہ بہت سے مغز سردار اوسکے دسترخوان پر حاضر تھے اوس  
بادشاہ نے اس طرح پر ایک لطیفہ شروع کرنے سے کہ جب میں لیفیر کی  
رجمنٹ میں لٹنی تھا سب حاضرین کو متحیر کر دیا۔ نیپولین کو اس عہدہ  
سے سات برس تک کوئی ترقی نصیب نہیں ہوئی اس کیفیت کو وہ  
بادشاہ بعض اوقات اون لوگوں کے سامنے بیان کیا کرتا تھا جو  
اپنی جلد ترقی نہونے سے شاکی رہتے تھے۔ ایک روز صبح کی وقت  
جب وہ بادشاہ اپنی فوج کا ملاحظہ فرما رہا تھا تو اوسکے ایک نوجوان  
عہدہ دار نے اس بات کی سخت شکایت کی کہ میں پانچ برس سے  
لٹنی کے عہدہ پر مأمور ہوں لیکن آج تک میری خدمتوں پر نظر

نیپولین کا تو نچاڑ کی ایک رجمنٹ میں بھرتی ہونا

نیپولین جب چودہ برس کا ہوا تو اس نام آہی کے سبب سے جو اس نے  
 برٹن کے مدرسہ میں حاصل کی تھی برٹن کے مدرسہ نے خاص پیرس کے  
 جنگی مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کے واسطے منتقل کیا گیا۔ ریوٹ جو  
 اس کے اوتسا دون نے اس کی لیاقت کی نسبت گورنمنٹ کو کی تھی وہ  
 اب تک موجود ہے اس ریوٹ میں نیپولین کی نسبت یہ عجیب سفارش  
 تھی کہ وہ بحری کاموں کے نہایت مناسب ہے۔ پیرس کا یہ جنگی  
 مدرسہ سمین نیپولین اب داخل ہوا اس میں خاص کرفرانس کے امیر  
 کے لڑکے تعلیم پاتے تھے۔ طالب علموں کا یہ حال تھا کہ بہت عیش  
 و عشرت کے ساتھ گذرتی تھی یہاں تک کہ نیپولین کو یہ طریقہ بہت مکروہ  
 معلوم ہوا کیونکہ وہ برابر بچپن اور جوانی میں سختیاں جھیلنے کا عادی  
 ہوا تھا نیپولین نے اور طالب علموں کے برخلاف جو ایسی آرام کو عموماً  
 پسند کرتے اس انتظام کو ناپسند کیا اور مدرسہ کے گورنروں کے سامنے  
 ایک یادداشت اس مضمون سے گذرائی کہ طالب علموں کو لذت کھانوں  
 کی جگہ سادہ کھانا دیا جاوے اور ان کو یہ بھی ہدایت ہو کہ خیمہ کاروں  
 سے کام لینے کی جگہ وہ خود اپنی ضروریات کو انجام دیا کریں۔ لوگ  
 یہ سن کر بہت متعجب ہوئے اور اس ریوٹ پر بہت کم التفات کیا۔  
 نتیجتاً اس کی عمر میں نیپولین نے اسکول کو چھوڑا۔ اسی وقت  
 سے اس نے سلطان کے عارضے میں اس نہان سے وفات  
 تک شرکت کی۔

بوریج جن نے نیپولین کی سرگزشت تحریر کی ہے ایک اور واقعہ لکھا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ اس فتح مند کے جری دل نے بحین کے زمانہ میں بھی کیسے کیسے کام کیے۔ یہ راوی بیان کرتا ہے کہ مساع کے عین جارون اور ایام برف باری میں جیکہ چیہ فٹ اور آٹھ فٹ تک برف جم جاتی ہے اور اس وقت میں کھیل کود کا کوئی شغل میدان میں کرنا غیر ممکن ہوتا ہے نیپولین نے ایک نئے کھیل کی تجویز کرنے سے اپنے تمام ساتھیوں کے واسطے چستی اور چالاکی میں مشغول ہونے کی تدبیر نکالی اور وہ تدبیر یہ تھی کہ کدالون سے برف کو کھود کھود کر فصیلیں اور خندقیں اور دیوے بنا کر اور دو فریقوں میں تقسیم ہو کر ایک محاصرہ کا نقشہ قائم کر سکتے ہیں اور نیپولین نے کہا جملہ کرنے کی ہدایتوں کا کام میں اپنے ذمہ لیتا ہوں اس تجویز کو سب اگر کوں نے پسند کر لیا اور یہ نقلی لڑائی دو ہفتے تک قائم رہی اور حقیقت یہ لڑائی اس وقت تک موقوف نہیں ہوئی تھی کہ جو گولیاں اور گولے طالب علموں نے نکلا اور اور کنکریوں سے برف میں ملا کر لڑائی کو لمبی بنا لی تھی اور کسی اکثر طالب علم زخمی ہو۔ مدرسہ کی تعطیل کے دنوں میں نیپولین کا رسید کا عین آیا اور وہ ان ایک مشہور سپہ سالار سے پاؤں کی صحبت اختیار کی اور اپنی لیاقتوں کے سبب سے اس سردار کو اپنے اوپر ملتفت کر لیا یہ سردار نیپولین سے کہتا تھا کہ اسے نیپولین تم اس وقت کے لوگوں سے مشابہ نہیں ہو تھو اسے رنگ و خنک بہادران پلو مارک سے ملے جلتے ہیں :

جوفن پہ گری سے متعلق تھے اوسنے کامل ڈسٹنگاہ حاصل کی  
اور ان علموں میں وہ شہرہ آفاق تھا۔  
مٹر لاک ہارٹ صاحب بیان کرتے ہیں کہ نیپولین کے اوتادون  
میں سے ایک اوتادون نے کسی تصویر پر نیپولین کے واسطے یہ سزا  
تجویز کی کہ وہ ایک زلف اور شاکاٹ کا ٹوٹا کپڑا پہن کر کھانے کے کمرے کے  
دروازہ میں دوڑا تو بیٹھ کر کھانا کھاوے اس بے غرتی سے نیپولین  
کی روح پر صدمہ گذر گیا اور دفعۃً اوسکو قے آنے لگی یہاں تک کہ  
اوسی صدمہ سے اوسکو ایک قسم کی بیماری پیدا ہو گئی۔ اتفاق سے  
علم ریاضی کا ایک اوتادون اس موقع پر آ نکلا اور نیپولین کا یہ حال  
دیکھ کر اور اوتادون سے کہا کہ تم کچھ سمجھتے بھی ہو کہ یہ کیا حرکت  
کر رہے ہو اور اوسنے نیپولین کو اس حالت سے رہائی دی۔  
صاحب موصوف ایک اور موقع پر ذکر کرتے ہیں کہ مدرسے کے  
قرب وجوار میں کسی موقع پر کوئی میلا ہونے والا تھا اور نیپولین  
یہ چاہتا تھا کہ اپنے ہم جولیون سمیت اوس جلسہ میں شریک ہو  
لیکن اوتادون نے اوسکو ایسا کرنے سے روک دیا تھا تاہم  
نیپولین نے اپنی لیاقت اور پہ گری کے ہنر سے باغ کی دیوار میں  
اس طرح پر پوشیدہ پوشیدہ سزنگ لگائی اور اپنے ساتھیوں سمیت  
صاف نکل گیا کہ اوسکے محافظ بھی اس کام سے حیران ہو گئے۔  
ایک نام لکڑیہ میں ہر کس پر عجب ایسی مٹی ہو کہ آدمی جو اس پر جاتا اور چمک جاتا



لاک ہارٹ صاحب کے قول کے مطابق نیپولین کے رنگ و ہنگ کی عمرگی  
 اوسکے اوائل عمری میں معلوم ہو گئی تھی۔ لیوسین بونا پارٹ نیپولین کا  
 رشتہ مند جو شہر اچکشیو کے گرجا کا بڑا متولی تھا اوسنے مرتے وقت اپنے  
 کنبہ کے نوجوان آدمیوں کو اپنے پاس بلا کر اوندکو دعائے خیر دی  
 اور الوداع کہی اور کہا کہ اے جوزف میری اس وقت کی بات تم یاد رکھو  
 کہ تم سب میں بڑے ہو لیکن فخر خاندان نیپولین ہے۔ نیپولین  
 جن روزوں جزیرہ سینیٹ ہلنا میں تھا تو اوسنے اپنے حالات میں یہ بیان  
 کیا ہے کہ میں ابتدائے نہایت سرکش اور نڈر تھا اور کسی کے سامنے  
 من کے خجالت نہیں اٹھائی میں نہایت سلیہ زور تھا اور کسی چیز سے  
 مالت اور پریشان نہیں ہوتا تھا اور بڑا جھگڑا لوار شہر میں تھا کسی کو مارتا  
 ما اور کسی کو کھدوتا تھا عرض تمام کنبہ والے مجھے خائف رہتے تھے  
 میں ہمہ ہماری مان نہایت توجہ سے ہماری نگرانی کرتی تھی وہ ہمارے  
 من کے دنوں میں سوائے عالی اور عمدہ خیالات کے اور کسی بات کو  
 ہی طبیعتوں میں جنم نہیں دیتی تھی۔ ہماری مان کو جھونٹ سے  
 تھی اور افران بروری پر غصہ ہوتی تھی اور ہمارے کسی قصور  
 درگزر نہیں کرتی تھی۔ نیپولین اپنی آئندہ کی بہت سی کامیابیوں  
 سے اوسے تعلیم سے غصہ کیا کرتا تھا جو اوسنے مان سے پالی  
 بلاشبہ اوسکی مان کی مادرانہ شفقتیں اور کوششیں جو اوس  
 سے نیپولین کی تعلیم میں صرف کیں گو وہ کیسی ہی تعریف کے قابل

نیپولین کی تعلیم

کی بدولت نیمولین کی طبیعت میں وہ سرگرمی اور دلچسپی پیدا  
ہوئی جو اسکی آئندہ عجیب و غریب کارروائیوں میں ظاہر ہوئی۔  
نیمولین کے مان باپ اگرچہ اس جزیرہ کے شرفا میں  
تھے لیکن کچھ مشہور نامور اور دولت مند لوگوں میں نہ تھے بعد ازاں  
جب نیمولین رتبہ عالی کو پہونچا تو بہت سے خوشامدیوں نے اسکو  
شانہراؤگان اٹلی کے مغز خاندان سے منسوب کیا لیکن نیمولین اس  
عزت کے قبول کرنے سے ہمیشہ انکار کرتا رہا اسکا یہ قول تھا کہ میری  
عالی نسب کی سند کی تاریخ مونٹی نوٹ کی پہلی لڑائی کی فتح یابی سے  
شروع ہوتی ہے۔

نیمولین اپنے مان باپ کا دوسرا بیٹا تھا جو زوت جو آخر کو اسپین کا  
بادشاہ ہوا نیمولین کا بڑا بھائی تھا نیمولین کے پانچ بہن بھائی  
نے اسپین میں وفات پائی تھی اس کے علاوہ اس کے تین بھائی  
اور تین بہنیں اس سے چھوٹی اور تھیں۔

نیمولین کے بچپن کے زمانہ کی بہت سی یادگاریاں اب تک موجود  
ہیں وہ فتح مند اپنے کھلونوں میں جسکو سب سے زیادہ عزیز رکھتا  
تھا وہ ایک برنجی توپ تھی۔ کچھ زانغ جوانی میں نہیں عشق کا  
چیکا۔ طفلی میں بھی ہم کھیل جو کھیلے تو منہم کا۔ اب تک بھی ایک  
وران سرخانہ کو جو کارہ سمندر پر واقع ہے لوگ وہ جگہ بناؤ ہیں جہاں  
نیمولین نے رہا اور تھا گوشہ میں بیٹھ کر سوج سجا کر رہا۔

# سرگزشت نیپولین بونا پارٹ

## باب اول

نیپولین کا پیدا ہونا — اوسکی تعلیم — اوسکے بچپن کے حالات —  
 بچپن اور طالب علمی کے لطیفے — اٹوینچانہ کی ایک رحمت میں  
 بھرتی ہونا — کوششیں نیپولین کی تحصیل علم میں — نیپولین کا نامور  
 کرنا اپنے آپ کو محاصرہ ٹولن میں —

نیپولین بونا پارٹ — جسکے نام سے ایک جہان کا رنگ فوق تھا  
 پندرھویں اگست ۱۷۹۹ء کو مقام ایجکشیو میں جو جزیرہ کارسیکا میں  
 واقع ہے پیدا ہوا اوسکا باپ اوس شہر کی عدالت میں وکالت کے  
 عہدہ میں کس قدر مشہور تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ عجیب اور بے  
 لیاقتین جنگجو سب سے اوسکا بیٹا اس قدر ممتاز ہوا اوسکے باپ میں نہیں  
 مان کر نیپولین کی مان جسکا نام لیتیارامولینی تھا ایک بڑی لیاقتوں  
 والی اور بہت سنجیدہ عورت تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسی عورت

میں اپنا وقت صرف نہیں کر سکتے تھے اس کتاب کا ترجمہ اتوں کو اکثر بچا اور ایچے کر دیا۔  
ایسی کرم راتوں میں جو نہیں چپا کی صورت ناگوار معلوم ہوتی تھی جس طرح یہ کتاب  
مبوی اور کس بھی نہایت عمدہ نصیحتیں صاحب فکر لوگوں کے واسطے پیدا ہوتی ہیں اول یہ کہ جو کام  
ایک آدمی کی قوت سے باہر ہوتا ہے اسکو کوئی آدمی ملکر بہت آسانی سے پورا کر سکتے ہیں  
دوسرے یہ کہ جب انسان اپنے وقتوں کی پوری پوری حفاظت کرے اور انکو مفید کاموں  
صرف کرنا چاہے تو باوجود نہایت عظیم المصرتی کے بھی وہ سمجھ کر سکتا ہے۔

۱۳۔ مسیحی شہنشاہ عیسوی کو اس کتاب کا ترجمہ شروع ہوا یہ وہ زمانہ تھا کہ نیپولین سوم کی  
شاہنشاہی فرانس کے تخت پر شباب کے عالم میں تھی تمام دنیا فرانس کی کیاقت اور شہنشاہ  
کی دانائی کا اقرار کرتی تھی ابھی وہ ترجمہ ختم بھی نہ ہوا تھا جو ۱۵ جولائی ۱۸۷۰ء عیسوی کو  
شہنشاہ فریڈریش سے لڑائی کا اشتہار دیا۔ ۱۳ اگست ۱۸۷۰ء عیسوی کو یہ ترجمہ ختم ہوا  
میں شہنشاہ کا اقبال اور تاج تخت خاتمہ کو پہنچا فروری ۱۸۷۱ء عیسوی تک فرانس  
کی دار الخلافہ یعنی عروس البلاد پیرس نے غنیم کی اطاعت کی نہ وہ شاہنشاہی رہی  
نہ وہ شاہنشاہ کی دانائی کچھ کام آئی ایک آن کی آن میں کچھ کا کچھ ہو گیا نیپولین اول  
کی طرح نیپولین سوم بھی قید اور جلاوطن ہوا ۱۸۷۱ء میں نیپولین اول شاہانہ کردار  
سے بے یار و مدداری دارالخلافہ پریشیا میں داخل ہوئے ان کی پوشاک کی فتح مند  
پیرس میں داخل ہوئے فاعتبروا یا اولی الہابصار تعاقب الملک  
مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعْزِزُ مَنْ تَشَاءُ وَتُنْزِلُ  
مَنْ تَشَاءُ يُبْدِلُكَ الْخَيْرِ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝



## باب اول

فیلین کا پیدا ہونا۔ اوسکی تعلیم۔ اوسکے بچپن کے حالات۔  
 اور طالب علمی کے لطیفے۔ اونیچانہ کی ایک رہنمائی  
 ہونا۔ کوششیں فیپولین کی تحصیل علم میں۔ فیپولین کا نامور  
 اپنے آپ کو محاصرہ ٹولن میں۔

ایک نیا دنیا ہونا

بوناپارٹ۔ جسکے نام سے ایک جہان کا رنگ فق تھا  
 ۲۹ اگست ۱۷۹۳ء کو مقام ایجکشیو میں جو جزیرہ کارسیکا میں  
 پیدا ہوا اوسکا باپ اوس شہر کی عدالت میں وکالت کے  
 بیقدر مشہور تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ عجیب اور جلی  
 بے سوا اوسکا بیٹا اسقدر ممتاز ہوا اوسکے باپ میں نہ تھیں  
 لیکن ان جیسا کہ نام بشارت مولینی تھا ایک بڑی لیاقتوں  
 فحیدہ عورت تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسی عورت

میں اپنا وقت صرف نہیں کر سکتے تھے اس کتاب کا ترجمہ اتون کو اکثر بھیجا اور انہی کے درمیان  
ایسی کرم راتون میں جو چننے چرائے کی صورت ناگوار معلوم ہوتی تھی پس مصلح یہ کتاب  
مبوی اور کسی بھی نہایت عمدہ نصیحتیں صاحب فکر کو گوئیے واسطے پیدا ہوتی ہیں اول یہ کہ جو کام  
ایک آدمی کی قوت سے باہر ہوتا ہے اور کوئی آدمی ملکر بہت سانی سے پورا کر سکتے ہیں  
دوسرے یہ کہ جب انسان اپنے وقتوں کی پوری پوری حفاظت کرے اور ان کو مفید کاموں  
سے بچ کر اچاہے تو باوجود نہایت عظیم الفرضی کے بھی وہ کبھی کر سکتا ہو۔

۱۳۔ مسیحی عیسوی کو اس کتاب کا ترجمہ شروع ہوا یہ وہ زمانہ تھا کہ نپولین نے  
شاہنشاہی فرانس کے تحت پرشاپ کر عالم میں تھی تمام دنیا فرانس کی لیاقت اور  
کلی دانائی کا اقرار کرتی تھی ابھی وہ ترجمہ ختم ہی نہ ہوا تھا جو ۱۸ جولائی ۱۸۰۴ء عیسوی کو  
شاہنشاہ فریڈرک سے رائل کاشٹار دیا۔ ۱۳ اگست ۱۸۰۴ء عیسوی کو یہ ترجمہ ختم ہوا  
میں شاہنشاہ کا اقبال اور تاج تخت خاتمہ کو پہونچا فروری ۱۸۰۴ء عیسوی تک فرانس  
کی دارالخلافہ یعنی عروس البالد پیرس نے غنیم کی اطاعت کی نہ وہ شاہنشاہی رہی  
نہ وہ شاہنشاہ کی دانائی کچھ کام آئی ایک آن کی آن میں کچھ کا کچھ ہو گیا نپولین  
کی طرح نپولین موم بھی قید اور جلاوطن ہوا ۱۸۰۴ء عیسوی میں نپولین اول شاہانہ کر  
سے بے وفائی دارالخلافہ پریشیا میں داخل ہوا ۱۸۰۴ء عیسوی میں نپولین کی فتح منڈون  
پیرس میں داخل ہوئے فاعتراف کیا اولیٰ اہل بصرہ ثقی المملک  
مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكُ مَعْنُ تَشَاءُ وَتَعْنُ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ  
مَنْ تَشَاءُ يُبْدِلُكَ الْخَيْرَ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

سرم گذشت فیولین بونا پارٹ

## باب اول

لین کا پیدا ہونا۔ اوسکی تعلیم۔ اوسکے بچپن کے حالات۔  
اور طالب علمی کے لطیفے۔ اوسکا بچانہ کی ایک رہنمائی  
ہونا۔ کوششیں فیولین کی تحصیل علم میں۔ فیولین کا نام  
پنے آپ کو محاصرہ ٹوکن میں۔

نا پارٹ۔ جسکے نام سے ایک جہان کا رنگ فوق تھا۔  
اگست ۶۹ء کو مقام ایگیشو میں جو خیرہ کاریسکامین  
ہوا اوسکا باب اوس شہر کی عدالت میں وکالت کے  
قدر مشہور تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ عجیب اور جلی  
ہوا اوسکا بیٹا اس قدر ممتاز ہوا اوسکے باپ میں شخص  
مان جسکا نام لیشیا مولینی تھا ایک بڑی لیاقتوں  
مدہ عورت تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسی عورت

فیولین کا پیدا ہونا

میں اپنا وقت صرف نہیں کر سکتے تھے اس کتاب کا ترجمہ راتوں کو اکثر ہچکچاؤ اور اچھے کورسیاں  
 ایسی گرم راتوں میں ہونے لگیں چنانچہ کی صورت ناگوار معلوم ہوتی تھی پس یہ کتاب  
 ہوئی اوس بھی نہایت عمدہ نصیحتیں صاحب فکر لوگوں کے واسطے پیدا ہوتی ہیں اول یہ کہ جو کام  
 ایک آدمی کی قوت سے باہر ہوتا ہے اوسکو کئی آدمی ملکر بہت آسانی سے پورا کر سکتے ہیں  
 دوسرے یہ کہ جب انسان اپنے وقتوں کی پوری پوری حفاظت کریں اور انکو مفید کاموں  
 میں صرف کرنا چاہے تو باوجود نہایت عظیم المصرتی کے بھی وہ سمجھ کر سکتا ہو۔

۱۳۔ مسیحی شہنشاہ عیسوی کو اس کتاب کا ترجمہ شروع ہوا یہ وہ زمانہ تھا کہ نیپولین دوم کی  
 شاہنشاہی فرانس کے تخت پر شاہ باب کے عالم میں تھی تمام دنیا فرانس کی لیاقت اور شہنشاہ  
 کی دانائی کا اقرار کرتی تھی ابھی وہ ترجمہ ختم نہیں ہوا تھا جو ۱۸ جولائی ۱۸۰۷ء عیسوی کو  
 شہنشاہ فریڈرک سے لڑائی کا اشتہار دیا۔ ۱۳ اگست ۱۸۰۷ء عیسوی کو یہ ترجمہ ختم ہوا  
 میں شہنشاہ کا اقبال اور تاج تخت خاتمہ کو پہونچا فروری ۱۸۰۷ء عیسوی تک فرانس  
 کی دارالخلافہ یعنی عروس البلاد پیرس نے غنیمت کی اطاعت کی نہ وہ شاہنشاہ ہی رہی  
 نہ وہ شاہنشاہ کی دانائی کچھ کام آئی ایک آن کی آن میں کچھ کا کچھ ہو گیا نیپولین اول  
 کی طرح نیپولین سوم بھی قید اور جلاوطن ہوا ۱۸۰۷ء عیسوی میں نیپولین اول شاہانہ کردار  
 سے بے رحم و فیروزی دارالخلافہ پریشیا میں داخل ہوا میں پوشیا کی فتح مند جہیں  
 پیرس میں داخل ہو میں فاعتمد و ایا اولی الہا بصار تعاقی الملک  
 من کشاء و بنزع الملک من کشاء و نزع الملک من کشاء و نزع  
 من کشاء بید الخیر انک علی کل شیء قدیر ۵



طالب کی طبیعت پاناسید ہا سادہ ترا و اور غیرت اور اپنے عزیز و قوت کی حفاظت قائم رکھنے کی طرف مائل ہوتی ہے اسی طرح ملکی عمدہ دار و نوک و اس سے بہت بڑے بڑے بھڑ بھڑاتے لگتے ہیں غور تو نہ کیے لیے ہی ان یقین اور نصیحتوں کے ساتھ سچو رہا سبب باری اور محبت اور وفاداری اور انتظام خانہ داری کی نسبت اوس میں مندرج ہیں یہ کتاب نفع و غم و خیر و شر بچوں کی تعلیم کا طریقہ ہی اوس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے اور جو بائیں اور کی ابتدائی تعلیم مضرب مفید ہیں اور پھر اچھی طرح سے اطلاع حاصل ہوتی ہے خصوصاً یہ بات اس کتاب کی گویا ہر مقام سے ثابت ہوتی ہے کہ بچپن میں بچوں کو مذہبی تعلیم سے محروم نہ کرنا اور ان کے لیے سم قائل ہے۔ یہ بات بھی اوس کتاب سے بہت اچھی طرح ثابت ہوتی ہے کہ مانو ان کے تعلیم یافتہ اور مذہب ہونے سے اولاد کی تعلیم بہت خوبی اور آسانی سے ہوتی ہے مختصر یہ کہ ہر درجہ کے لیے کم و بیش سچا اثر نصیحتیں اس کتاب میں موجود ہیں

اب مجھ کو یہ بیان کرنا فرض ہے کہ میں انگریزی سے بالکل ناواقف ہوں اور ایسے یکام بالکل خدا کے فضل اور میرے انگریزی خوان و دوستوں کی عنایت سے اختتام کو پہنچاؤں گا لالہ صاحب ہاکار دفتر ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع علیگڑھ نے ابتداً اوسکو انگریزی سے ترجمہ کرایا اور پھر یہی سرگرمی اور محنت ظاہر کی کہ اس کتاب کو انہیں کے شوق اور محنت کا نتیجہ کہنا مناسب ہے۔ گو گنگا پرشاد صاحب رئیس نے اسی دفتر انگریزی عدالت جی علیگڑھ نے جواباً ایک تاریخ نوشتہ دی ہیں اس کتاب کو ترجمہ کے لیے منتخب کیا تھا اور پھر انہوں نے نہی اوس کے ترجمہ کا مقابلہ اور اسکی اصلاح کرائی میں انصاف سے یہ بات ظاہر کرنے پر مجبور ہوں کہ انہوں نے جو تو جس کام پر کی ایسی ضروری تھی کہ اوس کے ذہن میں ترجمہ کے اور ان کی کتاب ہوجانی کی قابلیت حاصل نہیں تھی۔ اور چونکہ ہم تینوں شخصوں میں اپنے اپنے عہدوں کا کام انجام دینے کے سبب اس کام

ایک غریب گنہگار زمین پیدا ہوا اور پھر اپنی لیاقت سے ایسی قوت کو پونچا کہ تمام یورپ کے الامان نوچار اوٹا کوئی انسانی قوت اس کرہ زمین پر ایسی نہیں سمجھی جاتی تھی جو نظائر او کو مغلوب کر سکتی لیکن جب خدا نے او کو اقبال کو ختم کرنا چاہا تو کچھ ہی دیر نہ لگی پس کچھ شبہ نہیں کہ ایسی سرگزشت کا ترجمہ جو ایسے قریب مانہ میں واقع ہو رہا ہے ایک بہت نامور محقق اور نصیحت آئیز اور عبرت انگیز کتاب ہوگی اسلئے میں نے یہ ارادہ کیا کہ کسی انگریزی کتاب سے اس کا ترجمہ اپنی ملک کی زبان میں کیا جاوے۔

یورپ کے تمام ملکوں نے اپنی اپنی زبان میں بونا پارٹ کی تاریخیں لکھی ہیں جو کچھ بہت بڑی بڑی ہیں جسکے خالی مثالہم ہی کے واسطے کہے کہ کسی کسی مینے چاہیں پس اوں کتابوں کا ترجمہ میری قدرت سے باہر تھا اسلئے میں نے اس انگریزی کتاب سے کچھ فراموشی و لوشن اینڈ نیولین ہے اس سرگزشت کا ترجمہ کا ارادہ کیا یہ کتاب مختصر ہی ہے اور تمام حالات ہی اوس میں ہیں اور کچھ نامور نصیحت آئیز ہے لیکن اس کے مصنف نے اس کو ایسے ڈھنگ سے لکھا ہے اور واقعات کو نتائج نکالنے کے بعد اپنی آخری نصیحتیں اوں لغظوں میں لکھی ہیں جو خاص عیسائی مذہب والوں کے پڑھنے کے لائق ہیں میں نے ترجمہ میں اس طریقہ میں ترمیم کر دی ہے اور اوں نصیحتوں کو اوں الفاظ تک نہ دیا ہے جو ہر ملت اور مذہب والوں کے لیے عموماً مفید اور قابل ملاحظہ ہیں تاکہ کسی مذہب کا آدمی اس کو پڑھنے سے اور اس کی نصیحتوں کے قبول کرنے سے نفرت نہ کرے۔

اسی کتاب ہر فرد بشر اور ہر درجہ کو لوگوں کے ملاحظہ کو قابل ہے جس طرح ایک وہ آدمی جو کچھ خود سے پرہیز و پاس کتاب سے ہمت اور استقلال اور دانائی حاصل کر سکتا ہے اور اس کتاب کے قریب کچھ مقامات مدد کے ایک ظالم عالم کے لیے بہت اچھی سبق ہیں ان سے متوسل



الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَكُنْ لَوْ كَانَتْ أَلْحِيًا قَبْلُ مَا عَلِمَ قَدِيرًا مَدِيرًا  
 يُعِينُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
 بعد اس کے عرض کرتا ہوں خاکسار  
 جو اوہ میں بیان ہوئے ہیں ایسے قریب مانہ کہ ہیں کہ ہمارے ملک کی بہت سی وہ آدمی  
 ہیں سن تیز کو پہنچ چکے ہونگے لیکن بایں ہمہ نہایت افسوس ہے کہ کوئی کتاب تک  
 اس کی زبان میں اس مشہور واقع کی یادگار میں موجود نہیں اور اس لیے لاکھوں کے وہ  
 انسان بھی نہ پوچھیں بونا پارٹ کی سرگزشت کو آگاہ ہیں شہنشاہ موصوف

۱۰

۱۱

باب ہفتم

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

باب ہشتم

۲۵

- ۷۹ فرانس میں نیپولین کا بڑی غرور کے ساتھ لیا جانا
- ۸۱ نیپولین کی سازش واسطے حاصل کیے گئے اختیارات کو
- ۸۲ فرانس کی مجلسوں کے مشہور واقعات
- ۸۴ نیپولین کا اپنی کوششوں میں کامیاب ہونا

### باب پنجم

- ۸۹ نیپولین کی حکومت اول درجے کے کانسل ہو چکی تھی
- ۹۲ انٹریا والوں سے لڑائی
- ۹۳ نیپولین کا مشہور راستہ ایلیس کو اور لڑائی میرنگو کی
- ۹۴ پھر ملک میں امن امان ہو جانا
- ۹۹ نیپولین کا ارادہ واسطے اختیار کرنے شاہی اختیارات کو
- ۱۰۱ امن امان کے دنوں میں نیپولین کا ملک کی حالت میں تہذیب و ترقی دینا یعنی بنانا عمارات سرکاری اور مفید عام کاموں کا

- ۱۰۴ مقرر ہونا شاہی کانسل اور مخبروں کا

### باب ششم

- ۱۰۸ کوشش نیپولین کی قوانین فرانس کے ترمیم کرنے میں
- ۱۱۰ نیپولین کی توجہ عام تعلیم پر
- ۱۱۱ فرانس میں رومن کیتھولک فوجی مذہب قرار پانا
- ۱۱۵ نیپولین کی عادات

تاریخ لشکر کشی اٹلی کی +

۳۲

بیان نیپولین کی جنگی لیاقتوں کا +

۳۶

باب سوم

آنا اوزرین ہم مکتب نیپولین کا نیپولین کے پاس +

۴۶

نیپولین کے لطیفے +

۴۸

اسٹریا سے صلح ہونا +

۴۹

نیپولین کا پیرس کو لوٹنا اور وہاں اوسکی خاطر تواضع +

۵۱

مصر کی فہم کا منصوبہ +

۵۵

دبیائی سفر کا بیان اور زمین پر اتر کر باشندوں کے ساتھ

۵۶

بہت سی لڑائیاں لڑنا +

مصر کا فتح ہونا +

۶۰

نیپولین کا مصر کو رونق اور تہذیب بخشنا اور بہت سی مہم

۶۵

اوس ملک میں +

باب چہارم

نیپولین کا شام پر حملہ کرنا اور مقام دیگر پر پس پا ہونا اور

۶۸

مصر لوٹ آنے پر مجبور ہونا +

فرانس سے ایسی خبروں کا آنا جس کے سبب نے نیپولین جکے

۷۲

جکے سوار ہو کر فرانس کو روانہ ہوا +

۵ سفر +

# فہرست کتاب سرگزشت نیپولین بونا پارٹ

و میاچہ

## باب اول

نیپولین کا پیدا ہونا

نیپولین کی تعلیم

نیپولین کے بچپن کے حالات

نیپولین کے بچپن اور طالب علمی کے لطیفے

نیپولین کا توجہ نہ کرنے کے ایک رجسٹریں بھرتی ہونا

کوشش نیپولین کی تحصیل علم میں

نیپولین کی ناموری محضرہ ٹولین میں

## باب دوم

نیپولین کا جنیوا کو بطور ایچی گری کے بھیجا جانا

نیپولین کا قید ہونا

نیپولین کا کچھ روزوں کے لیے فوجی خدمت سے علیحدہ رہنا

لطیفے نیپولین کے خانگی معاملات کے

پھر نوکر ہونا نیپولین کا گورنمنٹ فرانس میں

نیپولین کا جوڑی تین سے شادی کرنا

نیپولین کا اوس فوج برجنٹل مقرر ہونا جو اٹلی کی ہم پر بھیجی گئی تھی

